

BROWN BOOK

**THE BOOK WAS
DRENCHED**

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224658

UNIVERSAL
LIBRARY

۵۹۱۵۴۳۶ ۷۹۰۵
۷۹۵۵
OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

قادر بلگرامی، غلام حسین
خواجہ اختر علی

OUP NEW YORK **2273** UNIVERSITY OF CHICAGO PRESS **19** CHICAGO **11-79** **10,000 Copies.**

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. 2915 2370 Accession No. U. 7905

Author ق ق

Title قدر، در علم السحر

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

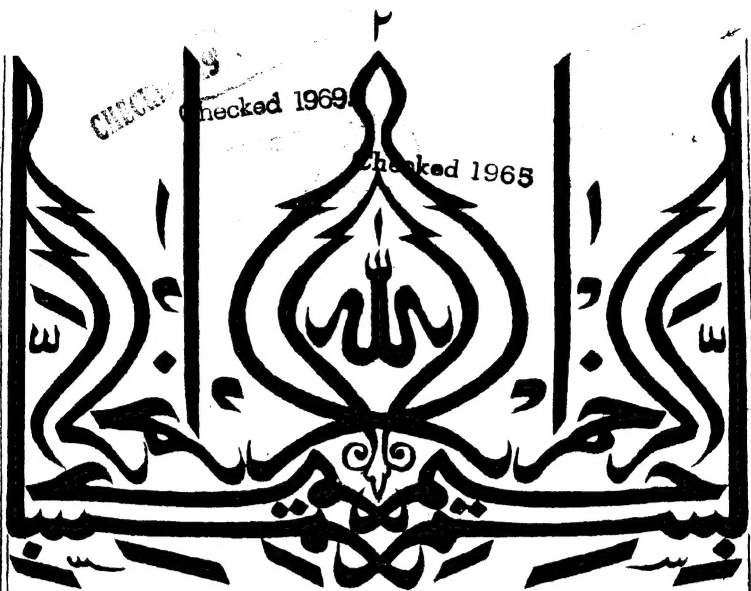
قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

مِنْهُ وَهُوَ عَزِيزٌ عَلِيمٌ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا



تَمْلِكُ مَا يَشَاءُ مِنْ دُونِ الْعَرْشِ وَهُوَ عَزِيزٌ عَلِيمٌ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

أَزَافُ مَصْعَبَهُ هَاهُنَا كَمَا كُنْتُ



لَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ الْجِبَالَ اَوْثَادًا وَّجَعَلَ الْبَحْرَ مَدَادًا وَالسَّلَامَ الْوَاقِفُ
عَلَى نَبِيِّنَا الَّذِي صَادَ سَبَبِهِ بِسَيْطِ الْاَرْضِ لِلَا نَامُ فِرَاسًا وَّوَهَادًا
وَالْتَنَاءُ الْكَامِلُ عَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ كَانُوا لِلَّذِيْنَ اَرْكَانًا وَّعِمَادًا

بعد ۵ اصل الاصول والربہ نامی بندہ غلام حسین قدر خلف سید خلف علی بنی
دواسطی بلگرامی صدر نشینان قصر سخن اور کمالان علم و فن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ مدت مدید
سے مجھے خیال تھا کہ علم عروض میں ایسا ایک بسیط رسالہ مجھے ہو جسکی تعریف مقدمہ کتاب میں
دیجے۔ مگر فقدان اسباب سے دل کی دل ہی میں رہی جاتی تھی کہ ناگاہ ستارہ عرش بلند نامی
سعید ازلی علامہ فہامہ عزیز سید علی بلگرامی نے میرے خیال بالقوہ کو عزم بالجزم اور سیکر
عزم کو مومر و میدان بالفعل بنایا پھر تو میں بھی تصنیف کی کمر بستہ کی زنجیر سے جکڑ کر میدان میں آیا۔
ممکن تھا کہ ہم بھی عزیز مذکور الصدر کے اوصاف شاعرانہ طور پر بیان کرتے ہمارا اندیشہ بھی ظہیر بابا
کے مثل قزل ارسلان کے قدموں تلے آسمان کی نوکریوں کا زینہ لگا سکتا تھا۔

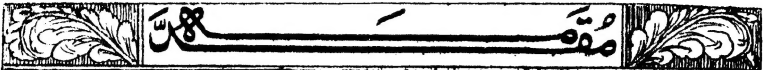
پہم از تو بر تر بال گزاف ۛ تو سیرغ آری من کوہ قاف ۛ لیکن ان کے حالات پر نظر انصاف ڈالنے سے کھل گیا کہ اگر راست برست بے کم و کاست سوانح عمری بطریق یادگار عزیز مستور بیان کئے جائیں تو مبالغہ شاعری آمیز اور اغراق طوفان خیز سے کئی کر بیان بلند ہونگے۔ جب سچ سے کام لکھے تو جھوٹ مین کیوں نام نکلتے۔ سچ تو یہ ہے کہ انکے جد امجد مولوی سید کریم حسین خان بہادر حکیم بن اور عالم دوران تھے۔ شاہ اودھ نے سفارت دار بارگورنری کلکتہ مین انکو اپنا قائم مقام بنایا تھا سید کریم حسین خان کے فرزند ارشد مولوی سید زین الدین حسین خان بہادر مدت دراز تک انگریزی سرکار مین ڈپٹی کلکٹر رہے اور اپنیشن پاکر نظام حیدرآباد کی سرکار مین وسادہ آراء امارت مین انکا علم باعمل اور خلق ضرر بالمثل ہے۔

آدم بر سر مطلب۔ سید علی سندھ اتھارہ سو باون عیسوی مین پیدا ہوئے آٹھ برس کے سچ سے چودہ برس کی عمر تک درس عربی سے فراغ حاصل کیا۔ ہم تو جیسی کہتے تھے کہ ۱۵ پارہ خواہند ازین دست گریبانے چند ۛ اتھارہ سو چھیاسٹھ مین علم انگریزی سیکھنے پر کمر باندھی دو برس تک رہے تھے کہ کیننگ کی لچ کھنوں مین شامل ہو گئے پھر اتھارہ سو چھیاسٹھ مین (بی اے) درجے مین کام کیا۔ ہو کر تین برس قانون ملکی پڑھا پھر سال بھر بعد (نیٹو سول سروس) کے امتحان مین مکمل ہو گئے اور کل ضلع ہمار مین نمبر اول ہو گئے۔ بعدہ (ٹامسن انسٹراکٹر شپ) پاکر رڈ کی کے درجہ اول مین قدم رکھا ابھی پورے چھ مہینے نہ گزرے تھے کہ نقاد علما قدردان شرف انواب مختار الملک سرسار لاہر جنگ بہادر ام اقبالہ وزیر اعظم حیدرآباد وکن اپنے ساتھ لندن لیگئے۔ سید علی بتجدد انواب مدوح الالقاب تین برس چھ مہینے اسی شہر جوہر مین بر توفشان جوہر ذاتی رہے۔ معینا کے مدرسہ شاہی مین کوہ کنی کی اور (جیا لوجی) کے فن مین تمغایا پایا اور وہ ان کی اخیر سند حکو زبان انگریزی مین (اسوشیٹڈ رائٹ اسکول آف مینس) کہتے مین ہاتھ لگی۔ اس نقاد و نقد علم و ہنر نے۔ علم کیا۔ علم حیوانات۔ علم نباتات۔ علم تجارت۔ اور فن نقشہ کشی مین ایسا نقشہ بجایا کہ اول درجے کی سند ہاتھوں ہاتھ لے لی۔ لندن یونیورسٹی کا امتحان زبان لاطینی اور عبرانی

اور فرانسیسی مین دیکر درجہ اول کی سند پائی۔ سال بھر کو یلا اور فزات کی معدنوں مین کام کیا اور چندے انگلستان کے (جیالاجیکل سروی) کے ساتھ کام کیا اور نام کیا۔ کما بیش دو سال تک لندن کی (والنٹیر) فوج مین بھی شریک رہے اور وہ قواعد سیکھی کہ استادوں نے ہاتھ چوم لیے۔ ملک جرمن مین سفر کیا اور فرانس کو کھڑی سواری دیکھ لیا۔ یہ سناج ممالک فضل و کمال۔ لائبینی۔ انگریزی۔ جرمنی۔ فرانسیسی۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ سنسکرت۔ بنگالی۔ ہندی۔ مرہٹی۔ تملگی۔ اور گجراتی زبانوں کو ایسا بول سکتے ہیں کہ پردے سے اصلی باشندے کا دھوکا ہو۔ خدا کے فضل سے یوسف جمال کھائے۔ اب آگے چاہتے کیا ہو پیمبری ہو جائے۔ اس بلا کے پتے اور آفت کے پر کالے نے مجموعہ اٹھارہ سال تک محض طالب علمی کی۔ الآخر تحقیقات سنیہ کی غرض سے ملک دکن کو تشریف لیکے انجوائے کو کان تختہ الحبکین والی حیدرآباد نے اپنی قدر دانی کی کسوٹی پر کس کر تعلقہ دار اول مقرر کیا انکی تنخواہ کامرکز آخر پندرہ سو روپے مین اللہ ہمہ زد ولا تنقص۔

مین انکی ذہانت اور مروت کا کیونکر قابل نہوں سنہ بارہ سو ستاسی ہجری کے قریب انھوں نے مجھے علم و صن شرف کیا اور چند سبق مین مسائل مشککہ حل کرنے لگے۔ مجسا آزاد مشرب آدمی انکے دام خلق مین ایسا پھنسا کہ باوجود غیبت نگاہ و حدت مین انھیں ہر وقت حاضر جانکر یہ قطعہ رننا کرتا ہوتا جاے دارو کہ خویش رانا زم کہ فلانی زیر دان من ست کہ جاے دارد کہ خویش رانا زمی کہ ظہور تو در زمان من ست کہ الغرض انکی فرمائش سے اس فقیہ کے جمشید فکر نے ہزار خون جگر پیکر یہ جام جہان نا طیار کیا اور تاریخی نام قواعد العروض رکھا۔

عرب فارس اور ہند قیون دیس کی سیر گھر بیٹھے کیجیے۔ جس ملک کا وزن درکار ہو میزان نظر مین تول لیجیے۔ باب کی جگہ لفظ قاعدہ لکھ دیا۔ ایک مقدمہ اور اوقیس قاعدوں پر شمار جو کہ موافق یہ اسطوانہ مشائخہ قائم کیا۔ واللہ المستعان وعلیکہ التکلیف۔



عالم کی شائستہ قوموں نے فن عروض کو علم ادب کا ایک جز بنانا ہوا اور اکثر قواعد صرفی و نحوی کی سلک میں اسکو بھی مدون کیا ہو۔ او سپر یہ تماشاکہ ہمارے ہندوستانی احباب اس فن سے کوسوں بھاگتے ہیں جب گھیر گھا کر راہ پر لاؤ تو مولوی معنوی پر ہاتھ صاف کرنے کو آستینیں چڑھاتے ہیں کہ سے من ندانم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ۛ شعر سیکویم بہ ازاب حیات ۛ اور نہین سمجھتے کہ یہ صرف بزرگوں کا انکسارتھا۔ ذرا اونکی تصانیف تو دیکھیے کیا وہ بھی تمہاری طرح ٹھوکرین کھاتے ہیں کیا اونکو بھی لوگ تمہارے مثل حسن وقیع میں ناواقف پاتے ہیں۔

ہندوستان کا چھوٹے سے چھوٹا مقام کوئی ایسا نہوگا جہین دو ایک شاعر موجود نہ ہوں۔ شاعروں کی یہ کثرت اور موجودات ہو کہ اب نیا تخلص بھی نسخہ لکھیا اور آب حیات ہو۔ اس مردہ کی حالت میں بھی تخلص شعر اکھا شاکر نا قیامت میں ایک ایک نام کے ستر ستر ہزار مردوں کا قبر سے او بھڑنا ہو او سپر یہ قیامت کہ اونہیں اکثر ہر اسے نام موزون طبع میں اور اپنے قیثہ مذاق سے لو لے لنگڑے شعر گڑا کرتے ہیں۔ نہ اصول کے شناسا ہیں نہ عروض سے ماہر ہیں صرف قوئم یتبعہم الفاؤ وون کے شاعر ہیں۔ ہکو باسعاں نظراس نقص کے دو باعث دکھائی دیتے ہیں۔

اول۔ زبان اُردو میں عروض کی کوئی کتاب جامع اور سبط اور مدلل حاضر نہیں۔ نہ عربی کی اصول و فروع کا انحصار نہ فارسی و زون کا شمار نہ اردو استعمال کا بیان نہ ریختہ کی قطع کا کوئی خاص قاعدہ۔ اُردو کی یہ فارسی پر اور فارسی کی عربی پر جا کر خیالی پلاوچکا لیا اور اوہین بھی کئی رہ گئی تو کیا فائدہ۔ زحافات بے موقع کی آگ بھڑکانا او سپر خلیل سے لو لگا کر اکرامات ہو نا جائز و زون سے لوگوں کے کان بھڑنا او سپر خفش کا ذکر کرنا یہ بھی کوئی بات ہو۔ عربی فارسی اوزان کا استعمال اونہیں گڑی ہوئی اُردو کی مثال واہ۔ نہ زحاف کا ٹھیک مقام نہ وزن کا صحیح نام نہ جان الہدے وہ مثل ہو خود غلط انشا غلط املا غلط ۛ رہی فارسی اوسکی یہ کیفیت ہو کہ تصانیف متقدمین مانند محقق طوسی و محمد بن قیس و سلمان ساوجی و عبدالرحمن جامی کے

سوا اور کوئی کتاب مستندوں بان میں بھی موجود نہیں ان میں بھی بعض ایسی دقیق جنکو شرح کی حمت ہوئی۔ اگرچہ بندہ مولف شائع معیار الاشعار یعنی صاحب میزان الافکار کی مساعی جمیلہ کا مشکوٰۃ ہے لیکن وہ شرح بھی بجائے خود ایک متن ہے باقی اوّلین کیاب بلکہ نایاب ہیں۔ زمین اہل ہند کی چھوٹی چھوٹی فارسی کتابیں وہ خود ناقص اور غلط ہیں پھر ان کے ترجمہ کتبھی کا کیا کہنا۔ دوم گنتی کی چند بحرین زبان اردو میں مروج ہیں جنکے وقوف کو لوگ بڑی بڑی کتابوں کی کچھ ضرورت نہیں سمجھتے صرف ذوق کے بھروسے پر شعر کہتے ہیں اور غلطی میں پڑ کر جا بجا رہتے ہیں۔

پس اس نا پرسانی کے عہد اور ناقدر دانی کے زمانے اور بے رغبتی کی حالت میں ہکوا اسقدر بھی سہل نہ تھی کہ کوئی غالی واہ واہ سے دل بڑھائے یا صلے کے عوض گلے سے پیش آئے یا آفرین کے بدلے نفرین ہی کہے۔

مگر پہلی دقت کے رفع کرنے کو بمقتضائے ہمدردی جس نے کمرست جست باغ ہکر زبان اردو میں اس طویل طویل کتاب کے سفید ورق مفت میں سیاہ کیے اور جو جو نقصان رہ گئے یا آگئے تھے وہ سب دفع کر دیے۔

ہی دوسری دقت یعنی عروض کی چند ان ضرورت نہیں وہ غلط فہمی کا ایک نمونہ ہے۔ یہ تو مسلم ہو کہ شعر کے مثل نظم بھی زبان کا ایک جز ہے۔ اگر قواعد شعر کی حاجت ہے تو نظم کے قاعدوں کی بھی دیکھنا ضرورت ہے۔ علاوہ برین ہیأت وزن کے اکتساب سے طبیعت کو کجوا ایک لذت مخصوص ملتی ہے اور سیکوا اصطلاحاً ذوق کہتے ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ طبائع انسانی مختلف ہیں لہذا وہ لذت بھی مختلف ہونی چاہیے۔ شعر سے خاص غرض یہ ہے کہ سننے والوں کو مزہ آوے دیکھنے والوں کو لطف حاصل ہو جب کہ ہر شخص کی طبیعت سے کما حقہ آگاہی مشکل ہے اور انسان مدنی الطبع ہے تو ضرور ہو کہ شاعر خود تنکایہ نہ ہو اور جملہ بجز اور سب اوزان اور اسکی صلاح و فساد سے وقوف کامل رکھتا ہو کیونکہ اکثر مشاہد سے میں گزرا ہے کہ ایک وزن کی کو پسند ہے اور وہی

دوسرے کے ناپسند اور مذاق کے خلاف ہی لہذا شاعر کو سب پر عبور واجب ہے۔ تاکہ شعریں تخلیل و تہجہ اثر پیدا ہو جائے اور سپر و کا قدم راہ راست سے نہ ڈگنے پائے پس ایسا وقوف بغیر علم عروض کے ناممکن ہے۔

اسکے سوا موزونیت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فطری جسکو ذوق کہتے ہیں۔ دوم مصنوعی جو الکتاب فن سے حاصل ہوتی ہے۔ اور انہیں علما کو کشین ہیں۔ ابن ججاج بغدادی اور بہاؤ الدین سبکی وغیرہ قائل ہیں کہ ادراک وزن ذوق سے بھی حاصل ہو سکتا ہے اور صاحب ذوق کو عروض کی چند ان احتیاج نہیں۔ اور ابوالفراس وغیرہ مائل ہیں کہ ذوق بغیر علم عروض کے نامفید ہے۔ محقق طوسی معیار الاشعار میں فرماتے ہیں کہ تصور اول چار وجوہوں سے نامسلم ہے۔

اول۔ یہ کہ صاحب ذوق کو ادراک کامل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسکے پاس درک بدری کا آلہ موجود نہیں اگر اندھے کے ہاتھ بیڑ بھی لگی تو لو سکو خود اعتبار نہیں آتا۔

دوم۔ اوزان غیر متہ اول اور غیر بدری میں صاحب ذوق کی دال نہیں گنتی بلکہ الفاظ کی صحت پر چھری پھرتا ہے اور معنی کا خون ہو جاتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک صاحب ذوق سعدی کے اس قطعے کو بر وزن۔ مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن۔ پڑھ رہے تھے یوں سے دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری ؟ گر ذوق نیست ترا کثر طبع جانور تری ؟ اشتر بشعر عرب و دانت است و طرب ؟ تو خود چہ آدمیتی کر عشق بے خبری ؟ مرا۔ سحری۔ ترا۔ جانوری۔ عرب۔ طرب۔ آدمی۔ بے خبری۔ ان آٹھوں الفاظ کو زبان مبارک سے مشدد ادا کرتے تھے ایک صاحب صناعت نے ہر چند سر دھنا کہ ظالم الفاظ کا گلا کیوں گھونٹتا ہے اسے یہ قطفہ بحر بسیط میں ہے۔ ستفععلن فعلن ستفععلن فعلن۔ کے وزن پر کیوں نہیں پڑھتا۔ ایک نہیں ہر اڑن وہ اپنی ہی دھن میں مست تھا۔ آخر بمشکل جواب دیا کہ ہاں الفاظ تو اس طرح صحیح ہو جائینگے مگر اشعار کی موزونیت میں جو جا بجا سکتا پڑ جائیگا اسکا کیا علاج۔ ہاں اسے ذوق بے صناعت۔

سوم۔ اوزان متقارب التقطیع کا اختلاف اور حسن وقیع کی جانچ پر تال غیر صناعی سے غیر ممکن ہو
مثلاً کسی نے ایک نظم ہر وزن۔ فاعلاتن مفاعیلن مفعولن۔ کہی اور اوسمیں ایک شعر یوں منظوم ہوا
اَحْمَاكَ اَلْاَحْمَا حَنِی ۛ وقتِ گل شد ہوا ۛ گلشن دارم ۛ ذوقِ جامِ مدام روشن دارم ۛ
اگر یہاں لفظ وقت اور ذوق کی اضافت کو اشباع کرو تو یہ شعر وزنِ رباعی سے تلیگا ہر وزن
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع۔ پس لکا فساد ظاہر ہو کہ ساری نظم تو بحر خفیف میں ہو اور ایک بیت
وزن ترانہ میں یہ کیونکر ہو سکتا ہو۔ بدین صورت صاحبِ صناعت اضافات مذکورہ کو کبھی
اشباع نہ کرے گا اور صاحبِ ذوق دھوکا کھا جائیگا۔

چہارم۔ نظم و نثر کی تمیز خود بغیر علم عروض کے اکثر مواقع پر مشکل بلکہ متمنع ہو۔ صاحبِ ذوق ہر
نہیں پہچان سکتا کہ نثر ہو یا نظم مثلاً۔ وَالصَّبْرُ اِذَا تَنَفَّسَ ۛ یَا حِطَّح۔ مَنْ تَسْتَدْرِی الْاَبْدَانِ ۛ
یا جیسے۔ بَدَانِ مَلِكِ الْمُلُوكِ کہ ہر دو جہان بامرش شدہ نذر پنج چیز سے بگفتن کا ف و نو نے
ایسے جہان کو صاحبِ ذوق کبھی موزون نہ سمجھے گا اور صاحبِ صناعت کبھی ناموزون
نہ کیے گا کیونکہ اول بحر ہزج اور دوم بحر فسرح ہو اور سوم بحر مجتث۔ اصل تو یہ ہو کہ اگر کوئی
مبدئاً فطرت میں ذوق نہ رکھتا ہو تو اسکو ملکہ عروض سے موزونیت آ سکتی ہو۔ محققِ عالیہ
والرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ ابنِ معنی درخوشیتن مشاہدہ کردہ ام۔ جیسے بعض آدمی گانے میں
بے تالے اور بے سُرے ہوتے ہیں مگر فنِ موسیقی کے قواعد سے اونکا تال اور سُر درست
ہو سکتا ہو۔ الغرض موزونیت کے تار کھینچنے کو علم عروض اچھی جنتری ہو۔

ہمکو اس جبریدے کی تالیف میں ہر خط یہی مد نظر ہو کہ مطالب نہایت بسط کے ساتھ قلمبند ہوں
اور بیان میں ایسی تنقیح و توضیح رہے کہ اگر کوئی ابجد خوان عروض از باسے بسم اللہ تاتا ہے
تحت اس کتاب کے زانو پر غور کی پیشانی رکھ کر مطالعہ کرے تو جیسے کوئی آئینے میں اپنی صورت
دیکھ کر آپ کو پہچان لے یونہی اس کے مطالب بلامد اُستاد و ذہن نشین ہو جائیں۔ لیکن پھر بھی
اگر کوئی سیفی خوان مبتدی بلا غور و تامل اس میدان میں گہٹ ٹکلیگا تو اسکی دشوار گزار راہ ہوگا

طو کرنا لو ہے کے چنے ہو جائینگے۔ کیونکہ ہم اکثر مقام پر مسائل مشورہ مختصرہ سے راہ گاہ رسید
نکل گئے ہیں۔ اگرچہ ہم نے اختلاف کے موقعوں پر دلائل و نظائر استحکم سے سد سکندری ٹھانی
ہو تاکہ خطاؤں کے یا وجہ مابوج کا گزرنے والے پاسے لکھا لیکن اس سد کو دیوار تہقہ نہ سمجھنا صاحب بصیرت
اور نصف کا کام ہے۔ وصاعلکنا الا البکلاغ المبین ○

چونکہ ہماری غرض اصلی یہ ہے کہ غلیل کے گلیون سے یہ کتاب باہر نہ نکلے پائے لہذا ضروری ہے کہ جہاں
کسین بندہ کسی اور نصف سے علاحدہ چل نکلے وہاں میاں الاشعار نصیر الدین طوسی یا مفتاح سکاکی
سے اس تالیف کو ملا کر صحیح کو تقیم سے مزین کرنا سکاکی استاذ کے ذمہ ہے جو کہ یہ رسالے غلیل کے
چربے ہیں۔

جہاں جہاں اساتذہ کے اقوال میں اختلاف پڑ گیا جو وہاں وہاں ہم نے قوی قول کی طرف راہ
کی جو اور ایسی منصفانہ رائے دی ہو کہ جھگڑا اٹھ جائے اور تمام قصہ پاک ہو۔
جن مواقع پر اصول و فروع کی تعریفات مسئلہ کی تطبیق میں بڑی بڑی وقینین پیش آئیں وہاں
اعمال کے گرم و سرد پانی کو ملا کر ایسا سمویا ہو کہ غلطیوں کی گرو مطالب اصلی کے چہرے
سے پاک ہو جائے۔

اشعار شالیہ کثرت کے ساتھ دو اربین اساتذہ سے چہاں چہاں کو جمع کیے اور صحیح صحیح
چین لین اور بامزہ چہرے شعر و شہادتہ نکالے کہ خوش مذاقوں کے کام فائدہ کو لون چٹکات
اس تلاش میں جو جو شکلیں پیش آئیں انکا ذکر بیان بخورین ہو گا۔

زحافات کے کوچوں میں عمل کی وہ خاک چھانی کہ انجیل تعریفات کے ریزے نکل آئے۔
اوزان پر کھنے کے قواعد ایسے سدھ اور صاف جانچ جانچ کر درج کیے کہ انمول وزن کا نئے نئے
نل گئے متقاربہ محبتات اور ترانے کا بیان موجود ہر شک آئندہ بودیدہ کہ عطار گوید۔

بحور دائرہ منفعہ کی مثال میں دیدہ ریزی اور اغلاط بحر و نمل کی وقت میں مونگھانی اور ستر
کی تحقیق میں جان فشانی اور بھاشا پنگل کے بیان میں کوہ کنی اور فرہنگ اصطلاحات

عرض کی گردآوری میں خوشہ چینی سے ہر گلے راز گٹ بوسے دیگر ست۔

جب محققین نے اسے اتفاق یا اختلاف کیا ہے بے رومے و رعایت سمجھا دیا ہے۔ پھر ایسی علمی اور عقلی بحث میں گفتگو کرنا تو اساتذہ سے بے ادبی ہے نہ معاصرین سے کینہ وری سے۔ روسے سخن کیسکی طرف ہو تو روسیہ یہ سودا نہیں جنون نہیں وشت نہیں مجھے ۛ

آج تک اردو رسالے اکثر ان سے نکالے گئے کہ قواعد تقطیع میں متبع فارسی کی سخت کوشی کی اور مثال اوزان میں بھی ریختہ کی خصوصیات سے فراہوشی کی اور حروف تہجی اردو سے چشم پوشی کی۔ اس کے سوا کوئی ایسی کتاب ہرگز زبان اردو میں میری نظر سے نگزری جس میں جملہ اوزان عربی معنی اور تمام وزن نامی فارسی کا سہ ماہی اور گزلی و زان اردو اور بھاشا کا شمار بالتفصیل نہ ہو تو بالاجمالہ ایک جامع مجموعہ اور صحیح ہو اور مستحکم ہو اور التوضیح ہو۔

اسمہ اللہ کہ مولف نے اس سبب موزن عرق قر زبان کر دکھائیں۔ خدا جھوٹ نہ بولے تو یہ کتاب زبان اردو میں اس ایک یاد دہی پہلی اور سچی بہرہ رسد ہے۔

قاعدہ اول حالات تاریخی و بیان استخراج و تعریف علم عربی

از روسے فطرت ہر نام کی ایجاد سے قاعدہ طور پر ہو کر قریبی اور عمل غیر محکم سے اس کی جزئیات مجتمع ہوتی رہتی ہے۔ پھر اصل تجربہ قواعد و ضوابط و افراط و تفریط سے متواتر اس کی آراش میں مشغول رہ کر اصول کو باقاعدہ و مستحکم اور فروع کو صاف و مدلل اور مشکلات کو آسان و وسیع کر دیتے ہیں اور سوقت کو کا نام علم ہے۔ اسی بنا پر علم شعر کی ایجاد صرف ایک طبعی ذوق پر ہوتی اور ذوقی تیسرے دریافت ہو کہ اثر سے اس کو امتیاز حاصل ہے۔ پہلے بغیر استعانت فن عروض جملہ اوزان و روانی اور استعمال بجز مذاق انسانی کے سانچے میں ڈھلتے تھے۔

چنانچہ صاحب زین القصص اور ابن اثیر مصنف کامل لتواریخ وغیرہ ناقل ہیں کہ جب بنی اسرائیل میں عناد پھیلا اور قایل نے ہابیل کو مار ڈالا تو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے بطور مشیہ چند اشعار تصنیف فرمائے۔ اکثر شعرا کے کلام میں اس شعر گوئی کی تمبیج پائی جاتی ہے مزار اصابت کہ

جو پسند آجائے اس واسطے کواریان تجھ پر فدا میں۔ رہا جناب رسالت صائم کا شعر نہ کہنایا اور کون تعلیم شعر نوئی حدیث کہ قرآن مجید۔ شناخت ہو تو اوس میں یہ تصریح نہیں کہ خلاف عصمت یا مذموم ہو بت سباج چیزیں بعض اوقات میں کسی صحت سے مناسبت نہیں ہوتیں ممکن ہو کہ اس باب خاص میں بھی ایسا ہی ہو مثلاً بالاتفاق لکھا پڑھا ہونا فضیلت اور وصف ہو لیکن جناب رسول خدا امی رہے پس ب یہ کوئی نہیں کہ کہتا کہ کون پڑھنا قاصص عصمت یا بڑی چیز۔ یہی شعر کا حال سمجھو۔

صاحب خزانہ عامرہ فرماتے ہیں کہ اوشے مرد شاعر اور بارہ عورتیں شاعرہ سب کھتر آدمی جناب عرش تاب رسول خدا صائم کے ملاح تھے۔ ایک بار کعب بن زبیر نے حضرت کی مح میں یہ شعر لکھ کر گزرا **اِنَّ الرَّسُوْلَ لَكُوْرٌ مُّسْتَصَاٌ ۝ مَّهْتَدٌ مِّنْ سُبُوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُوْلٌ ۝** تحقیق کہ پیغمبر ایک نور ہو کہ اس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے تیز و بران ہر شمشیر ہای ہند سے اور کھنچی ہوئی تلوار ہے۔ حضرت نے سیوف الہند کے عوض سیوف اللہ بنایا۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ اصلاح شعر مسنون ہے۔

علاوہ برین روضۃ الاحباب اور صحیح بخاری میں مسطور ہو کہ غزوہ اُحد میں ابوسفیان نے ایک ٹیکرے پر چڑھ کر مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہا **اُغْلُ هُبْلُ اُغْلُ هُبْلُ ۝** بروزن و مفتعلن۔ یعنی بلند رہا اور بیل بلند رہا بیل۔ بیل ایک بت قریش کا نام تھا۔ سرور کائنات علیہ التحیات نے اس کے جواب میں فرمایا **اَللّٰهُ اُغْلٰ وَاَجَلٌ ۝** بروزن مستفعلن۔ یعنی خداوند عالم بلند تر اور بزرگ تر ہے۔ یہ دونوں بجز رجز کے مبع میں۔ پھر ابوسفیان نے کہا **اَلْعَزِيْزُ لَنَا وَاَلْعَزِيْزُ لَكُمْ ۝** بروزن مفعول مفاعِلن مستفعلن۔ یعنی عزیزی ہماری مدد کرے گا اور تمہاری مدد عزیزی لکے گا۔ عزیزی بھی ایک بت تھا۔ رسول مقبول نے جواب دیا **اَللّٰهُ مَوْلَاكُمْ وَاَدَاكُمْ وَاَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ ۝** بروزن مستفعلن۔ یعنی خداوند عالم ہم سب کا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔ یہ دونوں وزن رجز مسدس میں ہیں۔ ان مربعات و مسدسات متقفی سے کہ بطریق سوال و جواب واقع میں صاف صاف ظاہر ہو کہ رسول نے بھی شعر کہا

اور کیا شعر کہ بالقصد اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ شعر انبیاء کی عصمت کا مانع نہیں۔ الغرض شاعر اول یا حضرت آدم بن یا یعرب بن مخطان۔

ابن رشیق طبقات الشعراء میں بیان کرتے ہیں کہ شعرا سے عرب کے چار گروہ ہیں۔ اول بنی قریظہ بن سب سے پہلا شاعر کہنا ملے یعنی امرؤ القیس کو فی بن ربیعہ مرہ ثعلبی ہوا اور خالویہ مسلسل ہے عوض ابن خدام کو بتاتا ہے۔ ثعلب نے امالی میں ذکر کیا ہے کہ شعرا سے جاہلیت کا زمانہ زمانہ اسلام سے چار سو برس پیشتر گزرا۔

دوم مخضرم (گوش بریدہ سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا) وہ شاعر جنھوں نے کچھ زمانہ جاہلیت اور کچھ زمانہ اسلام پایا۔ اس طبقے کے شاعر مشہور لبید اور جعدی ہیں۔

سوم اسلامیین محض۔ جو ان کے زمانہ جاہلیت کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔

چہارم محمدین یعنی شعراے نو پیدا شدہ۔ جو رواج اسلام کے بعد ہوئے۔

جب شعر عربی کی انتہا ہوئی یعنی کمال کو پہنچا تو شعر پارسی کی ابتدا ہوئی۔ بقول بعض علماء

دہلوی کے عہد میں جو کہ سنی سو باون ہجری میں فارس پر مسلط ہوا قصر شیرین سلامت تھا

اوس قصر کے کتابے میں یہ شعر بزبان فارسی قدیم پایا گیا ہے ہر شیراہ کیمان انوشہ بزی +

جہان را گمبان و نوشہ بزی + ہر شیر بضم ہای ہوز و زائے فارسی و تختانی بمعنی خوب و نیکو۔

انوشہ خوشحال و خرم۔ نوشہ بادشاہ نوجوان۔ یہاں سے استفاد ہوتا ہے کہ شعر پارسی کا وجود

زمانہ اسلام سے قبل ہی کہتے ہیں کہ اوس زمانے سے قبل بہرام گور نے بھی یہ شعر کہا تھا ہے

منم آن پیل دمان و منم آن شیرلیہ + نام بہرام مرا و پدرم بوجبلہ + بقول بعض مصرع دوم تبدیل

ضامراً دلارام جنگی محبوب بہرام کا تصنیف ہے۔

بعدہ بعد اسلام بقول صاحب خزائن عامرہ سنہ ۱۹۲ھ گسترانوسے ہجری میں عباس مروی ہے

مامون رشید کی مح میں اشعار نظم کیے جسکا مطلع یہ ہے ۵ اوی ساسنیدہ بدولت فرق خود

تا فرقدین + گسترانیدہ بخود و فضل در عالم یدین +

پھر سنہ دوسوا کا دن ہجری کے قریب حکیم ابو حفص سفیدی سمرقندی نے بحر مل میں یہ شعر کہا۔
 ۵ آہ کوہی دروشت چگونہ دودا ۶ چون ندر دیار بے یار چگونہ رودا ۶

پھر تو سنہ چار سو ہجری کے اوائل میں رودکی نے شعر فارسی کے کمال کا دروازہ کھولا اور پہلاں
 پایہ تخت سخن استاد فردوسی طوسی نے میدان جیت لیا بعدہ حبیب شعر فارسی کا سکہ بیٹھا تذکرون
 سے خوب ثابت ہو۔ الغرض زبان تازی میں شعراے محضرم تک اور زبان عجمی میں عباس موسی
 کے زمانے سے پیشتر تک جاہلیت عروض میں شعر کہے گئے۔

زبان اردو کی شاعری احاطہ عروض سے باہر نہیں ہو کیونکہ جب سنہ چار سو تیرہ ہجری میں
 محمود غزنوی نے قلعہ کالجنگ کو گھیرا تو وہاں کے رائے رایان سہمی نندائے بقولے بھاشا میں اور
 بقولے اردو میں ایک شعر کو لکھ بھیجا وہ محاصرہ قلعہ سے دست بردار ہو گیا۔ مگر قبول جمہور
 اردو کی شاعری سنہ سات سو ہجری کے قریب امیر خسرو دہلوی سے شروع ہوئی اور ولی
 اورنگ آبادی وکنی نے اسکو ترقی دی جو کہ سنہ گیارہ سو تینتیس ہجری میں مر گیا۔ بہر صورت ننلا
 اور خسرو کا زمانہ بعد زمانہ استخراج علم عروض ہو۔

سب سے پہلے عربی کا علم عروض جسے استخراج کیا اور کانام خلیل بن احمد بصری بن فرہید
 بن مالک بن نعم بن عبداللہ بن مالک بن مضر بن ازدی ہو۔ بقول ابن عماد شیخ سنہ بیس ہجری
 میں بروز کتبہ پیدا ہوا اسکی تاریخ میلاد لفظ (یوم الاحد) سے نکلتی ہو۔

مشہور ہے کہ خلیل نہایت ذکی اور ذہین تھا۔ اسنے کل حروف تہجی ایک شعر میں مضبوط کیے
 جو کہ بحر بسیط میں ہو۔ اگرچہ اکثر حروف مکرر لایا مگر کوئی حرف ایسا نہ چھوڑا جو شعر نہ امین نہ ہو۔
 ۵ کَمَا قَالَ ۵ صَفْ خُلُقٍ خَوْذِ كَمَثَلِ الشَّمْسِ ذُو بَرَقَاتٍ ۶ يَخْطِي الصَّحْبِيعُ بِهَا فَنَجْلًا ۶
 مَوْطَأًا ۶ بِبَشَاعٍ - خود - بفتح خا - زن نازک - بزوغ بغین معبر آخر آفتاب کا کلنا - خطوب کا
 خطی ضموم و کمسور وزائے منقوطہ شوہر سے عورت کا بہرہ مند ہونا - ضجج بمخواب - بخلا ربون
 و جیم تازی فراخ چشم - معطار نہایت معطر عورت (ترجمہ) خوے زن نازک بیان کرو جو کہ

مثل آفتاب کے ہر جبکہ روشن ہو۔ بہرہ مند ہوتا ہے ہمواب و سکے ساتھ وہ فراخ چشم اور بہت عطر لگائے ہوئے ہے۔

روایت ہے کہ خلیل نے شہر مکہ میں علم عروض کو اس طرح ایجاد کیا کہ ایک دن وہ بازار صفارین یعنی ٹھیکر بازار میں جاتا تھا کسی نے طشت پر تھوڑا مارا تو مکہ فن موسیقی سے ماہر تھا جھنکار کے ساتھ مارے خوشی کے وہ اوجھل پڑا اور بے اختیار منہ سے نکل پڑا کہ وَاللّٰهِ لَظَهْرُ مَنْ هَذَا شَيْءٌ۔ یعنی بخدا اس سے کچھ چیز معلوم ہوتی ہے۔ پھر تو ایک موزونیت وہی کا خیال اپنے دماغ میں گانٹھنے لگا چونکہ وزن صرفی فعل مشہور تھے ایسے خلیل نے فاو عین و لام کے موافق انھیں فقرات متتابع اور سکناات متناسب سے اوزان عروضی تراش لیے۔ قاضی جہان سیفی نے بیع العروض میں استخراج عروض کو کوہ قصار یعنی دھوبی کی موگری سے بتایا ہے۔ مؤلف کو سہین تامل ہے اس لیے کہ موگری کی آواز سے نقرہ نہیں پیدا ہو سکتا ہے اور صدائے ظرف سی یا آواز تار کے مثل وہ گھنٹی بڑھتی نہیں بدین دلیل روایت اول صحیح ہے۔

علامہ صفدی غیث منہج میں کہتے ہیں کہ شعر یونانی کا وزن خاص ہوا جسے ہان بگو بھی مقررین وہ لوگ ارکان کو ایدی وارجل کہتے ہیں۔ ایدی کی اصل یہ ہے جسکے معنی دست اور اصل جل سے جسکے معنی پا اور یہ گھوڑے کی صفت ہے چونکہ خلیل وہ زبان جانتا تھا لہذا اسکو یونانی عروض سے استخراج فن میں بہت مدد ملی اور اس تحقیق کی تصدیق خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ کے بیان سے قریب ہے وہ فرماتے ہیں کہ خلیل نے اسماے زحافات ابدان چارپا سے اخذ کیے۔ جو تغیرات کہ ارکان کے اوائل میں پائے انکو لون بیاریون سے منسوب کیا جو چوپاؤن کے مقدم بدن میں عارض ہوتی ہیں اور جو تغیرات کہ اواخر ارکان میں دیکھے انکو لون علتون سے نامزد کیا جو چارپا کے اسفل بدن میں واقع ہوتی ہیں۔ جبکہ چارپاؤن کی بیاریون سے تغیرات کے نام ٹھہرے تو گھوڑے کے دست و پا کے نامون کے مطابق یعنی ایدی وارجل یونانی سے خلیل کو استعانت ملنی بقول سعد الشارحین مفتی سعد اللہ

شارح معیار الاشعار کچھ تعجب نہیں۔

غیث منسبح میں مذکور ہے کہ خلیل ایک بیت کی تقطیع کر رہا تھا پھر خلیل نے سنا کہ اپنے باپ کے ایک دوست کو خبر دی کہ اوسکو جنون ہو گیا ہے اور افاعیل تنفاعیل کہتا ہے جب دوست عیادت آیا اوسے جھلا چکا پایا۔ خلیل اس حرکت سے منغص ہوا اور بیٹے سے مخاطب ہو کر یہ قطعہ کہا۔

اَوَ كُنْتُ اَجْهَلُ مَا يَقُولُ عَدُوُّ لَكَ
وَعَلِمْتُ اَنْتَ جَاهِلٌ فَعَدَّ زُفْكَ

كُنْتُ تَعْلَمُ مَا اقُولُ عَدُوُّ لَكَ
لَكِنْ جَهَلْتَ مَقَالَتِي فَعَدَّ لِيْكَ

اگر تو جانتا ہوں چیز کو کہ میں کہہ رہا ہوں مجھکو معذور کرنا۔ اگر میں نہ جانتا جو کچھ کہ تو کہتا ہے تو میں تجھکو ملاست کرتا۔ لیکن تو میری بات سمجھا پس ملاست کی مجھکو۔ میں مجھکیا کہ تو جاہل ہو پس میں نے تجھکو معاف کیا۔

کتے میں خلیل نے تجویز کیا کہ ایک ترازو ایک سسبہ لیا جائے کر کے اپنی جاریہ کو تعلیم کرے کہ خرید و فروخت میں بازاریوں سے دھوکا نہ کھائے۔ اس تکبہ دو مہینے ایک ستون سے ٹکرا کر سر کے پھل گرا اور اسی صدمے سے شب کیشنبہ نہ اکیسویں ہجری میں وہ رکن بیت علم و ہنر جان سے اٹھ گیا اس بنا پر (یل یوم الاعد) اوسکی تاریخ وفات ہو سکتی ہے۔ اس تحقیقات سے فائدہ کہ عروصل کا استخراج نہ اکیسویں ہجری کے بعد اور اکیسویں ہجری کے قبل ہوا اس حساب سے اس علم کی عمر فی زمانہ سو اکیس سو برس کے قریب ہوئی۔

اب ہم تاریخی حالات کو ختم کر کے علمی بحث شروع کرتے ہیں۔

عروصل بن فتح اول وہ علم و جس سے احاطہ اوزان اور تناسب و تخالف باہمی اور تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ دریافت ہوتے ہیں اور نظم و شعر کا وہ فرق جس میں اہل ذوق عاجز ہیں اس صناعت سے معلوم ہوا تھا ہے۔ بعضوں نے اس علم کی تعریف اس طرح کی ہے۔

اَللّٰهُ اَوْثَنِيْهُ تَعَصُّمُ مَرْكَاتِنَا اِلَاسْاَنَ اَنْ يُّضِلَّ فِى وَزْنِ الشِّعْرِ۔ یعنی عروصل ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ اوسکی رعایت انسان کو وزن شعر میں گمراہی سے بچاتی ہے۔ سعد الشاعریں نے

اس علم کی تعریف یوں کی ہے۔ **حکم بقواکین یعرف بہ الوزن الصیحہ الشعر من المنکسر**۔
یعنی یون قاعدون کا علم ہو کہ اسکے سبب سے شعر کا وزن صحیح غیر موزون سے ممتاز ہو جائے اور
علامہ صفدی نے اسکی تعریف میں شعر عربی کو مخصوص کر دیا ہے بدینوجہ کہ اس فن کی ایجاد محض شعر
عربی کے لیے ہوئی تھی اسکے بعد عجیون نے عرب کی پیروی کر کے شعر کما بھرا تبخیر ص کی
کیا ضرورت ہے۔

اصل یہ کہ فن عروض علم موسیقی سے پیدا ہوا ہے۔ جب تار پر ضرب لگائیں تو اسکو نقرہ کہتے
ہیں اوس سے جو جھنکار پیدا ہوا اسکی جگہ حرف متحرک قائم کر لو اور جہاں اوس وا کو ٹھہرا وہاں وا کا
نام سکنتہ ہے پس بجائے سکنتا حروف ساکن رکھلو۔ جیسے سفا عیٰلین کنسا منظور ہے تو پہلے دو بار
بلے فاصلہ جلد جلد مضرب لگانے سے متواتر دو نقرے یعنی متوالی دو متحرک جھنکاروں کی جگہ
سمجھے جائیں گے اور آخر میں ایک ساکن وہ برابر سفا کے ہوگا۔ پھر ذرا فاصلے پر ایک نقرہ یعنی ایک
متحرک پیدا ہوگا جسکے آخر خود بخود ایک ساکن ہوگا وہ برابر عیٰ کے ہے۔ پھر ذرا فاصلہ دیکر ایک
مضرب کا ایک نقرہ ایک سکنتہ سمیت یعنی ایک متحرک مع ایک ساکن پیدا ہوگا اسکی جگہ لن سمجھو۔
اسی طرح کل اوزان نکل سکتے ہیں۔ اہل موسیقی کا مدار تے اور نون یعنی تن تن پر ہے اور اہل علم
کا اعتبار ہے اور عین اور لام اور نون یعنی فعلن پر الغرض وزن سقرہ اسکا موضوع ہے۔ بدین
غایت یہاں وزن کا بیان ہوتا ہے۔

قاعدہ دوم تعریف و اقسام وزن

وزن۔ ایک ہیئت حرکات و سکنتا کے نظام کی تدبیر جیسے لفظ تن اور لفظ بسمل فعلن
بسکون اوسط کی حرکتوں اور سکونوں کے تابع یعنی برابر ہیں۔ اگر وہ حرکات و سکنتا
تلفظ زبان کے سوا اور اعضاے انسانی سے نمودار ہوں تو انکو اشارہ سمجھو۔ اس اشارے کو
بھی اہل صناعت نے تلفظ میں داخل کر کے وزن شعر میں شمار کیا ہے جیسے مردے از فاش
برون آمد و گفتا کہ۔ اتنا کمکریلی دست کو دھمکانے کے طریق پر جنبش دی اوس سے یہ طلب

کہ (بن) یا بسطح ے ہننے کما اوھر تو آؤسنے کما۔ اتنا پڑھکر دو بار اکرار کے طرز پر سر ہلادیا
اوس سے یہ مراد کہ (نہین نہین) پس یہ وزن انہین نہین کے اشارہ وزن شعر میں شامل ہو جائیگے۔

اگر وہ حرکت و سکون آواز بلا حرف پڑو واقع ہوں تو اوسکو ایقاع جانو۔ ایقاع میں حرکات و
سکنات کا اعتبار ضرور ہو اور حروف کا اعتبار ضروری نہین جیسے راگ گانے سے پیشتر گو تو ن
گان گنا کر آواز کو راگ کی دھن میں تولنا۔ ایقاع موسیقی کا موضوع ہے۔

اگر وہ حرکات و سکنات آواز حروف دار پر وارد ہوں تو اوسکو جز سمجھو۔

اسکے سوا وزن شعر کی دو معین ہیں۔ ایک حقیقی۔ دوسری مجازی حقیقی وہ جو اپنی اصل وضع کے
موافق ہو جیسے مستفعلن وغیرہ اگر کان سالم کے ہوزن کوئی لفظ۔ مجازی وہ کہ حرف یا حرکت
نکال ڈالنے کے بعد یا کوئی حرف بڑھا دینے کے بعد کن سالم کی دوسری ہیأت پیدا ہو جائے
جیسے مستفعلن سے مستفعلن یا تفاععلن سے مستفعلن یا مفاعیلین سے مفاعیلان اور انکے ہوزن
الفاظ۔ وزن حقیقی اور مجازی کا اجتماع ایک شعر میں حسب قرار داد اہل فن درست ہو نہ مستفعلن
مستفعلن یا غلات کے وزن پر ایک مصرع ہو اور مستفعلن مستفعلن یا غلات کے وزن پر دوسرا مصرع ہو
تو یہ جائز ہے۔ لیکن اگر ارکان کی تعداد میں کمی یا زیادتی کی جائیگی تو وزن نہریگا اور وہ شعر ناموزن
کہلائیگا بسطح ایک مصرع وزن میں کہو اور دوسرا سدس میں تو یہ ناجائز ہے۔

رضی ستر آبادی نے وزن کو لفظ کا جز قرار دیا جس صورت میں جو تغیر ایک مصرع کے ایک کن میں
قرار پائے وہ مصرع دوم کے بھی اوس کن میں ہونا چاہیے اور یہ خلاف اعتبار جمہور ہے۔

علامہ جرجانی کے نزدیک عدد حروف اور عدد حرکات و سکنات کا اعتبار دو مصرعون میں
بہ مقابل ضروری نہین جیسا کہ پیشتر مذکور ہوا۔

منطقیوں کے نزدیک وزن حد شعر میں معتبر نہین مگر ایقاع سکنات سے ہوا و تجزئیل کو جس سے
کسی قسم کا اثر نفس پر ہو شعر کی فصول ذاتی میں شمار کرتے ہیں جیسے اوزان خسروانی کچھ راگ
تھے کہ بائید اویکا موجد تھا او نہین اکثر وزن نہ تھا مگر ایقاع موجود تھا جسکو ہندی میں دھن

بضم اول کہتے ہیں۔

الغرض اجزائے مذکورہ بالا رکن کے حصے اور ارکان خود شعر کے حصے اور عروض شعر کی ترازو ہو اس لیے ضرور یہ کہ اس مقام پر اجزاء کا بیان کیا جائے۔

قاعدہ سوم اجزائے اولیٰ

حرکات و سکناات تقطیعی کے باہم مرکب ہونے سے جو لفظ بنتا ہو اس کا نام اصطلاح عروض میں جُزْءُ جزئی جمع اجزائی۔ اجزائیں ہیں سبب۔ و تہ۔ فاصلہ۔ اور پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہونے سے کل چھ اجزاء ہو جاتے ہیں۔ ظاہر یہ کہ عربی و فارسی میں ابتدا بسکون۔ متغیر ہر ایک حرف کا لفظ پہلی منفرد مفید معنی نادر الوقوع ہے۔ پس جمین دو حرف ہوں اوس کلمے کو سبب کہتے ہیں۔ اگر اوس کا دوسرا حرف ساکن ہو تو سبب خفیف جیسے لکھ اور شد۔ اگر دوسرا بھی متحرک ہو تو سبب ثقیل جیسے آد اور دل کبیر لام۔ فارسی میں سبب ثقیل غیر مرکب نہیں ہو سکتا۔

جس کلمے میں تین حرف ہوں اوس کو و تہ کہتے ہیں بیشک تینوں حرف متحرک عربی میں تو غیر نادر اور فارسی میں عدم الوقوع ہیں۔ لیکن اول حرف متحرک ضرور ہوگا۔ پس اگر دوسرا حرف بھی متحرک ہو تو تیسرا ساکن ہوگا ایسے کلمے کو و تہ مجموع کہتے ہیں جیسے علیٰ اور شما۔ اگر دوسرا ساکن ہوگا تو تیسرا بھی متحرک اوس کو و تہ مفروق کہتے ہیں جیسے دُاس اور شل کبیر لام۔

اگر ایک سبب ثقیل کے بعد ایک سبب خفیف متوالی واقع ہو تو اس کا نام فاصلہ صغریٰ ہے۔ اس میں لامحالہ اول تین متحرک اور چوتھا حرف ساکن ہوگا جیسے جبکہ کن کتابت نون تنوین اور دل ما ترکیب اضافی۔ اگر ایک سبب ثقیل کے بعد ایک و تہ مجموع متوالی واقع ہو تو اس کا نام فاصلہ کبریٰ ہے۔ اس میں ضرور اول چار حرف متحرک اور پانچواں ساکن ہوگا جیسے سمککن تجریر نون تنوین اور کبف غم ترکیب اضافت مستعار۔

فواصل زبان تازی کے واسطے مخصوص ہیں۔ خلیل نے اوزان عروضی کی بنا بطور وزن صرف رکھی اگرچہ حرکات کا اختلاف وزن عروضی میں خلاف صرف جائز رکھا۔ صرف میں تین

متحرک متوالی اور ایک ساکن آخر یا چار متحرک متوالی اور ایک ساکن آخر پائے گئے لہذا فوہصل کو اس کے اصل مان لیا۔ رہی زبان فارسی اور تین یا چار متحرک متوالی بلا ترکیب نہیں ہوتے ایسے خفش نے فوہصل سے انکار کیا اور دونوں کو مرکب بتا دیا۔ مگر حق یہ ہے کہ فاصلہ صغریٰ اصول فاعیل میں پایا جاتا ہے جیسے شفاعل میں تنفلا۔ اور فاصلہ کبریٰ کا اصول میں نام و نشان نہیں مگر فروع میں البتہ جیسے رکن مسقطہ من سے فعلتن۔ بعضوں نے اول کو فاصلہ بصا د مملہ اور دوم کو فاصلہ بضاد و مجملہ کہا اور انہیں سے صغریٰ اور کبریٰ کی قید اورادی۔

خفش کے سوا بعض عروضیان پارس کا قول ہے کہ ان اجزائے ثلثہ میں ہر ایک کی تین قسمیں ہیں سبب کی تیسری قسم سبب متوسطہ جو تین ایک حرف متحرک ہو اور دوساکن جیسے کار یا جان۔ اور تہ کی قسم سوم و تہ کثرت جو تین دو حرف متوالی متحرک ہوں پھر دو متوالی ساکن جیسے نہان یا نہاد۔ فاصلہ کی تیسری قسم فاصلہ عظمیٰ جو تین پانچ حروف متوالی متحرک ہوں اور چھ ساکن جسطح برنج صنم۔ لیکن یہ اقوال ضعیف ہیں اس سبب سے کہ سبب متوسطہ اصل و تہ مغروق ہوا اور نو غنیہ غیر متحرک و تہ کثرت میں در میان صحیح بحالت تقطیع ایک و تہ مجموع ہو گا اور اس کا حرف بقیہ لفاظ آئینہ سے ملے دوسرا نام پیدا کر گیا جیسے ساقی ماننا دشیشہ بطاق بہ بیان (نہا) و تہ مجموع ہوا (دوشی) ابھی و تہ مجموع۔ اب رہا فاصلہ عظمیٰ وہ ایک سبب ثقیل اور ایک فاصلہ صغریٰ ہے۔ ہاں اگر و تہ کثرت آخر مصراع واقع ہو تو وہ کسی رکن اصلی کا جز ہو گا۔ لہذا صاحب معیار الحکم فرماتے ہیں کہ کسی کہ چنین کردہ برد قانع علم تقطیع و قوفے تمام نداشتہ یا از کیفیت استعمال دوساکن و تہ ساکن کہ در اشعار افتد غافل بودہ و آنچه در فاصلہ عظمیٰ گفتہ است خود جنونے بکمال و جملہ مفروضات۔ یعنی جب دوساکن متوالی واقع ہوں تو دوسرے کو متحرک کہہ لیتے ہیں اور جب تین ساکن متواتر در میان مصراع واقع ہوں تو تیسرے کو ساقط کر کے دوسرے ساکن کو متحرک کرتے ہیں جیسا کہ قاعدہ پانزدہم میں اسکا بیان ہم مفصل کریں گے۔ اور فاصلہ عظمیٰ خود مرکب ہے جسطح مؤلف نے صد عبارت میں مذکور کیا۔ پس یہ تینوں قسمیں یعنی سبب متوسطہ اور تہ کثرت اور فاصلہ عظمیٰ

محض فضول ہیں۔

امثلہ عربی مذکورہ بالا کا مجموعہ یہ ہے کہ اَدَّ عَلٰی رَاسِ جَبَلٍ سَمَكَةً۔ یعنی ندیم برقلہ کو وہابی۔ اور مجموعہ امثلہ فارسی یہ ہے۔ شد دل شمشل دل ماکف غم۔ عروضیوں نے ان اجزاء کو اجزائے اولیٰ کہا ہے اور ارکان ذیل کو اجزائے ثانیہ۔

قاعدہ چہارم ارکان عروضی یعنی اجزائے ثانیہ

کم سے کم دو اجزاء اولیٰ اور زیادہ سے زیادہ تین کے مرکب ہونے سے جو لفظ بنے اس کا نام رکن ہے اور رکن کی جمع ارکان ہے۔

جب ایک وتد مجموعہ اسکے بعد ایک سبب خفیف ہو تو رکن فعلوں بن جائیگا اور اگر یہ سبب خفیف مقدم ہو اور وتد مجموعہ مؤخر تو رکن مثل فاعل بن جائیگا۔ گویا ایک کے اولٹ بھیر سے دوسرا بن جائے۔ یہ دونوں رکن خماسی ہیں یعنی پنج حرفی اور دو اجزاء سے مرکب ہیں۔

چونکہ خلیل بن احمد نے فن صرف کی ہیئت کی ہے اس واسطے ارکان کی بناؤں الفاظ پر رکھی جو لفظ فعل سے مشق تھے کیونکہ وزن صرفی بھی انہیں تین حرفوں سے بنا ہے۔

جب ایک وتد مجموعہ اسکے بعد علی التوالی دو سبب خفیف ہوں تو رکن مفاعیلن مرتب ہوگا اور اگر ان دونوں سببوں کو مقدم کر لو اور وتد مجموعہ کو مؤخر تو رکن مثل مستفعلن کے بن جائیگا اور اگر وتد مجموعہ کو درمیان میں لاؤ اور ایک سبب خفیف کو ادھر اور ایک کو ادھر تو رکن مثل فاعلان بن جائیگا۔ یہاں بھی باہمی تقدیم و تاخیر سے رکن دوسرے جامے میں چلا جاتا ہے۔ یعنی دوسرا رکن بنتا ہے۔ یہ تینوں رکن سباعی ہیں یعنی ہفت حرفی اور تین تین اجزاء سے مرکب ہوتے ہیں اور وتد مجموعہ کے شمول سے مجموعی کہلاتے ہیں۔

جب ایک وتد مفروق اسکے بعد دو سبب خفیف متوالی ہوں تو رکن فاعلان طیار ہوگا اور اگر ان دونوں اسباب کو مقدم کر دو اور وتد مفروق کو مؤخر تو رکن مانند منقولات تجرک یا آخر بن جائیگا اور اگر وتد مفروق کو درمیان میں لاؤ اور ایک سبب خفیف کو اسکی دہنی طرف اور ایک کو اسکی

باہین طرف تو رکن مش تفع لن کے مثل ہو جائیگا۔ یہاں بھی آپس کے اولٹ پھیر سے رکن بدل جاتا ہے۔ یہ تینوں رکن بھی سباعی مین اور تین اجزا سے مرکب ہیں مگر وہ مفروق کے میل سے مفروق بن گئے۔

جب ایک وند مجموعہ اسکے بعد ایک فاصلہ صغریٰ ہو یا بقول خفش ایک وند مجموعہ کے بعد ایک سبب ثقیل اور سبب ثقیل کے بعد ایک سبب خفیف ہو تو رکن متفاعلین مرتب ہو گا اور اگر اس فاصلہ صغریٰ کو مقدم رکھو اور وند مجموعہ کو مؤخر تو رکن مثل متفاعلین کے ہو جائیگا۔ یہاں بھی ایک دوسرے کی رد و بدل سے رکن کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے اور اگر خفش کا کتنا مانو تو اس میں بھی وہی سبب ثقیل و خفیف اور وند مجموعہ جاناو۔ یہ دونوں رکن بھی سباعی مین اور دو دو اجزا سے وبقولے تین تین سے مرکب ہیں اور فاصلہ کے میل سے فاصلہ دار کہلاتے ہیں۔

محقق طوسی علیہ الرحمہ نے اسکے سبب خفیف کو مقدم اور وند مجموعہ کو باہین اور سبب ثقیل کو وند کے بعد رکھ کر ایک رکن اور بھی ہمیں سے تراشا ہے یعنی فاعلاً تک تحریک آخر۔ لیکن چونکہ اس رکن سے کوئی بحر نہیں بنتی بدین وجہ وہ خود اسکو حمل کہتے ہیں اور حق بجانب ہے۔ سولف کی رائے میں فاصلہ کو اصلی مان لینے سے یہ محل رکن ہرگز نہیں بن سکتا کیونکہ کوئی جز بلاضافہ حل نہیں ہو سکتا۔ دوسری دلیل صالت فاصلہ کی یہ کہ جو زحاف اسباب خفیفہ میں جائز ہیں وہ اس میں نہیں چلتے مثلاً متفاعلین مطوی ہو کر متفاعلین نہیں ہوتا پس ثابت ہوا کہ جو تھاحرف ساکن سبب کا نہیں جب یہ سمجھے تو فاصلہ کو گویا اصلی مان لیا۔

انفرض ان دسوں ارکان میں ہر ایک کے یہ دن نام مقرر ہیں جسکو جو چاہو کہو۔

افعال و افاعیل و تفاعیل و متفاعیل	دہ بہت کے مثل بود دیگرے امثال
اوزان عروضی دہم آمد دم تفصیل	اجسہ از او پس ارکان و موازین نم آمد

اگر دسوں اصول افاعیل کے مکرر حرف چھوڑ دو تو اون سب کے باقی حروف کا مجموعہ علامہ سید عبد الجلیل تخلص بہ واسطی بلگرامی مرحوم نے یہ پایا ہے کہ مکت سُو فُنّا یعنی درخشید

شمشیر ہاے ما۔ سوا سے حروف مجموعہ ہذا کے اور کوئی حرف کسی رکن میں نہیں یعنی دسوں ارکان
افاعیل کا جو حرف تلاش کرو اس مجموعہ میں موجود ہی گویا یہی حروف تقطیع ہیں کما قال فی المغنیۃ
سپاہش چون عرضی وقت تصریع کند روشن بر اعراف تقطیع۔

قاعدہ پنجم تکرار و خلط ارکان اسمای مجوز موافق تقسیم دوائر

ایک قسم کے رکن کی تکرار سے یا چند قسموں کے ارکان کے باہم ملا دینے سے اجوز وزن پیدا
ہوتا ہے اور وسیع کا نام ہے بشرطیکہ وہ مین اور اوزان شامل ہوں۔
تکرار یا خلط ارکان کے کم سے کم حصے کا نام صرع ہے۔ مصرع کی تکرار سے بیت اور بیت کی تکرار
سے اقسام نظم پیدا ہوتے ہیں مگر شرط ہے کہ ہر صراع معتدل ہوئے ایسا دراز کہ ناگوار طبع ہونہ
ایسا کوتاہ کہ تحمل تر وزن ہو۔

تعداد تکرار ارکان میں کم سے کم ایک بار اور زیادہ سے زیادہ چار بار اور انتہا آٹھ بار تک
اعتدال ہے مین سبب ایک بیت دو رکن کی یا چار کی یا چھ رکن کی یا آٹھ کی یا سولہ رکن کی ہوتی ہے
متاخرین نے چوتھہ رکن تک کا ایک مصرع موزون کیا ہے جسکو عوام بحر طویل کہتے ہیں مگر حقیقت
وہ باز بچہ طفلان اور دراز مل ہے۔

تکرار رکن کے یہ معنی کہ ایک رکن واحد کو تعداد مقررہ تک پہنچانا مثلاً ایک فعلوں کو چار بار
یا ایک مفاعیلں کو تین بار کہنا ایسے ارکان کو بسیط کہتے ہیں یعنی جہاں ایک رکن مین جتنے اور
جو جہز مین وہیں پر آخر تک ہر رکن مین اوتنے اور وہی جہز ہوں اور دوسرے رکن کا آئینہ
میل نہو۔

اب رسی خلط ارکان اوسکی دو صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ ایک رکن سباعی اور ایک رکن خمسی کو
ملا کر تعداد مقررہ تک لیجا نا مثلاً فعلوں مفاعیلں کو دو بار کہنا یا مستفعلین فعلن کو دو بار۔ ایسے
ارکان کو متشابہ کہتے ہیں یعنی ہر رکن باہمی مین و تہ مجموعہ او سبب خفیف موجود ہیں
مگر صرف کمیت یعنی تعداد اور التزام اجمال مین فرق ہے۔ دوم یہ کہ خلط کرنے مین تعداد سبکی ایک ہے

اور کیفیت ایک نوینی کل رکان سباعی تو ہوں مگر اونہیں ایسے اجزا ہوں جو اوروں کے قسم اور ہی صفت کے ہوں مثلاً مستفعّل من مفعولات دو بار یا جیسے فاعلاتن مس تفعّلن دو بار پس ایسے ارکان متشابہ مخالف بکثرت کہلاتے ہیں یعنی دود و سبب و ایک ایک و تدہر ایک میں موجود ہیں مگر کیفیت و تدہر میں فرق ہے یعنی ایک میں مجموعی ہے اور دوسرے میں مفروقہ۔

تکرار ارکان بسیط سے سات اور خلط ارکان متشابہ مخالف بہ کم سے تین اور خلط ارکان متشابہ مخالف بکثرت سے نو بجز پیدا ہوتی ہیں جنکا مجموعہ اونیس بجز تین ہیں اور بہ ترتیب تقسیم و تکرار و خلط یہ اونیس بجز تین پانچ دائروں میں اس طرح منقسم ہیں۔

۱۔ سرج ۲۔ رجز ۳۔ رمل انکا اول دائرہ متکلمہ ہے۔

۴۔ وافر ۵۔ کال انکا دوم دائرہ مؤلفہ ہے۔

۶۔ متقارب ۷۔ متدارک انکا سوم دائرہ متفقہ ہے۔ بجز متدارک کے یہ بارہ نام اور بھی ہیں۔ محدث۔ غریب۔ متسق۔ مختصرع۔ خبب۔ متقاطر۔ شقیق۔ عتیق۔ رکض الخیل۔ متدانی صوت الناقوس۔ منظم۔ اور ان سب تیرھوں میں۔ متدارک۔ غریب۔ رکض الخیل۔ صوت الناقوس زیادہ مشہور ہیں۔ اگرچہ صوت الناقوس بجز متدارک کی ایک قسم ہے لیکن آخر اوسیکانام ہے۔

۸۔ طویل ۹۔ مدید ۱۰۔ بسیط انکا چارم دائرہ مختلفہ ہے۔

۱۱۔ سریع ۱۲۔ جدید ۱۳۔ قریب ۱۴۔ منسرح ۱۵۔ خفیف ۱۶۔ مضارع ۱۷۔ استقضب ۱۸۔ مجتث ۱۹۔ متشاکل یا متشاکل انکا پنجم دائرہ مشتبہ ہے۔

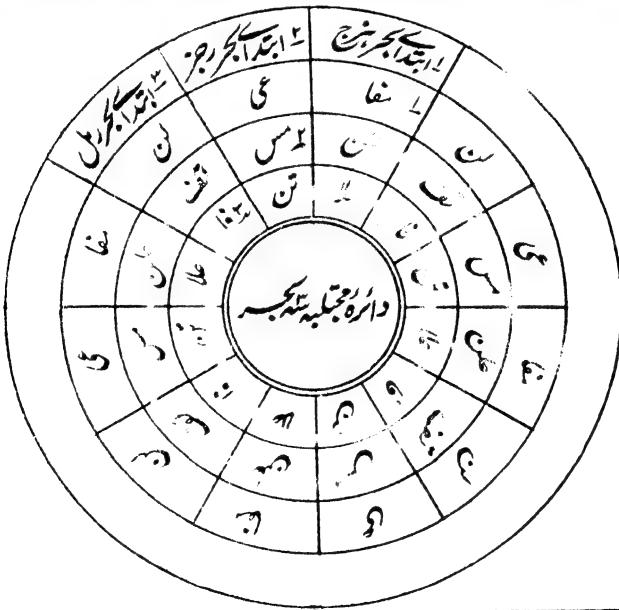
قاعدہ ششم بیان واروانفکان کو استعمال و تخصیص سائین

موازیں کو خط محیط میں تہ تہ لکھنے کا نام دائرہ ہے اور رکن سے کچھ جز تراش کر رکن آئینہ میں ملا دینا اور باقی ماقبل کو اوسکے مابعد لکھنا اسی اولٹ پھیر کا نام فنک بجز ہے۔ اگر بیان ایک امر کا خیال ہر وقت مد نظر رہے تو ہرگز کوئی بجز تین کے یعنی جو جز یا اجزا یا رکن یا ارکان آغاز سے نکال ڈالے جائیں وہ آخر میں ملا لیے جائیں اس تو طرز کو ہم ہر جگہ بیان کر گئے۔

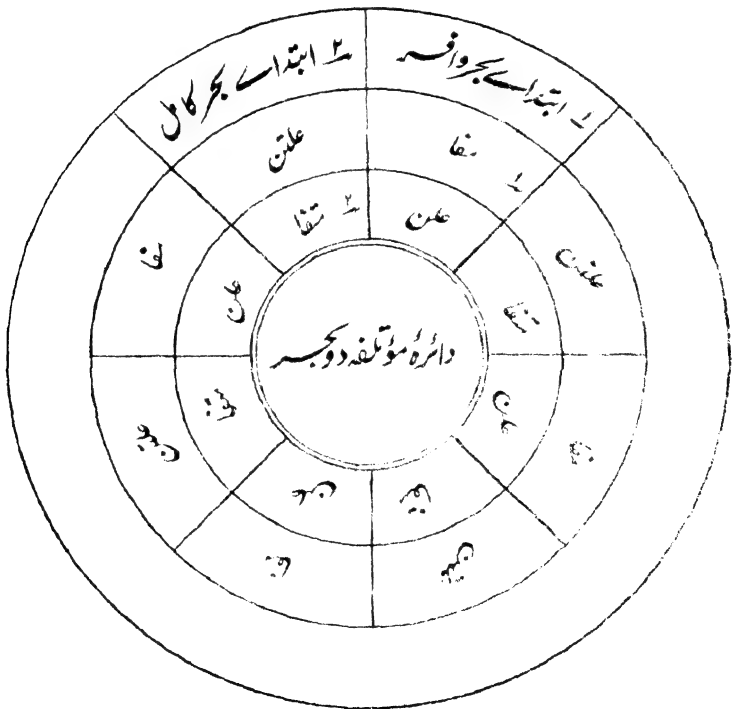
مثلاً دائرہ اول مجتلبہ کی بنیاد رکن مفاعیلین پر ہے اربعین تین جربین اول سفا و تہ مجموع دوم عی خفیف سوم لن بھی سبب خفیف۔

اگر پہلے جزی سے شروع کرو اور کل کو چار بار کو تو چار مفاعیلین ہونگے یہی بحر جزی ہے۔
اگر دوسرے جزی سے آغاز کرو اور باقی ماقبل کو اس کے بعد لاؤ تو عیلین چار بار برابر چار مستفعلین کے ہونگے یہی بحر جزی ہے۔

اگر جزی و سوم سے ابتدا کر کے وہی عمل کرو تو لن عی چار بار برابر چار فاعلاتین کے ہونگے یہی بحر مل ہے۔
رکن یا ارکان میں جتنے جزی ہوتے ہیں اوتنی ہی بحرین دائرے میں ہوتی ہیں۔ یہ بات ممکن تھی کہ جزی و دوم سے شروع کر کے مستفعلین سے دائرہ چھپڑتے یا جزی و سوم یعنی فاعلاتین سے دائرہ آغاز کرتے لیکن خلیل نے ہر دائرے کو تہ مجموع سے شروع کیا ہے سوائے دائرہ مشتبہ کے اس کی وجہ اس نے بیان ہوگی۔ چونکہ جزی میں سبب سب سے چھوٹا ہے اور فاصلہ سب سے بڑا اور تہ مغروق سے ثقیل اور تہ مجموع سب میں متوسط لہذا ہر دائرے کا آغاز اسی تہ سے ہوا بخلاف خیر الامور اسطہا



دائرہ دوم مؤلفہ۔ اسکی بنیاد رکن مفاعلتن پر ہر اسمین اول و تہ مجموع دوم فاصلہ صغریٰ ہے
یا یون کہو کہ دوم جز سبب ثقیل و رسوم سبب خفیف ہے۔
اگر پہلے جز سے آغاز کرو اور چار بار کہو تو چار مفاعلتن ہونگے یہی بحر و افرہ ہے۔
اگر جز دوم سے شروع کرو تو چار بار معلن، مفاہرہ چار مفاعلتن کے ہونگے یہی بحر کامل ہے۔
اگر جز سوم یعنی سبب خفیف سے شروع کرو تو چار بار تن مفاعلن برابر چار بار فاعلا کات
بحر یک آخر کے ہوگا اور اسکا نام بعضوں نے بحر شوق فرمایا ہے اور یہی مہمل رکن ہے جسکا ذکر پہلے
نے قاعدہ چہارمین بجائے فاصلہ کیا ہے اسلئے رکن مفاعلتن کو دوہی جزوں سے مرکب سمجھنا
چاہیے اور دوہی بحرین نکالنی چاہئیں۔ یون۔

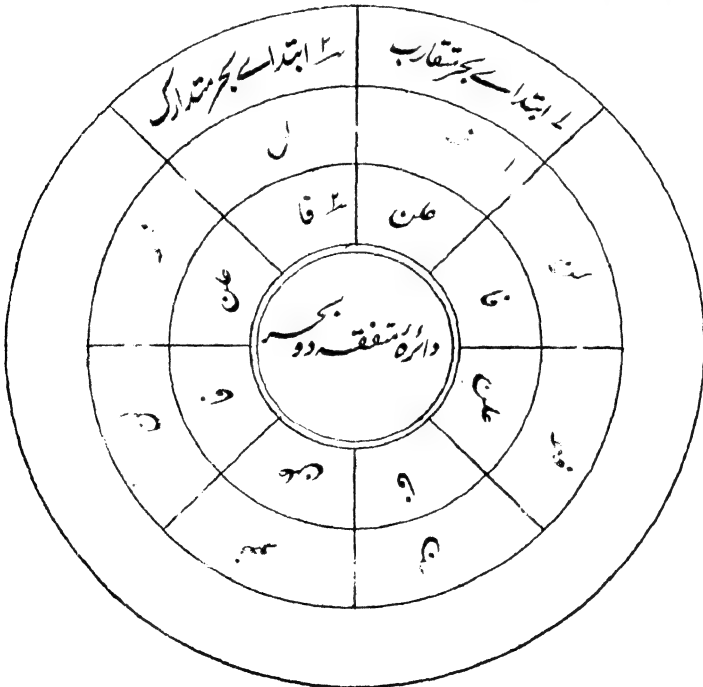


دائرہ سوم متفقہ اسکی بنا رکن فعلوں پر چار اسمین جز و اول و تد مجموع اور دوم سبب
خفیف ہے۔

اگر جز و اول سے ابتدا کرو اور چار بار کو تو چار فعلوں ہونگے یہی بحر
مستقارب ہے۔

اگر جز و دوم سے آغاز کرو تو چار بار لن فعو برابر چار فاعلن کچھ ہونگے یہی بحر غریب ہے
یعنی متدارک۔

خلیل ابن احمد بصری نے اس دائرے کی بنا صرف ایک رکن یعنی فعلوں پر رکھی تھی اور
ایک ہی بحر یعنی مستقارب و س سے استخراج ہوتی تھی اور اس کے دائرے کا نام منفردہ رکھا تھا
خلیل کے بعد ابوالحسن خفیش نے بحر غریب شامل کر کے دائرے کا نام متفقہ رکھا۔ یوں



دائرہ چارم مختلفہ۔ اسکی بنیاد ارکان۔ فاعلن۔ مفاعیلن۔ دوبارہ تشابہ مخالف بہ کم ہے۔ اسمین جزو اول و سوم اور تادمجوعہ اور دوم و چارم و پنجم اسباب خفیفہ ہیں۔

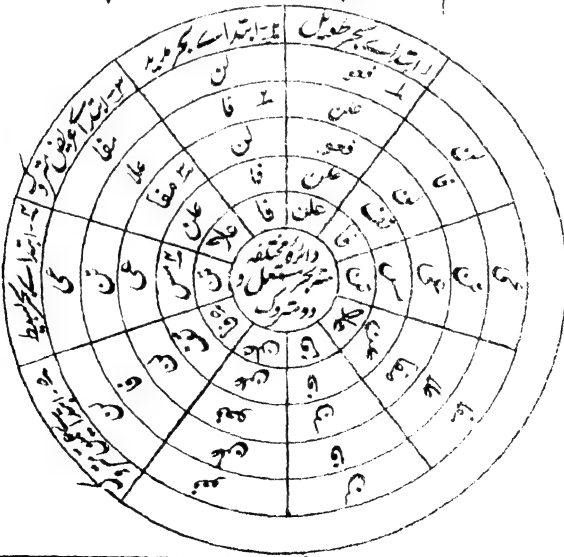
اگر جزو اول سے شروع کرو اور دوبارہ کو تو دو فاعلن۔ مفاعیلن۔ یعنی چار رکن ہونگے یہی بحر طویل ہے۔

اگر جزو دوم سے ابتدا کرو تو دو مفاعیلن۔ فاعلن۔ برابر دوبارہ فاعلاتن۔ فاعلن۔ کے ہونگے۔ یہ بحر مدید ہے۔

اگر جزو سوم سے آغاز کرو تو دوبارہ مفاعیلن۔ فاعلن۔ یعنی چار رکن ہونگے یہی متغلو طویل اور اسکا نام بحر بغض اور یہ متروک الاستعمال ہے۔

اگر جزو چارم سے ابتدا کرو تو دوبارہ مفاعیلن۔ فاعلن۔ برابر دوبارہ متغلو فاعلن۔ کے ہونگے یہی بحر بسیط ہے۔

اگر جزو پنجم سے آغاز کرو تو دو مفاعیلن۔ فاعلن۔ برابر فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ دوبارہ کے ہونگے۔ یہ متغلو مدید اور اسکا نام بحر عمیق ہے اور متروک الاستعمال ہے۔ یون۔



دائرہ پنجم مشتبہ۔ اسکی بنیاد ایک بار ارکان مستفعلن مستفعلن مفعولات متشابہ مخالف یکے پر ہو۔
انہیں نو اجزا میں اول و دوم و چہارم و پنجم و ہفتم و ہشتم اسباب خفیفہ میں اور سوم و ششم و نادم مجموعہ
اور نہم و تد مفروق۔

اگر جزو اول سے شروع کرے تو ایک بار مستفعلن مستفعلن مفعولات متحرک یکے پر ہوگا۔ یہی بحر سرب ہے۔
لوگوں نے غلیل سے پوچھا کہ تو نے ہر دائرے کو و تد مجموعہ سے شروع کیا ہے پھر اس دائرے کی بنیاد
سبب خفیف پر کیوں رکھی۔ فرمایا کہ اگر و تد مجموعہ سے آئیں ابتدا کرتا تو احوال بحر مضاعف سے دائرہ چہارم
اور اوہمین خرابی یہ تھی کہ و تد مفروق رکن صدر سے قریب ہو جاتا پس اسکی قربت اول بیت کو ضعیف
کرتی ہے اسلئے سرب سے ابتدا کی تاکہ یہ و تد مفروق صدر سے دور تر رہے اور سرب میں سبب خفیف
آغاز پر تھا بدین سبب اس سبب سے ابتدا ہو گئی۔ تاؤف کتا ہو کہ اگر جزو سوم سے دائرہ شروع کرتے
تو و تد مجموعہ سے ابتدا ہوتی اور و تد مفروق بھی رکن صدر سے دور تر رہتا۔ اس صورت میں قریب
دائرے کی بحر اول ہوتی لیکن ظاہر ہے کہ یہ بحر غلیل کے بعد استخراج ہوئی پھر اس زمانے میں کیونکر ابتدا
ہو مجموعہ ممکن تھی ہاں اب بلا تکلف امکان میں ہے۔ مگر ہم نے بیان محقق کی پیروی کی ہے۔

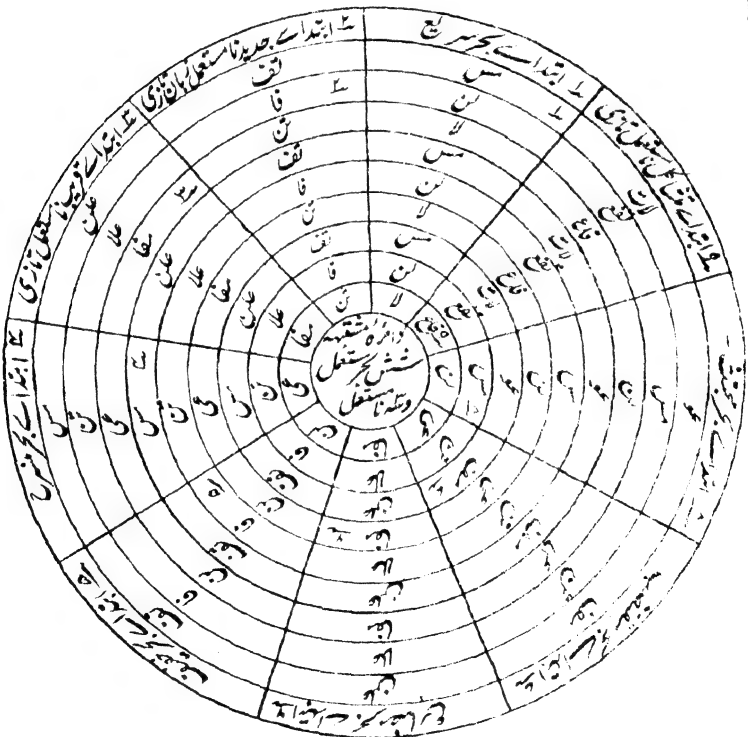
ان فرض اگر جزو دوم سے شروع کرے تو ایک بار تفععلن مس تفععلن مفعولات مس۔ برابر فاعلاتن
فاعلاتن مس تفععلن کے ہوگا۔ یہی بحر جدید ہے۔ اور عربی میں غیر مستعمل۔

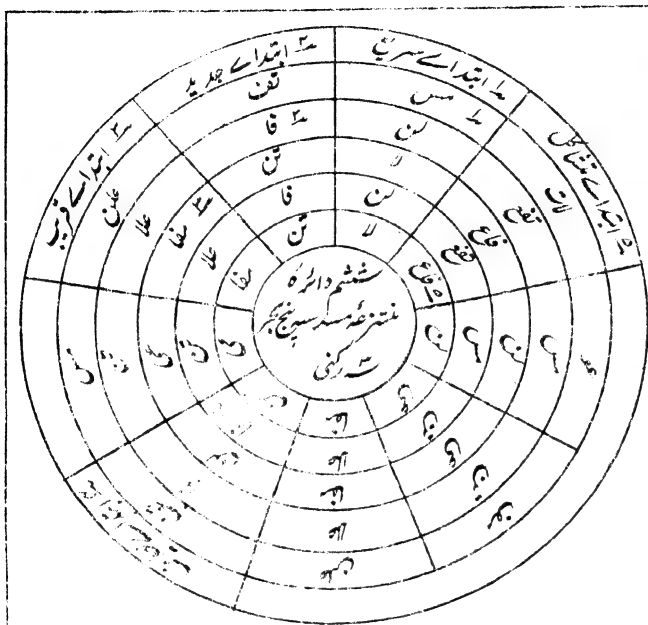
اگر جزو سوم سے شروع کرے تو ایک بار علن مستفعلن مفعولات مستفعلن۔ برابر ایک بار فاعلاتن
مفاعلاتن۔ فاعلاتن کے ہوگا۔ یہی بحر قریب ہے اور عربی میں یہ بھی غیر مستعمل۔

اگر جزو چہارم سے آغاز کرے تو ایک بار مستفعلن مفعولات مستفعلن ہوگا۔ یہی بحر منسرح ہے۔
اگر جزو پنجم سے ابتدا کرے تو ایک بار تفععلن مفعولات مس تفععلن مس۔ برابر ایک بار فاعلاتن مس تفععلن
فاعلاتن کے ہوگا۔ یہی بحر خفیف ہے۔

اگر جزو ششم سے آغاز کرے تو ایک بار علن مفعولات مستفعلن مفاعلاتن۔ برابر ایک بار فاعلاتن
مفاعلاتن کے ہوگا۔ یہی بحر مضاعف ہے۔

اگر جزو ہفتم سے ابتدا کرو تو ایک بار مفعولات مستفعلن مستفعلن ہوگا۔ یہی بحر مقضب ہے۔
 اگر جزو ہشتم سے شروع کرو تو ایک بار عولات مس۔ تفعلن مس۔ تفعلن مس۔ برابر ایک بار مس تفعلن
 فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ کے ہوگا۔ یہی بحر مجتث ہے۔
 اگر جزو نہم سے ابتدا کرو تو ایک بار۔ لات مستف۔ علن مستف۔ علن مفعو۔ برابر فاعلاتن۔
 فاعملین۔ فاعملین۔ کے ہوگا۔ یہی بحر متشاکل ہے اور عربی میں غیر مستعمل۔
 خلیل نے انہیں سے سرچ مصرع خفیف۔ مضارع مقضب۔ مجتث۔ چھ بحر وں کا ایک
 دائرہ بنایا تھا پھر قریب شامل کرسات کا دائرہ بنا۔ اب جدید و متشاکل مگر نو بحر وں کا دائرہ
 ہمارا بنایا ہوا یوں ہے۔





قائدہ بحر منسج و مضارع و مقنصب و محبت کا استعمال زبان فارسی میں اس قاعدے سے کرتے ہیں کہ ہر ایک بحر سے آخر کا ایک ایک رکن نکال ڈالتے ہیں باقی ارکان کو دو بار پڑھ کر ایک ایک مصرع قائم کر لیتے ہیں مثلاً بحر مضارع میں - مفاعیلین - فاع لاتن - مفاعیلین - سے رکن آخر یعنی مفاعیلین دوم نکال ڈالا تو مفاعیلین - فاع لاتن - رہ گیا اس کو دوسرا لیا تو - مفاعیلین فاع لاتن - مفاعیلین فاع لاتن - ہو گیا یہی ایک مصرع ٹھہرا یوں ہیں اور تین بحر مذکورہ کو جو بھی انفرادی یا چار بحر میں فارسی میں ممکن متعل ہوئی ہیں۔

اب رہیں بحر سریع و خفیف اور تین بحر سبتعلہ تازی یعنی جدید و قریب و بحر متشاکل - ہنگی - یہ پانچ بحرین زبان عجم میں سب استعمال کی جاتی ہیں یعنی اونکے آخر سے کوئی رکن نکالنا نہیں جاتا اور اونکے ارکان البقیہ کمر نہیں کیے جاتے بلکہ دائرہ شبتہ کے موافق رہتے ہیں۔

کل پانچوں دوائر سالمہ کی بحرون میں سے بعض عربی میں خاص ہیں اور بعض زبان فارسی میں اور بعض دونوں زبانوں میں مشترک ہیں لہذا اونکے اسماء مولف نے تجزیہ میں ایک قطعے میں نظم کر کے بیان لکھ دیے یوں۔

قطعہ

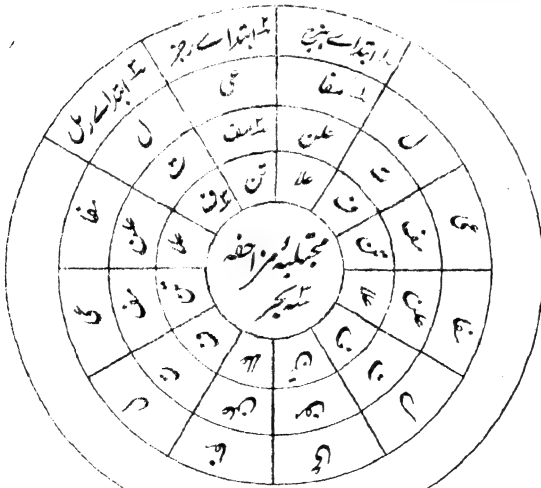
خصوص اہل عرب پنج دان ز نوزدہ بحر ستہ بحر خاص بود در زبان اہل عجم شتریک ہر دو زبان یازدہ بحر اسعے رجو زمل متقارب غمیب و منسج است	طویل و فوسر و کامل بسط و کسب مدید مشاکل ست و سبب نگہ قریب و کسب مدید سریع و مقنصب و محبت و ہزن گروید بود خفیف و مضارع ازان میانہ پدید
--	--

تکملہ

اب ہم وہ دوائر بیان کرتے ہیں جنکے ارکان سے جا بجا کچھ حرف نکال ڈالتے ہیں اور ان سے یہ فائدہ کہ اوزان مزاحف کا نمنا بھی معلوم ہو جائے کہ ایک دوسرے سے فروغ کے وزن کیونکر نکل سکتے ہیں گویا دوائر گزشتہ مصدر تھے اور یہ دائرے اونکے مشتق ہیں اور اس لیے

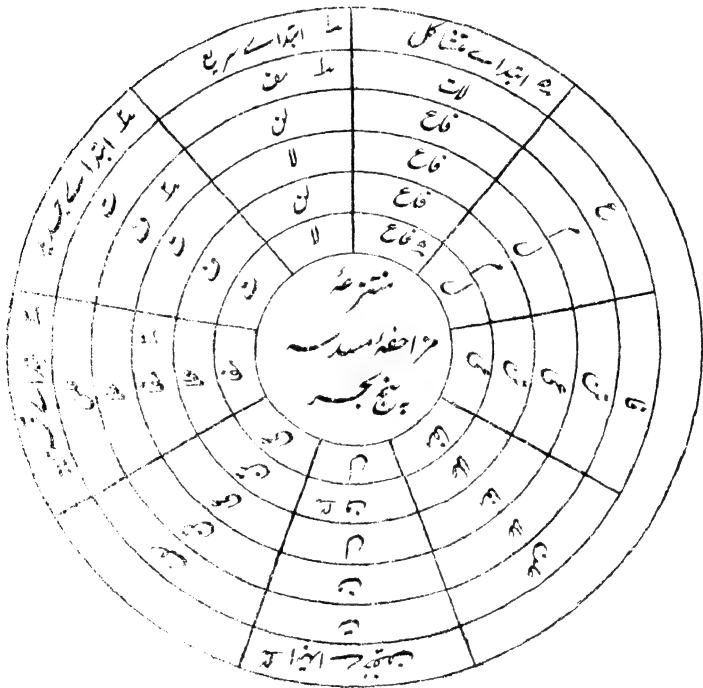
دائرہوں کو مزاحفہ کہتے ہیں۔ عربیوں کا دستور یہ کہ دو اور نو کورۃ الصمد میں مجتلبہ و شتبیہ کو مزاحفہ کر کے دو دائرے بناتے ہیں۔ اول مجتلبہ مزاحفہ۔ دوم شتبیہ مزاحفہ۔ پھر اہل فن میں شتبیہ مزاحفہ کے دو حصے کرتے ہیں ایک منتر مزاحفہ۔ دوسرے بقیہ شتبیہ مزاحفہ شمنہ۔ جس طرح کہ دو اور سالم میں شتبیہ کی دو قسمیں کی تھیں اور وہ مذکور ہو چکے۔ الغرض بدین حساب یہ چار دائرے ہیں حسب تفصیل ذیل۔

دائرہ ہشتم مجتلبہ مزاحفہ۔ اسکی بنیاد چار بار خاعیل الضم تکرار ہو چکی جو کہ معانی لن کا مکفوف ہے۔ ہین حرف ہفتم ساکن سبب گراہی پس ای نون معانی کے مقابلے پس تلف علون کا حرف چہارم ساکن سبب گراہی یعنی او مفتعلن اور مفتعلی باقی رہ گیا۔ بعدہ نون معانی کے مقابلے پر فاعلان کا حرف دوم ساکن سبب یعنی اول گراہی اور فاعلان اسکا مخبرون باقی رہ گیا پس ہی ارکان یعنی خاعیل اور فاعلان اور فاعلان دائرے میں رکھے جائیں گے۔ تم دائرہ سالم میں خاعیل اور او سکے انوار کے ہر جز کو علیحدہ لکھتے تھے تبو کر کے تخریجی نون اسکا گراہی اور صرف لام باقی رہا لہذا فقط ایک لام خانے میں لکھنا چاہیگا اور لام کے مقابلے پر مفتعلن کی تائے فغانی جیسی جائگہ کی فغانی اول بھی علیحدہ کر کے خانہ دائرہ میں لکھنی ہوگی۔ کیونکہ ایک کی نے اور دوسرے کا الف اول گراہی اور او سکے بقیہ ماقبل رہ گیا ہوں۔

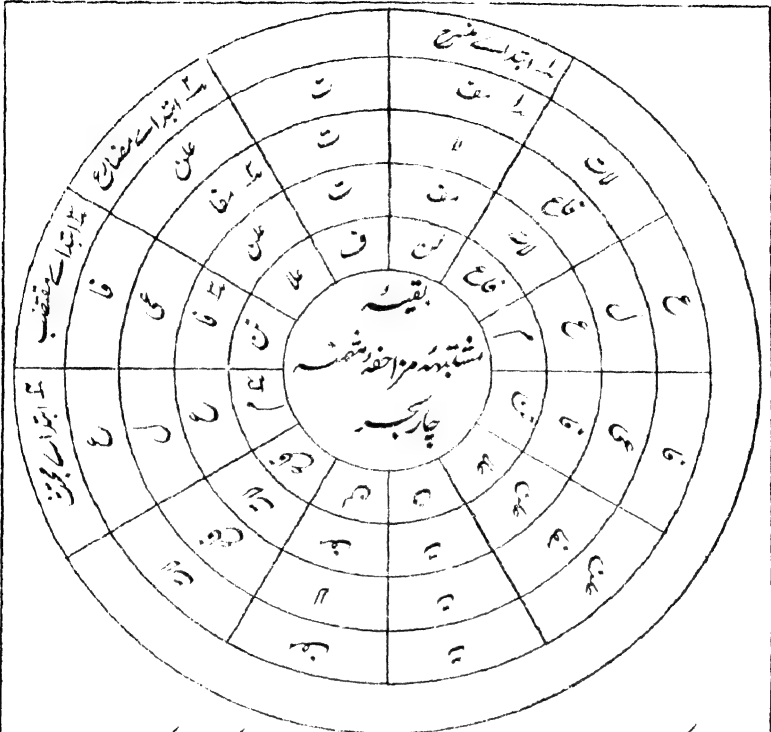


دائرہ انہم مشتبہہ عنہ۔ اسکی بنیاد ایک بار مستقل بنیاد پر غلات بضم آخر پر ہو چو کہ کس تف علن میں
تف علن مفوعات بضم آخر کا مطوی ہوں ارکان سالمین واصل نوجرہین اور ہر حجر میں ایک ایک
ساکن جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ پس ساکن دوم و پنجم و ہفتم سب عمل طحی سے گر گئے۔ چونکہ ہر دو
وعو سے ثے اور واو ساقط ہوئے لہذا اوکے اقبل کی تے اور عین کشاکش ایک ایک خانہ دائرہ
میں فرد فر دیکھ جائینگے جب یہ سمجھ چکے تو اتنا اور سمجھو کہ دائرہ ہفتم کے موافق بیان بھی جب کسی بحر کا
ایک جزان دونوں تف یا عو کے مقابل واقع ہوگا تو اسکا بھی وہی حال ہوگا جو انکا ہوا یعنی ثے او
واو کے مقابلے کے حروف گر جائینگے اور انکے اقبل کے حروف بمقابلہ تا و عین فرد فر خانہ دائرہ میں لکھے
جائینگے۔ واضح رہے کہ سیر و منج و مقصد کے ساکن طحی سے ساقط ہونگے اور جدید و خفیف و جث کے فحس
اور قرینہ مضاع و تشاکل کے کف سے اس دایرہ سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ نہ مرفوق ان و زانی حقانین واصل کیا ان

دائرہ دہم منترعہ مزاحفہ مسدسہ۔ اگر دائرہ نم کو سمجھ لیا ہو تو یہ دائرہ رسول کے اندر خول ہے۔ اب یوں سمجھو کہ اون نو بحرین مین سے اہل فارس نے تین عرب کی نکال ڈالی ہوئیں بحرین یعنی جدیدہ و قریب و متشاکل اور باقی دو بحرین سرخ و سفید کو ملا کر نگلی پانچ بحرین کا استعمال مسدس کیا اسیلئے ان پانچوں کا دائرہ مزاحفہ بھی علیحدہ بنا کر دکھا دیا یوں۔

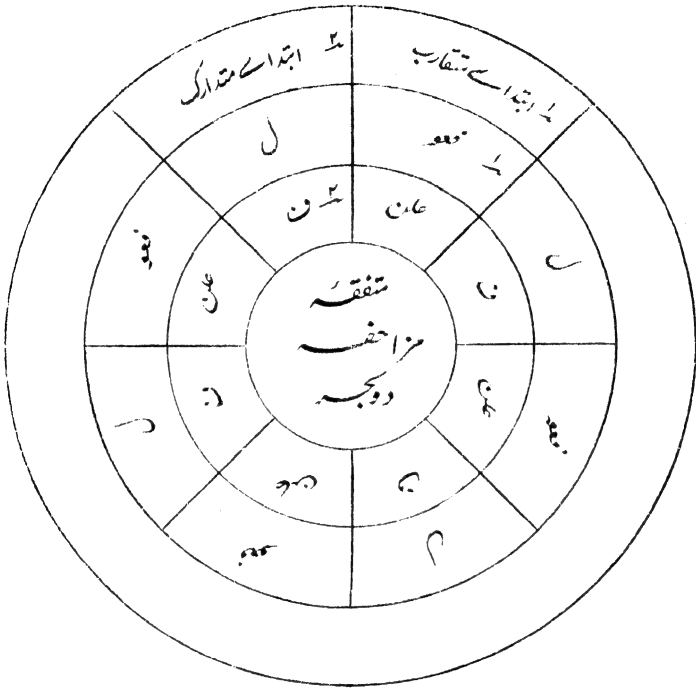


دائرہ یازدہم تقبیہ رشتہ منترعہ ہشمنہ۔ ابھی ہم سمجھا چکے ہیں کہ نو بحرین مین پانچ بحرین مسدس متعلق ہوئیں۔ بدین حساب چار اور باقی رہیں اون چاروں کا حساب یہاں سمجھو کہ اہل فارس نے منسرح و مضارع و مقضب و مجتبث ان چاروں بحرین مزاحفہ کو بھی منسرح و مقضب کیا اور انکا دائرہ مزاحفہ ہشمنہ علیحدہ بنا دیا جیسا کہ اسکے دائرہ سالمہ مین ہم مذکور کر چکے اور تم دائرہ ہفتم مین دیکھ بھی چکے یہاں اوسیکا دائرہ منقول مزاحفہ سمجھو۔ یوں۔



یہاں تک وہ چاروں دائرے اور انکا بیان ختم ہوا جبکا ذکر آغاز محکمہ میں ہو چکا۔
 دائرہ دوازہم متفقہ مزاحفہ۔ یہ دائرہ متقدمین نے اس لیے نہ بنایا کہ فعلوں میں اوکے
 نزدیک قبض جائز تھا اور متاخرین نے اوکے تتبع میں اس سے چشم پوشی کی۔ لیکن بااگر
 غور کرو تو کوئی امر اسکا مانع نہیں۔

افرض اسکی بنیاد چار فعل بضم آخر پر لگی گئی ہر ایک فعلوں کے رکن مقبوض ہیں۔ اس میں
 حرف خیم ساکن سبب گرا ہوا اور اس ساکن کے مقابلے پر فاعلن کا حرف دوم یعنی الف ساقط
 ہوا۔ تم دائرہ سالمہ متفقہ میں فعلوں کا لن اور فاعلن کا فاعلہ علیحدہ خانوں میں لکھے تھے۔
 اب فون والف کے سقوط کے بعد صرف لام اور فے اوکے قائم مقام لکھو۔ یہی بات ہم دائرہ
 ہشتم میں بھی سمجھا چکے ہیں۔ یون۔



فائدہ واضح ہو کہ اہل عجم نے سب دائروں کو مزاحف کیا مگر دو کو ترک کر دیا ایک مؤلفہ دوسرے مختلفہ۔ اسکا سبب یہ کہ اگر مؤلفہ کے ارکان میں سے مفاعلتین کا حرف پنجم متحرک بعل عصب ساکن کرتے تو وہ مفاعیلین کے برابر ہو جاتا اور اگر اس کے مقابلے پر مفاعلتین کا حرف دوم متحرک بعل ضمیر ساکن کرتے تو وہ مستفعلن کے ہوزن ہو جاتا اور یہ مفاعیلین و مستفعلن دائرہ متقابلین موجود ہیں پھر تحصیل حاصل سے کیا فائدہ تھا بلکہ التباس کا جامہ کون پہنتا۔ اب رہا دائرہ مختلفہ اسکا دائرہ مزاحف اس لیے نہ رکھا کہ اس دائرے کی بحرین زبان فارسی میں غیر مستعمل ہیں۔

فائدہ ہر امی سرخسی اور بزرجمہر قمری نے نو بحرین اور ایجاد کی ہیں جنکی ترتیب اور ارکان کہیں کہیں دائرہ مشتبہ سے ملتے جلتے ہیں اور ان کے دائرے کا نام منعکس رکھا گیا ہے مگر دائرہ

مشتبہ کے برخلاف دو دو و تہ مفروق اسکے ہر بحر میں شامل ہیں۔ الغرض انکا استعمال بقلت ہی اور دائرے کی بنائیدن دستور ہے۔

دائرہ سیزدہم منعکسہ۔ اسکی بنیاد۔ مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن۔ متشابہ مخالف کیف پر ہے۔ اس میں نوحہ زہین۔ جز و اول و تہ مجموع و دوم و سوم و پنجم و ششم و ہفتم و نہم سبباً خفیفہ و چہارم و ہفتم او تہ مفروق۔

اگر جز و اول سے شروع کرو تو ایک بار۔ مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن۔ ہوگا اور اسکا نام بحر ششم ہے۔

اگر جز و دوم سے ابتدا کرو تو ایک بار عیلن فاع۔ لاتن فاع۔ لاتن مفاع۔ برابر ایک بار مفعولات مستفعلن۔ کے ہوگا اور یہی بحر کبیر ہے۔

اگر جز و سوم سے شروع کرو تو ایک بار۔ لن فاع لا۔ تن فاع لا۔ تن مفاعی۔ برابر بس تفع لن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ کے ہوگا اور یہی بحر ندیل ہے۔

اگر جز و چہارم سے آغاز کرو تو ایک بار۔ فاع لاتن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ ہوگا اور یہی بحر قلیب ہے۔

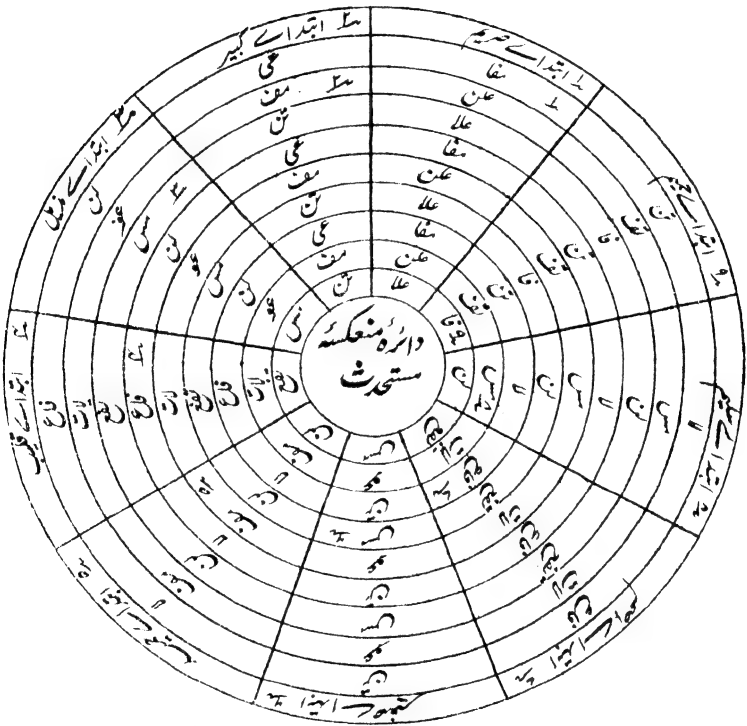
اگر جز و پنجم سے شروع کرو تو ایک بار۔ لاتن فاع۔ لاتن مفاع۔ عیلن فاع۔ برابر مفعولات مستفعلن۔ مفعولات کے ہوگا اور یہی بحر حمید ہے۔

اگر جز و ششم سے ابتدا کرو تو ایک بار۔ تن فاع لا۔ تن مفاعی۔ لن فاع لا۔ برابر بس تفع لن فاعلاتن۔ بس تفع لن۔ کے ہوگا اور اسی کا نام بحر صغیر ہے۔

اگر جز و ہفتم سے آغاز ہو تو ایک بار۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ پورا نکل آئیگا اور یہی بحر اضم سے موسوم ہے۔

اگر جز و ہشتم سے استخراج میں لگا لگاؤ تو۔ لاتن مفاع۔ عیلن فاع۔ لاتن فاع۔ ایک بار برابر مستفعلن مفعولات۔ مفعولات۔ کے ہوگا اور یہ بحر ششم ہے۔

اگر جو ونم سے شروع کرو تو ایک بار تن معافی - لن فاع لا - تن فاع لا - برابر ایک بار - فاعلاتن -
 مس تفع لن - مس تفع لن - کے ہوگا اور یہ بحر جہیم ہے۔
 مؤلف ان نوکجرون کی مثالیں قاعدہ شازدہم میں ذکر کریگا انشاء اللہ تعالیٰ یہاں صورت
 دائرہ بنائی جاتی ہے یوں -



صاحب معیار المعجم لکھتے ہیں کہ بہرامی سرخی نے کتاب غایۃ العروضین میں کہا ہے کہ یہ
 دائرہ منعکسہ عبد اللہ قرشی نے استخراج کیا۔ مؤلف کتاب اس سے ثابت ہوا کہ ان بجز
 نے گانہ کا موجد بہرامی سے مقدم ہے۔

قاعدہ ہفتم القاب کا ان حسب تقسیم مصالح وابتیاء تقسیم ابیات موجب مصالح

بیت کے مصرع اول کے پندرہ رکن کو صدر کہتے ہیں اور اسی مصرع کے آخر رکن کو عروض کہتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے مصرع کے رکن اول کو ابتدا یا مطلع کہتے ہیں اور اسی مصرع کے آخر رکن کو ضرب یا بحر صدر اور عروض کے درمیان اور ابتدا اور بحر کے مابین جو رکن یا ارکان ہوں وہ ایک یا سب مشمولہ کہلاتے ہیں جیسے ۱۔ بلہا سیخی کفنتن صیخی ۲۔ بطلعت صیخی بگیسو معبر ۳۔ اسیمن (بلہا) کے مقابل جو فعل ہوں وہ صدر اور بمقابلہ (نسیخی) جو رکن ہوں وہ عروض اور رکن مقابل (بطلعت) مطلع اور بمقابلہ (معبر) بحر یا باقی سیخی کفنتن صیخی بگیسو۔ ان چاروں کے مقابل کے فعلون مشمولین۔

جب ہر مصرع دو رکن کا ہو یعنی ایک بیت چار رکن کی ہو تو اوہمین مشمولین ہوتا جب ہر مصرع ایک رکن کا یعنی ایک بیت دو رکن کی ہو تو اوہمین بھی مشمولین ہوں گا بلکہ اس کا صدر خود بمنزلہ عروض اور وسطی ابتدا خود بمنزلہ ضرب ہوتی ہے۔ یا یوں کہو کہ صدر خود بمنزلہ ابتدا اور عروض خود بمنزلہ ضرب ہوتا ہے۔ یا یوں کہو کہ صدر خود بمنزلہ عروض اور عروض خود بمنزلہ ابتدا اور ابتدا خود بمنزلہ ضرب ہوتی ہے۔

جب ہر مصرع ڈیڑھ رکن کا یعنی ایک بیت تین رکن کی ہو تو اوہ وقت بعضے تینوں رکنوں کو مصرع اول قرار دیکر اوہمین رکن اول کو صدر اور دوم کو شوا اور سوم کو عروض قائم کرتے ہیں اور بعضے ہر رکن کو مصرع دوم فرض کر کے رکن اول کو ابتدا اور دوم کو شوا اور سوم کو ضرب کہتے ہیں اگرچہ اوہمین بھی کئی بار ایسی اولٹ پھیر ہو سکتی ہے تو ہو لیکن تاشاہی تاشاہی تحقیق محقق علیہ لہ مصرع اول قائم مقام مصرع دوم ہی کیونکہ ایک مصرع سے ایک بیت نہیں ہو سکتی۔ بقولہ اس صورت میں صدر بمنزلہ ابتدا اور شوا اول بمنزلہ شوا دوم اور عروض بمنزلہ ضرب ہے۔ اب یہاں سے تقسیم ابیات بموجب اصل ارکان آغاز ہوتی ہے یوں۔

(مشمولین) وہ بیت جس کے دونوں مصرعون کے رکن ملا کر کل آٹھ ارکان ہوں خواہ اصلی

خواہ نقلی۔

(مسدس) اوس بیت کو کہتے ہیں جس میں کل ارکان ہر دو مصرع اصلی یا نقلی چھ ہوں۔

(مربع) وہ بیت جسکے ہر دو مصراع کے ارکان سب چار ہوں خواہ مضاعف خواہ اصلی۔

(مبشکث) اوس بیت کا نام ہے جس میں ضرب تک تین ارکان ہوں خواہ اصلی خواہ فرضی۔

(مثنیٰ) وہ بیت جس میں کل ارکان ہر دو مصراع دو ہوں۔ اس کا ایک مصرع ایک کن کا ہوتا ہے۔

(موحد) ایک رکن کی بھی ایک بیت بعضوں نے فرض کی ہے اس میں مصرع اول قائم مقام

مصرع دوم ہوتا ہے اور جہاں ایسا شعر دیکھا گیا ہو وہاں خانائے مستط کا ایک ایک رکن بمنزلہ

بیت بیت فرض کر لیا ہے۔ اس صورت میں موحد بے اصل ہے۔

(مضاعف الارکان) وہ بیت جس میں کسی بیت کے ارکان دو گئے کر کے ایک بیت

قائم کجائے اس صورت میں مضاعف الثمن شاذہ کہنی ہو جائیگی۔ اردو میں بحر تقارب مزاج

اور سدا رک مزاج پر ایسی دست درازیاں اکثر ہوتی ہیں۔ راقم نے فارسی میں ذکاے بلدلی

کی ایک غزل ثمن پنج کی مضاعف سالم الارکان دیکھی ہے جس کا مطلع یہ ہے اگر آن شمع دجگو

عنبرین منجمن آ رہے در کلبہ امید واران جلوہ گر گردد چو فانوس خیالی قطعہ مفضل کند بطیافتی اوجا

در آید گرد سر گرد و پد اس تمام شعور میں سولہ رکن مضاعف ہیں۔ محقق طوسی بیت تمام میں ایسی بیت

منع کرتے ہیں کیونکہ خارج از دائرہ ہو جائیگی۔

(تمام) وہ بیت جسکے ہر مصرع کے ارکان اوتنے ہی اور ویسے ہی متعل ہوں جتنے اور صلی

دائرے میں واقع ہوں۔

(وافی) وہ بیت جسکے ہر مصرعے کے ارکان شمار میں ارکان اثرہ کے معہد ہوں پھر خواہ

استعمال میں مثل اثرہ سالم نہیں خواہ ایک رکن یا کل ارکان میں کچھ تغیر ہو جائے۔

(مجزؤ) وہ بیت وافی ہے جسکے ہر مصرعے سے ایک رکن بحال ڈالا ہو۔

(مشطور) وہ بیت جو پوری بیت سے آدھی بیت نکال کر باقی نصف کو ایک بیت سے کہے برابر

استعمال کریں۔ اس صورت میں شرط اپنی اصل کے ایک مصرعے کے برابر ہوتی ہے۔

(منہوک) وہ بیت جسکی وافی کے ہر مصرعے میں سے دو سہائی کے برابر ارکان نکال کر استعمال کریں۔ مثلاً اگر بیت وافی میں سے دو بیت منہوک مثنوی زبانگی اور اکثریت وافی میں سے منہوک بنتے دیکھیے۔ یہ اخیر کی دو بیتیں اکثر معتقد ہوا کرتی ہیں۔

(معتقد) وہ بیت جسکا پہلا مصرعہ دوسرے مصرعے سے علیحدہ نہ ہو سکے یعنی جب دو نون مصرعوں کو جدا کریں تو لفظ مابین کے دو کھڑے ہو کر حصہ اول پہلے مصرعے میں شامل ہو جائے اور حصہ دوم دوسرے مصرعے میں جیسے سہ وافی کہ دل از تو نشو و میر مرا بہ و انیک مفعول در تون مفاعیل۔ یہ ایک مصرعہ ہوا و نشو کا تون اسی مصرعہ اول میں شامل ہو گیا۔ اگر کہتے کہ یہ نون متحرک تھا فارسی میں متحرک بالآخر درست نہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس زبان میں حرف متحرک کو اور آخر مصرعے اکثر ساکن کر لیتے ہیں کما قال السدی سہ امید بستہ برآمد وے چہ فائدہ زانکہ بہ امید نیست کہ عمر نہ خستہ باز آید بہ جیسا زانکہ کاف ساکن ہو و سیاہی (تو ن) کا تون بھی۔ ان کے اور معتقد کے معنی ہی ہیں کہ دو نون آپس سے جدا نہ ہوں پھر تسکین کی کیا ضرورت ہے پہلا جواب در صورت علیحدگی مصرعے ہوا اگر کوئی فرض کرے۔ دوسرے مصرعے کی قطع یہ ہے۔ شود میر مفاعیل مر فاعل معتقد کی اکثر ایک بیت ایک مصرعے کے برابر ہوتی ہے اور یہ عربی میں زیادہ استعمال ہوا و فارسی میں کم اور اردو میں معدوم۔

(مصرع) بصا و مملہ و تشدید را وہ بیت جسکے دو نون مصرعے وزن اور روی میں یکساں اور مقفی ہوں جیسے مطلع اور قہوے وہ بیت جسکے عروض کو مثل ضرب کے کر لیا ہو اگرچہ ہو سکتا ہو۔ والا اول ہوا الصبح۔

(عجیب) وہ عروض اور ضرب سمین کچھ نقصان نہوا ہو۔ اس کے ارکان جیسے دائرے میں تھے ویسے ہی سالم ہیں دو نون۔

(منتقد) وہ عروض اور ضرب سمین کچھ نقصان آگیا ہو خواہ اول خواہ آخر خواہ وسط میں

یعنی اس کے یہ ارکان جیسے دائرے میں تھے ویسے اب نہ رہے ہوں۔

(فصل) ایسا عرض کہ اگر وہاں صحیح چاہیے تو صحیح ہوا اور منقص درکار ہو تو منقص ہو یعنی اوس مقام کی مناسبت کے خلاف ہو۔ مثلاً بحر طویل کا عرض کہ ہمیشہ عربی میں مقبوض ہوتا ہے یعنی صحیح نہیں ہوتا اور منقص ہی ہوتا ہے یا جیسے بحر مضاع کا عرض کہ ہمیشہ عربی میں صحیح ہوتا ہے اور کبھی حرف نہیں آتا۔ ان عرض ایسے عرض منسلک کلائے میں۔

(نکات) ایسی ضرب بیت کہ اگر اوس مقام پر صحیح درکار ہو تو صحیح ہوا اور منقص چاہیے ہو تو منقص ہو یعنی اوس مقام کی بنا کے خلاف ہو جیسے عربی میں بحر مضاع اور متضنب مطوی کی ضرب۔

(بنا) بحر بحر کے متبادل کو کہتے ہیں خواہ وہ بحر موافق دائرہ مستعمل ہو خواہ کچھ تغیر ہو کر۔

(سالم) وہ رکن کہ موافق دائرہ اصل وضع پر ہوا ویسے رکن جس وزن بحر میں ہوں اوس وزن کا نام بھی سالم ہو۔

(اصول) یہ اور سالم ایک ہی تعریف رکھتا ہے مگر انما فرق ہے کہ یہ بحر کے وزن کا نام نہیں فقط ارکان کا نام ہو۔

(فروع) فرع کی جمع ہو۔ فرع وہ رکن جس میں کچھ تغیر ہو گیا ہو خواہ بزیادت ہو خواہ کمی اور خواہ ایک بار تغیر ہو اور خواہ ایک بار سے زیادہ۔

(زخاف) وہ تغیر جو اصول میں ہو گیا ہو خواہ کمی خواہ بزیادت ہو خواہ ایک بار خواہ ایک بار سے زیادہ اور بقول بعض وہ تغیر جو سبب کے دوسرے حرف میں ہو۔

(علت) وہ تغیر جو اسباب کے حرف دوم کے سوا اور کمین ہو علت کی جمع طلل ہے جیسے زخاف کی جمع زخافات پس زخاف تغیر خاص ٹھہرا اور علت تغیر عام اور غیر سبب کی تخصیص ہے یہ خاص ہو اور زخاف عام۔ لفظ زخاف اگرچہ حرف کی جمع ہو اور زخافات منتہی مجموعہ لیکن غرض یہ ہے کہ استعمال میں بجائے واحد متعمل ہو۔

(مزاحف) وہ رکن جس میں کچھ تغیر کی سطح کا ہو۔ یہ اور فروع ایک ہی چیز ہے۔

قاعدہ ہشتم القاب زحافات و عمل مفرد و القاب ارکان حرف

زحافات کی تعریف قاعدہ ہفتم میں ہو چکی اتنا اور سمجھو کہ تحلیل نے جب ارکان عروضی کو وزن کی موافق رکھا تو ضرور ہوا کہ تعلیلات صرف کے مطابق کچھ قواعد بنائے اسلئے زحافات ایجاد کیے اگرچہ صرف میں اکثر تعلیلوں کے کچھ نام نہ تھے مگر اس علم میں اسنے سب کے القاب بھی رکھ دیے۔

واضح ہو کہ رکن سالم سے عمل زحاف کبھی کوئی حرف نکال ڈالتے ہیں کبھی کوئی حرف کبھی کوئی حرکت۔ اسی طرح کبھی اصول میں کوئی حرف بڑھا دیتے ہیں کبھی کوئی حرف اور یہ اعمال ایک ایک رکن یاد و رکن میں کبھی ایک بار کرتے ہیں اور کبھی زیادہ بار۔ جب ایک بار کرتے ہیں تو اسکو زحاف مفرد کہتے ہیں۔

جب زحاف کے باعث سے رکن غیر مستعمل ہو جاتا ہو تو اسکو لفظ مستعمل سے بدل لیتے ہیں جو کہ اس کے ہوزن ہو جیسے مستعلن سے مفتعلن اور حتی المقد و اس تبدیلی میں اوزان صرفی کے تطابق کا خیال رکھتے ہیں۔ انھیں زحافات کے معنی سے ارکان مزاحف کے القاب بنجاتے ہیں اور وہ بصیغہ مفعول یا فعل لتفضیل یا مصدر ہوتے ہیں۔

ان فرض بیان زحافات مفرد اور القاب ارکان مزاحف مفرد کا بیان کیا جاتا ہے جو کہ کل تناسیل اور و حکم میں سب ماکر اور تنقیس ہیں۔

۱۔ ضمہ بن۔ رکن کا دوسرا حرف ساکن گرا دینا بشرطیکہ وہ حرف سبب خفیف کا ساکن ہو پس خبن جس رکن میں واقع ہوا اسکو مخبون کہتے ہیں۔

۲۔ حٹو۔ رکن کا چوتھا حرف ساکن ساقط کرنا بشرطیکہ وہ ساکن سبب خفیف کا ہو۔ طو جھین آئے اس رکن کا نام طوی ہو۔

۳۔ قبض۔ حرف پنجم ساکن رکن گرا دینا جو کہ سبب خفیف کا ساکن ہو۔ قبض والے رکن کو مقبوض کہتے ہیں۔

۴ کف - رکن کا ساتواں حرف گردینا بشرطیکہ سبب خفیف کا ساکن ہو۔ اسکے رکن مزحف کو مکفوف کہتے ہیں۔ رکن کا حرف اول و سوم و ششم سبب خفیف کا ساکن نہ ہو تو کین نہ ملے گا جسکو تم گرا سکو۔ علامہ زنجیری کف کو تدمین بھی جازو جانتے ہیں اور مستفعلن کا نون کف سے گراتے ہیں۔

۵ قصر - بیت کے عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے۔ رکن کا آخری ساکن گرا کر اس رکن سے پیشتر والے حرف متحرک کو ساکن کر دینا۔ چاہے وہ گرا ہوا ساکن رکن کا پانچواں حرف ہو چاہے وہ ساکن ساتواں مگر بشرطیکہ سبب خفیف کا ساکن ہو۔ قصر والے رکن کو مقصور کہتے ہیں۔

۶ حذف - یہ بھی عروض و ضرب ہی میں آتا ہے۔ رکن کا آخری سبب خفیف بالکل اوڑا دینا۔ خواہ وہ دونوں حرف رکن کے تیسرے چوتھے اور پانچویں حرف ہوں خواہ چھٹے اور ساتویں اسکے رکن مزحف کا نام محذوف ہے۔

۷ اضمار - سبب ثقیل کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ متحرک رکن کا دوسرا حرف ہو جس رکن میں اضمار آتا ہے وہ ضمیم کہلاتا ہے۔

۸ عصب - بصا د مملہ سبب ثقیل کے حرف متحرک دوم کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ متحرک رکن کا پانچواں حرف ہو۔ عصب ار رکن کو معصوب کہتے ہیں۔

خرم - یہ زحاف بیت کے شروع پر واقع ہوتا ہے خصوصاً صرغ اول میں۔ اسکا وقوع مصرع دوم کی ابتدا میں شاذ ہوتا ہے محقق طوسی علیہ الرحمہ نے اس زحاف کو اونہین شامل کیا بلکہ اول رکھا جو اوائل مصاربع کے واسطے زحافات خاص ہیں۔ مگر اخفش ہر جگہ جازو جانتا ہے اور مؤلف محقق کو مانتا ہے اس سبب سے کہ نصیر المحققین خلیل کے ہمزبان ہیں۔ جو تدمین جمع کہ رکن پہلا جز واقع ہو اس و تدم سے پہلا متحرک نکال دینا۔ کبھی یہ زحاف رکن خماسی میں آتا ہے اور کبھی ایسے رکن سباعی میں جس میں سبب ثقیل نہ ہو اور کبھی ایسے سباعی میں جس میں سبب ثقیل ہو۔ ان تینوں جگہ حسب تفصیل ذیل اسکے تین نام ہیں۔

۹ شلم - جو رکن خماسی کہ شروع بیت میں ہو اور اس رکن میں جز و اول و تدم مجموع ہوا اس

وتمجموع سے پہلا حرف متحرک مثلاً الدانہ ثم واسے رکن کو اٹھم کہتے ہیں۔

۱۱۔ اخرم۔ براسے حملہ بیت کے پہلے رکن سبائی کا پہلا جز اگر وہ مجموع ہو تو اس وقت کا متحرک اول سا قطع کرنا۔ مگر شرط یہ کہ اس سبائی میں سبب ثقیل موجود نہ ہو۔ یہ علت جس رکن میں آتی ہو اس کا نام اخرم ہے۔

۱۲۔ عضب۔ ہمشاد و حمید جو رکن سبائی کی رت کے شروع پر ہو اور ادھین سبب ثقیل بھی ہو اور اس کا پہلا جز وہ مجموع ہو تو ایسے وہ مجموع سے متحرک اول اور ادھینا۔ عضب دار رکن ہی نام اخرم ہے۔

۱۳۔ موقوف۔ اخرم کے مقابلے کا رکن جس میں نرم ممکن ہو اور نہ کریں۔ یہاں رکن مقابل سے مراد ابتدا ہے۔ یہ ایک قسم کا حکم جز خاف نہیں۔

۱۴۔ قطع۔ یہ زخاف عروض اور ضرب کے واسطے مخصوص ہے۔ ایسے مقامات پر جو رکن واقع ہو اور اس رکن کے آخرین وہ مجموع ہو تو اس کے ساکن کو اگر ادینا اور اس ساکن کے پیشتر والے حرف متحرک کو ساکن کر دینا مگر شرط یہ کہ اس وہ مجموع کے بعد پھر کوئی جز نہ ہو جیسے مستغنائی فاعلن وغیرہ جس رکن میں یہ آتا ہو وہ قطع کہلاتا ہے۔ جن لوگوں نے قطع کو مابین مصرع مانا ہو وہ محقق کے عمل سے غافل ہیں۔

۱۵۔ اخذ۔ یہ بھی عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے۔ جس رکن میں وہ مجموع آخر رکن واقع ہو وہ پورا وہ اور ادھینا بشرطیکہ اس کے بعد پھر کوئی جز نہ ہو۔ ضد جس رکن میں ہو اس کو اخذ کہتے ہیں۔

۱۶۔ وقف۔ یہ اوخر مصارع کے واسطے مخصوص ہے۔ وہ مفروق کا متحرک دوم جو رکن کے آخرین واقع ہو اس کو ساکن کر دینا۔ اس صورت میں رکن کے آخر متوالی دو ساکن ہو جائینگے۔ وقف جس رکن میں ہو اس کا نام موقوف ہے۔

۱۷۔ اشکاف۔ محقق طوسی نے بشین مجملہ و رسا کی نے بسین مملہ صحیح بتایا ہے۔ یہ بھی عروض و ضرب سے

خصوصیت رکھتا ہے۔ رکن کے آخر میں جو تہ مرفوق ہو اور سکے دو سر پہلے سے متحرک ہو گا اذالہ کے کشتہ ہوا
رکن کو بقولے مکشوف و بقولے کسوف کہو۔ وقف و کشف کا قبیل ایک شعر میں درست ہے۔
۱۷ اصل۔ رکن کے آخر میں جو تہ مرفوق ہو وہ سب کا سب اوڑا دینا بشرطیکہ اس کے بعد
اور جڑ نہ ہو۔ اس کے رکن کا نام اصل ہے۔

۱۸ التبعیہ۔ جو سبب خفیف کہ عروض و ضرب میں رکن کی تامی پر واقع ہو اس کے متحرک ساکن کے
ما بین ایک حرف ساکن بڑھا دینا۔ یہ تعریف اس واسطے کی ہے کہ ہمیشہ نون سے پیشتر ایسا ساکن
بڑھانا چاہیے جس سے وہ نون غنہ ہو جائے نہ خواہ میزان میں ہو خواہ موزون میں نہ صاحب
سعیار کا خاص منشا یہ ہے کہ نون غنہ مع ساکن ماقبل بمنزلہ ایک حرف تہ ہوا و خفیف ہے۔ جبکہ بحر و رازی
میں غایت امکان کو پہنچ جائے جیسے مفاعیلن چار بار اور اس کے آخر ایک ساکن اور بڑھایا جائے۔
تو نون غنہ کے سوا ثقیل ہوگا کثوف ۱۸ آجیہ و شعر متاخران ازین جنس یافتہ شد از قبیل عیوب یرو۔
و مانع خلط قافیہ بود انتہی کلا ۱۹ جبکہ نوالعین واقف سے کلاش و وصل این سیمین بران
آخر گرام کہو چشم غلس زلف کیمیا آہستہ آہستہ ہو کر دکی وال وزن سے باہر اور ثقیل معلوم ہوتی ہے
فارسی میں اس کا ارتکاب بہت کیا ہوا اور دو میں کم۔ بقیاس مولف تبیین بلا غنہ کی مانع مطلع
میں دونوں مصرعون کے واسطے ہوا و غیر مطلع میں مصرع دوم کے واسطے۔ کیونکہ اسی تبیین
مقامات پر مانع خلط قافیہ ہوگی جیسے فخر زمان سے بیا احو کہ در گلن نواس مرغ زار افتاد ہو۔
زار افغان دل بلبل صد اور مرغ زار افتاد ہو چو دل گل دید از شادی درون باغ جان بگشت
چو گل زردید از خندہ نسان بر روے زار افتاد ہو مگر اولی یہ ہے کہ عروض یا ضرب میں کہیں اس
تقدی کے ترکیب نہوں۔ الغرض جس رکن میں تبیین ہو اس کو سبب تبیین یا کہتے ہیں۔

۱۹ اذالہ۔ جو تہ مجموع کہ رکن کے آخر میں واقع ہو اس کے متحرک و ساکن کے درمیان میں
ایک حرف ساکن اور ٹھونس دینا اور ظاہر ہے کہ سوا سے معمولات کے باقی ارکان کے اور جس
نون موجود میں پس حروف علت کے سوا اور کوئی حرف تبیین و اذالہ میں ماقبل نون بڑھانا

گرانی خریدنا ہے۔ یہ خیال موزوں میں بھی رکھنا واجب ہے۔ جس رکن میں اذالہ آتا ہو وہ نزال کہلاتا ہے۔

۱۰ ترفیل۔ جس عروض و ضرب میں ایسا رکن ہو کہ اسکی تہامی پروتہ مجموع ہو پس اس و تد مجموع کے بعد ایسا ایک پورا سبب خفیف بڑھا دینا جسکو وزن شعر میں کچھ دخل ہی نہ ہو۔ مگر ہر جگہ اختیار نہیں ابوالحسن فاعلن اور متفاعلن اور اس مستفعلن میں جو متفاعلن سے بنا ہو جائز سمجھتا ہے اور نصیر الدین طوسی فاعلن میں جائز نہیں سمجھتے بلکہ متفاعلن میں بھی وہ اس وقت کہتے ہیں جب کہ بحر کامل مرتب ہو۔ فارسی میں یہ زحاف نادرا لوقوع ہے اور رد و مین کمین نام و نشان نہیں۔ غضب ہی یا نہیں کہ دو دو حرف اکٹھا بڑھا دیے جائیں اور وزن پچارے سے کچھ طلب ہے یہ تو شعر کو گولی ماری ہے۔ میں نے اپنے استاد سے عروض پڑھتے وقت کہا تھا کہ جناب یہ ترفیل کمین فل سے نہ نکلا ہو جو ہندوستان میں بڑے تیر کی بدوق مشہور ہے۔ لطیفہ پیشکش۔ ترفیل والا رکن مرقل بتشدید فاجر۔

۱۱ تعریج۔ تسبیح اور اذالہ اور ترفیل سے رکن کو بچانا باوجودیکہ یہ تینوں آسکتے ہوں۔ اس سبب ہونے رکن کو معر علی کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا حکم و زحاف نہیں۔

۱۲ اخرزم۔ بہر دو حرف منقوطہ ہم تو ترفیل ہی کو روتے تھے لیکن اب یہ زحاف توقیاست ہے اور قیاست بھی کون کہ گہری۔ بقول محقق طوسی اس تغیر کو ارکان سے کچھ طلب نہیں بلکہ ایسا کی جان پر یہ تم ٹوٹتا ہے۔ اسکے واسطے کوئی خاص بحر نہیں خاص رکن نہیں۔ ہاں بیت کے شروع پر علی انخصوص مصرع اول کے آغاز پر ایک حرف متحرک یا انتہی چار حرفا کثرد و سبب خفیف کے مثل خواہ مخواہ بڑھا دیتے ہیں جو کہ وزن میں محسوب نہیں ہوتے مگر بیت کے معنی بھی بغیر اونکے پورے نہیں ہوتے جیسے ۱ حیا زیمک للموت فان الموت لا فیکہا + اچھا

خاصہ ایک شعر منقذ تھا بر وزن مفاعیل مفاعیل + مفاعیلین مفاعیلین + اوسپر ایک پہا حرفی کلمہ ملا کہ یوں پڑھتے ہیں۔ اشد حیا زیمک للموت فان الموت لا فیکہا +

ہزار پوچھو کہ شد کی تختیان کون جھیلگا مگر عربوں کو کچھ پروا نہیں مگر میں اس تعدی پر اوجھتے ہیں اسکا ترجمہ یہ ہو کہ مضبوط کر لہنی کمزور پر کہ موت سے ملاقات کوئی دم میں ہوتی ہی تو ہو۔ اسشد کا ترجمہ مضبوط کر۔ پھر معنی سے کیونکہ علیحدہ ہو سکے۔ فارسی واسے کبھی کبھی ان کے قدم بقدم چل سکتے ہیں جیسے رو کی سی انکس نازک چوسایہ موے پد گوئی از یکدگر گسستے پد بر وزن فاعلاتن مفاعلاتن یا فعلن ہو اور میانکس کا سیم امین خرم ہو جو کہ وزن سے علیحدہ کر دیا ہے کے میم کو وزن میں شامل کر کے اسکی یاے تختانی کو مخلوط نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ یاے مخلوطی زبان فارسی میں نہیں آتی۔ خرم سے جس حرف یا جز یا رکن کو نظم میں بڑھائیں اسکا نام خرم ہو اور اردو میں یہ زیارتیان نصیب اعدا۔

۲۳ تسکین۔ جس مقام پر تین متوالی ایک جا ہو جائیں خواہ ایک رکن کے ہوں مثلاً مفتعلن یا فعاتن میں۔ خواہ دو رکن کے جس طرح مفعول مفاعیلن میں۔ پس در میان واسے متحرک کو ساکن کر لینا جیسے مثال اول و دوم کو مفعولن اور مثال سوم کو مفعولن مفعولن لینا مگر شرط ہو کہ جہاں تسکین سے بحر بدلتی ہو یا کسی اور زحاف کا عمل چل سکتا ہو وہاں تسکین چاہیے مثلاً فعاتن فعاتن کو تسکین نہ کر اگر مفعول فاعلاتن کو تو بحر مل سے بحر مضارع ہو جائیگی۔ یہاں چاہیے۔ یا جیسے مفاعیلن مفعول میں تسکین دیکر مفاعیلن فاع کو تو عمل تعقیب ہو۔ یہاں بھی تسکین نہ سمجھو۔ یا اگر شاعر نے کسی مقام پر تین متحرک متوالی کا التزام کر لیا ہو وہاں بھی تسکین چاہیے مثلاً کسی نے ایک نظم خاص اس وزن میں کہی ہو کہ مفتعلن مفعولن اور اوہم مفتعلن کا التزام کیا تو ایسے مقام پر مفتعلن میں تسکین دینے سے مفعولن ہو کر اسکا التزام باطل ہو جائیگا۔ ایسے مقام پر بھی چاہیے اور اگر بضورت ہو بھی تو تین بار سے کم نہ کرنا چاہیے تاکہ فیض التزام بخوبی آت ہو جائے۔ تسکین جس رکن میں ہو اسکا نام سکن ہو یہ تشدید کا ف اور یہ زحاف فارسی کے واسطے مخصوص و محقق کی ایجاد ہو۔

۲۴ تحقیق۔ صاحب حدائق المعجم کے نزدیک اسکا حرف دوم نمائے مجہد اور سوم نون ہو

لیکن علامہ نقشبند نے شرح خزر جہ میں اسکا حرف دوم جائے حلی اور سوم باسے موصدہ صحیح بتایا ہے۔ بقول محقق طوسی و شلح خزر جہ جب و تد مجموع رکن کے شروع پر ہوا اور وہ رکن صدر یا ابتدائین نہو بلکہ حشویا عروض و ضرب میں واقع ہوا اور اس رکن کے ماقبل ایک حرف متحرک ہو جس سے تین متحرک متوالی ہو جائیں تو اس و تد کے حرف اول کو ساکن کرنا۔ اس صورت میں تحقیق گویا و تد کے شروع حرف کی تعریف ٹھہری جو کہ ساکن ہو کر اپنے ماقبل متحرک سے مل گیا ہے۔ محمد بن قیس کا قول ہے کہ جب خرم کو سوا سے صدر و ابتدا کے اور کمین لائین تو اسکا نام تحقیق ہے لیکن کے قیاس میں اصل الاصول سبکی تسکین ہوا اور گویا اسکی تین قسمیں ہیں ایک خود تسکین دوسری تحقیق تیسری تشعیت۔ زحاف تسکین تو ہر جگہ اور دود و رکن میں بھی اپنا عمل کر سکتا ہے اور تحقیق خاص دود رکن یعنی و تد مجموع ابتدائی اور رکن غیر ابتدائی میں اور تشعیت ضمن کے بعد خاص عروض و ضرب میں عامل ہے جبکہ ذکر آئندہ زحافات مرکب میں آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر ان تینوں کا عمل دیکھو تو ایک ہی یعنی درسیانی حرف متحرک کو ساکن کرنا۔ الغرض تحقیق واسلے رکن کو بقولے محقق و بقولے محقق بہ تشدید سوم کہتے ہیں۔

۲۵ جردع۔ بعضوں نے بادل مہملہ اور بعضوں نے بزال معجمہ صحیح بتایا ہے۔ جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع پر واقع ہوں تو اول سببوں کو نکال ڈالنا۔ محقق طوسی نے اس زحاف کا نام نہیں بتایا بلکہ ہر جگہ وہ اسکا ایک صلیحہ نام مرکب رکھتے ہیں یعنی مستغفلن میں غمبون احد اور مفعولاً میں اصل مقصور۔ لیکن جردع سے مفعولات میں حرکت دوم و تد مفروق بحال رہتی ہے اور عمل محقق سے وہ حرکت بھی رفع ہوتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ اصل مقصور بقول محقق مفعولات میں صحیح ہے۔ پھر اس سے یہ ثابت ہوا کہ جردع عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہے۔ کیونکہ احد مقصور سو کہ آخر کے اور کمین نہیں آتے۔ فروع کے بیان میں اسکی تصریح کجا لگی۔ جس رکن میں یہ زحاف آئے اسکا نام مجدوع ہے مہملہ یا مجدوع ہے معجمہ۔

۲۶ رفع۔ جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع پر واقع ہوں اول و دونوں میں سے

ایک سبب خفیف پورا نکال دالا۔ مگر یہ زحاف وہاں جائز ہی جہاں اسکے باعث سے بحر دوسری نہو جائے۔ محقق علیہ الرحمہ نے اسی وجہ سے اسکو ترک کیا ہے۔ رفع جس رکن میں ہو اسکو مرفوع کہتے ہیں۔

۱۷ عرج۔ جو وند مجموعہ کہ رکن آخر کے آخر میں واقع ہوا اسکے متحرک دوم کو ساکن کر دینا اس صورت میں متوالی دو ساکن ہو جائیں گے۔ یہ زحاف نصیر طوسی کا ایجاد ہی ہے۔ ممکن تھا کہ ایسے مقام پر قطع کا زحاف لاتے اور او میں ایک ساکن اور بڑھاتے پس اگر اوس ساکن کو اذالہ کہتے تو قطع کے بعد سبب آخر رکن میں واقع ہوتا ہی اور اگر نظر سبب اوس ساکن کو تسبیح کہتے تو اصل رکن میں وند مجموعہ موجود تھا۔ لہذا رفع التباس کے واسطے یہ تغیر النسب ہوا۔ یہ زحاف فارسی کے واسطے خاص ہے۔ عرج جس رکن میں ہو اسکو اعرج کہتے ہیں۔

۱۸ طمس۔ جب وند مجموعہ رکن عروض و ضرب کے آخر میں بعد سبب خفیف کے واقع ہو جائے مستغفلین میں تو اوس وند کا فقط ساکن بحال رکھنا باقی کر دینا اس صورت میں متوالی دو ساکن ہو جائیں گے۔ اسکے موجب بھی حضرت محقق ہیں۔ اسکی وجہ بھی وہی ہے جو عرج کی تھی یعنی اذالہ کے بعد تسبیح یا اذالہ کا التباس کیوں ہو۔ فی زمانہ بعض اکابر نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ طمس اسقاط عین است باہر دو سبب خفیف اذ فاع لاتن بفضل چون علامت دو رشد فامند فاع بجائش آدر یہ عجب عمل ہے طمس تو اوس رکن میں ہوتا ہے جبکہ آخر وند مجموعہ ہو فاع لاتن میں تو وند مفروق ہی اور وہ بھی آخر رکن نہیں۔ وند مجموعہ کے دو متحرک طمس سے گر جاتے ہیں نہ کہ ایک وند مفروق کا حرف متحرک اور چار حرف سبب خفیفین کے ملا کر پانچ حرف گرا دیے جائیں۔ یہ محقق کی مراد اور عبارت سے بالکل علیحدہ ہے موجب تو اس زحاف کے محقق ہیں پھر موجب کے خلاف کیونکر مانا جائیگا۔ اور طرہ یہ کہ نہ ادسپر کوئی دعویٰ ہے نہ دلیل۔ الغرض اسکی تعریف وہی ہے جو کہ مولف نے پیشتر لکھی طمس والے رکن کو مطموس کہتے ہیں۔ یہ زحاف بھی فارسی زبان کے واسطے خاص ہے۔

۱۹ درس۔ جب عروض و ضرب میں وند مجموعہ ایک سبب خفیف کے بعد واقع ہو اور

خبن واجب ہو تو پہلے اوہین خبن کرنا بعدہ وتد کے ایک متحرک کو مع حرکت گرا دینا اور ایک متحرک کو ساکن کر دینا۔ اس صورت میں بیان متوالی دو ساکن ہو جائیں گے جیسے فاعلن میں خبن کیا تو فعلن ہو گیا پھر اسکے عین متحرک کو مع حرکت گرایا تو فلن متحرک الاوسط ہوا پھر لام کو ساکن کیا تو فلن بسکون الاوسط کو فاع سے تبدیل کر لیا۔ ممکن تھا کہ لام ہی کو مع حرکت گرا کر عین کو ساکن کر لیتے جب بھی فلن بسکون الاوسط برابر فاع کے ہو جائے پس اختیار ہی چاہو عین کو گراؤ چاہو لام کو ساقت کرو۔ اگر وتد کے بعد ایک سبب خفیف اور ہو تو اس صورت میں پہلے حذف بھی واجب ہوگا۔ یہ زحاف بھی محقق کا ایجاد کیا ہوا اسی زبان فارسی کے واسطے مخصوص ہے۔ درس جن رکن میں آتا اس رکن کا نام دروس کہلاتا ہے۔

قاعدہ نمبر زحافات مرکب لمقبہ والقاب کان مرکب

زحافات مرکب لمقبہ وہ ہیں جو دو دو یا زیادہ زحاف سے ترکیب پاتے ہیں اور بعد ترکیب اسکا خاص ایک نام ہو جاتا ہے وہ تیس قسم کے ہیں اور سات حکم ہیں سب ملا کر تیس ہیں یوں۔
 ۱۔ شرب۔ یہ اجتماع کف و خرم ہے۔ جب صدر میں یا صدر و ابتدا دونوں میں کوئی رکن واقع ہو اور اسکے اول میں وتد مجموع اور جزو دوم و سوم اسباب خفیف ہوں تو اس رکن کا حرف ہضم و اء لگادینا۔ خرب جس رکن میں ہو اسکا نام خرب ہے۔ اگر ایسا رکن مزاحف در میان مصرع ہو تو وہ خرب نہیں بلکہ دو کف کے مابین تحقیق ہے۔

۲۔ شتر۔ بفتح اول و سکون ثانی۔ یہ قبض و خرم کا اجتماع ہے بشرطیکہ صدر و ابتدا میں واقع ہو اسکی او خرب کی ایک تعریف ہے مگر اسمین حرف خیم و اول گزرتا ہے۔ شتر والے رکن کو اشتر بفتح اول و ثالث کہتے ہیں۔ اگر یہ رکن مزاحف در میان مصرع پایا جائے تو اسکو اشتر نہ سمجھو بلکہ ایک کفوف اور ایک مقبوض میں باہم تحقیق ہے۔

۳۔ شکل۔ کف اور خبن کے اجتماع کا نام ہے۔ جب رکن کے جزو اول و سوم اسباب خفیف ہوں تو تیسرے اور پہلے جزو سے ساکنین کو گرا دینا۔ شکل والے رکن کو مشکول کہتے ہیں۔

یہ نحر - محقق کے عمل سے یہ اجتماع صلم و حذف ہی یعنی جس رکن آخر کے آخر میں و تدفروق واقع ہوا و سکو گرا دینا پھر بقیہ رکن سے ایک سبب خفیف آخر گرا دینا - سیفی اسکو جمع اور کشف کا اجتماع سمجھتے ہیں اگرچہ انھوں نے اسکی تصریح نہیں کی مگر انکے عمل سے یہی پیدا ہوا لیکن یہ عمل رکن میں ترتیب وار نہیں ہو سکتا اور محقق کا عمل علی الترتیب چل سکتا ہی۔ اسکے سوا سیفی استقاط دو سبب خفیف اور اسکان تارے مفعولات بلا وقف کا نام جمع اور حرف ہفتم متحرک آخر و تدفروق کے گرا دینے کا نام کشف کہتے ہیں اس صورت میں اجتماع نقیضین لازم آتا یعنی کشف کا عمل حرف ساکن پر کیونکر چلے گا جب یہ عمل یہاں نہ چلا تو نحر انکے اجتماع کا نام بھی غلط ہو گیا۔ بدین دلیل بھی عمل محقق کو ترجیح دی۔ نحر جس رکن میں ہوا و سکو نحر کہتے ہیں۔

۱۰ رابع - یہ طمس و حذف کے اجتماع کا نام ہی یعنی جب و تد مجموعہ دو سبب خفیف کے درمیان میں آخر صایر لے پر واقع ہو تو پہلے او میں حذف کرنا پھر و تد مجموعہ کے دونوں متحرکوں کو گرا دینا مگر اتنا سمجھ کر ضبن کا وجوب باطل ہو جائیگا اس لیے یوں کیوں نہیں کہتے کہ رکن مذکور میں پہلے عمل ضبن سے ساکن سبب اول گرایا پھر درس کے حکم سے و تد کا متحرک اول ساقط کیا اور اوسکے متحرک دوم کو ساکن کر دیا پھر حذف کے عمل سے سبب آخرین نکال ڈالا۔ اس صورت میں ضبن اور درس اور حذف ان تینوں کے اجتماع کا نام رابع ٹھہرے گا۔ رابع والے رکن کو رابع کہتے ہیں۔ رابع کا لقب شمس ابن قیس نے رکھا ہے۔

۱۱ تشعیش - بقول زجاج و محقق طوسی یہ اجتماع ضبن و تسکین کا نام ہو۔ جب دو سبب خفیف کے درمیان میں و تد مجموعہ آجائے تو پہلے عمل ضبن ساکن سبب اول گرا دینا پھر تین متحرک حاصلہ کے درمیان حرف کو ساکن کر دینا۔ اخفش کے قول سے یہاں خرم ہوا ہے۔ لیکن چونکہ یہاں و تد مجموعہ بعد سبب خفیف ہی اور خرم کے واسطے رکن کا جز اول و تد مجموعہ ہونا شرط ہے بدین سبب یہ قول پایہ اعتبار سے خارج ہے۔ قطرب کی رائے میں یہ زحاف قطع ہے۔ لیکن چونکہ قطع کے واسطے رکن کا جز و آخر و تد مجموعہ ہونا شرط ہے اور یہاں جز و آخر سبب خفیف ہی بدین جز

یہ اسے بھی سلیم نہیں۔ خلیل کے قیاس میں و تہ مجموع کا دوسرا متحرک سا قاطع ہوا ہے۔ لیکن چونکہ ایسا عمل کسی زحاف سے نہیں ہو سکتا بدین سبب یہ قیاس بھی خارج از قیاس ہے۔ الغرض تشبہث اویسی عمل کو سمجھنا چاہیے جو زحاج اور محقق کا قول ہے۔ تشبہث جس رکن میں آئے اوسکا نام مشبہث بشدیہ عین ہے۔ یہ بھی عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے۔

۲۔ بتر۔ اجتماع حذف و قطع کو کہتے ہیں۔ جس رکن آخر کے آخر میں ایک سبب خفیف ہوا اور سبب کے ماقبل متوالی و تہ مجموع تو پہلے اوس سبب کو گرا دینا اوسکے بعد و تہ کے ساکن کو گرا کر اوسکے متحرک دوم کو ساکن کرنا۔ شمس لدین فقیر اسکو حَبّ اور خرم کا اجتماع سمجھے ہیں یعنی جہان کن میں و تہ مجموع بعدہ علی التوالی سببیں خفیفیں ہوں تو پہلے دونوں سبب کو گرا دینا پھر و تہ مجموع کے متحرک اول کو۔ اس صورت میں یہ زحاف صدر و ابتداء کے واسطے خاص ہو جائیگا اور سوا کے مضاعفین کے اور کسی رکن میں نہ آسکیگا۔ اور ایسا نہیں ہے بلکہ یہ اخیر مصالح میں پایا جاتا ہے اور وہ خود اسکو فعلوں میں بھی بتاتے ہیں پس فعلوں کے آخر و سبب کماں میں جو اوسمیں جب ہو سکے جس سے یہ مرکب ہوا اسکے سوا جب کی تعریف بھی اس پر صادق نہ آئیگی کیونکہ وہ عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے جیسا کہ آئندہ مذکور ہے۔ اور اگر اخیر میں لاؤ تو خرم ابتداء کے واسطے مخصوص ہے جس سے یہ مرکب ہوا اس صورت میں اجتماع نفیضین لازم آئیگا پس بہر صورت یہ قول غلط ہو گیا اور قول اول ہی معتبر رہا۔ بتر جس رکن میں ہوا اوسکو ابتر کہتے ہیں۔

۳۔ جب۔ حذف کے بعد پھر حذف کرنے کا نام ہے۔ یعنی جہان دو سبب خفیف رکن آخر کے آخر میں واقع ہوں پہلے اخیر کا سبب گرا دینا اس تقوُّط کے بعد پھر ایک سبب خفیف آخر میں واقع ہوگا اوسکو بھی گرا دینا۔ اس تعریف سے یہ زحاف دو حذف کے باعث مرکب ٹھہرا۔ بقول بعض جہان دو سبب خفیف رکن کے آخر میں ملین اول و دونوں کو دفعۃً گرا دینا بدین وجہ یہ زحاف مفرد ہوگا۔ لیکن چونکہ یہ عروض و ضرب ہی میں پایا جاتا ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جب محذوف مرتین اور مرکب ہے۔ جب والے رکن کو محبوب بحیم تازی کہتے ہیں۔

۱۔ **سلسلہ**۔ یہ زحاف اور مضایع کے واسطے خاص ہے۔ جب رکن آخر کے آخرین دو تحقیق و تہ مغروق کے بعد واقع ہوں تو اون دونوں کو نکال کر وہ کے حرف آخر کو ساکن کرنا بدین حساب فاع لاتن سے فاع بسکون آخر پیکا اسکے مزاحف کو سلسلہ کہتے ہیں۔ مگر دراصل دیکھو تو یہ جب اور وقف کا اجتماع ہے۔

۲۔ **ہاتم**۔ یہ اجتماع حذف و قصر ہو۔ یعنی جس رکن آخر کے آخرین دو سبب خفیف ہوں تو پہلے ایک سبب کو بعل حذف کر دینا پھر دوسرے سبب سے کہ اب آخرین واقع ہوگا بعل قصہ ساکن آخر کو اگر اکر اسکے متحرک ماقبل کو ساکن کرنا۔ ہاتم جس رکن میں ہوا و سکو اہتم کہتے ہیں محقق طوسی اسی زحاف ہاتم کا زل اور اسی مزاحف ہاتم کا ازل نام بتاتے ہیں۔ سمحا قال این محذوف مقصور است و بعض متاخران این را ازل نام نہادہ اند۔ اس صورت میں اہتم کی کچھ اصل ہی نہ ٹھہری۔

۳۔ **الزل**۔ یہ اجتماع ہاتم و تحقیق ہے۔ یعنی جس رکن آخر کے آخرین دو سبب خفیف سے پیشتر ایک و تہ مجموع ہو تو پہلے سبب آخر کرنا پھر سبب اول سے ساکن کرنا اگر اسکے متحرک کو ساکن کرنا بعد بعل تحقیق و تہ مجموع کے متحرک اول کو سبب کف ماقبل توالی تہ حرکات ساکن کرنا۔ یہ عمل تو بلا شک محقق کا ہے لیکن یہ نام اونکا بتایا ہوا نہیں وہ اسکے رکن کا نام محقق ازل بتاتے ہیں کیونکہ وہ اہتم ہی کو پہلے ازل کہ چکے ہیں۔ بعض اسکو ہاتم و غرم کا اجتماع سمجھتے ہیں اور صریح غلط ہیں کیونکہ ہاتم ہمیشہ عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے اور غرم ہمیشہ صدر و ابتداء کے لیے مخصوص ہے پس دونوں کیونکہ یکجا ہو سکیں گے جیسے کوئی انسان کا سر پاؤں کے موزوں پر جوڑا جاتا ہے اور او سکنا نام آدمی رکھے تو سارا دھڑکمان جایگا۔ مؤلف سہام کے قیاس میں عمل محقق بہت صحیح ہے۔ ظاہر ہو کہ رکن اہتم ہمیشہ رکن مکفوف کے بعد آتا ہے اس صورت میں کف کے اخیر اور ہاتم کی ابتداء میں باہم تحقیق کر کے او سکنا نام زل رکھ سکتے ہیں۔ ان فرض جس رکن میں زل ہو او سکنا ازل کہتے ہیں۔

۱۲۔ **شرم**۔ یہ اجتماع قبض و ثلم ہو یعنی جس رکن صدر و ابتدائین پہلے و تہ مجموع اور پھر ایک سبب خفیف ہو تو اس کے ساکن سبب کو کمال ڈالنا پھر تہ کے متحرک اول کو سا قطف کرنا۔ اگر اول کو عمل کرین یعنی پہلے ثلم کرین جیسا لوگوں نے کیا ہے تو پانچوان حرف ساکن سبب کا نہ مل سکیگا جسکو پہل قبض گرائین یہ نکتہ قابل غور ہے ہم نے ہر جگہ اس طرح کا خیال رکھا ہے۔ یہی صورت اگر صدر و ابتدائے کے سوا کین اور پانی جائے تو اسکو ثلم نہ کہو بلکہ قبض یا قبل کی وجہ سے تحقیق ہوگی۔ شرم والے رکن کو اثرم کہتے ہیں۔

۱۳۔ **خجل**۔ بہر دو حرف یک یک نقطہ۔ یہ اجتماع ط و ضبن کا نام ہے۔ یعنی جس رکن میں ج و واول و دوم اسباب خفیف ہوں تو پہلے جو تھا ساکن سبب گرا دینا پھر دوسرا ساکن سبب سا قطف کرنا۔ جس رکن میں خجل آئے اسکو مخجل کہتے ہیں۔

۱۴۔ **عقل**۔ یہ اجتماع عصب و قبض ہے۔ یعنی جس رکن میں پہلے و تہ مجموع ہو پھر (سبب ثقیل پھر سبب خفیف) یعنی فاصلہ صغریٰ ہو تو پہلے اوس رکن کے حرف پنجم کو قبل عصب ساکن کرنا پھر اوس کو قبل قبض گرا دینا۔ عقل والے رکن کا نام منقول ہے۔

۱۵۔ **انقص**۔ بصا و مملہ۔ یہ اجتماع عصب و کف ہے جس رکن میں عقل آسکتا ہو ویسے رکن کا حرف ہفتم ساکن سبب خفیف گرا دینا۔ نقص رکن کو منقوص کہتے ہیں۔

۱۶۔ **قطف**۔ یہ اجتماع عصب و حذف کا نام اور او اخر مصاریع کے واسطے ہمیشہ مخصوص ہے۔ جس رکن میں پہلے و تہ مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو اور ایسا رکن عروض و ضرب میں واقع ہو تو پہلے سبب ثقیل کا حرف دوم ساکن کرنا پھر سبب خفیف آخر بالکل گرا دینا۔ قطف جس رکن میں ہوا اسکو مقطوف کہتے ہیں۔

۱۷۔ **اقصم**۔ یہ عصب بصا و مملہ او عصب بصا و مجملہ کے اجتماع کا نام ہے اور اوائل مصاریع کے واسطے مخصوص ہے۔ یعنی جو رکن کہ صدر و ابتدائین واقع ہو اور اس کے شروع پر و تہ مجموع پھر سبب ثقیل بعدہ سبب خفیف ہو تو رکن مذکورہ کا پہلا حرف کمال ڈالنا پھر اوس کے سبب ثقیل کے حرف دوم کو ساکن کرنا۔ اقصم والے رکن کو اقصم کہتے ہیں۔

۱۸۔ **جحم**۔ یعقل و غضب بضاد مجہ کے اجتماع کا نام ہے۔ جس رکن میں پہلے تند مجموع بعد سبب ثقیل کی بعد سبب خفیف ہو تو اسکے حرف پنجم کو ساکن کر کے نکال ڈالنا پھر حرف اول متحرک کو ساقط کرنا نیز وہ رکن صدر وابتدا یا ایک میں واقع ہو۔ جحم جن رکن میں ہوا و سکو اجم کہتے ہیں۔

۱۹۔ **عقوص**۔ یہ نقص بضاد و غلبہ و غضب بضاد مجہ کے اجتماع کا نام اور صدر وابتدا کے واسطے مخصوص ہے۔ جس رکن میں پہلے تند مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو تو اسکے حرف پنجم کو ساکن کرنا اور حرف ہفتم واول کو ساقط کرنا جس رکن میں عقوص واقع ہوا و سکو عقوص کہتے ہیں۔

۲۰۔ **وقص**۔ یہ اضمار و خن کے اجتماع کو کہتے ہیں۔ یعنی جس رکن میں پہلے سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو پھر تند مجموع تو اس رکن کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا اور بعد اسکا ساکن او سکو گرا دینا جس رکن میں وقص آتا ہے وہ مو قوص کہلاتا ہے۔

۲۱۔ **خرزل**۔ یہ اضمار و طو کے اجتماع کا لقب ہے۔ یعنی پہلے جس رکن میں فاصلہ صغریٰ ہو پھر تند مجموع تو اس رکن کے متحرک دوم کو ساکن کر کے رکن کے چوتھے ساکن کو ساقط کرنا۔ خزل والا رکن مخزول کہلاتا ہے۔

۲۲۔ **خلع یا تخلیع**۔ یہ اجتماع ضن و قطع ہوا و عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہے۔ جس رکن آخر کی ابتدا میں ایک سبب خفیف ہو یا دو سبب خفیف اور اسکے بعد تند مجموع ہو تو اس وقت یوں سمجھو کہ سبب خفیف کے ساکن کو یا پہلے سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا پھر تند مجموع کا ساکن اگر اگر ماقبل ساکن مذکورہ مسقط کو ساکن کر دینا۔ جس رکن میں یہ زحاف آتا ہے وہ مخلوع کہلاتا ہے یا تخلع تب شدید لام۔ خلع کا زحاف جدید ہے۔ لیکن تحقیق مخلع فرع کا نام ہی نہیں وزن کا نام ہوا اسکا ذکر وزن یا زہم عربی بحر سبط میں آئندہ کیا جائیگا۔

۲۳۔ **مححف**۔ اول جیم تازی دوم حائے حلی۔ یہ اجتماع حذف و حذفی اور او اخر مصایع کے واسطے خاص ہے۔ جس رکن عروض و ضرب میں ایک تند مجموع دو سبب خفیف کے درمیان میں ہو تو پہلے اسکا سبب آخر گرا دینا پھر تند مجموع کہ آخر میں ہو جائیگا پورا ساقط کرنا۔ بعضوں کا مقولہ کہ

کہ پہلے جن سے سبب اول کا ساکن گرانا اس سقوط سے رکن کی ابتدا میں فاصلہ صغریٰ ہاتھ لگے گا وہ فاصلے کا فاصلہ پورا اوڑا دینا۔ یہ عمل بے اصل محض ہے کیونکہ فاصلہ صغریٰ کے سقوط کا کوئی حکم عرض میں نہیں ہے۔ الغرض یہ زحاف بھی جدید ہے اور جس رکن میں آتا ہے وہ مجھوف کہلاتا ہے۔

۲۴ مکانفہ۔ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہوں خواہ ایک رکن کے جیسے مفاعیلین میں عیلین یا مستفعلن میں مستف خواہ دو رکن کے جیسے فاعلاتن فاعلاتن کا درسیانی۔ تن فا۔ اگر ان دونوں سببوں کے دونوں ساکنوں کو گرا دینا ساتھ ہی جائز ہو یا ان دونوں ساکنوں کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو یا ان دونوں ساکنوں میں ایک کو گرا دینا اور ایک کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو تو ان تینوں حکموں کا علیحدہ علیحدہ نام مکانفہ ہے۔ عبد اللہ خزرجی اس حکم کے قائل ہیں۔ کما شجر فی مینزان الکفار اور نصیر الدین طوسی اس حکم کے قائل نہیں ہیں کما صحر فی معیار الاستعار۔ الغرض مکانفہ ایک حکم کا نام ہے زحاف کا نام نہیں۔

۲۵ معاقبہ جب دو سبب خفیف کے دو ساکن متوالی تکملین جیسے مکانفہ میں ملے تھے اور ان دونوں ساکنوں کو گرا دینا ساتھ ہی جائز نہ ہو اور سقوط غور کرو کہ دونوں کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہے یا نہیں۔ اگر دونوں کی بحالی جائز ہوئی اور ساتھ ہی دونوں میں سے ایک کا سقوط بھی جائز ہوا تو اسی طرح کے ثبوت و سقوط معاً کا نام معاقبہ ہے۔ مثلاً تم کو اختیار ہے کہ مفاعیلین کے سبب کے ساکنوں کو نہ گراؤ اور مفاعیلین سالم کو اور پھر یہ بھی ساتھ ہی اختیار ہے کہ مفاعیلین کو خواہ مفاعیل بضم لام قائم رکھو خواہ مفاعیلن بحدف یا۔ الغرض معاقبہ بھی حکم کا نام ہے زحاف کا نام نہیں۔

۲۶ مراقبہ۔ جب سبب خفیفین کے متوالی دو ساکن تکملین جیسے معاقبہ میں ملے تھے اور ان دونوں کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز نہ ہو تو بیشک ایک کا سقوط جائز ہو گا اور ایک کی بحالی واجب ہوگی۔ پس ایسے دو ساکنوں میں ایک کے سقوط اور ایک کے ثبوت معاً کا نام

مراقبہ ہے۔ مثلاً مفاعیلین سے اگر یاے تھانی بعل قبض گرائی جائے تو نون بحال رہیگا اور اگر نون بعل کف گرایا جائے تو یاے تھانی بحال رہیگی۔ یہ حکم مراقبہ ہی کا زور ہے جس سے مفاعیلین میں ساتھ ہی کف و قبض اور ارکان فاعلاتن فاعلاتن میں دریاں ساتھ کف و قبض نہیں آسکتے۔ مراقبہ بھی زحاف نہیں بلکہ حکم کا نام ہے۔

فائدہ - مکانف بحر سرج - منسرج - بسیط - اور رجز میں مستعمل ہوتا ہے۔ معاقبہ بحر منسرج - رمل و فہر منسرج - خفیف - مجتث - طویل - کامل اور مدید میں واقع ہوتا ہے۔ مراقبہ بحر مضارع - مقتضب - منسرج - قریب - طویل اور دافین میں وارد ہوتا ہے۔

۲۷ صدر - جو رکن کہ سبباً قبحہ بخون ہو جائے جیسے فاعلاتن فعلاتن بنجائے۔ پس صدر زحاف کا نام نہیں بلکہ مزاحف کا نام ازرو سے حکم ہے۔

۲۸ بحر - جو رکن کہ سبب معاقبہ کفوف ہو جائے جیسے فاعلاتن فعلاتن - یہ بھی حکماً مزاحف کا نام ہے زحاف کا نام نہیں۔

۲۹ طرفین - وہ رکن جو بعل معاقبہ مشکول ہو جائے جیسے فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن - یہ بھی زحاف کا نام نہیں بلکہ ازرو سے حکم مزاحف کا نام ہے۔ طرفین میں دو نون طرف سے ایک ایک ساکن سبب خفیف کا اول و آخر گرجاتا ہے۔ گویا معاقبہ دو نون طرف اپنا عمل کرتا ہے۔

۳۰ برمی - وہ رکن جس میں عمل معاقبہ ہو سکتا ہو اور وہ اس عمل سے بچ جائے۔ مثلاً مفاعیلین کو مفاعلن بعل قبض یا مفاعلن بعل کف کر سکتے تھے مگر نہ کیا اور اس سے بری رکھا۔

فائدہ جناب شیخ امداد علی صاحب بحر لکھنوی سلمہ اللہ نے زحافات کو نہایت حسن اختصار سے چند اشعار میں قلمبند کیا ہے وہ یہاں لکھے جاتے ہیں۔ کہیں کہیں ان کا عمل بھی مندرج ہے یہ وہی زحاف ہیں جنکی تعریف ہم صدر میں لکھ چکے۔ کَمَا وَصَلْتُ

زحافات مشکول

حرکت کو پہنچ کرتے ہیں وقف	عرج - اضمار عصب - تسکین - وقف
---------------------------	-------------------------------

زحافات مزید

رکن میں ہیں زیادتی کی دلیل | خرم و اسبغ - اذالہ و ترسیل

زحافات مسقط

مسقط ساکن خفیف ہیں صاف ق | خبن و طو - قبض و کف - یہ چار زحافات
صورت لفظ و نشہ سمجھو تم | دوسرا چوتھا پنجم و ہفتم
اول رکن اگر خفیف ہوں دو | رفع - سے اک خفیف سا قسط ہو
فا علاقی میں ہو جو - سلخ - وقوع | گرین او سکے سبب - رہے مجموع
حذف - جب رکن میں درود کرے | آخر رکن سے خفیف - گرے
قطع مجموع میں خفیف میں قصہ ق | پر ہوا نکاح - عروض و ضرب میں
ان کے آنے سے دونوں جائیں گر | حرکت قبل - و - ساکن آخر
رکن کامل میں ہو جو - قوس - خیل | دور ہو جائے - حرف تائے ثقیل
رکن وافر - میں - عقل - اگر آئے | صاف - لام ثقیل - گر جائے
آخر رکن - طمس - آتا ہی - | عین و لام عکس - گر آتا ہی -
رکن اول میں - اول مجموع ق | ہو - ثلثہ زحافات - سے مقطوع
عصب وافر - میں ہر - ہر - میں خرم | متقارب میں - ثلثہ - امی ذی شہ
آخر رکن سے کرے - مقطوع | صلح مفروق - تو - حذف مجموع
مسقط فاصلہ - ہر - محو کی ذات | اکشف - اسقاط تائے مفعولات

زحافات مرکب

رکن میں - جمع عصب و کف - ہو نقص | کہتے ہیں - جمع عصب و نقص - کو - عقص
کہتے ہیں عصب و عصب - کو - اقص | عصب و عقل - ایک رکن میں ہر - اجم
قطف اجم عصب حذف - کو بچا | خرب - اجم خرم و کف - پہچان

<p>اور۔ اجماع ضمین، وکف مشکول صلح وقصر ایک رکن میں مجذوع جمع اضمار وکفو کو کہ۔ خنزل اور منحور۔ صلح وحذف۔ سے رکن حذف وقصر ایک رکن میں۔ اہتم رکن میں۔ جمع خرم وجب۔ ہر۔ بتر بتر۔ اجماع حذف قطع کہین یہ مرکب زحاف۔ بن پہچان</p>	<p>ہمگر عصب قبض بن معقول حذف وطمس ایک رکن میں مجذوع ضمین وکفو خنبل ہتم وخرم۔ ازل جان تشعیش۔ جمع ضمین وکفن نظم وقبض۔ ایک رکن میں۔ انترم رکن میں۔ جمع خرم قبض ہر شتر فاعلاتن میں۔ بچہ فعلون میں بجر۔ تخلیع۔ ضمین و قطع کو جان</p>
---	---

قاعدہ دوم فروع منفرد و مرکب ہر رکن مع القاب

دسوں ارکان کی منفرد و مرکب فرعین ملا کر ایک حساب سے کیا نو اے اور ایک حساب سے تانوے
ہیں۔ آئین یہ بھی بیان کیا جائیگا کہ کس بحر کی کون فرع ہو اور کس زبان و مقام کی ہو۔
فعلون کی آٹھ فرعیں متعل ہیں یون (۱) فعل بضم آخریہ مقبوض ہو (۲) فعلن یہ نلم و فعلن
کا متحرک اول گرایا تو فعلن رہا۔ پھر فعلون غیر متعل کو لفظ متعل صرفی یعنی فعلن بسکون عین سے
تبدیل کیا کہ وزن میں اوسے کے برابر ہو حتی الوسع عروضی ہی کرتے ہیں ہم ہر جگہ یہ عمل بتائیے۔
یہ فرع صدر وابتدا کے لیے خاص ہو۔ اگر اور کہیں واقع ہو تو وہاں قبض یا قبل کے باعث سے
تحقیق سمجھو۔ (۳) فعلن یا فاع بسکون دوم و حرکت اول و سوم نلم مقبوض ہو جبکہ نام انترم
ہو اور اوائل مصاربع کے واسطے خاص ہو۔ اگر اور کہیں آئے تو حرکت تکبیل کے سبب سے
مقبوض محقق اوسکا نام ہوگا۔ قافض۔ یہ تینوں فروع بحر طویل و متقارب میں اکثر واقع ہوتی ہیں۔
(۴) فعلون بسکون لام یہ مقصور ہو۔ (۵) فعل بحرکت عین مخذوف۔ (۶) فع یا فل۔
مخذوف مقطوع یعنی اتر ہو۔ تینوں فروع اخیر عرض و ضرب کے لیے مخصوص ہیں۔ یہ تینوں
فرعین بحر متقارب میں آتی ہیں (۷) فعولان بفتح ہی برہنہ غنہ اور فارسی کے واسطے خاص

اور تقارب میں آتی ہے (۸) فعل فاعل کی فرع مقصور محقق محقق نے نہیں بتائی مگر کن قبل متحرک الآخر کے باعث سے تین متحرک سوالی ہو کر تحقیق کا زحاف آنے سے یہ فرع بنجائیگی اور عروض و ضرب ہی میں خاص ہوگی بشرطیکہ اس فرع کا حرف آخر ساکن ہو۔

فاعلین کی گیارہ فرعیں ہیں (۱) فعلین تجرک دوم مخبون ہے۔ یہ بحر مدید اور سبط اور غریب میں آتی ہے (۲) فعلین تبسکین دوم مقطوع بحر سبط و غریب کے واسطے آخر مصاریع میں خاص ہے (۳) فعلین بسکون حرف دوم اگر اور آخر مصاریع میں نہ تو مخبون مسکن ہے اور عربی و فارسی بحر متدارک سے خصوصیت رکھتی ہے (۴) فاعلان یہ نذال ہے (۵) فاعلان تجرک دوم مخبون نذال (۶) فاعلان بسکون دوم مخبون مسکن نذال خاص بزبان فارسی مدید و سبط و غریب سے خصوصیت رکھتی ہے۔ آخر کی تینوں عروض و ضرب کی فرعیں ہیں (۷) فاعلان خفش کے قول سے مرفعل (۸) فاعلان خفش کی رائے میں مرفعل مخبون اور غریب کے واسطے دونوں عروض و ضرب میں خاص ہیں (۹) فعل بسکون دوم و سوم یا فاع تبسکین آخر بقول فزاخذ نذال اور بحر سبط کے واسطے عروض و ضرب میں خاص ہے۔ مگر فقیر کے قیاس میں اسکو اخذ سبع گنا چاہیے کیونکہ حرف ساکن اب سبب میں بڑھا ہے و تدرین زیادہ نہیں ہوا علن تو حذف سے ساقط ہو چکا و تدرکمان سے آئیگا (۱۰) فعل بحر کتین اوائل مخلف (۱۱) فع یہ اخذ ہے (۱۲) مفعول مرفعل مخبون محقق محقق کو مانے تو میان ترفیل نذر و خفش کو معتبر جائے تو تسکین بالاسے طاق۔ لہذا یہ فرع طر فین سے غلط ہے۔

مفاعیلین کی فرعیں ایک حساب سے اٹھارہ اور ایک حساب سے پندرہ اسطرح ہیں (۱) مفاعیلین یقبوض ہے (۲) مفاعیل بضم آخر کفوف ہے۔ دونوں ہزج و طویل و مضارع میں آتی ہیں (۳) فاعلین مخدوف ہے اور طویل و ہزج کے واسطے عروض و ضرب میں خاص اور کل زبان عربی میں آتی ہیں (۴) مفاعیلان سبع بشرط غنہ اور آخر مصاریع ہزج میں آتی ہے (۵) فاعلان یا مفاعیل بسکون آخر مقصور عروض و ضرب ہزج و مضارع میں آتی ہے

(۶) فعل بسکون آخر اتم ہوا اور بقول محقق ازل (۷) فعل بفتح تین محبوب ہوا اور دونوں ہنج و مضارع کے اور آخر مضارع کے واسطے مخصوص (۸) مفعولان یہ محقق مسیح ہوا (۹) فعلان بسکون دوم یا مفعول بسکون آخر محقق مقصور ہوا (۱۰) فعلن بسکون دوم محقق محذوف ہوا (۱۱) فاع ازل اور بقول محقق طوسی محقق ازل ہوا (۱۲) فع یہ اتر ہوا اور بقول محقق محقق محبوب - یہ سب فرہین ہنج اور مضارع اور قریب میں بزبان فارسی آتی ہیں (۱۳) مفعولن اگر صدر و ابتدا میں ہو تو آخر ہوا اور بزبان عربی و فارسی ہنج میں آتی ہوا اور اگر سوائے اوائل مضارع کے اور کمین ہو تو محقق ہوا اور ہنج اور قریب اور مضارع میں بزبان فارسی آتی ہوا (۱۴) فاعلن اتر ہوا بشرطیکہ آغاز مضارع پر واقع ہو اور بزبان عربی و فارسی ہنج و مضارع میں آتی ہوا اور سوائے صدر و ابتدا محقق مقبوض کمالیگی اور بزبان فارسی ہنج و مضارع و قریب میں آئیگی (۱۵) مفعول بحرکت آخر اگر مصرعون کے آغاز پر ہو تو آخر ہوا اور بزبان عربی و فارسی ہنج و مضارع میں آتی ہوا اور اگر سوائے آغاز اور کمین ہو تو محقق مکفوف ہوا اور بزبان فارسی ہنج و مضارع اور قریب سے خصوصیت رکھتی ہوا۔

فاعلاتن مجموعی کی فرہین ایک حساب سے اٹھارہ اور ایک حساب سے سترہ ہیں (۱۱)
 فاعلاتن بحرکت دوم مخبون (۲) فاعلاتن بحرکت ششم مکفوف (۳) فاعلاتن بحرکت دوم و پنجم مشکول - یہ تینوں رمل و مدید و خفیف و محبت میں آتی ہیں (۴) فاعلان یا فاعلات بسکون آخر مقصور اور مدید و رمل کے لیے مخصوص ہوا (۵) فعلان یا فاعلات بحرکت دوم و سکن آخر مخبون مقصور ہوا اور رمل کے واسطے مخصوص (۶) فاعلن محذوف (۷) فعلن بحرکت دوم مخبون محذوف ہوا دونوں رمل مدید و خفیف میں آتی ہیں (۸) فعلن بسکون دوم اتر ہوا اگر خبن واجب نہوا اور مدید اور رمل میں آتی ہوا اور جب اس فرع کو بعد و جب خبن مشعش محذوف یا مخبون محذوف مسکن کو تو رمل اور خفیف اور محبت کے واسطے بزبان فارسی خاص ہوگی اور گویا ایک فرع بڑھ جائیگی (۹) فاعلیان بدویاے تختانی

مسیخ ہوا اور عوض و ضرب کے لیے خاص (۱۰) فعلیایں بحرکت دوم و دو تثنائی مخبون
مسیخ ہوا دونوں اور اعرل آتی ہیں (۱۱) مفعولن مشعت ہر خفیف اور محبت میں آتی ہے
یہ سب عربی زبان کے واسطے مخصوص ہیں اور کبھی فارسی میں بھی مستعمل (۱۲) مفعولان
مخبون مسکن مسیخ ہوا دیون کو کہ مشعت مسیخ ہوا (۱۳) فعلان بسکون دوم مشعت مقصور ہوا
اور رمل و خفیف و محبت میں اور اخر مصارع آتی ہیں (۱۴) فاعل بسکون آخریہ مخبون مخذوف
اعج ہوا (۱۵) فعل بحرکت دوم مخبون مخذوف مقطوع ہوا (۱۶) فاعل یہ مخذوف مطبوس یا مخبون
مخذوف مدروس ہوا (۱۷) فاعل یہ مخذوف اخذ یعنی محو یا مخبون مخذوف مطبوس ہوا یہ چاروں
رمل اور محبت میں آتی ہیں۔ اور مخبون فارسی زبان کے واسطے خاص ہیں۔

فاعلاتن مفروقی کی سات فرعیں ہیں (۱) فاعلات بحرکت آخر مخفوف ہوا و مضارع
میں بزبان عربی و فارسی آتی ہوا و تشاکل میں بزبان فارسی آسکتی ہوا (۲) فاعلان یا فاعلات
بسکون آخر مقصور ہوا (۳) فاعلن مخذوف ہوا (۴) فعلن بسکون دوم آہم ہوا (۵)
فاع بسکون آخر محبوب موقوف ہوا (۶) فاع محبوب مکشوف ہوا۔ اخیر کی پانچوں فرعیں بحر صاع
اور قریب میں بزبان فارسی آتی ہیں (۷) فاعلیایں بدویاے تثنائی و حرکت چارم
مسیخ ہوا اور بزبان فارسی مضارع میں آتی ہے۔

مستفعلن مجبوعی کی چودہ فرعیں ہیں (۱) مفاعلن مخبون (۲) مستفعلن مطوی
(۳) فاعلتن بچار حرکت مخبول ہوا۔ تینوں بحر سبط اور رجز اور سرع اور منسرج میں آتی ہیں
(۴) مفعولن مقطوع خاص ہوا اور (۵) فاعولن مخبون مقطوع یا تقو لے مخلص۔ دونوں آخر
بحر سبط اور رجز میں آتی ہیں (۶) مستفعلن مذال (۷) مفاعلن مذال (۸) مفاعلن مذال
مستفعلن بچاکات اول و سوم و چہارم و پنجم مطوی مذال (۹) فاعلتان بچار حرکت مخبول ذال
یہ چاروں بحر سبط کے اور آخر کے لیے خاص ہیں جبکہ رکن مستفعلن آخر مصراع واقع ہو (۱۰) فعل
بحر کتین اند مخبون ہوا و بحر رجز و منسرج میں آتی ہوا اور یہ سب عربی زبان کے واسطے خاص ہیں

(۱۱) مفعولان اعرج ہوا اور جزو بسیط میں آتی ہوا اور جب یہی فرع عطوی مسکن ندال کہلاتی ہے تو بحر جزو اور سریع اور نسرع میں بزبان فارسی آتی ہے (۱۲) فاعل احد مقصور ہے (۱۳) فع احد مخذول ہے۔ دونوں نسرع میں آتی ہیں اور یہ سب فارسی کے واسطے مخصوص ہیں (۱۴) فاعل مفعول ہے۔ بزبان فارسی صدر میں پائی گئی ہے مگر چاروں جگہ درست ہے۔

مس تفع لن مفعول کی چار فرعیں ہیں (۱) مفعول مخبون یہ بحر خفیف اور مقتضب و مجتث میں آتی ہے (۲) فاعل مخبون مقصور عروض و ضرب بحر خفیف میں آتی ہے (۳) مستعمل بحرکت آخر مکفوف (۴) مفعول بحرکت آخر مشکول ہے۔ یہ دونوں بحر خفیف و مقتضب میں مستعمل ہیں اور سب زبان عربی میں آتی ہیں خاص زبان فارسی کے واسطے اسکی کوئی فرع نہیں ہے۔ مفعولات بضم آخر کی پندرہ فرعیں ہیں (۱) فاعلات بحرکت آخر مخبون ہے (۲) فاعلات بحرکت آخر عطوی۔ دونوں نسرع و مقتضب میں آتی ہیں (۳) فاعلات بحرکت دوم و نجم مخبول اور نسرع میں مستعمل (۴) مفعولان یا مفعولات بوقف آخر موقوف (۵) فاعلات مخبون موقوف (۶) مفعولن مکشوف (۷) فاعل مخبون مکشوف۔ یہ چاروں سریع و نسرع کے اوائل مستعمل (۸) فاعلات بوقف آخر یا فاعلان عطوی موقوف (۹) فاعل عطوی مکشوف (۱۰) فعلن بحرکت دوم مخبول مکشوف (۱۱) فعلن بسکون دوم اصلم ہو یا یون کہو کہ مخبول مکشوف مسکن ہے۔ مگر جب اسکا یہ نام رکھو گے تو فارسی کے واسطے خاص ہوگی اور سریع میں آئیگی۔ یہ چاروں سریع میں آتی ہیں اور یہ سب زبان عربی کی فرعیں ہیں (۱۲) فعلان یا فاعلات بحرکت دوم و وقف و آخر مخبول موقوف ہے اور سریع میں آتی ہے (۱۳) فعلان بسکون دوم مخبول موقوف مسکن اور سریع میں آتی ہے (۱۴) فاعل بسکون آخر اصلم مقصور (۱۵) فع اصلم مخذول ہے۔ یہ دونوں سریع و نسرع میں آتی ہیں۔ یہ سب فارسی زبان سے مخصوص ہیں۔

مفاعلتین کی آٹھ فرعیں ہیں (۱) مفاعیلین یہ معصوب ہے (۲) مفاعلین معقول (۳) مفاعیل بحرکت آخر منقوص (۴) فاعلن مقطوف (۵) مفاعلین غضب (۶) مفعولن قصم

(۷) فاعلن اجم (۸) مفعول بجرکت آخر مقصود ہے۔ یہ سب بجز وافرین آتی ہیں اور عربی کی فرعین بین لکرائین کی دو یعنی معصوب اور مقطوف فارسی میں بھی متعل ہیں۔

متفاعلن کی پندرہ فرعین ہیں (۱) مستفعلن مضمضہ (۲) متفاعلن موقوف (۳) متفعلن مخزول (۴) فاعلان بجرکت دوم مقطوع (۵) مفعولن مضمضہ مقطوع (۶) فعلن بجرکت دوم اخذ (۷) فعلن بسکون دوم مضمضہ اخذ (۸) متفاعلان مذال (۹) مستفعلان مضمضہ مذال (۱۰) متفاعلان موقوف مذال (۱۱) متفعلان بجرکت چہارم مخزول مذال (۱۲) متفاعلاتن مرفل (۱۳) مستفعلاتن مضمضہ مرفل (۱۴) متفاعلاتن موقوف مرفل (۱۵) متفعلاتن بجرکت چہارم مخزول مرفل۔ یہ سب بجرکاتل میں خاص ہیں اور بزبان عربی آتی ہیں اور انہیں کی سات فرعین یعنی مضمضہ مقطوع واحد و اخذ مضمضہ مرفل و مذال و موقوف فارسی میں بھی مشترک ہیں۔

قاعدہ یازدہم تعریف قسم تقطیع

تقطیع کے معنی پارہ پارہ کرنا۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک تقطیع غیر حقیقی۔ وہ ہے کہ تقطیع تو ہو جائے مگر اس کے ارکان کی تالیف سے کسی بجرک پتانے لگے مثلاً سے کردن حمد پروردگار قدیر ہے کہ تقطیع یون کرین۔ کروم فعولن د پرورد مفاعیلن گارے قدیر مستفعلان۔ پس یہ فعولن مفاعیلن مستفعلان۔ کوئی بجز بنین اور کسی داورے کے مطابق نہوگی اسی کا نام تقطیع غیر حقیقی ہے اور صرف واقفیت کے سبب سے یہ دھوکے کی مٹی ہے اسکو تقطیع کہنا ہی بچا ہے۔

دوسری تقطیع حقیقی وہ ہے کہ جمین ارکان مؤلف سے کسی بجرک پتا لگجائے مثلاً مصرع مذکور کی تقطیع یون ہوئی کہ۔ کروم فعولن د پرورد فعولن دگارے فعولن قدیر فعولن ہے تو دریافت ہے کہ بجز تقارب کے ارکان ہیں اور دائرہ متفق سے نکل سکتے ہیں۔ پس یہ۔ فعولن فعولن فعولن فعولن ہے بجز تقارب ثمن مقصود ہوا اسی کو تقطیع حقیقی کہینگے اور یہی درست ہے۔ جب شعر کو ایک وزن میں دو بجزوں سے تقطیع کر سکتے ہوں اور وہ دونوں وہاں صحیح ہوں

تو اس وقت جس بحر سے آب آسانی بن سکے اسی سے شمار کرنا چاہیے۔ ہم شتہ اوزان کو اپنے اپنے مقام پر تبادیلنگے انشاء اللہ۔ مثلاً ۵ رکاب پر قدم کو رکھ سوار جب ہو نہم و شکار بند کو پکڑ ہوئے شکار اوسکے ہم و چار چار مفاعیلن سے اسکی تقطیع ہو سکتی ہے۔ پس یہ مفاعیلن بحر جرجز اور بحر ہنج دونوں سے مستخرج ہو سکتے ہیں۔ لیکن بحر جرجز میں نہیں بھی ہوگا اور تبدیلی بھی اور بحر ہنج میں فقط زحاف قبض سے یہ رکن بن جائینگے لہذا اسکو بحر ہنج میں شمار کرنا اولیٰ ہو کہ ہم تبدیلی کی آسانی ہے۔ بحر ستون کو اس قاعدے میں شمار کرنا چاہیے کیونکہ وہاں ایک شعر دو بحر و کے دو وزنوں میں پڑھا جاتا ہے اور یہاں ایک وزن کی قید ہے۔

اب سمجھنا چاہیے کہ تقطیع حقیقی کیا ہے اور کیونکر ہوتی ہے۔ اصطلاحاً کسی رکن عروض سے کسی کلمہ شعر کو کسی سطح برابر کرنا اور یہ برابری پہنچ صورتوں سے بقیاس مولف ممکن ہے۔ اول شعر کا ایک ایک با معنی کلمہ کسی رکن کے برابر کر لینا جیسے ۵ خدا یا تجھی سے توقع مجھے ہو و یوں۔ خدا یا فعولن تجی سے فعولن توقع فعولن مجھے ہو فعولن۔

دوم کلمے کا ایک جس نزدیک طرف اور دوسرا جس دوسری طرف لیکر برابر کر لینا جیسے ۵ مرے یار گل پر یہن جلد جاتو و یوں۔ مرے یا فعولن رگل پے فعولن رہن جل فعولن دجا تو فعولن۔

سوم۔ کلمے میں از روئے تلفظ اپنی طرف سے بقاعدہ مقررہ حرف بڑھا کر برابر کر لینا جیسے ۵ دل انگش شیخ طناز یا و یوں۔ دلے غم فعولن کٹے شو فعولن خطن نا فعولن ایا فعولن۔ چارم کلمے کے حروف از روئے تلفظ بقاعدہ مقررہ گھٹا کر رکن کے برابر کر لینا جیسے ۵ نہ کبھی تجھے جان ودل ہوے خوش و یوں۔ نہ کبی تج فعولن سجا ندل مفاعیلن ۵ بے خوش فعولن۔

پنجم۔ کلمے کے کسی ساکن کو باعتبار تلفظ متحرک کر کے قاعدہ مقررہ کے موافق رکن کے حرف متحرک سے برابر کر لینا جیسے مثال سوم میں طناز کی زائے معجمہ ساکن۔

تقطع میں شمار حروف اور تعداد حرکات اور عدد سکنت کا اعتبار ضروری اور اتحاد ذات حروف اور اتحاد میں حرکات کی ضرورت علم صرف کے مطابق کچھ نہیں ہوتی۔ مثلاً یہ ضرور نہیں کہ فاعلن میں جہان فتحہ وضمہ ہر طوطی میں بھی اسی جگہ وہی حرکتیں ہوں یا فاعلن میں جو حرف ہین قمری میں بھی وہی حرف وہاں ہوں۔ فقط شمار و التزام حرکات کی مطابقت واجب ہر اسمین پھر کوئی حرکت ہو۔ رہا سکون اسکی معنی موافقت ضروری ہو اس سبب سے کہ حرکات کے مثل سکنت کی کوئی قسم نہیں۔

ان بخون سے ثابت ہوا۔ کہ کچھ حرف بڑھتے ہیں۔ کچھ گھٹتے ہیں۔ کچھ ساکن متحرک ہو جاتے ہیں۔ کچھ ساکن بحال رہتے ہیں۔ رہا متحرک کا ساکن کرنا جیسے وَهُوَ سے وَهُوَ كَمَا قَالَ السَّعْدِيُّ هَلْكَ النَّاسُ حَوْلَكَ عَظَّمَادٌ وَهُوَ سَاقٍ يُدْبِي وَلَا يَسْتَعِيذُ ۚ وہو ساکن فاعلان پر ولا مفاعِلن یستی فعلن۔ مگر اس لفظ کے سوا اور کسین یہ تسکین کیاب ہو پس اس قاعدے کو شاذ میں شمار کرنا اولیٰ ہے۔ لہذا معمولاً انھیں حروف اربعہ کا بیان قطع میں کیا جاتا ہے۔ عربی فارسی کی کتابین اسے بھری ہوئی ہیں۔ حدائق السحر و مفتاح الخیص و معیار الاشعار و رسالہ شمس قیس و سلمان۔ ساجی و جامی و فقیر و سیفی و غیرہ کی تصانیف حاضر ہیں اگرچہ کیاب ہیں مگر کسی نے ان حروف اربعہ کے اقسام میں سے زیادہ نہیں لکھے۔ صاحب تقویۃ اشعار کو دیکھیے کہ کتاب زبان اردو میں تالیف کی اور دعویٰ یہ کہ خفش سے مکرلی ہو اور طرہ یہ کہ حروف ہندیہ کا ذکر تک نہ کیا۔ جب فقیر مولف نے بحجت شاذ زبان عربی و فارسی و اردو میں غور کا مل کیا تو حروف اربعہ مذکورہ کے اقسام کل ترانوے حرف ہاتھ لگے۔ بدین حساب ہم نے تشریحات میں تہتر حروف سب سے زیادہ ڈھونڈ نکالے ہیں تفادوت رہا از کجاست تا کججا ۛ لہذا ان حروف اربعہ کی قسموں کا بیان جو کہ مجموعہ ترانوے میں بیان چار قاعدوں میں کیا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

قاعدہ دوازدہم حروف ملفوظہ غیر مکتوبہ

حروف کہ ملفظ میں آتے ہیں اور رسم کتابت میں لکھے نہیں جاتے مگر حالت قطع میں مکتوبہ

ہوتے ہیں اور مکتوب وہ سب چھ قسم کے ہیں حسب تفصیل ذیل۔

الف مدہ

(۱) الف کا فتح کھینچنے سے دوسرا الف پیدا ہوتا ہے۔ رسم میں ایک الف اور سہرہ لکھتے ہیں جیسے
آہ چھائی آسمان پر آجکل پھٹنے میں یہ دو الف لکھے جاتے ہیں اول متحرک دوم ساکن
یون۔ اہ چائی فاعلاتن اسما پر فاعلاتن الج کل فاعلن۔

واو مدہ

(۲) واو کا ضمہ کھینچنے سے دوسرا واو نکلتا ہے۔ کتابت میں ایک واو اور سہرہ ہوتا ہے یون
آہ بناو کوئی بات عبدالرؤف پھٹنے میں یہ دو واو لکھے جاتے ہیں اول متحرک دوم ساکن
اسطح۔ تباو و فاعلن کی با فاعلن تعبد فاعلن ر و ف فاعلن۔

یاے بطنی

(۳) یاے تختانی حرف کی اضافت کھینچنے سے نکلتی ہے رسم میں اس کے عوض حرف کے نیچے کسرہ
لکھ سکتے ہیں جیسے کہ ہم اسیر کنند ہوا پھٹنے میں اس کسرہ اضافی کے عوض تختانی لکھنی ہوگی
جیسے کہ ہم فاعلن اسیر فاعلن کنند فاعلن ہوا فعل۔ یہ تختانی حرف کے پیٹ سے نکلتی ہے
ایسے اسکا نام یاے بطنی ہے۔ اس طرح یاے اضافی کے بطن سے کھینچتے وقت دوسری یاے
تختانی پیدا ہوتی ہے اس طرح وصال یا رکاو عدم کو فرداے قیامت پر پھٹنے میں یہاں
دو تختانی لکھی جائیگی اول یاے اضافی اصلی متحرک دوم یاے مولدہ تختانی ساکنہ یون۔ ہفرق
مفاعیلن۔ ہندی میں اضافت کی علامتیں یہ نو ہیں۔ کے۔ کی۔ کا۔ نے۔ نی۔ نا۔ رے۔
ری۔ را۔ بدین باعث الفاظ ہندیہ میں یاے بطنی نہیں آتی۔

حروف علت بطنی جسیہ

(۴) زبان عربی میں اکثر حروف کے بطن سے الف اور واو اور یے پیدا ہوا ہے کہ رسم کتابت میں
لکھے نہیں جاتے لیکن بوجہ لفظ او کو تقطیع میں محسوب و مکتوب کرتے ہیں جیسے جامی کے شکل

پہلے میں کہ جرن در است + کرچین خلد نشان آورست + یہاں جرن کا الف ملفوظ مکتوب التقطیع ہو جائیگا یوں - شکل چنین مفتعلن بیک برج مفتعلن + درست فاعلات -

اسی طرح وا بھی ضمہ اشباعی کے عوض حرف مضموم کے لطن سے نکلا تقطیع میں بوجہ تلفظ مضموم ہوتا ہو یوں - عَجَلًا جَسَدًا لَمْ يَخُودًا + دیکھو ضمہ لہ کے عوض واو مکتوب ہو گا یوں - عجلان ج مفعول سدن لہو مفاعلن خواران فاعلن -

اسی طرح یاے تختانی بھی کسرہ اشباعی کے بدلے حرف کسور کے لطن سے نکلا محسوب التقطیع ہوگی - سعدی - لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْيَا بِهٖ حَامٍ سَعْدُهُ + وَ اَيَّدَهُ الْمَوْلٰى بِالْوَلِيَّةِ النَّصْرُ + یہاں بہ اور نصر کے آخر یاے لطنی عوض کسرہ لکھی جائیگی اس طرح - لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْيَا بِهٖ حَامٍ سَعْدُهُ + دُنْيَا مفاعِلن بہی + فاعِلن سعد ہو مفاعِلن + وای بھی فاعِلن دہل مولی مفاعِلن بِالْوَلِيَّةِ مفعول تین نصری مفاعِلن مؤلف نے ان حروف سے گانہ اشباعی کا نام بھی حروف لطنی رکھا ہو اور یہ عربی کے واسطے مخصوص ہیں - عربی و فارسی اور اردو کی زبان میں ایسے حروف لطنی کے ساتھ حروف اصلی کا قافیہ درست ہو حافظہ سَلِمٰى مِّنْ مَّحَلَّتْ بِالْوَقَافِ + الْاَقْيَ فِيْ هَوَا مَا الْاَقْيَ + جَوَانِي بَارْدِيَا دَمٍ + صد کہ چند نو شاد شاد ساقی +

حروف مشدو

(۵) حروف مشدو - تشدید و حرف - تشدید اصطلاحاً ایک حرف کا دو مرتبہ پڑھا جانا - پہلے تلفظ میں وہی حرف مشدو زبان سے ساکن نکلتا ہو اور دوسرے تلفظ میں متحرک دہوتا ہو اور ہر زبان میں آتا ہو اس طرح سے مکالمین غزنیہ بی بی ہر + تقطیع میں دونوں حرف لکھے جاتے ہیں اگرچہ رسم میں ایک ہی لکھا جائے یوں - محل لے فاعِلن مغفران فاعِلن دہل لی فاعِلن - ان حرفوں کا قافیہ بھی حروف اصلی کے ساتھ جاتو جیسے خبر لاؤ کہ لکے ساتھ متبر اور فرخ کے قافیہ میں قمرخ - یا جطر حجاب میر میر علی صاحبہا

اس دس کے صرح چار میں فرماتے ہیں + مرچے کر خود ہٹا وہ چوچھک کر	تھے بال بڑا کھل گئے پھر + پٹنگ کر
قاسم نے لپٹا انھیں بیچ میں لپکے	سمجھا تھا وہ کچھ چرخ نے کچھ ارد دکھایا
گردش نے زمانے کی بنیاد و رد دکھایا	ایسے قافیہ کو معمول ترکیبی کہتے ہیں -

حروف مَنُون

(۶) حروف مَنُون وہ حرف ہیں جنہیں تنوین ہو۔ تنوین کے اصطلاحی معنی نون پیدا کرنا۔ یہ نون کسی حرف میں دو فتح یا دو کسر یا دو ضمہ لگانے سے پیدا ہوتا ہے۔ جب ہائے مخفی کو مَنُون کرتے ہیں تو اسکو تلفظ میں بلجہ تائے قرشت ادا کرتے ہیں اور کتابت میں صرف اوپر دو حرکات لگا دیتے ہیں اور جب ہمزہ کو مَنُون کرتے ہیں تو صرف ہمزہ پر دو حرکتیں لکھتے ہیں۔ جیسے دفعۃً و بناءً علیہ۔ ان دونوں کے سوا جہاں کہیں تنوین دیجائی ہو وہاں ایک الف اور رسم کتابت میں بڑھاتے ہیں۔ بہر صورت سہ گانہ مذکورہ تلفظ میں نون آخر لفظ زبان سے نکلتا ہے۔ یہ نون تنوین حالت تقطیع میں لکھا جاتا ہے اس طرح ے دفعۃً آئے وہ سوائے ادھر مصلحتاً ہے دفعۃً ۱۱ فاعلاتن یوسفون فعاتن اور مس فعاتن لحن فعلن۔ ایسے حروف مَنُون کے ساتھ حروف اصلی کا قافیہ درست ہے۔ کما قال الحافظ فی المثنوی ے مگر وقت عطا پر ورون آمد ۶ کہ فاعل لافظی فرداً آمد ۶ یہ حرف زبان عربی کا ہے۔

قاعدہ سیزدہم حروف مکتوبہ غیر ملفوظہ

جو حرف کہ رسم الخط میں مکتوب اور تلفظ نہ ہونے سے تقطیع میں غیر مکتوب وغیر محسوب ہوتے ہیں وہ چار حروف ہیں اور ہر حرف کی قسمیں ملا کر سب تین تالیفیں مل جاتی ہیں۔

الف

(۱) الف وصل۔ یہ الفاظ کے شروع پر خود متحرک کسی لفظ آخر اسکن کے بعد آتا ہے اس الف کو اگر اسکی حرکت اسکے حرف ماقبل کو لگا کر قبل الف کو مابعد الف سے ملا دینا درست ہے جیسے ے روز اگر جمعوں و تم اشترکی ہمارا سکندر ۶ اس الف کو تقطیع میں مکتوب نہیں کرتے یوں روز گرچہ فاعلاتن ۶ منتشر فعاتن ۶ کما رس فعاتن ۶ کندر فعلن۔ یا بصلح سعدی ے ہرگز امین زیار نشستم ۶ بیان امین کا الف حالت تقطیع میں گر جایا کیوں۔ ہرگز امین فاعلاتن یا جیسے ے اے حکم شرع آب خوردن خطاست ۶ و گر خون بفتویٰ بریزی رواست ۶

ابے حک فعلون مشرعا فعلون بخردن فعلون۔ یا جیسے حزن اصفہانی سے ہوئے یا رسن ازین
سست و فاسے آید و گلم از دست بگیرد کہ از کار شدم و ہوئے یا رسے فاعلاتن منزلی سس
فعلاتن و گلمزدس فعلاتن۔

الف وصل خواہ اسلمی ہو جیسے مثال دوم میں خواہ محدود ہو جیسے مثال سوم میں خواہ
وصلی ہو جیسے مثال چہارم میں اگر ملفوظ نہ ہوگا تو ضرور گرجا بیگا اور بہر حالت اصطلاح عروض
میں الف وصل کہلائیگا۔

لوگ الف وصل کے دھوکے میں عین کو گرا دیتے ہیں اور یہ عین خطائے فاحش ہو
جسطح میر حسن دہلوی سے اس عمدے سے کوئی بھی نکلا نہیں و بیان عمدے کا عین
ساقط ہو گیا اور (اس) کا سین ہائے ملفوظ سے جا ملا یوں۔ اس عمدے فعلون کبھی استادان
بندی زائے فارسی گوئے بھی اس عین میں غوطہ کھایا و ہر درخان عاقل شاہجہان آبادی
تو اتوانی تختہ بندیک مقام عاقل مباحش و خاک بر سر سیکند درخانہ آئینہ آب و بیان مقام
کا سیم آخر عاقل کے الف سے وصل ہو گیا اور عین پنج سے نکل گیا یوں۔ یک مقام فاعلاتن
قل مباحش فاعلات۔ مگر کیا عجب کہ مقام کے عوض مکان در وصل ہو بدین توجیہ عاقل غل غل
تو پنج جائینگے لیکن میں او کو کمان کمان بجاؤں اے ایسے پھر عین کی آنکھ پھوڑ ڈالی و لہ سے
ای نقاب عارضت شعاع بال نگاہ و عکس تو در آئینہ یوسف مصری بچاہ و بیان نقاب کی بے
عارضت کے الف سے جا ملی اور عین ساقط ہو گیا یوں۔ ای نقاب منقطع بارضت فاعلن۔
یا جیسے ناصر علی علی سر بندی سے اور گرجا جان بہارین مہر جمی حبیبیت و خاک از مقدم تو
خون شدن عادت دارد و بیان شدن کا خون عادت کے الف سے وصل ہو گیا اور
عین نکل بجا گیا یوں۔ شدن فاعلاتن۔ کبھی اہل فارس کا پاؤں بھی اس گلابے میں
پھسلا ہو جیسے خواجہ باقر عزت شیرازی سے مرا پند خرد مندان بجال خود نے آرد و باسن
انسانا مجنون عشق عاقل نیکرود و بیان عشق کا قاف الف عاقل سے پیوند ہو گیا اور

عین درمیانی نذر دیون۔ نقش قافل مفاعیلن۔ اصل یہ کہ عین کا تلفظ الف کے مثل ہو بل عرب ہی اسکے تخرج کے بخوبی خوگر و مشاق ہوتے ہیں غیر ملک کے لوگ نظم کی رواروی میں دھوکا کھا جاتے ہیں لیکن معاف نہیں ہو سکتے۔

کبھی اس الف کی جگہ لوگ ہائے مفعولہ کو ساقط کرتے ہیں اور یہ تو قیامت ہو قیتل نے مثلاً یون ایک مصرع لکھا ہے ہر چند دل بہر خط زبید او تو خون ست ۛہ بیان دل کا لام رائے مملہ سے گھل مل گیا اور ہائے مفعولہ تشریف لگئی یون۔ در لخط مفاعیل۔ یا جیسے ے ہائے گھلڑ میں آیا کہ صیاد ہما ۛہ بیان صیاد کی وال ہما ۛہ کیسم سے جامی اور ہائے منظرہ گر گئی یون۔ و مہرہ فعلان۔ اسی طرح سیکڑوں نے دھوکے کھائے ہیں اور عین وہاں مفعولہ کے سوا اور اور حرف بھی گرائے ہیں اور یہ تو قیامت کہ لے ہو جیسے خوشدل ے نخل جب تک نہیں ہوتا مے ساتھ ۛ لگانا ہو مناسب کب تھیں ہاتھ ۛہ بیان نخل کی حلے چلی جب کی ہائے موحہ سے گٹھ گئی اور جم تازی نے چشم پوشی کی یون۔ نخل جب تک مفاعیلن۔ اگر کوئی ایسے حروف کے سقوط پر از روے جو از اشعار نذر جہد کو نشانہ صرف کرے تو معتبر نہ ہو گئے کیونکہ یہ سب معترض علیہ ہیں اور ان اشعار پر کیا شخص کسی کا شعر ہو اس سقوط کی مثال میں غیر معتبر ہو اور بیکار خواہ فردوسی ہوں خواہ شیخ عطاء شمس الدین فقیر کہتے ہیں کہ مولانا ظہوری بیٹے ازین باب آوردہ و مورد طعن شدہ بیت مذکور انہیست ے بدستم وہ آن رشک باقوت را ۛہ کہ سازم علاج عقل فروت را ۛہ علاحق فغولن دیکھو عین عقل ساقط ہوا۔ مؤلف کہتا ہے کہ اس شعر میں علاج کے مقام پر دراصل جوان کا لفظ ہے۔ لہذا فی خوازانہ علمہ۔ ظاہر ہے کہ فروت کے مقابل میں جوان مناسب بھی ہو نہ علاج۔ الغرض الف وصل کے سوا ایسے مقام پر دوسرے حرف کا سقوط ہرگز ہرگز جائز نہیں۔

(۲) الف ہندی۔ یہ الفاظ ہندی کے آخر اور مصرعے کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ اس الف کے ماقبل ہمیشہ فخم ہوتا ہے جب الف گرا ہے تو فتح بحال رہتا ہے اس طرح ے طبع ہے انصاف دوستان سے کہ آنا فرما میں سب زبان سے ۛہ کیا ہے ناخ نے آسمان سے بلند تر تبتہ اس زمین کا ۛہ بیان

اتنا کا الف دوئم گرا ہوا یون۔ کلاتن فِعُولُ فرما فعلن۔ دیکھو اتنا کے نون کا فتح بجالا ہے۔ یا جیسے ۱
آتش خدا نے چاہا تو دریائے شق مین ۲ کو دے جو ابکی بار و رے سے پرے ہوئے پدینا
چاہا ہا کا دوسرا الف سا قح ہوا اور فتح ما قبل بجالا ہوا یون۔ آتش مفعول دان چاہا فاعلاتن۔
یہ الف نظم فارسی و عربی مین نہیں گرتا ہوا اگرچہ کوئی لفظ ہندی آخر الف اس زبان مین
ہوں اور کسی لفظ عربی و فارسی مین نہیں گرتا اگرچہ نظم اردو مین اوسکو لائے ہوں۔ ہان الف
ترکی کے آخر سے یہ الف سا قح ہو جاتا ہوا اگرچہ کسی زبان مین ہو جیسے سعدی ۳ عسل بر سر در
برابر وان ۴ دیکھو سر کا لفظ ترکی ہوا اسکے آخر سے الف گرا ہوا یہ درست ہو کیونکہ اونکے ہان الف
انطرافتہ اور واوانطرافضہ اور تحتانی انطراف کسرہ کے واسطے آتی ہوا یون۔ عسل بر فِعُولن سر و سر
فِعُولن کبراب فِعُولن۔

الف وصل اور الف ہندی کا سقوط واجب نہیں بلکہ جائز ہوا اگر تقطیع مین بجالا رہتے ہوں
تو بجالا کھو یون ۵ تم اگر اشتر کو اسکندر کے ہاتھوں بیچتے ۶ تم اگر اش فاعلاتن ترک سک
فاعلاتن۔ یا بسطح ۷ دزدان خانہ مفلس نخل ید بیرون ۸ یہاں اذکا الف بجالا ہوا یون
دزدان خانہ فاعلاتن۔ یا جیسے ۹ ہم نے اتنا اوسکو چاہا ہو گیا مغرور وہ ۱۰ یہاں سب الف
ہندی بجالا مین یون۔ ہم اتنا فاعلاتن اسکا چاہا فاعلاتن ہو گیا مغ فاعلاتن۔ ہم انکو
الف انطراف حرکت کہتے ہیں۔

(۳) الف جمع افعال عربی۔ صرف زبان عربی مین صیغہ جمع کے بعد جبکہ آخر واو ہوتا ہو
آتا ہو اور تقطیع مین کھا نہیں جاتا ہوا یون ۱۱ صد اہر طرف طوقا طوقا ۱۲ صد اہر فِعُولن
طرف طرف فِعُولن رتوقا طرف فِعُولن رتوقا فِعُولن۔ دیکھو طوقا کے بعد کے الف اوڑ گئے۔ یہ الف
اس واسطے آتا ہو کہ واو عطف اور واو جمع مین اکثر التباس نمود جیسے فاصبر و اصابدا لجزیر
مین اگر الف جمع نہوتا تو فاصبر صیغہ واحد حاضر اور واو جمع عطف کا واو معلوم ہوتا
اس لیے یہ جمع کی نشانی ہے۔

(۴) الف آخر اللفظ عربی۔ یہ بھی لفظ کے آخر لکھا جاتا ہے جب ملفوظ نہیں ہوتا تو تقطیع میں مکتوب نہیں ہوتا ابونصر فرمائی ہے انا چون اتنی والی من ۛ یہاں انا میں الف دوم نہ لکھا جائیگا کیونکہ ان چوان فعلاتن۔ یا جیسے فیضی فیاضی سے کام انا ملح از توشیرین ۛ کامے امفعول ان الحز مفاعلن۔ جب ملفوظ ہوتا ہے تو بحال رہتا ہے یون۔ ۛ انا عبد ضعیف انت معبود ۛ انا عبد مفاعیلن۔ یہ الف شاذ آتا ہے۔

(۵) الف ماقبل حروف قمری۔ اس الف کے بعد ہمیشہ لام ہوتا ہے اور لام کے بعد ان سترہ حروف میں سے کوئی حرف ۛ الف ۛ با ۛ موحده ۛ جیم تازی ۛ حا ۛ حلی ۛ خا ۛ معجمہ ۛ ظا ۛ منقوط ۛ عین ۛ مملہ ۛ غین ۛ معجمہ ۛ فا ۛ قاف ۛ کاف تازی ۛ لام ۛ میم ۛ نون ۛ واو ۛ ہا ۛ ہوز ۛ ایا سے تختانی۔ یہی حروف قمری کہلاتے ہیں۔ ان حرفوں کے ساتھ لام کے پیشتر جو الف ہوتا ہے وہ تلفظ میں نہیں آتا بلکہ الف کے ماقبل کا حرف اپنی حرکت سمیت لام مابعد الف سے جاملتا ہے اور الف تقطیع میں لکھا نہیں جاتا اس طرح ۛ ا خوداوند واحد القمار ۛ ا خوداوند فاعلاتن دو واحد مفاعلن۔ دیکھو واحد کے بعد کا الف لگایا اور ضم مع وال لام القمار سے لگایا۔ یہ الف مخصوص عربی کا ہے۔

(۶) الف ولام ماقبل حروف شمسی۔ اس الف کے بعد بھی لام ہوتا ہے اور لام کے بعد ان حروف آئندہ یا زد بجانہ میں سے کوئی حرف ۛ تا ۛ فوقانی ۛ ثا ۛ ثا ۛ مشائہ ۛ دال ۛ مملہ ۛ ذال ۛ معجمہ ۛ ر ۛ ر ۛ مملہ ۛ ز ۛ ز ۛ معجمہ ۛ سین ۛ مملہ ۛ سین ۛ حجه ۛ صا ۛ مملہ ۛ ضا ۛ ضا ۛ معجمہ ۛ طا ۛ مطبقہ۔ یہی حروف شمسی کہلاتے ہیں ان حروف کے ماقبل ہر دو الف ولام تلفظ میں نہیں آتے اور الف کے ماقبل کا حرف اپنی حرکت سمیت لام کے مابعد والے حرف سے دو حرف درمیانی چھوڑ کر جاملتا ہے اور تقطیع میں وہ ہر دو الف ولام نہیں لکھے جاتے یون ۛ و صبحش ضیا اللہ احمد ۛ دیکھو بیان ضیا کے بعد الف ولام گر گئے اور ضمہ مع حمزہ دال دین سے وصل ہو گیا۔ و صبحش مفاعیلن ضیا ی دودی مفاعیلن۔ یہ الف ولام عربی کے لیے مخصوص ہیں۔

حروف مذکور کے قمری و شمسی کہنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ چاند میں کشش کم ہے۔ حرف قمری کے ماقبل ایک حرف چھوٹا مکر وصل ہوتا ہے بدین وجہ گویا کم جذب ہوا وہ قمری کہلائے یون میں انتخاب بیش زیادہ رکھتا ہے حروف شمسی میں دو حرف چھوٹا مکر وصل ہوتا ہے بدین برہان گویا زیادہ انجذاب ہوا وہ شمسی سے سسلی ہوئے۔ سبحان اللہ حرف کیا ہوئے جبرئیل ہوئے یا نظام شمسی کا مرحلہ ٹھہرا یہ کیوں نہیں کہتے کہ جب القمر پر کچھ ملا تو او میں صرف الف چھوٹا مکر وصل پس جب کاسیل اشل والقر کے ہو وہ الف و لام کے بائیں طرف کے حرف قمری ہیں یون میں جب الشمس پر کوئی لفظ لاؤ تو اس کے الف و لام دونوں چھوٹا مکر وصل پس جب کاسیل و الشمس کا سا ہو تو الف و لام کے بائیں طرف کے حروف شمسی ہیں چلیے فراغت پائی۔

(۷) الف تنوین۔ یہ الف حروف منون کے بعد زبان عربی میں واقع ہوتا ہے اس کے قبل کا نون تنوین تلفظ میں بحالت سکون قائم رہتا ہے اور وہ الف ملفوظ نہیں ہوتا اس طرح سے غالباً مروءت نختہ ماہ ورنہ خواب انقدر نہ باشندے اوسوقت تقطیع میں یہ الف مکتوب نہیں ہوتا یون۔ غالبین مرفاعلاتن۔

(۸) الف عربی ماقبل الف و لام۔ یہ الف لفظ عربی کے آخر میں ہوتا ہے اور اس کے بعد الف و لام بعدہ حروف قمری یا شمسی۔ یہ الف وہاں ملفوظ نہیں ہوتا جیسے وَاَلَا الضَّالِّیْنَ۔ یا جسطو سے براق از قدم خار در راہ سوخت پیہر نہ دم ما سوا اللہ سوخت پیمان۔ سوا کا الف تقطیع میں غیر مکتوب رہیگا یون۔ پیہر فعولن زدم ما فعولن سول لا فعولن۔

(۹) الف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ الفاظ ہندیہ میں نون غنہ سے پیشتر آتا ہے اسکو بعض لوگوں نے اردو میں گرا بھی دیا ہے۔ فقیر کے نزدیک اسکا سقوط مکروہ طبع سلیم کو جیسے زندہ بے بہا جنس ہے تو اہل جان بے مقدور ہے میرے یوسف نہ پیگیا بیان سودا تیرا جب یہ الف گرا ہے تو اس کے ماقبل کا حرف مفتوح فقط بحال رہتا ہے اور یہ الف و نون تقطیع میں کلمے نہیں جاتے یون۔ سی ہ سودا فعلاتن۔ بیان کی ماے ہو زبجائے عین فعلاتن کے متحرک گئی اور اس کے

بعد الف و نون ساقط ہو گئے۔ یا جس طرح امانت سے یہاں گرہ کھل گئی دل کی وہاں لگی ہوئی
لب نازک سے صدا آنے لگی بس کی پیمان بھی وہاں کے الف و نون و نون گر گئے
یون۔ وہ آگیا فعلاتن۔

۱۱

(۱) واو عاطفہ۔ وہ دو عربی یا فارسی کلموں کے درمیان آتا ہے دو کلمہ ہندی یا ایک کلمہ ہندی
اور ایک کلمہ زبان دیگر کے مابین اسکا لانا قواعد دو سے جاہل بن جاتا ہے۔ اس واو کے مقابل پیشہ
ضمہ ہوتا ہے جب یہ ضمہ خوب کھینچا نہیں جاتا تو واو عاطفہ مفقود نہیں ہوتا میر عبد الجلیل و اسطی بکری
سے من و این رتبہ از بجا لیکن پے مور پروردہ سلیمان ست پے او سوقت تقطیع میں بھی کھینچا
جاتا۔ یون۔ من ہی رت فعلاتن۔ او جب ضمہ کا اشباع ہوتا ہے تو وہ مفقود اور تقطیع میں مکتوب
ہوتا ہے یون سے من و جہر و دامن و آتش پے منوچ فعلون ریو دا فعلون منوا فعلون تشہ
فعل۔

(۲) واو بیان ضمہ۔ یہ لفظ کے آخر میں ہوتا ہے اس کے مقابل پیشہ ضمہ اور فارسی وار دو دونوں
زبانوں میں اور معروف و مجہول دونوں طرح آتا ہے۔ جب اس کے مقابل کا ضمہ کھینچا جائے تو مجہول
کہ واو ساقط ہو گیا جیسے سیفی سے ہجو تو کو در دوسرا دیگرے پے بیان۔ چو۔ تو۔ دو۔ تینوں
کے واو گر گئے یون۔ چچ کو مفتعلن در دوسرا مفتعلن۔ یا جیسے سے مکوم سے ہو محبت تو وہاں
یار و چلو پے بیان۔ کو۔ ہو۔ تو۔ یار و کے چاروں واو گر گئے جب کہ مصرعے کو رمل مجہول
میں پڑھایوں۔ تم کہ سے فاعلاتن محب بت فعلاتن تو ہا یا فاعلاتن ریلو فعلن۔ او جب اسکا
ضمہ مقابل اشباع کیا جائے تو ہا نہ کہ واو کا سقوط نہیں ہوا جیسے سے بد و گنم کہ شکی یا عبیری
کہ از بوسے دلا ویز تو ستم پے بیان بد و کا واو مجہول در بو کا واو معروف دونوں تقطیع میں
رہے اور نگرے یون۔ بد و گنم مفاعیلن ہک از بویے مفاعیلن۔ یا جیسے بحر سے آئے کی
شکل دل کو چاہیے ضبط بکا پے قلب میں دریا بھرا آ نکھ میں آنسو نہیں پے بیان۔ کو کا واو مجہول

اور آئسو کا واو معروف بسبب شباع ضمہ ماقبل دونوں تقطیع میں بحال رہے یوں شکل دل کو
فاعلاتن اک مے ۱۱ فاعلاتن سو نہیں فاعلات -

(۳) واو صرح ضمہ - یہ واو تصریح کرتا ہے کہ اسکے ماقبل ضمہ ہے بعضوں نے اسکو معدولہ کہا ہے۔
یہ لفظ کے درمیان میں اور ہر تہ زبان میں آتا ہے اور اکثر ملفوظات نہیں ہوتا جب طح ۱۵ اور صحن
انگوزہ والے او لو العزم ۱۶ اسکے ماقبل کا حرف بحرکت ضمہ متحرک ہو کر واو تقطیع میں لکھا جائیگا
یوں - اور ہر ان مفاعیلن گزہ والے مفاعیلن ال عزم مفاعیل - یا جیسے بحر کفوی ۱۷ آخر
تو کبھی پوچھنے والا کوئی ہوگا ۱۸ ہر بار یہ کیا کہتے ہیں فریاد کریں آپ ۱۹ بیان کوئی کا واو تقطیع میں
نہ لکھا جائیگا یوں - آخرت مفعول کبی پوچھ مفاعیلن نو الاک مفاعیل می ہوگا مفعولن - اور جب
ملفوظ ہوتا ہے تو سا قطنین ہوتا اسطرح ۲۰ آج بھی کل کی طرح برق نہ آیا کوئی ۲۱ بیان کوئی کا
واو سلامت ہے یوں - کوئی فعلن -

(۴) واو مخلوطی - یہ الفاظ ہندیہ کے واسطے خاص ہے۔ درمیان لفظ حرف مضموم کے بعد آتا ہے
بعد اس واو کے ہمیشہ الف ہوتا ہے اسکے ماقبل تھوڑی ضمہ کی اور زیادہ فتح کی ہوتی ہے بلکہ کبھی
علی العموم اسکو فتح کے بعد بولتے ہیں - الغرض یہ واو ضمہ اور فتح کو چھوٹا ہوا مفتوح زبان سے
ادا ہوتا ہے اور خود ملفوظ نہیں ہوتا جیسے بحر ۲۲ معشوق کیا بیگنا بناوٹ سے خشک مغز ۲۳ اک سنگ
ہر جو کاٹ کی پتلی سنو گئی ۲۴ بدین صورت اسکے ماقبل کا حرف متحرک اور مابعد کا الف ساکن تقطیع
میں لکھا جائیگا اور واو سوانگ کا غیر مکتوب ہو گا یوں - اک ساگ مفعول - یو نہیں اگر نری میں
گواڈ روٹ یعنی چار پایہ -

(۵) واو شہام ضمہ - یہ واو صرف زبان فارسی میں خالص مفتوح یا کسور کے بعد آتا ہے اور ہر
اسمین ضن کی بڑی ہے جیسے ۲۵ خوش بود خواب و خور خواہ خوش ۲۶ تقطیع میں یہ واو مکتوب
و محسوب نہیں ہوتے اور واو مخلوطی کی طرح انکے ادھر ادھر کے حروف کتبہ تقطیع ہوتے
ہیں یوں - خوش بود فا فاعلاتن بحرے فا فاعلاتن بحریش فاعلات - نصیر المحققین نے معیار میں

دو مقام پاس واوکوا در کبھی بتایا ہے۔ اول غین مکسور کے بعد جیسے در غوثیش بقافیہ در ویش
و معنی در ویش۔ دوم کاف عربی مفتوح کے بعد جیسے کوس بمعنی شخص واحد بقافیہ بس۔ مگر زبان
باستانی مین مین اور نادر مین۔ اور ان پر حکم واو اشہام ضمہ ہوگا۔

(۶) واولین۔ اس واوکے ماقبل ہمیشہ فتح ہوتا ہے اور در میان لفظ اور آخر لفظ اور ہر تہ زبانی
میں آتا ہے۔ عربی و فارسی مین تو کبھی یہ واو ساقط نہیں ہوتا جیسے ۱۔ لاجول ولا قوۃ الما بائو
مین لاجول مفعول۔ اور جیسے ۲۔ گندم از گندم بر وید جو رجو ۳۔ از مکافات عمل غافل مشو ۴۔
مین جو رجو فاعلن۔ اردو مین جب در میان لفظیہ واو آتا ہے تو اکثر یہ ہے کہ ملفوظ پر ساقط نہیں ہو
جیسے ۵۔ یہ کوشلا کا ہے سب مکر اور فن ۶۔ کہ بیشک سوت کی ہو سوت دشمن ۷۔ یہاں کوشلا اور
سوت کے واو در میان بیجاں مین یون۔ کیونشل لامفاعیلن، کہے شک سو مفاعیلن مکی ہو سو
مفاعیلن دشمن فاعلن۔ لیکن کبھی اس واو در میان کی کو بغیر ملفوظ کیے ہوئے بھی کہنا جائز تھا اور
اب بھی خال خال نظر آتا ہے بجز صورت تقطیع مین مکتوب نہ ہوگا جیسے منشی امیر سلمہ ۱۔ لم لیدہ اور
ولم یولد کلام اللہ کا ۲۔ یہاں اور کا واو در میان نہ کھا جائیگا یون۔ لم لیدہ فاعلاتن اور ولم یولد
فاعلاتن۔ یا جناب غالب ۳۔ مجھ کو دیکھو تو ہوں بقید حیات ۴۔ اور چھ ماہی ہوسال مین
دوبار ۵۔ ارچاہی فاعلاتن۔ یا خواجہ وزیر ۶۔ مصطفیٰ کے واسطے اور مرتضیٰ کے واسطے ۷۔
واسطے ارفاعلاتن۔ یا مرزا ممدی قبول ۸۔ اجل آنیکا ڈر ہے اور نہ کچھ خطرہ فنا کا ہے ۹۔ جسے سب
نیستی سمجھے ہوئے مین عین ہستی ہے ۱۰۔ اجل انے مفاعیلن کدڑ ہے اور مفاعیلن۔ اب اکثر یہ یہی ہے
کہ اس واوکول ملفوظ کرتے مین (اور) کو بروزن طور کہتے مین ناسخ ۱۱۔ منہ کے سامان یکتی
آپیدا ۱۲۔ اور باران کرتی ہے پیدا ۱۳۔ او سوقت تقطیع مین ساقط نہیں ہوتا یون۔ اور بار ارفاعلاتن۔
جب لفظ کے آخر میں یہ واو آتا ہے تو اردو مین اکثر ملفوظ ہی ہوتا ہے جیسے ۱۴۔ آٹھ نو دس ہوئے
بس انشا بس ۱۵۔ او سوقت تقطیع مین بھی کمال رہتا ہے یون۔ ۱۱۔ اٹ نو دس فاعلاتن۔ اور کبھی ملفوظ
نہیں کرتے یون ۱۶۔ سات سو کل آئے سوار اس طرف ۱۷۔ او سوقت تقطیع مین بھی مکتوب

نہیں ہوتا یون۔ سات سکل منقلن۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسا سقوط قبیح ہے۔

(۷) واو ماقبل الف ولام عربی۔ اس واو کے بعد الف ولام ہوتا ہے اور ان دونوں کے بعد حرف قمری یا شمسی جیسے دبیرے بس ذوا بجنح صاف دھوئیں سے نکل گیا پد یہ واو ماقبلین نہیں آتا اور اسکے ماقبل کا حرف مضموم واو والف کو چھوڑ کر لام سے جاتا ہے اور واو والف دونوں تقطیع میں غیر مکتوب ہوتے ہیں یون بس ذریعہ مفعول نوح صاف فاعلات۔ یا جس طرح سعدی شنیدم کہ ذوالنون بدین گریخت پد یہاں بھی واو غیر ملفوظ ہے اور اسکے ماقبل کے حرف مضموم نے واو والف اور لام تینوں حروف چھوڑ دیے اور نون سے جالما ایسے کہ یہاں الف ونون حرف شمسی کے ماقبل تھے۔ الغرض یہ غیر ملفوظ ثلثہ تقطیع میں لکھے جائینگے یون۔ شنیدم مفعول کذن نو فعلن۔ یہ الفاظ عربیہ کے واسطے خاص ہے۔

(۸) واو معروف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ واو نون غنہ سے پیشتر آتا ہے اس واو کا سقوط ہندی الفاظ میں جائز ہے۔ جب ساقط ہوتا ہے تو اسکے ماقبل کا حرف مضموم کرن کے حرف تحرک کے مقابل بحال رہتا ہے جیسے میر وزیر صباے توسن طبع کو کرتا ہوں میں کوڑا کیا پد اس وقت یہ واو مکتوب تقطیع نہیں ہوتا یون۔ تو سنے طب فاعلاتن مک کرتا فاعلاتن کوڑا فاعلاتن۔ دیکھو ہوں کا واو تقطیع سے اوڑ گیا۔ اور جب ملفوظ ہوتا ہے تو ساقط نہیں ہوتا جیسے ناسخے میں ہوں غلام شاہ رسل کے وزیر کا پد یہ واو یہاں تقطیع میں بحال ہے یون۔ موہن مفعول۔ یہ واو الفاظ ہندیہ ہی میں گر گیا۔

(۹) واو مجہول ماقبل نون غنہ۔ فقط زبان ہندی میں نون غنہ کے ماقبل واو مجہول آتا ہے کبھی یہ واو اور نون جمع اسم کی علامت ہیں۔ جب ملفوظ نہیں ہوتے تو تقطیع میں مکتوب نہیں ہوتے جیسے رندے بھر بھر دیا ہے موتیوں سے سنہ دوات کا پد بیان موتیوں کے واو اور نون دونوں اوڑ گئے یون۔ بربر و مفعول یا ہ موت فاعلاتن یسے مہد معاعیل۔ اور کبھی علامت جمع فعل بنکر بھی گرتا ہے جیسے ناسخے بدلائل ہوا ہے ثابت یون پد متضرر ہوں آپ

غیر بھی ہون + یہاں پہلے (ہون) کا واو اور نون غیر ملفوظ ہو کر تقطیع میں لکھا جائیگا کیونکہ مستقر ر فعلاتن ۱۰ اپ غمی مفاعلن جب یہ واو ملفوظ رہتا ہے تو اسکا نون تقطیع میں لکھا نہیں جاتا اور حکیم درمیان مصرع کے واسطے ہر واو وہ در حالت تقطیع بحال رہتا ہے جیسے شیخ امان علی سحر لکھنوی ۵ تم کو جی بھر کے نہیں دیکھنے پاتے عاشق + آنکھ کا لون پہ بھسپتی ہو نظر انون پر + یہاں گا لون اور ر انون کے واو سلامت رہیں گے کیونکہ اک گ کا لون فاعلاتن پہ پستی فعلاتن ہنظر ر فعلاتن نو پر فعلن۔ یا جسطح ناخ کے شعر کے دوسرے (ہون) کا واو قائم تقطیع ہے۔

(۱۰) اولین ما قبل نون غنہ۔ یہ الفاظ ہندیہ کے واسطے خاص ہیں اس واو کے پیشتر فتح ہوتا ہے اور واو کے مابعد نون غنہ۔ بعض الفاظ میں اقل یہ واو ملفوظ نہیں ہوتا اور اس کے بعد کا نون بھی غیر ملفوظ ہوتا ہے اور واو کے ماقبل کا فتح بحال رہتا ہے جو مع حرف جسطح ۵ یونین پونچتے ہی پونچیکا ہاتھ پونچتے تک + ابھی تو اوٹلی ہی پکڑی ہی آستین کے عوض + بیان پونچتے اور پونچیکا اور پونچے کے واو دونوں ساقط ہو گئے یون۔ یہی بیچ مفاعلن تہ پہچے فعلاتن گمات پہ مفاعلن چے تک فعلن۔ لیکن اکثر یہ واو ملفوظ رہتا ہے اور یون درمیان مصرع غیر ملفوظ جیسے نگین ۵ گون پر اپنی دوست ہو جاتے ہیں سب + او تو تقطیع میں بھی لکھا جاتا ہے یون۔ گو پر اپنی فاعلاتن۔ یا جیسے سحر ۵ اب دیکھنے کی گون ہے نہ دکھلانے کے قابل + اب دیکھ مفعول کی گوہ مفاعیل۔ الفاظ عربی و فارسی میں اس واو کے بعد نون غنہ ہرگز نہیں آتا آتش نے اس تعدی کا ارتکاب کیا ہے یون ۵ خال مشکین دل فرعون یہ بیضیاں وہ رخ + یہاں لفظ فرعون کا نون باوجودیکہ عربی ہو غنہ ہو کر تقطیع میں ساقط ہو گیا یون۔ خال مشکلی فاعلاتن دل فرعو فعلاتن یہ بیضیاں فعلاتن ہو رخ فعلن۔ مگر بنے ایسا رسالہ عبدالواسع ہانسوی میں ایک جگہ بیان سیاقۃ الاعداد میں آیا ہو گا قال ۵ اگر زہفت زمین سوے ہشت خلد آید + زندہ سپہر بہ وہ کون خبر ہند

با تو ہیج نسبت نیست و یہاں آذری کی تختانی بغیر الف با بعد گری ہو یوں۔ بتان ۱۱ مفاعلن
 ذر را با فعلاتن۔ ایسا ہی ہننے ایک شعر میں اور پایا ہو خاقانی سے خاقانی عیداً و خلواتان
 بہرین جو د و ہر کار کز خداے بنجو اہر روا شود و یہ شعر شاہ توران کی مثنوی میں ہے اس لیے
 یا سے خاقانی کا سقوط ہوا ہو یوں۔ خاقان مفعول عیدام فاعلات۔ والکنا کز کلا کلام
 (۲) یا سے عربی ماقبل الف و لام۔ یہی لفظ عربی کے آخر میں واقع ہوتی ہو اسکے بعد ہمیشہ
 الف و لام بعدہ حرف قمری یا شمسی آتے ہیں اور تختانی ملفوظ نہیں ہوتی بلکہ اسکے ماقبل کا حرف
 کمسو قمری مین لام سے اور شمسی مین ما بعد لام سے جاتا ہو اور یا سے مذکور ساقط ہو جاتی ہو
 جیسے واقع محوم مگر امی سے سرور و شہادت و شہادت در باغ و میکند مید ادا سجدہ ربی
 الاعلیٰ و یہاں ربی کی تختانی نہ لکھی جا سکی یوں۔ میکند بے فاعلاتن و ادا سجدہ ربی
 فعلاتن یا جیسے ناد علیاً مظهر العجا کتب و کنا غونا لک فی التوائب و ناد علی مفعولن مین نظر
 مستفعل عجایب مفاعلن و تجمہ عوم فاعلن نل لک فن مفعولن نوایس مفاعلن۔ یہاں نی کی تختانی سا
 ہوئی۔ یہ شعر جز سدس بنجون مطبوعی مین ہو اور ایک ہی شعر ہو۔ یونین تقو الف مقصورہ کا بھی سمجھ لو جیسے عالی
 شیرازی سے و زجالات است فتح الیال صدی اربعین۔ یہاں صد کا الف مقصورہ ساقط ہو گا یوں۔ یاں صد فاعلا
 (۳) یا سے آخر الالف ہندی۔ یہ تختانی الفاظ ہندیہ کے آخر معروف و مجہول نظم اردو میں
 آتی ہو۔ جب ملفوظ نہیں ہوتی تو اسکے ماقبل کا کسرہ بحال رہتا ہو جیسے جناب برجہ شاہوں
 کا سر خراج ہو پاؤں کی جوتی تاج ہو و عشق مین کسا راج ہو کونایہ دیا ہو و یہاں (کی) او (جوتی)
 کی تختانی معروف ساقط ہوگی یوں۔ پاؤں کو مفعول تملج ہو مفاعلن۔ یا جیسے سحر محوم سے
 سر ملک کاٹ کے ساتی کے قدم پر رکھ دین و رہن ہو جانے دو کیا ہو مین و ستار کا خوف و
 بیان (کے) اور (ہو جانے) کی یا سے مجہولہ ساقط ہوگی یوں۔ سر ملک کا فاعلاتن ملک ساتی
 فعلاتن و رہن ہو جا فاعلاتن مذکا ہو فعلاتن۔ اگر یہ دونوں تختانیان ملفوظ ہوں تو ساقط
 نہ ہوگی جیسے ذوق بے چین محو آشکارا ہلو کسکی سا قیا چوری و خدا کی گزینین چوری تو بھر

بندے کی کیا چوری؟ یہاں ایک یا بے معروف کے سوا سب معروف تختانیان تقطیع میں بحال ہیں یون۔ پیسے جو افعاعیلن نکاراہم فاعیلن کسکی سامفاعیلن قیا چوری ^{مفعول} تھا خدا کی گرفت فاعیلن نہی چوری فاعیلن ت پر بندے فاعیلن لگا چوری فاعیلن۔ یا جیسے سحر مروج سے وہ کھڑے ہیں چین میں نرگس کے؟ ایک پتلی ہوا و ہزار آنکھیں؟ وہ کھڑے کر فاعلاتن۔ دیکھو یہاں یا بے مفعول تقطیع میں بحال ہے۔

(۴) یا بے لین ہندی۔ یہ الفاظ ہندی کے آخر اردو زبان میں آتی ہر اسکے ماقبل ہمیشہ فتح ہو تا جو جب ملفوظ نہیں ہوتی تو تقطیع میں غیر مکتوب رہتی جیسے سید محمد خان زندے شان ارفع ہی تری مرتبہ اعلیٰ تیرا تو ہر کیا کوئی نانی نہیں تھا تیرا؟ یہاں ہر کی تختانی دونوں مصرعون میں لکھی نجائیگی یون۔ شان ارفع فاعلاتن ہ تری مفعلاتن + تو ہر کیا فاعلاتن۔ اور جب ملفوظ میں آئیگی تو تقطیع میں سلامت رہ جائیگی جیسے صغر علی خان نسیم دہلوی سے آپ پنہان ہوا اگر جلو سے دکھاتی ہر ہمارا؟ یہاں ہر کی تختانی دو جگہ بحال ہے یون۔ آپ پنہا فاعلاتن ہوا اگر جل فاعلاتن دے دکاتی فاعلاتن ہر ہمار فاعلاتن۔

(۵) دو یا بے ہندی۔ تختانی بعد تختانی جب اردو میں آتی ہے تو پہلی متحرک اور دوسری ساکن ہو جاتی ہے۔ یا بے اول ہمیشہ ملفوظ رہتی ہے اور رسم میں کبھی و سکے عوض ہمزہ لکھا پڑھا جاتا ہے جیسے کوئی اور کبھی یا بے تختانی جیسے دوڑیے۔ رہی یا بے دوم وہ کبھی کبھی ملفوظ نہیں ہوتی ہوا و سوقت تقطیع میں بھی مکتوب نہیں ہوتی جیسے زندے حفا شرک کوئی نہیں تیری ذات کا؟ یہاں کوئی کی تختانی دوم سا قحط ہوگی اور اول بشكل و تلفظ تختانی متحرک قائم رہیگی یون۔ حق قاش مفعول۔ ایک کوئی فاعلاتن نہی تیر فاعیلن ذات کا فاعلن۔ یا جیسے صغر مروج سے دل جانے آپ جانیے بنے اوٹھایا ہاتھ؟ اپنا قدم تو بیچ سے جاننا نکل آیا؟ یہاں جانیے کی تختانی دوم سبب عدم ملفوظ سا قحط ہوگی اور اول بحالت حرکت قائم رہیگی یون۔ دل جان مفعول آپ جان فاعلاتن ہی ہم نے افعاعیلن مائے ہات فاعلاتن

اگر یاے دوم ملفوظ ہوگی تو ساقط نہوگی جیسے عرم حرم ے سب زمینین مین نمی شمرنے لفظ نے ۛ احو حرم نمی انداز کا دیوان نیا ۛ بیان مصرع اول مین سب جگہ (نے) کی تختانی دوم بحال ہیگی بحالت سکون اور اول شکل و تلفظ تختانی متحرک لکھی جائیگی یون۔ سب زمی نے فاعلاتن ہن بی شیخ فاعلاتن رن یے لف فاعلاتن نغن یے فعلن۔ یا جیسے استاد ے پھر پش جرات دل کو چلا ہر عشق ۛ سامان صد ہزار نکدان کیے ہوئے ۛ بیان کیے کی تختانی دوم بحالت سکون قائم تلفظ ہوا اور اول بحالت حرکت بحال یون۔ سامان مفعول صد ہزار فاعلاتن نکدان مفاعیل یے ہویے فاعلن۔ کبھی بطور شاؤ اس تختانی دوم کو الفاظ عربیہ مین بھی گرایا ہر جیسے جناب بحر ے کوٹے ہن طلانی رنگ و ۛ اس سونے کو بار بار کا ہو ۛ بیان طلانی کی تختانی دوم تقطیع مین غیر مکتوب ہوگی یون۔ کوٹہ مفعول طلایر مفاعلن گوالے فعلن۔ رشیدی مین طلا کو ہندھی معرب بتایا تو بد حجت ہم طلانی کو اردو کہیں گے اور شاؤ مین یہ تختانی داخل نہ رہیگی۔

(۶) سیاے تختانی ہندی۔ کبھی ہندی مین متوالی تین تختانیان آتی ہن۔ اول لف یا دوا ساکن کے بعد آتی ہوا و متحرک رہتی ہوا و بجز ہمزہ بولی جاتی ہر۔ دوم فقط متحرک سوم ساکن۔ جیسے سنائیے اور دکھائیے بروزن مفاعلن یا کھوئیے اور سوئیے بروزن فاعلن اول و دوم تختانی ہمیشہ بحال خود متحرک و ملفوظ رہتی ہر۔ رہی یاے آخر یعنی سوم وہ اکثر ملفوظ نہیں ہوتی جیسے خواجہ وزیر ے سرمرا کاٹ کے پتہ لیکھا ۛ کسکی پھر جھوٹی قسم کھائیگا ۛ اوسوقت تقطیع مین نہیں لکھی جاتی یون۔ ییکا فعلن یا جیسے ے روئیے کیون کھوئیے کیون جان کو ۛ بحر سرع مین اسکی تقطیع کرو تو بیان بھی تختانی سوم ساقط ہوگی یون۔ رہی کو فاعلن کوئی کیون فاعلن جان کو فاعلن۔ اور اکثر ملفوظ رہتی ہر جیسے میر وزیر صبا ے عاشقون کی پھٹ پھٹ کہہ پھٹائیے ۛ یہ جھانجون کی تھن جھن کہ جھٹائیے ۛ بیان تختانی سوم بھی ملفوظ رہیگی اور تقطیع مین مکتوب یون۔ کپٹ مفاعلن سی یے فعل ۛ کچن مفاعلن

می یے فعل۔ یا جیسے اطہرے جائیے جائیے فعل ماضی ہا ہی یہ جان فاعلاتن می یے خدا مفعول
یا جیسے مثال دوم کو رمل میں تقطیع کرو یوں۔ روی یے کو فاعلاتن کو ی یے کو فاعلاتن
جان کو فاعلن۔

(۷) یاے تختانی مخلوطی۔ یہ تختانی الفاظ ہندیہ کے مابین حرف کسور کے بعد آتی ہو۔ اس
تختانی کے بعد ہمیشہ یا الف ساکن ہوتا ہو اس صورت میں اسکے ماقبل تھوڑی کسرے کی ہو
اور ابجد بہت فتنے کی ہو ہوتی ہو اور دونوں فقہ و کسرہ کے درمیان یہ تختانی مخلوط ہو کر نکلتی ہو
اور خود ملفوظ نہیں ہوتی اس طرح کیا کیا نہ میرے دھیان میں تھا پیاس کا خیال ہے
حالت میں اسکے ماقبل کا حرف متحرک و ابجد کا الف ساکن تقطیع میں لکھا جاتا ہو اور یہ تختانی
غیر مکتوب رہتی ہو یوں۔ کا کان مفعول میر دان فاعلاتن متا پیاس مفاعیل کا خیال فاعلاتن
بیان کیا کیا اور دھیان اور پیاس چاروں کی تختانیان ساقط ہوئیں۔ یا اس تختانی کے
بعد و او ساکن ہوتا ہو اس صورت میں یاے مذکور کے ماقبل تھوڑی کسرے کی ہو اور ابجد
بمجاورہ دہلی ضمہ معروف کی ہو اور مجاورہ لکھنؤ ضمہ مجہول کی ہو ہوتی ہو اور درمیان میں یہ
تختانی کسرے اور ضنے کو چھوٹی ہوئی نکلتی ہو اور خود وہاں ملفوظ نہیں ہوتی اس طرح میں
کیون کہوں وہ غیرے کیونکہ خفا ہوئے ہے اس صورت میں اسکے اول کا حرف متحرک و آخر
کا حرف ساکن یعنی وا لکھا جاتا ہو اور خود یہ تختانی تقطیع میں مکتوب نہیں ہوتی یوں۔ کو کو
مفعول ہو وغیرہ فاعلاتن سکو کرخ مفاعیل فاسیے فاعلن۔

(۸) یاے عربی و فارسی مستعملہ اردو۔ زمانہ شیخ ناسخ و خواجہ آتش تک الفاظ عربیہ و فارسیہ کے
آخر کی تختانی کو بغیر الف وصل بھی گرا دینا جائز تھا بلکہ اب بھی خال خال جائز ہے جس طرح ناسخ
سے قمری ہر تیرے گھر کے گرد اسے سرو ہے دوسرے اطلاق حلقہ ہر در کا ہے بیان قمری کی تختانی
تقطیع میں ساقط ہوگی اور کسرہ ماقبل یا بحال رہے گی یوں۔ قمر ہوتے فاعلاتن رگر گرو فاعلن
وے سرو فاعلن۔ یا جیسے آتش سے خونریزی جس قدر کہ ہو اس سے عجب نہیں ہے آتش

فراق یار پر ہونے کا بیان بھی خوریزی کی یاے آخر سا قسط القطع ہو اور کسرہ ماقبل بحال یون
خوریز معقول جس قدر رک فاعلات ہ اس سے مفاعیل جب نہیں فاعلات۔ اب اکثر فصحا
یاے معروف کے سقوط سے احتراز کرتے ہیں اور حق پر ہیں۔ کیونکہ یہ تختانیان جس زبان کی ہیں
وہاں تو گری نہیں پھر ہم اسکے گرانے والے کون۔

(۹) یاے معروف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ تختانی ہندی الفاظ میں نون غنہ سے
ماقبل آتی ہو اسکا سقوط جائز ہو۔ جب یہ گرتی ہو تو اسکے ماقبل حرف کسور بحال رہتا ہو جیسے
نہیں رہتی تری کسی برہنہ خشک کرتی ہو کپڑے دم بھر میں عدم تلفظ کے سبب
تقطع میں (نہیں) کی تختانی لکھی بنجائی یون۔ ن ہ رتی فعلات تری کسی مفاعیل برہن
فعلان۔ جب ملفوظ ہوتی ہو تو تقطیع میں بھی بحال رہتی ہو جیسے بحر وصل نہیں نہیں سہی
بوسہ ہی دیکھ کے کوئی ہ پھول نہیں تو نکھڑی صدقہ گلے کے مار کا بیان برہنہ کی یاے
معروف تقطیع میں سلامت رہیگی یون۔ وصل نہیں مفتعل نہی سہی مفاعیل + پول نہی مفتعل
یہی حال یونہیں اور کہیں اور ہیں تھیں وغیرہ کہ جب انکی تختانی ملفوظ ہوگی تو سا قسط القطع ہوگی
جیسے میں رہ جائیے چائی ہو گھٹا ساون کی بیان میں کی تختانی دوم سبب تلفظ
ساقط ہوئی یون۔ سی و رہا فعلات۔ اور جب ملفوظ ہوگی تو تقطیع سے نگرانی جیسے استاد
ہر ایک بات میں کہتے ہو تم کہ تو کیا ہو تھیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہو بیان تھیں کی تختانی
ملفوظ میں اگر تقطیع میں ساقط ہوئی یون۔ تھی کہو مفاعیل کی انداز فعلات ز گفتگو مفاعیل
کا ہو فعلن۔

(۱۰) یاے لین ماقبل نون غنہ۔ یہ بھی حاصل الفاظ ہندی میں آتی ہو اس تختانی کے بیشتر
فہم ہوتا ہو۔ جب یہ یاے مدینہ ملفوظ نہیں ہوتی تو تقطیع میں لکھی نہیں جاتی اور اسکے ماقبل کا
حرف مفتوح بحال رہتا ہو بانوں غنہ وہ بھی غیر مکتوب ہوتا ہو جیسا کہ آئندہ نون غنہ کے
بیان میں اسکا ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ جیسے آتش حب آس میں دم بھرتا ہوں

تیری آشنائی کا پند نہایت غم جو اس قطرے کو دریا کی جدائی کا پند بیان (مین) کی تختانی مع نون
تقطع سے ساقط ہوگی اور یہ ملفوظ ماقبل بحال رہیگا یون۔ جیسا باسما فعیلین مدم برما فعیلین
یا جسطح اسیرے مہر و مہ کرتے مین سجدہ صبح و شام اللہ کا پند بیان (مین) کا وہی حال ہو جو مین کا
ہوا تھا یون۔ مہر و مہ کر فاعلاتن تے ہ سجدہ فاعلاتن۔ دیکھو بیان ہائے مفتوح ماقبل صرف
بحال رہی۔ اور جب یہ ہائے ملینہ ملفوظ ہوتی ہو تو بحالت سکون بحال رہتی ہو اور اسکے بعد نون
غنے درمیان مصرع اور جاتا ہو جیسے خواجہ وزیرے ہوں وہ پیاسا اشک بھر کر اپنی آنکھوں مین
پیون پند ہاتھ پھیلاؤن نہ مین آب بقا کے واسطے پند بیان مین کی تختانی مصرع دوم مین
ملفوظ ہو کر مع حرف مفتوح قبل تقطیع مین قائم ہو اور نون غنے غیر مکتوب یون۔ ہات پولا فاعلاتن
و دونو فاعلاتن۔ یا جیسے جناب بحرے کسی کے منہ سے نہ نکلا یہ میرے دفن کے وقت پند
کہ خاک ڈالو نہ انہرے مین نہائے ہوئے پند بیان مین کی تختانی بحال رہیگی یون۔ کہ خاک ڈالو افعلن
لن ر پند فاعلاتن ہی ہو نہما فععلن۔

(۱۱) ہائے مجہول ماقبل نون غنے۔ اس تختانی کو بھی زبان اردو سے خصوصیت ہو۔ اسکے قبل
ہمیشہ کسرۃ مجہولہ ہوتا ہو اور بعدہ نون غنے۔ مابین مصرع اسکا نون زبان پر نہیں آتا اور یہ تختانی
کسی قسم کی ہوتی ہو اور جب ملفوظ نہیں ہوتی تو تقطیع مین بھی مکتوب نہیں ہوتی جیسے جمع اسکا
مؤنث کی علامت۔ اسیرے آنکھیں بیکار مین دیکھیں جو نہ صورت تیری پند بیان (آنکھیں)
کی تختانی غیر ملفوظ ہو کر ساقط ہوگئی اور حسب معمول نون غنے بھی یون۔ اک بیکافا فاعلاتن۔
یا جیسے جمع افعال کی علامت۔ شرف لکھنوی ۵۔ وہ اگر جہانگیر جہر و کے سے تو اتنا پوچھو
بستر اپنا پس دیو اگر کروں یا نہ کروں پند بیان جہانگیر کی تختانی تقطیع مین بسبب عدم تلفظ
غیر محسوب ہوگی یون۔ وہ اگر جہانگیر فاعلاتن کہ جہر و کے فعلاتن۔ یا جیسے نسخ ۵ نخلین تا
ماندگی سے جسکے بدن پند پائین قوت حواس مردوزن پند بیان نخلین اور پائین کی ہائے
تختانی و نون غنے غیر ملفوظ ہو کر ساقط مین یون۔ نخل تا فاعلاتن۔ ہائے قووت فاعلاتن۔

یا جیسے یا ونون نسبتی سے آتے ہیں وہ چودھویں پندرھویں دن ۛ بروزن منقطع
منقطع فاعلن۔ یہاں چودھویں اور پندرھویں کی تختانی ونون غیر ملفوظ و غنہ ہونے سے
تقطع میں غیر مکتوب ہونگے یوں۔ اات ہ وہ منقطع چودہ پن منقطع درودن فاعلن کسی
وہ تختانی ونون دونوں صلی ہیں اور غیر ملفوظ ہو کر قطع میں غیر محسوب ہوتے ہیں جیسے امانت
سے صحرائیں کہ دریا میں زمین پر کہ فلک پر ۛ موجود ہر پانچ زمین تیرے نشان کا ۛ یہاں
میں کی تختانیان ہر جگہ لکھی جائیگی یوں۔ صحرا م مفعول کہ ریام مفاعیل۔ کبھی بریائے
تختانی ونون مجرور کے آخر میں ہر کام کرتے ہیں اور غیر ملفوظ ہو کر محسوب قطع نہیں ہوتے
جیسے نسیم شہری سے محمودہ دائیں بائیں دلبر ۛ یہاں دائیں بائیں کی یا سے دوم نون
سمیت لکھی جائیگی اور ونون کی یا سے اول مکتوب ہوگی یوں۔ محمودہ مفعولن دائی یا
فاعلن سی دلبر فعلن۔ اور جب اسطرح کی تختانیان ملفوظ ہوتی ہیں تو قطع میں محسوب ہوتی
ہیں جیسے میر وزیر صبا سے اعرش تری عنایتیں ہیں ۛ یہاں تختانی جمع مؤنث کی علامت
بحال ہر اور ونون غنہ سا قویوں۔ اعرش مفعول تری عنایتیں سے ہیں مفاعیل۔ یا سے
سے کیا کرین کیا نہ کرین عشق میں جی چھوٹا ۛ یہاں تختانی جمع افعال کی علامت بحال دو
جگہ بحالت سکون ہر اور ونون غنہ غیر مکتوب یوں۔ کا کرے کا فاعلاتن مکرے عشق فعلاتن۔
ایسے سے بارھویں تیرھویں برس میں ہیں ۛ یہاں یا سے نسبتی سلامت اور ونون غنہ
نسبتی غیر مکتوب ہوں۔ بارو سے تے فاعلاتن رو سے برس مفاعلن۔ یا جیسے شیخ محمد جان
شاد سے برگ گل ہو کہ بوے گل اعرشاد ۛ جو ہر اس باغ میں پریشان ہر ۛ یہاں (میں)
کی تختانی اصلی بحالت سکون بحال اور ونون غنہ غیر مکتوب ہو گا یوں۔ جوہ اس با فاعلاتن
غنہ پرے مفاعلن شاہر فعلن۔ یا جیسے سے آتا ہر چین وہنے نہ بائیں کسی طرح ۛ یہاں بائیں
کی تختانی ہر کی علامت بحال ہوں۔ ااتہ مفعول چین دہن فاعلاتن نبائیے یک مفاعیل۔
الغرض جس لفظ میں یا سے مہول مع ونون غنہ ہوگی اگر ملفوظ ہوگی تو سا قوط ہو جائیگی اور بحالت

تلفظ تقطیع میں مگر نے پائیکی۔

نون

(۱) نون غنہ بعد حروف مدہ - یہ نون زبان عربی و فارسی وارد و میں آتا ہے۔ اس نون کے ماقبل الف او و او معروف اور یاے معروف میں سے کوئی حرف ہوتا ہے۔ جب تک نون میں اضافت ہو یا اسکے بعد و او عاطفہ ہو یا خود موصول ہو تو ناک میں بلا جاتا ہے اور زبان پر ملفوظ نہیں ہوتا اسی کو غنہ کہتے ہیں جیسے طالب آملی سے غنچہ سامان یک جہان چین بر جبین + پچید از غیرت بخود چون خیززان + یہاں سب نون آخر غنہ میں اور غیر ملفوظ بدین وجہ تقطیع میں دریا مصرع محسوب نہونگے یون - غنچہ ساما فاعلاتن کچماچی فاعلاتن بر جبین فاعلات + پچید ز غو فاعلاتن رت بخود فاعلاتن خیززان فاعلات - یا جیسے نہیں کچہ ترے مٹھ میں ہاں ہون نہیں + یہاں سب نون ہندیہ مابین مصحح غیر ملفوظ ہو کر غیر مکتوب ہیں تقطیع میں یون - نی نی ج فاعلاتن ترے مہ فاعلاتن مہا ہون فاعلاتن نہیں فاعلات - اس طرح یہ نون در میان الفاظ آتا ہے تو تقطیع میں لکھا نہیں جاتا جیسے ماند چاند کو بروزن فاع کھین گے یون نہیں گو نگا اور جھینکا کا نون بھی بہالت تقطیع غیر مکتوب ہو گا۔

(۲) نون غنہ بعد یاے مخلوطی و واو - یہ نون زبان ہندی میں ایسی یاے مخلوطی کے بعد آتا ہے جسے مابعد واو ہو۔ اس تختانی کا بیان پیشتر ہو چکا۔ یہاں اس قدر کافی کہ یہ نون ملفوظ و مکتوب تقطیع نہیں ہوتا اور واو اکثر بحال رہتا ہے اور تختانی کے ماقبل کا حرف کسور بقابلہ متحرک تقطیع قائم رہتا ہے جیسے ظفر سے یہ بھلا چنگا گرفتار بلا کیو کر ہوا + یہاں کیو کر کا کاف اور واو بحال رہیں اور نون غنہ لکھا جائیگا یون - یہ بلا چین فاعلاتن کا گرفتار فاعلاتن سے بلا کو فاعلاتن - واو کے باعث سے کاف ماقبل تقطیع میں مضموم او ہو گا - یا جیسے ذوق سے رہے ہر چرخ پہ ہر صبح جیون صبحی کش + یہاں جیون کا وہی حال ہو گا جو کیون کا ابھی ہو چکا یون - یہ ہے ہر مفاعلن خپ ہر صبح فاعلاتن جو صبحو مفاعلن حی کش فاعلاتن - جب ایسے نون کے بعد

حرف تخصیص وغیرہ ملتے ہیں تو اکثر تینوں حروف یعنی نون اور او کے ماقبل کا و او اور و او کے قبل کی تختانی سب کے سب تقطیع میں بحال اور ملفوظ نہیں رہتے جیسے نسخہ جھونکا نسیم کا جو نہیں سن سے نکل گیا ۛ دم ببل اسیر کا تن سے نکل گیا ۛ یہاں جیون ہین میں سے صرف جیم باقی رہ گیا یون۔ جو کان مفعول سیم کاج فاعلات ہن سین مفاعیل کل گیا فاعلن یا جسطح ۛ جیسے آج آئے بس یونہیں آنا ۛ یہاں اگر چہ یا سے مخلوطی نہیں مگر و او و نون کا وہی حال ہو گا جو جیون میں ہوا یون۔ جیسا جا فاعلاتن ی بس ہی مفاعیلن۔ اسکی تقطیع میں آج کا الف محدودہ سبب یا سے ہندیہ ماقبل کے قائم بھی رہ سکتا ہے۔ اس طرح۔ جیس ۛ جا نا فاعلاتن فافہم۔

(۲) نون غنہ بعد حرف مفتوح۔ اس نون کے ماقبل فتح آتا ہے اور غنہ بولا جاتا ہے آتش ۛ سن وزلف پر جان کھو یا کیا ۛ اندھیرے او جالے میں رویا کیا ۛ اوسوت یہ نون تقطیع میں غیر مکتوب ہوتا ہے یون۔ ادر سے فعلوں لجا لے فعلوں۔ یا جیسے ولہ ۛ بے رنگ زین ہو تو سے کیا کرے شاعر ۛ رینی ہو تو رنگریزی تدبیر سے ٹپکے ۛ یہاں رنگریز کا نون تقطیع سے اڑ جائیگا یون۔ رینی مفعول ترگریز مفاعیل۔ بعض فصیح کو ایسے غنہ میں جتھیں ہیں وہ رنگنا کو بروز فعلن نہیں سمجھتے بلکہ برابر چند جابعلیٰ بروزن فاعلن کہتے ہیں یونہیں انگریز کے لفظ کو بھی جیسے نسخہ ۛ دل ملک انگریز میں جینے سے تنگ ہو ۛ قید حیات بھی مجھے قید ونگ ہو ۛ دل ملک مفعول انگ ریز فاعلات۔ ہمارے استاد مرحوم جناب نجم الدولہ ویر الملک مرزا محمد اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ غالب دہلوی نور اللہ مرقدہ کا اعتبار رنگنا کے لفظ میں وہی تھا جو تن کا لہجہ رنگریز کے لفظ میں ہو وہ ہمارے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ رنگنا کو بروزن چند جابہ سمجھنا چاہیے بلکہ بروزن ہر جا جانو۔ اس سے یہی مراد ہو کہ اسکا نون غنہ ہو۔ رنگریز کا لفظ وہ فقیر مؤلف کے نزدیک ویسا ہی صحیح ہے جیسا آتش نے کہا اسکو ہندی ترکیب سمجھنا چاہیے ورنہ معنی میں فتور پڑ گیا کیونکہ رختن پھینکنا اور گرانا ہر رنگنا نہیں ہر اہل ایران اسکو

رنگ رزغیر تھانی بولتے ہیں اور یہ القبتہ رزیدین کا اسم فاعل سماعی ہو جسکے معنی رنگنا حکما قال النجاشی
فی تھمکۃ الکحراۃ رنگرز باغ توئی باغ ماہ کا رنگر صنعت صبتاۃ ماہ یا جیسے ولہ کا رنگر
رنگرز ان شد رزان ۛ یا جیسے طفرائے مشہدی ۛ کہ آری خم قرمزی بادہ پیش ۛ ترا رنگرز
خوامنا ستا دخیوش ۛ یا جیسے بیفی مازندرانی ۛ گلغذر از رنگرز کا رسیا میکند ۛ کشتنارا از لب
جان بخش احیا میکند ۛ الغرض فقیر کی یہ رائے ہو کہ جب ایسے الفاظ بمعنی اصلی ترکیب فارسی سے
مکرب و مسموع ہوں یا ہندی کے سو کسی اور زبان کا اسم خاص ہو تو اسکو غنہ نہ کہو بلکہ
نون ظاہر کرو ورنہ غنہ - ہم نے مرزا فرخ وصال شیرازی کی مخفوی بزم وصال میں انگریز کا
نون دو جگہ ملفوظ اور ظاہر کیا ہو حکما قال ۛ ورازد دولت انگریزی نر مند ۛ بہ تن زار و
لا غربہ دل در مند ۛ ولہ ۛ ازیر کہ از انگریز ان بے ۛ بایران زمین دیدم از ہر کسے ۛ
بیان انگریز کا نون ملفوظ اور شعر ناسخ کے مثل ہو - ایسا ہی پنجویں کا لفظ ہو جسکو بازاریان لکھنو
بنوں غنہ بولتے ہیں لیکن خواص بنوں ملفوظ و ظاہر ادا کرتے ہیں جیسے سید محمد خان رند دیوان
دو مین ہوتا ہیں ۛ جو نزاکت اوسمین ہو کب ہو کسی انسان مین ۛ پنجویں نے گلبدن کی چکیا
لین ران مین ۛ مولفہ ۛ کرتا ہو قتل تیرا یا جامہ گلبدن کا ۛ پنجویں ہمارے حق مین ہر پنجویں
ہوئی ہو -

(۴) نون غنہ بعد حرف مکسور - اس نون کے ماقبل کسرہ ہوتا ہو اور اکثر زبان پر ملفوظ
نہیں ہوتا اور غنہ بولا جاتا ہو جیسے استاد ۛ چون کرو سپاہ مند در ہند ۛ با انگشیاں ستیز
ہیجا ۛ تلخ و قواعین و قلیع ۛ واقع شدہ رتخیز ہیجا ۛ بیان انگشیاں کا نون اول غیر ملفوظ
ہو کہ تقطیع مین محسوب و مکتوب ہو گا یوں - با گل مفعول شیاستے مفاعیلن زیجا فاعولن - یا
جیسے ناسخ ۛ ابر سے منہ جو ہر بس چلتا ۛ کرتی ہو ٹکڑے ابر کے یہ جدا ۛ بیان منہ کا نون
مکتوب التقطیع ہو گا یوں - ابر سے مہ فاعلاتن - یا جیسے سحر لکھنوی ۛ اوتر و کوٹھے سے تو عالم
تہ و بالا ہو جائے ۛ آسمان اور زمین ایک ہندؤ لا ہو جائے ۛ بیان ہندؤ لا کا نون

تقطیع میں نہ لکھا جائیگا یون۔ اسماء و فاعلاتن رزمی اسے فعلاتن کہدولا فعلاتن ہو جسے فعلاتن۔ یونین اندرائن بمعنی خنظل وغیرہ۔

(۵) نون غنہ بعد حرف مضموم۔ اس نون کے ماقبل ضمتہ ہوتا ہے جو ب نون غنہ ہوتا ہے اور تودہ حرف مضموم بحال رہتا ہے اور نون ملفوظ نہیں ہوتا جیسے جناب بحرے منہ دیکھ کر اوٹھے تھے کسی خوش نصیب کا اور سوقت تقطیع میں بھی لکھا نہیں جاتا جیسے بیان منہ کان یون۔ مہ و یک مفعول کرائے ت فاعلات۔ یا جیسے خواجہ وزیرے جب ملین جھک کر ہوئیں پانچون برابر اوٹگلیان پ بیان اوٹگلیان کانون اول تقطیع میں غیر مکتوب ہو گا یون جب ملی جک فاعلاتن کر نبی پا فاعلاتن چو برابر فاعلاتن اگلیان فاعلات یا جیسے صبا آمد و رفت سے اندھے کی کنواں دور رہے پ بیان کنواں کانون اول اور نیز دوم غیر مکتوب ہو گئے یون۔ آمد و رفت فاعلاتن تس اندے فعلاتن ک کواد و فعلاتن۔ اگرچہ مرزا رفیع نے کو ابقافینہ ہوا کیا یون اپنے نزدیک وہ کبھی نہ ہوا پ جب کا غلا ہا سطح کا کو پ لیکن فی زمانہ کنواں بد و نون کہتے ہیں۔

ہائے ہوز

(۱) ہائے بیان حرکت۔ یہ ہائے ہوز مخفی ہوتی ہے اور الفاظ کے آخرین ملتی ہے۔ اسکے ماقبل کبھی فتح ہوتا ہے اور کبھی کسرہ۔ عربی میں ایسی ہائے ماقبل مفتوح اکثر علامت تانیث ہے جیسے حاملہ وغیرہ۔ جب درمیان مصراع اسکی حرکت ماقبل کا شباع نہ تو سمجھو کہ ہائے مذکورہ سا قاط ہو گئی جیسے استادے بسکہ ز خویش آئندہ پیش دشت پ جلوہ ہم از خویش فرا خویش آشیان کہ اور آئندہ اور جلوہ کے آخر سے ہر ایک ہائے مخفی گر گئی اور کسرہ و فتح ماقبل بحال رہا یون بسکہ زخے مفتعلن نشاین ذر قعلن جلوہ ہمز مفتعلن۔ یا جیسے بحرے وہ شلخ جس پہ کہ رکھا آشیان ہم نے پ نشاء بنگئی آفات آسمانی کی پ بیان پہ اور کہ اور نشاء سے ہائے مخفی اگر کہ تقطیع میں انکا فتح و کسرہ ماقبل بحال رہا یون۔ و شلخ جس مفاعلن پک رک کا فعلاتن

است اشیاء مفاعیلن ہم نے فعلین + نشانین مفاعیلن جب اسکی حرکت ماقبل خوب کھینچے تو ہاے
 مذکورہ سا قوط مبنی جیسے مولوی معنوی سے چون خدا خواہ کہ پروردہ کس درد و چو خدا
 فاعلاتن ہر کبرہ فاعلاتن - یا جیسے آئینہ عرض کر گیارہی حیرانی کو و زلف کچھ کان مین
 گمیدگی پریشانی کو و یہاں آئینہ کی ہائے مخفی بحال ہیون - آئینہ عرفا فاعلاتن - یا جیسے مولوی
 معنوی سے تابدانی کہ زبان جسم و مال و سود جان آمد رہا نذر و بال و بیان کسر و ماقبل کا
 اشباع ہو کر کاف بیانہ کی ہائے مخفی سلامتہ تقطیع ہوگی یون - تابدانی فاعلاتن کہ زبانے فاعلا
 جسم مال فاعلات - یا جیسے سودا بالفرض اگر آپ ہوے مفت ہزاری و پینکل بھی ست
 سمجھیو کہ راحت جان ہو و میان بھی کاف بیانہ کی ہائے مخفی کا وہی حال ہو جو ابھی گزرا یون
 پینکل مفعول بست سمجھ مفاعیل کو کہ راح مفاعیل تجا ہو فاعلاتن - یا جیسے ابوالضراری سے شفت
 لب لسان چہ زبان فم و بان و بیان چہ کی ہائے مخفی آخر ہاے (کہ) کے مثل ہیون شفت
 لب فاعلاتن لسا چہ فاعلاتن - بعض کے نزدیک جب ایسے کسر کے اشباع ہو تو ہائے مخفی کے
 عوض یاے تختانی لکھتے ہیں حالت تقطیع مین یون - تابدانی فاعلاتن کے زبانے فاعلاتن
 جسم مال فاعلات - لیکن اردو مین ایسا اشباع ہی کمال باہر ہو اور تہرہ کہ فارسی مین بھی اسکا
 استعمال مذہب کیونکہ مادہ و اور التاؤں کا لعد و ہم - کبھی ایسا ہوتا ہو کہ اس ہائے مخفی کے بعد
 حرف وصل ہوتا ہو اور اسکے ماقبل کا حرف تحرک حرف بعد الوصل سے جالتا ہو اور ہائے مذکورہ
 غیر مفعول مبنی ہو جیسے بساطی سمرقندی سے غزلہاے بساطی را کمال از خود مدان کمتر و کہ
 پروردہ است چون خواجہ باب دیدہ سلمانش و بیان پروردہ کی ہائے ہوز سا قوط مبنی اور
 دال ماقبل سین است سے جامی یون - کپروردس مفاعیلن تجو نا جو مفاعیلن - یا جیسے
 جامی سے ہا کہ جو حلقہ است پے صید دل و گشتہ ازان طرہ ہم متصل و یہاں ہائے حلقہ سا
 مبنی اور حرکت قاف سین است سے جامی یون - ہا کچھ حل فاعلاتن قست پے مفعول صید
 دل فاعلاتن - اور حبیب الف وصل بحال خود قائم رہتا ہو تو ہائے مخفی کی حرکت ماقبل بھی بحال ہو

رہتی ہے جیسے استاد سے مخصوص گفتگو سے پارلنشا کردہ ہست و بیان است کا الف قائم
ہو اسلئے وال کی حرکت بحالت خود سلامتی سے ہو یوں۔ کردہست فاعلات۔ مگر ہائے مختفی
بیان ہر حال میں گرجائیں گی۔

(۲) ہائے مختفی متحرک۔ ہائے بیان حرکت میں جب باضافت لگاتے ہیں تو وہ ساکن نہیں
رہتی بلکہ متحرک بجز حرکت کسرہ ہو جاتی ہو اور وہ کسرہ یا تو کم اشباع ہوتا ہو اور صورت میں ہائے
مذکورہ کے عوض تقطیع میں ایک ہی ہائے تختانی لکھتے ہیں جیسے جامی سے روضہ جان کش
جہان آفرید و باغچہ کون و مکان آفرید و بیان ہائے روضہ کے عوض ایک تختانی لکھی جائیگی
یوں۔ روضہ بجا مفتعلن۔ اور جب اس ہائے غیر شباعی کے بعد و او ہو جب بھی اسکا بھی
حال ہو گا جیسے جامی سے مرغ سحر زندہ و تو مردہ و اوزنوا گرم و تو نافرہ و مرغ مفتعلن
زندہ تو مفتعلن مردہ فی فاعلن۔ یا اوس کسرے کا زیادہ اشباع ہوتا ہو اور صورت میں اس کے
عوض دو تختانی تقطیع میں لکھتے ہیں جیسے سعدی سے تامل و آئینہ دل کنی و بیان ہائے
آئینہ کے بدلے دو ہائے تختانی لکھی جائیں گی ایک ہائے مختفی کے عوض دوسری ہائے عوض
کے بطن سے پیدا ہوگی یوں۔ تمام مل فعلون و راہی فعلون ن یی دل فعلون۔ کبھی اسلئے
اشباعی نکرہ اور وحدت کی ہوتی ہو اور وہ بھی اسی حال میں رہتی ہے جیسے استاد سے آریہ
دہید روزے چار و خستہ را بسایہ دیوار و بیان ہائے خستہ کے عوض دو تختانی لکھی جائیں گی
یوں۔ خست یے را فاعلاتن بسای یے رفعاعلن و دیوار فعلاطن۔ کبھی ایسی ہائے مختفی ہوتی ہیں
کی ہوتی ہو اور وہ بھی یونہی لکھی جاتی ہے جیسے نظامی سے میا بنی نہ بلکہ شہزادہ و بیان نہ
کی ہائے مختفی کے بدلے تقطیع میں دو تختانی لکھی جائیں گی یوں۔ میا بنی فعلون ن یے مل فعلون
کشہز فاعلاطن دی فعلن۔ کبھی یہ ہائے اشباعی نسبتی ہوتی ہو اور اسکی حالت بھی یہی کہ جاتی ہو
جیسے صائب سے سر دمن طرح نوا نراختہ یعنی چہ و جامہ را فاختہ سائتہ یعنی چہ و بیان چہ
میں دو تختانی مکتوب التقطیع ہونگی یوں۔ جامہ را فاعلاتن خست یی سا فعلاطن خست یی سا فعلاطن

نی چہ فعلن۔ لیکن جب اسی ہائے اشباعی کے بعد حرف عطف آتا ہو یا نہ بحالت تقطیع ایک ہی تختانی محسوب ہوتی ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ یاے لبطنی کے قائم مقام واو ہو جاتا ہو جیسے شانہ و آئینہ و زلف نگار سیر بہ بیان شانہ و آئینہ کی ہائے اشباعی کے عوض ایک ہی یاے تختانی لکھی گئی یوں۔ شانہ و آئینہ و زلف نگار فاعلاتن فی نیوزل فاعلاتن فی نگارے فاعلاتن سیر فاعلن۔ رسم الخط میں اسی ہر جگہ میں ہائے مخفی پر ایک جزوہ لکھا جاتا ہو خواہ اشباع ہو خواہ نہ ہو۔ یونین کہ وچہ بمعنی کہ امی و جیستی کا بھی حال تقطیع میں ہوگا۔ یہ ہائے مخفی الفاظ ہند میں منفقوہ ہو۔

(۳) ہائے مخلوطی اسکو ہائے تقلید بھی کہتے ہیں۔ یہ حرف الفاظ ہند میں آتی ہو مگر خال خال زبان درمی میں بھی ہو جیسے بہرام کے تازہ کن قصہ زرہ و دشت و بنظم درمی و بخلاشت زبان ہندی میں ہمیشہ ہائے مخلوطی سترہ حروف کے بعد ہوتی ہو اور اپنے حرف ماقبل کے ساتھ لہجے میں اسی مختلط ہو جاتی ہو کہ وہ اور یہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں اور ایک ہی آواز نکلتی ہو وہ سترہ حروف یہ ہیں ہائے موحده ہائے فارسی ہائے تائے فوقانی ہائے تائے ہندی ہائے جیم عربی ہائے جیم فارسی ہائے دال مملہ ہائے دال ہندی ہائے رائے مملہ ہائے رائے ہندی ہائے کاف تازی ہائے کاف فارسی ہائے لام ہائے میم ہائے انون ہائے واو ہائے تختانی۔ انھیں حرفون کے بعد ہائے مخلوطی آتی ہو۔ جب یہ ہائے ہوز حرف متحرک کے ساتھ محفوظ ہوتی ہو تو اسکے ساتھ کا متحرک وزن و تقطیع میں محسوب ہوتا ہو اور یہ ہائے مخلوطی مکتوب نہیں ہوتی جیسے ناخ ہائے جھٹھا باج سنبہ بے کہ و دیکھو بیان جھٹھا میں جیم اور تائے ہندی کے بعد ہائے مذکورہ تقطیع میں لکھی جائیگی فقط اسکے ساتھ والے متحرک یعنی وہی جیم و تا مکتوب ہونگے یوں۔ ہر چار فاعلاتن۔ یا جیسے بہرام کا شعر مذکور۔ یکے تا فاعلن زرکن قص فاعلن ص یے زر فاعلن ر دشت فاعلن۔ یہاں دشت کی ہائے مخلوطی دال متحرک کے بعد تھی لہذا وہ ہے اوڑ گئی اور دال تقطیع میں باقی رہ گئی۔ جب ہائے مخلوطی حرف ساکن کے ساتھ تلفظ میں آتی ہو تو اسکے ساتھ کا حرف ساکن حساب میں آتا ہو اور وہ خود غیر محسوب

یعنی غیر مکتوب ہوتی ہے جیسے ۱۷ بجز وہ موصین ہین زلفون نے دکھائیں ۳ آگے نہ بڑھے
 مانگ کو نبجد حار سمجھ کر ۳ یہاں نبجد حار اور سمجھ کی ہائے مخلوطی اور لکھی اور دونوں جگہ ہم ساکن
 بحال رہا یوں۔ الگین مفعول بڑے آگ مفاعیل کج دار مفاعیل سبج کر فعلن۔ اسی طرح
 دو وطن دو لھا سو لھوان بارھوان وغیرہ کی ہائے مخلوطی مکتوب لقطع نہوگی۔

قاعدہ ۱۷ شہ حروف مخلوطی مذکورہ کی اصل ہندی باستانی میں دس ہی حرف تھے کثرت
 استعمال سے دس کے شہ ہو گئے۔ وہ بڑھائے ہوئے سات حرف یہ ہیں۔ اول ہائے
 مخلوطی بارے مملہ جیسے ناسخ ۱۷ گیا رھوان دلو بارھوان ہر حوت ۳ نہین انہین کسیکو باسکو
 ووم بارے ہندی جیسے صبا ۱۷ تقریبا اختلاف میں کیونکر رہے نہین ۳ ہندو بڑھے نہین کہ سلمان سے نہین
 سوم بالام جیسے یہانیس ۱۷ دھاکے سنہ کو دیکھے یہ کھکڑا آہ کی ۳ صورت بتاتے جاؤ ہمارے
 نباہ کی ۳ چارم باسیم جیسے ناسخ ۱۷ تم ہمیں بھول گئے ہو صاحب ۳ ہم تھیں یا دکیا کرتے ہیں
 پنجم بانوں جیسے آتش ۱۷ کف افسوس ملواتی ہے تیری پاکد امانی ۳ پنجا کر شاہ عصمت کو جامہ
 پارسائی کا ۳ ششم باو او ہفتم باباے تختانی جیسے آتش ۱۷ چال ہر مجھ ناتوان کی مرغ سبل
 کی تڑپ ۳ ہر قدم پر ہر یقین تھان رگیا دھان رگیا ۳ لیکن اخیر کے دو حرفون میں اکثر و
 کو کلام ہر اور حق پر ہیں وہ لوگ بھیان دھان کا لوجہ بے ہائے مخلوطی کے بتاتے ہیں یعنی یا
 وان اور سچ تو یہ کہ یہ تخفیف ہی کساں ہر جوان دونوں الفاظ میں ہائے ہوز متحرک بولنا چاہیے
 جیسے ناسخ ۱۷ شب فرق میں ہیں جھولتے تھان عشاق ۳ وہاں رقیب میں طیاریاں ہیں
 جھولوں کی ۳ اس صورت میں شہ کے عوض پندرہ حروف کے ساتھ ہائے مخلوطی
 صحیح جانو۔

(۴) ہائے ملفوظ ساکن۔ اسکو ہائے منظرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ ساکن ہوتی ہر اور اسکے ماقبل فتح
 جب یہ ملفوظ نہین ہوتی تو ہائے مخفی کا حکم سہر جاری ہو جاتا ہو۔ الفاظ عربی و فارسی و ہندی میں
 یہ ہائے منظرہ آتی ہے جیسے ۱۷ تو بہ زمر کو دم و آمد بہار ۳ ساقی تو بہ شکم آرزو ست ۳ یہاں

توبہ کی ہائے آخر ایک جگہ قطع میں مکتوب نہوگی اور ایک جگہ ہوگی یون۔ توب زمو منفعلن کر دہم
منفعلن مدہ بار فاعلات + سائی تو منفعلن نہنگنم منفعلن الرزوس فاعلات۔ یا جیسے جانی
سے نوزدہ حرف است بوقت شمار فیض رسانندہ ہنزدہ ہزار + نوزدہ منفعلن۔ بیان د
کی ہائے گرگی فیض رسان منفعلن نہ ہنزدہ ہزار فاعلات۔ بیان ہائے دہ سلامت
ہو۔ یا جیسے آتش سے گرفتار آہنی زنجیر کا یہ وہ طلائی کا + بیان یہ وہ کی ہائے مظہرہ بال
ہو یون۔ گرفتار اسفاعیلن ہنی زنجی سفاعیلن رکابہ وہ سفاعیلن۔ یا جیسے اسیر ہون
وہ نمکش چھکے جب نخل آمدی سے اسیر + میں یہ سمجھا باغ میں فرش شجر ہو گیا + ہو و نمکش
فاعلات۔ بیان وہ کی ہائے آخر ساقط ہوئی۔ محو سجا فاعلات۔ بیان یہ کی ہائے آخر غیر مکتوب
ہو۔ یا جیسے عرفی شیرازی سے پیش عرفی مدہ از دست عثمان کین استاد + خوش را ابلہ نمودہ است
وے ابلہ نیست + بیان ابلہ کی ہائے اصلی بمقام اول بقول جمہور گرگنی یون۔ خیش را اب
فاعلات ل نمودس فاعلات توبہ اب فعلاتن لہ نہیں فعلاتن۔ کھذا فی خزائن عامرہ لیکن مؤلف کی
را سے میں ہائے ابلہ اول سقوط سے بچی ہوئی ہر سطح کہ یہ صبر رمل شمن مجنون میں ہوا سکے کرن دم
کو ہمیں سالم یعنی فاعلاتن کو یون۔ فاعلاتن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ اور قطع سطح کرو خیش
را اب فاعلاتن لہ نمودس فاعلاتن توبہ اب فعلاتن لہ نہیں فعلاتن۔ رکھو دو ونون جگہ ہائے
ابلہ سلامت ہو۔ اب رہا یہ جھگڑا کہ در میان میں رکن سالم جائزہ یا نہیں میں کتا ہوں کہ ہاں ہاں
جائزہ کوئی امر کا مانع نہیں سعدی شیرازی سے نہ برائشتر پروارم نہ چواشتر زیر بارم + نہ خداؤ
رعیت نہ غلام شہر بارم + نہ برائشتر فعلاتن بر سوارم فاعلاتن پنج اشتر فعلاتن زیر بارم فاعلاتن۔
اگر کو کہ التزام عرفی باطل ہوتا ہو تو سعدی کے اسی قطعے کا دوسرا شعر التزام شکن موجود ہو یہ
سے غم موجود و پریشانی معدوم نہ دارم + نفسے می زلم آسودہ و عمرے سیکڑارم۔ دیکھو قطعہ
نذکر کے شعر اول میں فاعلاتن درمیانی موجود تھے اور اس شعر دوم میں فاعلاتن درمیانی معدوم
ہیں پس ادھکا التزام باطل ہو گیا ایسا ہی اگر عرفی نے التزام شکنی کی تو کوئی عیب نہیں پھر ایک

شیرازی کو ماننا اور ایک شیرازی کو غلط جاننا انصاف کا کلیجہ چھاننا ہے اور سپرطہ یہ کہ عربی نے اس مرا اشارہ بھی اسی شعر میں کیا ہے یون۔ یعنی ظاہر میں عربی اہلہ ساختہ ہے اور باطناً علم عرض میں اہلہ نہیں پس ایسے استاد کے سامنے گھٹن بجائیے یعنی ہاے اہلہ تقطیع سے نکرائیے۔ اس صورت میں یہ شعر قوط ہاے ملفوظی کی مثال نمونہ کیگا اور فی حقیقت زبان پارسی میں ہاے ملفوظی کا سقوط وراے اعداد بہت کم اور نادر بلکہ منقود و ناجائز ہے۔

ہمزہ

(۱) ہمزہ متحرک۔ یہ حرف اشکال صحیحہ میں نہیں۔ اکثر ہائے مخفی اور واو اور یاے تحتانی کے مرکز پر ہوتا ہے اور کبھی بعد حروف علت کے اور کبھی بحالت تنوین آتا ہے۔ اول کی مثالیں ہائے مخفی کے بیان میں موجود ہیں۔ رہا واو وہ ہم قاعدہ دو از دہم کے نمبر دوم میں لکھ چکے ہیں اتنا اور سمجھ لو کہ واو میں کبھی اشباع ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ جب نہیں ہوتا تو اس کے مرکز کے ہمزہ کے عوض صرف ایک واو مرکز بحال رہتا ہے جیسے حافظؒ تو طوبی و ما تو قات یار پد فکر کہس بقدر مہبت اوست بد بیان صرف (ماؤ) کا واو لکھا جائیگا اور ہمزہ غیر مکتوب ہوگا یون۔ تو طوبی فعلاتن و ما تو قاتن علت مت یا فعلات۔ جب واو کے ہمزہ کا اشباع ہوتا ہے تو تقطیع میں دو واو لکھے جاتے ہیں جیسے سعدیؒ مراورا رسد کبریاؤ منی پد کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی بد بیان (کبریاؤ) میں بحالت تقطیع دو واو لکھے جائینگے ایک ہمزہ کے عوض دوسرا اصلی یون۔ مراورا فعلون رسد کبریاؤ منی فعلون یا واو فعلون۔ یا جیسے سحر حرمؒ بزم جانان میں شاید آئے سحر پد ہر طرف سے جو کو آؤ پد بیان پہلے آؤ سے صرف ہمزہ گر کر ایک واو سجائیگا اور دوسرے میں بعد اسقاط ہمزہ دو واو مکتوب ہونگے یون۔ ہر طرف سے فعلاتن ج او اسفا علن و ہر فعلن۔ اب رہی تحتانی معروف اسکے مرکز پر بھی ہمزہ اگر اشباع مکرر کیا جاتا ہے اور کبھی اس کا اشباع نہیں ہوتا جب ہوتا ہے تو اس کے عوض دو تحتانیان لکھی جاتی ہیں جیسے خسروؒ دل کہ باخوبان بخو

آشنائی میکند + شیشہ باخارہ زور آزمائی میکند + یہاں آشنائی اور آزمائی میں دو تہائی
 مکتوب ہو گئی اور ہمزہ غیر محسوب یون - آشنائی فاعلاتن + آزمائی فاعلاتن - یا جیسے زیر
 میری نظروں میں ہیں اب تک آپ وہ ہی نازنین + پھر یہ رستم کا بیچ یا کلائی کیجیے +
 بیان کلائی میں دو تہائی لکھی جائیگی اور ہمزہ غیر مکتوب ہو گا یون - یا کلائی فاعلاتن - اب
 رہی اسکی حالت غیر شاعری وہ فارسی میں مفقود ہو اور اردو میں موجود - یعنی جب ہم
 اشباع کیا جائے تو صرف ایک تہائی او سکے مرکز کی لکھتے ہیں جیسے کچھ آج طبیعت مری
 گھبرائی ہوئی ہے یہاں گھبرائی کو ایک ہی تہائی سے لکھینگے یون - کچھ آج مفعول طبیعت م
 مفاعیل رگباری مفاعیل ہ یی ہ مفعولن - اب رہا ہمزہ بعد حرف علت - وہ خاص زبان
 عربی کے واسطے کہ جب ہمزہ الف کے بعد آتا ہے تو تقطیع میں او سکے بدلے یاے تہائی تحرک
 لکھتے ہیں جیسے قَالَتْ اُنْحَسِرْ لَنَا جُنُودًا قَاتِلِ خَن فاعلاتن ساسی لم فاعلاتن
 جی تھا فاعلن - یونہیمن سوہ اور ہنی کو سمجھو - اب رہی تنوین - اس حالت میں بھی ہمزہ پاک
 تہائی سے تقطیع میں بدل جاتا ہے جیسے اَعْطَى عَطَاءً لَا قَلِيلَ لَوْ لَا تَزُكَا اَعْطَى فاعلن
 عطاین لامفاعیلن قلی لوفعلون ولا نذر مفاعیلن - یہاں عطاء کا ہمزہ منون تہائی ہو گیا
 زبان اردو میں یاے مجملہ کا حکم بھی یاے معروف کے مثل سمجھو -

(۲) ہمزہ ساکن یہ حاصل الفاظ عربی میں ہوتا ہے اور الف اور واو اور یاے تہائی کے مرکز
 پر لکھا جاتا ہے اور تہ شیخ خفیف ساکن بولاجاتا ہے جیسے جامی بحر بقاء تو عالم برآب + مِنْكَ
 الْمُبْدَأُ وَاللِّكَا الْمُنَاب + تقطیع میں یہ ہمزہ کھانہ میں جاتا اور صرف الف لکھتے ہیں جو کہ او سکا
 مرکز ہو یون - شکل مفعولن داوا لی مفتعلن - یہاں مبداء میں فقط الف لکھا گیا اور ہمزہ
 اوڑ گیا - اسی طور پر یہ ہمزہ جب واو ساکن کو اپنا مرکز بناتا ہے تو بحالت تقطیع صرف واو لکھ دیتے
 ہیں جیسے حماسہ یَا بُنْسُ لِلْحَرْبِ الَّتِي + وَصَعَبَ اَرَاهُطَ فَاَسْتَرَا حُوا + یہاں بُنْسُ
 صرف واو لکھا جائیگا اور ہمزہ تقطیع میں غیر مکتوب ہو گا یون - یا بوس لل مستعلن جزل لئی مستعلن

وضعت اراستھا ملن ہطفس تراحوستھا علان۔ اسی طرح جب یاے تختانی کے مرکز پر ہمزہ آتا ہو تو فقط تختانی محسوب الیقطع ہوتی ہو اور ہمزہ غیر مکتوب جیسے سعدی سے کہ گرباسن آید فیکس القرآن^۱ بیان میں صرف ہمزہ کے مرکزی یاے ساکن ترقیم ہوگی اور ہمزہ ندارد یون۔ کہ گربا فعلن منایہ فعلن فبے سل فعلن قزن فعلن۔

قاعدہ چارہم قیام حروف ساکن

جو حروف کہ رسم کتابت میں لکھے جاتے ہیں اور تلفظ میں بھی آتے ہیں اور بحال لقطع سان بحال رہتے ہیں وہ سات حرف ہیں اور سب کے قسام ملا کر مجموعہ تالیس^۲ حروف ہیں سب تفصیل ذیل

نون غنہ

(۱) نون شبہ غنہ۔ یہ نام عجیب الخلق کیونکہ اسکا تلفظ بھی عجیب و غریب ہو۔ ہر جگہ کہ یہ نون ساکن ہوتا ہو مگر تلفظ میں نہ تو نون کے مانند زبان پر آتا ہو اور نہ غنہ کامل پڑھا جاتا ہو ایسے کہ قطع میں قائم رہتا ہو۔ مان یہ کہہ سکتے ہو کہ نون ابدال جیسے اُنْبَتَہُ اللّٰہُ اور نون یرملون جیسے اِنْ یَّکَادَ کے قریب قریب ہو مگر ان دونوں میں ایک جگہ میم ایک جگہ یاے تختانی اور سکے قائم قائم ہوتی ہو اور شبہ غنہ میں کوئی حرف اسکی چوٹ نہیں جھیلتا۔ اکثر یہ نون کاف عربی و فارسی کے ماقبل خاص زبان فارسی وار دو میں آتا ہو اس کے ماقبل فتح و کسرہ و ضمہ سب حرکتیں ہوتی ہیں جیسے۔ ہنگام یا پکھا اور خنگ یا بارہ سنگا اور گنگ یا انگلی وغیرہ۔ الفرض یہ اور اسکے حرف بعد دونوں قطع میں بحال رہتے ہیں جیسے ظہوری ترشیزی سے بہر در چند گردی لنگ می باش^۳ بمن ہما کریمے را کہ شل نیست و دیکھو میان لنگ کا نون چند کے شل زبان پر نہیں آتا مگر قطع میں دونوں قائم ہیں یون۔ بہر در چن مفاعیلن و گردی لن مفاعیلن گمی باش مفاعیلن یا جیسے جناب بکر سے پڑا کو خجما ہو جو صواہرا ہمارا و ہوا قلم و شت میں دنگا ہمارا و دیکھو کو خجما کے قریب قریب دنگا کا نون بھی ہو مگر اول پورا غنہ ہو کر غیر محسوب ہو گا اور دوم نصف غنہ ہو کر قطع کے حرف ساکن کے مقابل مکتوب ہو گا یون۔ پڑا کو فعلن جتا ہو فعلن و اقلی فعلن

موشٹ فعلوں میں کا فعلوں۔

(۲) نون غنہ بعد الف۔ جب مصرعے کا حرف آخر نون غنہ بعد الف ہو تو بقا بلد ساکن کر کے قائم قطع رہتا ہے جیسے استاد سے قیامت تاستان مرگان درازان پد زمزگان برصف دل نیزہ بازان پیمان درازان اور بازان کے نون بحال رہینگے یون۔ ورازان مفاعیل پد بازان مفاعیل۔ یا جیسے سحر حرم سے ضد ہم جمع ہوئے گردش گردون سے سحر پد مرد و ریش کمان صحبت نواب کمان پد کمان فعلات۔

(۳) نون غنہ بعد و او مصرع۔ یہ بھی فارسی وارد و مین آخر مصرع قائم کہ قطع میں لکھا جاتا ہے جیسے خسرو سے سواد شام و زیش مہ نو پد مگر لیلی ست در پہلو کے مجنون پد بیان مجنون کا نون دوم سلاست رہ گیا یون۔ مگر لیلی مفاعیلن سدر پہلو مفاعیلن ہی مجنون مفاعیل۔ یا جیسے ذوق سے زام گرا کے کس طرح میں چراہ ہوں پد وہ کہہ اللہ ہوا در مین کمون اللہ ہوں پد۔ راہ ہوں فاعلات۔ گاہ ہوں فاعلات۔

(۴) نون غنہ بعد و او ہول۔ یہ ہندوستان ہندی میں مصرعے کے آخر قائم کہ لکھا جاتا ہے کہ قطع جیسے کش سے ہبل کو غار غار وستان پر اند نون پد ہر غل کی بخل مین گلستان ہوا نون پیمان ہوا نون کا نون سوم و نون جگہ بحال رہ گیا یون۔ اند نون فاعلات۔

(۵) نون غنہ بعد و او لیلین۔ اس نون کے پیشتر و او ساکن یا قبل مفتوح ہوتا ہے اور نون ناک میں بولا جاتا ہے اور نون قطع میں جب مصرعے کے آخر واقع ہوتا ہے تو قائم رہتا ہے جیسے ہم سے کھیلے ہیں آپا بھی گون پد ہم سے کیلے فاعلات و او اپ پاح مفاعلن چہ گون فعالن۔ یونین بھون بمعنی ابرو اور بون پھیلا ہوا درخت وغیرہ۔ یہ الفاظ ہندی سے مخصوص ہیں۔

(۶) نون غنہ بعد و او ویا سے مخلوطی۔ یہ بھی زبان ہندی سے خصوصیت رکھتا ہے اور آخر مصرع بحال رہتا ہے جیسے استاد سے دل ہی تو پر نہ سنگ و خشت در سے بھر نہ آئے کیون پد رہینگے ہم ہر بار کوئی ہمیں تاسے کیون پد بیان کیون کا نون بحال رہ گیا یون۔ در دبہر مفعلن اکی

مفاعلان + کوئی ہے مفتعلن تسائے کون مفاعلان -

(۷) نون غنہ بعد یائے معروف - یہ نون فارسی وارد دو دونوں زبانوں میں آتا ہے اور مصرعے کے آخر قائم رکھ کر تقطیع میں لکھا جاتا ہے جیسے قدسی مشہدی سے نیش رخصت بہار فرین بدلتہا تخلص نگہ آفرین چہ بیان نون آفرین ہر دو جابجا لکھا یوں - فرین فعول - یا جیسے آتش سے یہی اشارہ ہوا نون کالی کالی آنکھوں کا ہنسکار شیر نر بھیلین تو ہم غزال نہیں چہ بیان نون کا دوسرا نون بجا لکھا یوں - ہنسکار شمشہ مفاعلن رنگیلے فعلان تم غزال مفاعلن انہیں فعلات -

(۸) نون غنہ بعد یائے مجہول - یہ نون خاص زبان ہندی میں مصرعے کے آخر تقطیع میں بجا رکھ کر لکھا جاتا ہے جیسے ذوق سے وقت پیری شباب کی باتیں + اسی میں جیسے خواب کی باتیں بیان (باتیں) کا نون قائم رکھا یوں - وقت پیری فاعلاتن شباب کی مفاعلن باتیں فعلان -

(۹) نون غنہ بعد یائے لیں - یہ نون زبان ہندی میں آتا ہے اور اس کے مقابل تختانی اور تختانی سے پیشتر فتح ہوتا ہے جب ایسا نون مصرعے کے آخر واقع ہوتا ہے تو تقطیع میں بجا لکھا جاتا ہے جیسے ہر سے اک بندہ ذیل ترا یا غفور میں + میرا یہ سنہ کہ قابل حورو و قصور میں چہ بیان دو نون جگہ میں کا نون بجا لکھا یوں - فور میں فاعلات - صورتیں فاعلات -

نون معلن

(۱) نون معلن بعد الف ساکن - زبان اردو میں اس نون کا اعلان کرنا درست ہے یعنی جب اس کے مقابل عطف یا اضافت نہ ہو تو اس کو زبان پر لانا جائز ہے - جب آخر مصرع واقع ہوتا ہے تو بجا ساکن بجا لکھا جاتا ہے جیسے حکیم نواب مرزا سے کوئی کتا تھا ہائے بھائی جان + کسکے چھپے کہو گنوئی جان + تقطیع میں یہ نون لکھا جاتا ہے یوں - کوئی کتا تھا فاعلاتن تہا می مفاعلن بی جان فعلان - یہاں جان کا نون بجا لکھا ہوا مصرع دوم میں بھی یونہی سمجھو - ایسے نون کو نون غنہ کے ساتھ مقفی کرنا نہایت ثقیل ہے جیسے کوئی بھائی جان کو کمان اور یہاں سے ہمتا فنیہ کرے -

(۱) نون معلن بعد واو معروف۔ یہ زبان اردو زبان پر مفوظ ہو کر آخر مصرع قائم رہتا ہے جیسے شفق سے آجکل آپ کو ہر وقت سنا ہی ہو دون پتہ قطع میں دون کا نون نہ گریگا یون۔ (۱) کل افاغلاتن یک ہر وق فعلاتن ستمانی فعلاتن ہر دون فعلان۔ اس نون کے ماقبل عطف و اضافت ناجائز ہے۔

(۳) نون معلن بعد واو مجهول۔ یہ لغت ہندی میں واو مجهول کے بعد مفوظ اللسان ہوتا ہے جب آخر مصرع آتا ہے تو ساقط نہیں ہوتا جیسے ملح ہوتا ہی نہک ہو فارسی ہندی ہو یون پدیا نون کا نون آخر بحال رہیگا یون۔ دی ہون فاعلات۔ یا جیسے مثل مشہور ہے بیل نہ کودا کودی گون پدیل فاعل کودا فاعولن کودی فعلن گون فاع۔

(۴) نون معلن بعد واو لین۔ اس نون کے ماقبل واو ساکن اور واو کے ماقبل فتح ہوتا ہے اور ہر سہ زبان میں پایا جاتا ہے۔ جب آخر مصرع واقع ہوتا ہے تو قطع سے ساقط نہیں ہوتا جیسے چہ شداد وچہ ہامان وچہ فرعون پدیان فرعون کا نون معلن بحال رہیگا یون۔ چشداد و مفاعیلن چہامان و مفاعیلن جفرعون مفاعیل۔ یا جیسے سحر موم کے آنکھ کس پر پڑے نشانہ ہو کون پد مفت زخمی ہوئے شکار میں ہم پدیان مصرع اول میں کون کا نون بحال رہیگا یون۔ اک کسیر فاعلاتن پڑے نشانہ معلن ن کا نون فعلات۔

(۵) نون معلن بعد یاء معروف۔ یہ نون یاء معروف کے بعد نظم اردو میں بلا تکرار ماقبل واقع ہوتا ہے جب آخر مصرع آتا ہے تو ساکن بحال رہتا ہے جیسے قیامت کی جو گن بجاتی ہو میں پد سنان بندھ گیا بل رہی ہو زمین پدیان میں اور زمین کے نون معلن قائم قطع ہو گئے یون۔ قیامت فعلن کو گن فعلن بجاتی فعلن وہ میں فعل + سہا بد فعلن گیا بل فعلن رہی ہو فعلن زمین فعلن۔

(۶) نون معلن بعد یاء مجهول۔ یہ نون زبان ہندی میں مخصوص ہوا اور یاء مجهولہ کے بعد واقع ہوتا ہے جب آخر مصرع آتا ہے تو اسکو ساکن باعلان بحال رکھتے ہیں جیسے

کبھی ہم سے کرتے نہیں لین دین۔ بیان دین کا نون بحال رہیگا یون۔ کبھی ہم فعلوں سے کرتے فعلوں نہیں۔ فعلوں میں فعل۔

(۷) نون معلن بعد یاے لین۔ یاے تختانی ماقبل مفتوح کے بعد یہ نون آتا ہوا کبھی نہیں گرتا آخر مصرع ساکن بحال رہتا ہر جیسے جامی سے ہست و چشم ز شعاعش و وعین و مینی سہین الف بین بین و بیان عین و بین کے نون بحال رہینگے یون۔ عین فاعلات + بین بین فاعلات۔ یا جیسے شادے تربت میں کیلے ہون جو بے چین و یارون کے یار ہون نکیرین و بیان چین اور نکیرین کے نون معلن ساکن بحال ہیں یون۔ جبے چین سفاعیل + نکیرین سفاعیل۔

ہمزہ

(۱) ہمزہ ساکن بعد حرف علت۔ زبان عربی میں یہ ہمزہ بعد الف و واو و یا تختانی ساکن کے جب آخر مصرع بجائے حرف ساکن تقطیع کے واقع ہوتا ہوا جو بحالت سکون قائم رہتا ہر جیسے ہاتف خیم گفت یور شماسن یشاء بیان یشاء کا ہمزہ بحال خود قائم رہیگا یون۔ ہاتف غو فعلن ہم گفت فاعلات یور شماسن من یشاء فاعلات۔ یہ مادہ تاریخی ہوا اور ہمزہ کو بضرورت علامہ واسطی نے اعداد میں شمار کر لیا اگرچہ خالی از تعدی نہیں۔ یونین سو اور ہینی کے ہمزے کا حکم جانو جب کہ آخر مصرع واقع ہوں۔ لیکن یہ ہمزہ جب بلا ضرورت نظم میں آتا ہوا آخر مصرع فارسی وائے لکھتے ہی نہیں۔

ساکن بعد الف و واو و تختانی

(۱) حرف ساکن عام بعد الف۔ سو اسے حروف مذکور صدر جب کوئی حرف ساکن مصرع کے آخر الف کے بعد ہر تہ زبان میں آتا ہوا بحال خود رہتا ہر جیسے سعدی ۵ گرا لہ ز بوستان برو شد و سہل بہت بقاے دوستان باد و باد کی وال بحالت تقطیع قائم رہیگی یون۔ سہلست مفعول بقایہ و مفاعیل ستا و مفاعیل۔ یا جیسے ذوق ۵ مجھ میں کیا باقی ہو جو دیکھے ہو تو آن کے پاس و پگمان و ہم کی دار و نہیں لقمان کے پاس و بیان پاس کا سین بحال

ریگیایون۔ من کہ پاس فعلیات۔

(۲) ساکن بعد واو معروف۔ یہ بھی ہر زبان میں آخر مصرع بحال رہتا ہے جیسے خواجہ کے کمانی سے گزراؤ گزشتہ کہتوان داشت پدیشہ پار پڑی از بخور پدیمان راے رنجور تند رست ہر یون چشم یا فاعلاتن پر نیز فاعلتن رنجور فاعلان۔ یاے میری تربت پر چڑھانے ڈھونڈھتا ہے کہنے پھول پدیری آنکھوں کا ہون کشتہ رکھدے دوزخس کے پھول پدیمان لام بحال ریگی یون۔ کس کپول فاعلات گس کپول فاعلات۔

(۳) ساکن بعد واو مجہول۔ یہ فارسی و اردو میں آخر مصرع بحالت سکون قائم رہتا ہے جیسے ظہوری سے اگر چشم زاہد نے بود شور پدیمخانہ سے ہر دم او را بزور پدیمان راے شور و زور قائم القطع بین یون۔ دشور فاعول + بزور فاعول۔ یا جیسے سحر حرم سے گٹھا اور بجلی میں بج جھوٹ پدجوابی دوپٹے میں کچے کی گوٹ پدیمان تاے ہندیہ چوٹ اور گوٹ کی بحال ہر یون ج چوٹ فاعول + ک گوٹ فاعول۔

(۴) ساکن بعد واو لین۔ اس حرفت کے پیشتر واو اور او کے ماقبل فتح اور ہر زبان میں آتا ہے اور آخر مصرع ساکن بحال رہتا ہے جیسے استادے تو گوئی براہ خداوند دور پد سپہ از نمود ثریا و نور پد گائے ست ہندی کہ سرتا پیا پد بخرمہ آراستہ گا ورا پدیمان دور اور ثور کی راے مہملہ ساکن بحال ریگی یون۔ دور فاعول + ی ثور فاعول۔ یا جیسے ولہ سے مرتاہوں اس آواز پر ہر چند سراوڑ جلسے پد جلاؤ کو لیکن وہ کہے جائیں کہ بان اور پدیمان راے اور ساکن قائم ہر یون۔ کہا اور فاعیل۔

(۵) ساکن بعد یاء معروف۔ یہ حرف ہر زبان میں یاے معروف کے بعد مصرع کے آخر ساکن بحال رہتا ہے جیسے بنائی ہر وی سے تراجمکے لعل ست بر لباس حریر پد شدہ ہست قطرہ خون منت گریبان گیر پدیمان راے حریر و گیر قائم القطع بین یون۔ سحر فاعلات + بگیر فاعلان۔ یا جیسے ذوق سے دون ترے گھوڑے کو کیونکر نہ پر سی سے نسبت پد نہ یہ صورت

نہ یہ زقار نہ یہ ڈول نہ ڈیل نہ میان ڈیل کا لام بحال ہر یون۔ ل ٹیل فعلات۔

(۶) ساکن بعد یاء مہول۔ یہ فارسی و ہندی میں مصرعے کی تمام پر بجائے حرف ساکن رکرن کے بجائے خود قائم رہتا ہے جیسے عزت شیرازی سے درگستائے گل خون دل خود بخود باغبانِ ساوہ دل چشمِ شمر دار درمید و میان دال بید قائم ہر یون۔ درز بید فعلات یا جیسے جناب بحر سے خشر بپا کر کے لیٹا ہون ابھی و سونے دے اوفتنہ و خشر نہ پھیٹر و میان پھیٹر کی رائے ہندی سالم ہر یون۔ شرن چیر فعلات۔

(۷) ساکن بعد یاء لین اس حرف کے ماقبل یائے تختانی اور تختانی کے پیشتر فتح ہوگا اور ہر تہ زبان میں ہر جیسے سعدی سے اکو دل عشاق بام توصید و من تبو مشغول تو با عمرو وزیر و میان دال آخر مصرع سلامت رہیگی یون۔ مے تصید فعلات و عزیز فعلات یا جیسے نسیم کشمیری سے دانا تو کر کے کب سرف بیل و بار ارجو سے کے نام سے بیل و میان لام آخر مصرع بحال ہر یون۔ م سے بیل مفاعیل۔

دو ساکن

(۱) حرف ساکن بعد حرف ساکن۔ الف اور واو اور تختانی کو چھوڑ کر جب حرف ساکن کے بعد دوسرا ساکن سوائے نون غنہ و معلن آخر مصرع واقع ہوتا ہو تو وہ بھی بحالت سکون بحال رہتا ہے تقطیع میں۔ ساکن اول کے ماقبل حرکات ثلثہ سے ہر حرکت آسکتی ہے جیسے نقی کمرہ سے رحیم بحال خویش فنی کابین شکاریان و وقیع کندر جم کہ تیرا مکان گروشت و میان بعد فتح شین معجمہ و تا مے فوقانی دو ساکن بحال ہیں یون۔ ماگوشت فعلات۔ یا جیسے طاہر وحید سے نباشد دروزنم دل بے سرشک و کہ سودا نقدش دہر بو شک و میان کسر کے بعد شین معجمہ و کاف دو ساکن قائم ہیں یون۔ سرشک فعول و بے شک فعول۔ یا جیسے جامی سے ساز چو نافہ شکم خویش خشک و بو کہ دما از نفست بوے شک و میان بعد ضمہ دو ساکن یعنی شین معجمہ و کاف بحال ہیں یون۔ خیش خشک فعلات و بوے

فاعلات - یا جیسے آتش سے نذیکگی زمستان میں مجھکو ایذا ٹھنڈا پلپٹ کے سونیکا وہ گل رنگی
تہنا ٹھنڈا یہ بیان بعد فتحہ نون و وال ہندی دوساکن بحال میں یون - ڈاٹنڈ فعلان + ہانڈ
فعلان - یونین مچ بمعنی فلفل اور ٹونڈ بمعنی دڑت بے شاخ و برگ وغیرہ -

ستہ ساکن

(۱) حرف ساکن بعد دوساکن - متوالی میں ساکن زبان فارسی وار دو میں اکثر اور زبان
ہندی میں نادر اور زبان تازی میں مفقود ہیں - جب آخر مصرع واقع ہوتے ہیں تو آخر کا
ساکن ساقط اور اسکے ماقبل کے دونوں ساکن بحال رہ جاتے ہیں اور ضرور ہو کہ انہیں پہلا
ساکن حرف علت ہو جیسے کلیم بھانی سے تاشو درو شن کہ مسکین کشتہ سید اکلیست + گنبد از
فانوس باید بر سر پروانہ ساخت + یہاں کیست میں تختانی کے بعد سین و تاد دوساکن اور حنت
میں الف کے بعد خا و تا و ساکن ہیں دونوں الفاظ کے آخر سے تاسے فوقانی گر جائیگی پھر اول
میں یا وسین اور دوم میں الف خا بحال رہینگے یون - دا و کیس فاعلات + وان ساخ فاعلا
یا جیسے شانی تھکوس اگر دشمن کشد ساغر و گردوست + بطاق ابر و ستائہ اوست + یہاں دوت
اور اوست میں دا و کے بعد سین و تاد دوساکن ہیں تے گر جائیگی اور دا و وسین دونوں بحال
سکون قائم رہینگے یون - و گردوس مفاعیل ٹن - یے اوس مفاعیل - یا جیسے میر وزیر سے
شاہد مقصد تحصیل بے واسطہ بجائیگا + احو صبا چو مونہ شیخ و برہن کے ماتھ پاؤں + یہاں تیسرا
ساکن یعنی پاؤں کا نون ساقط ہو کر دوسرا ساکن یعنی دا و برابر تاسے فاعلات اور پہلا ساکن
یعنی الف بمقابلہ الف فاعلات تقطیع میں بحال رہینگے یون - ہات پا و فاعلات - یا جیسے
سحر حرم سے خلق کے ہرن دلکش میں جو آئین + سرک و لکھک چو کڑی بھول جائیں + فعلون
فعلون فعلون - یہاں ساکن چہارم یعنی آئین جائیں کا نون آخر جو کہ اب ساکن سوم کے
قائم مقام ہے گر جائیگا اب رہیں دویسے تختانی اور نین تختانی دوم سبب عدم تلفظ ساقط ہوگی اور
تختانی اول جو کہ اب بحساب ساکن دوم ہے بمقابلہ لام فعلون اور ساکن اول یعنی الف بحساب

و ا و فعل بجا ل رہینگے یون ج اے فعل + اے فعل - یونین کرو چھترین تختانی و فوقانی و مہلہ تین ساکن مین - آخر مصرع راے مہلہ ساقط ہو کر تختانی و فوقانی دو ساکن بجا ل رہینگے یون - سے مقام جنگ ہوا نکا کر و چھترہ مقلے جن مفاعیلن گونگا مفاعیلن کر و حیت مفاعیل - کوئی یہ نہ سمجھے کہ پاؤں اور آئین ہائین مین ہر ایک کا نوں غنہ ہر شمارین نہ آئیگا - ایسا ندین ہر بلکہ نوں غنہ مصرعیکے آخر ہمیشہ محسوب القطع و مکتوب القطع ہوتا ہو -

چار ساکن

(۱) ساکن بعد تہ ساکن - تین سے زیادہ ساکن متوالی سواے سنسکرت و انگریزی کھنیں اور سموع نہیں - لیکن الفاظ انگریزی - فارسی وارد مین مستعمل حال مین لہذا اونکا ذکر ضرور ہو - ان زبانوں مین متوالی چار ساکن بھی آتے ہین - جب آخر مصرع واقع ہوتے ہین تو ساکن چارم و سوم ساقط ہو جاتے ہین اور دوم و اول بجا ل رہتے ہین جیسے اب سول جج ہوئے بیان اسپا کس چارم یعنی سین دوم اور ساکن سوم یعنی کات ساقط ہو گئے اور ساکن دوم یعنی راے مہلہ بقابلہ نوں فعلان اور ساکن اول یعنی اسپا کس کا الف دوم بجا لے الف فعلان بجا ل ہو - قطع یون ہو - اب سول جج فاعلان ہ یے یا مفاعیلن اسپا فعلان - ایسا ہی زبان سنسکرت مین مہاراشٹر کا لفظ ہر حسین الف وسین و تاے ہندی و راے مہلہ چاروں حرف ساکن مین - الغرض جب ایسے الفاظ مصرعیکے آخر واقع ہو جائین تو آخر کے دو حرف ساکن کو ساقط کرنا چاہیے اور باقی دوم و اول حروف کو بجا ل رکھنا واجب ہو -



قاعدہ پانزدہم تحریک حروف ساکن



جو حروف کہ در اصل ساکن ہوتے ہین اور حالت تقطیع مین متحرک ہو جائے ہین وہ پانچ حرف ہین اور سب کی قسمین ملا کر شترہ حروف ہین حسب تفصیل ذیل -

نون معلن

(۱) نون معلن بعد الف - جب اس نون کے ماقبل عطف یا اضافت نہ ہو تو اسکا اعلان درست ہوگا۔ جب یہ نون و میان مصراع بحالت سکون آتا ہو اور بقابلہ حرف متحرک رکن واقع ہوتا ہو تو اسکو متحرک کر لیتے ہیں اور بہتر ہو کہ اسکو فتنے کی حرکت دین تاکہ اضافت و عطف کا التباس نہ ہو جیسے ذوق نگہ کا دار تھادل پر پھر ٹکے جان لگی ۛ چلی تھی بر چھپی کسی پر کسی کے آن لگی ۛ یہاں جان اور آن کا نون حالت تقطیع میں متحرک کیا جائیگا یون - نگہ کو اسفاعلن رت دل پر فعلا تین پر ٹکرن جا سفاعلن ن لگی فعلن ۛ حلیت بر مفاعلن کپسی پر فعلا تین کسک ۛ اسفاعلن ن لگی فعلن ۛ یہ حرف ہندی کے لیے مخصوص ہر فارسی میں اضافت یا عطف با بعد یا ادخال روابط کے بغیر اس نون کو متحرک نہیں کرتے ہاں الفاظ فارسیہ مستعملہ اردو میں ایسا نون آسکتا ہو اگر ماقبل اس کے ترکیب فارسی نہ ہو - جن لوگوں نے اس قدرے کے خلاف کیا ہو وہ خطا پر ہیں -

(۲) نون معلن بعد واو معروف - یہ نون بھی زبان اردو میں مابین مصراع متحرک ہوگا خواہ اصلی متحرک ہو مگر انھیں شرطوں کے ساتھ جو اس قاعدے کے نمبر اول میں ہیں جیسے جناب شیخ امداد علی بکر ۛ زرمبو کیا قارون کو راہ عدم کی روشنی ۛ بے دیے ہوتی نہیں دام و درم کی روشنی ۛ یہاں قارون کا نون متحرک بحر کمت فتح ہو جائیگا تقطیع میں یون - زرمکا فا فاعلا تین رو نگور فا فاعلا تین ۛ عدم کی فاعلا تین روشنی فاعلن -

(۳) نون معلن بعد واو مجهول - یہ نون واو مجهول کے بعد بلا عطف یا اضافت ماقبل نظم اردو میں باطلان آتا ہو اور حالت تقطیع میں متحرک ہو جاتا ہو جیسے خواجہ حیدر علی آتش ۛ رنج خار اوٹھانے کی طاقت نہیں مجھے ۛ پتیا ہوں میں شراب میں بھی لون ڈال کے ۛ یہاں لون کا ساکن نون بعد واو مجهول لام مفاعیل کے مقابل متحرک تقطیع میں یون - پتیا مفعول مؤخر شراب فاعلا ت میں بھی لون مفاعیل ڈال کے فاعلن -

(۴) نون معلن بعد واو اولین - اس نون کے پیشتر واو اور واو کے ماقبل فتح ہوتا ہو - یہ نون

تینوں زبان میں آتا ہو اور باوجود سکون متحرک ہو جائے تو یوں - ے یک جلوہ دو کون از و جوش
 یک ذرہ تہ روح از نمودش بہ بیان کون کا نون عین مفاعلن کے مقابلے میں بکرت فتح متحرک
 ہو جائیگا اس طرح یک جلوہ فعل کون از مفاعلن وجودش فعلون + یک ذرہ فعل س روح از
 مفاعلن نمودش فعلون - یا جیسے حکیم نواب مرزا ے کون آتا ہو کون جاتا ہو + کچھ بھی تجھ کو خیال
 آتا ہو + بیان دونوں کون کا نون متحرک ہو جائیگا یوں - کون آتا فاعلاتن ے کون جاسفعلن
 تا ہو فعلن -

(۵) نون ملن بعد یائے معروف - یہ نون جب یائے معروف کے بعد بلا عطف یا اضافت قبل
 درمیان نظم اُردو واقع ہوتا ہو اور آخر میں نہیں ہوتا تو متحرک بکرت فتح ہو جاتا ہو جیسے شیخ محمد امین
 لکنوی پر شیخ امان علی سحر محرم ے کیا دور چلا کل ساغر کا اور مینین کیا رنگین بچین + جی جھوٹ
 گیا تھا ساقی کا جب تین پہر پرتین بچین + یہاں رنگین اور دونوں تین کے تینوں نون تقطیع میں
 متحرک بکرت فتح ہو جائینگے یوں - کا دو فعلن رجلا فعلن کل سا فعلن غر کا فعلن اربی فعلن ے کا
 فعلن رنگی فعلن ن بچین فعلان + جی چو فعلن ٹ گیا فعلن سا سا فعلن تیکا فعلن جب تی فعلن
 ن پہر فعلن پر تی فعلن ن بچین فعلان - یہ شعر بحر غریب مثنوی مضاعف الارکان میں ہو کہیں اسکے
 ارکان منجھون اور کہیں منجھون مسکن میں -

(۶) نون ملن بعد یائے مجہول - جب نظم اُردو میں یہ نون بحالت سکون درمیان صرغ آتا ہو
 تو تقطیع کے وقت متحرک ہو جاتا ہو جیسے نواب امین الدولہ مہر وزیر عظم ے خدا کی دین کا موسیٰ
 سے پوچھیہ احوال + کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے + یہاں دین بیاے مجہولہ
 کا نون ساکن برابر فاعلاتن کے متحرک تقطیع ہو جائیگا یوں - خدا کہ ے مفاعلن کہ موسیٰ
 فاعلاتن پوچھیہ مفاعلن احوال فعلان + کہ آگ ے مفاعلن بجا ییہ فاعلاتن پیمبری مفاعلن
 ہو جائے فعلان -

(۷) نون ملن بعد یائے لین - یہ نون ہر زبان میں ہو - اسکے اقبل ایسی یائے تختانی ہوتی

جس سے فہرستہ فتح ہو۔ جب نظم میں درمیان مصرع واقع ہو تاہی تو بمقابلہ حرف متحرک رکن کے بحر کرب
فتح معمولی متحرک ہو جا تاہی جیسے عالی شیرازی سے آن سند از جبر اور دین سند از اختیار + این سخن
ہم در میان ماندہ است امر میں بین + یہاں میں اول کا نون مفتوح التقطع ہو گا یون۔ اس سند از فاعلا
جبر اور فاعلاتن دی سند از فاعلاتن اختیار فاعلات + امی سخن ہم فاعلاتن درسیا ما فاعلاتن
دست امرے فاعلاتن میں بین فاعلات۔ یا جیسے شیخ محمد جان شاد پیر میر سے نہ اک نفس بھی ملا
چند عشق ابرو میں + جو دم لیا وہ تہ بخبر و حسام لیا + یہاں چندین بیائے ملیدہ کا نون تقطع میں
مفتوح ہو جائیگا یون۔ ن اک نفس مفاعلن بلاچہ فاعلاتن عشق اب مفاعلن + رو میں فاعلاتن
جدم لیا مفاعلن متھے فن فاعلاتن جرو حسام مفاعلن م لیا مفاعلن۔ کبھی اہل فارس اس نون کو
غنہ کر دیتے ہیں اس وقت تقطع میں نہ آئیگا جیسے خاقانی سے کعبہ در تزیع ہیچون تخت زرد مرہ ہا
کعبتین تنہا و تراود النسی و جان آمدہ + یہاں کعبتین کا نون غنہ محسوب التقطع ہو گا یون۔ کعبتو
تن فاعلاتن۔ مگر شاذ ہے۔

ساکن بعد الف و واو و یاک تحتانی

(۱) ساکن بعد الف۔ یہ ہر سہ لغت میں جب درمیان مصرع بوقف بھی واقع ہو تاہی تو متحرک تقطع
شمار میں آ جا تاہی جیسے میر معصوم کاشی سے کہے کہ گلشن کو سے تراوداع کند + اگر یہ کلمت
گل بر خور و صمداع کند + یہاں عین و وداغ و صمداع برابر فاعلاتن متحرک فعلین بحر کرب متحرک ہو جائیگا
یون۔ کیسے گل مفاعلن ش نکو یے فاعلاتن تراود مفاعلن ع کند فعلین + اگر ب نک
مفاعلن بت گل بر فاعلاتن خرو صدا مفاعلن ع کند فعلین۔ یا جیسے جناب شیخ اماد علی بحر کھنوی
سے جینے نہ نیگی آنکھیں تری ہو فاجھے + ان کھڑکیوں سے جھانک رہی ہو قضا مجھے + یہاں
جھانک کا کاف تازی تاسے فاعلات کے مقابلے میں متحرک ہو یون۔ جینے ن مفعول لگاک
فاعلات تری ہو مفاعیل فاجھے فاعلن + ان کڑاک مفعول یوس جاک فاعلات رہی ہی
مفاعیل ضا مجھے فاعلن۔

(۲) ساکن بعد واو معروف - یہ حرف ساکن جب واو معروف کے بعد درمیان مصرع ہر زبان میں واقع ہوتا ہے تو متحرک تقطیع ہو جاتا ہے جیسے عاقل خان شاہجہان آبادی سے امتیاز گوہر ماورطن مستور بود بدادہ آبے بود تا ورنشیشہ انگور بود پدیہان مستور اور انگور کی رائے محلہ متحرک لفتح ہو جائیگی یون - امتیاز سے فاعلاتن گوہر فاعلاتن دروطن مس فاعلاتن تور بود فاعلاتن + بادا ابے فاعلاتن بود تا ورن فاعلاتن شی شیبے ان فاعلاتن گور بود فاعلاتن - یا جیسے شیخ امام بخش نانخ سے وہ دن گئے کہ ہاتھ میں رکھتے تھے پھول ہم پناخ چھبے اب اوسکے عوض خاں پادن میں پدیہان پھول کا لام ساکن متحرک ہو جائیگا یون - وہ دن گ مفعول پنے کلمات فاعلاتن رکھتے سفاعیل پونم فاعلن -

(۳) حرف ساکن بعد واو مجہول - جب کوئی حرف ساکن واو مجہول کے بعد آتا ہے تو سکون درمیان مصرع حرکت پاتا ہے جیسے لاوری سے کشتہ چشم ترارختے کہ براہ نام بود پدیہم کفن ہم گور ہم تابوت چون بادام بود پدیہان گو کی رائے مملہ مساوی میں فاعلاتن متحرک ہوگی تقطیع یون پدیہم کشت یہ پیش فاعلاتن سے تراخ فاعلاتن تے کبر ان فاعلاتن دام بود فاعلاتن + ہم کفن ہم فاعلاتن گور ہم تا فاعلاتن بوت چو با فاعلاتن دام بود فاعلاتن - یا جیسے سحر مروج سے عطر مل اٹکے اوسحر شب وصل پکل تو سارا بدن ٹول لیا پدیہان ٹول کا لام واو مجہول کے بعد متحرک ہو جائیگا یون - عطر مل فاعلاتن ک اوسحر مفعولن شب وصل فاعلاتن پکل تسا فاعلاتن بدن ٹول مفعولن ل یا فاعلن -

(۴) ساکن بعد واو لین - جب کوئی ساکن واو ماقبل مفتوح کے بعد درمیان مصرع آتا ہے تو متحرک بحرکت فتح ہو جاتا ہے جیسے رباعی فالض ابہری سے گردون درکینہ سے زند جو زنگر پدیہان غم دل غنچو رطو زنگر پدیہم مطرب حرفے نئے زند حال بہین پدیہم ساقی قدحے نئے و ہدو زنگر پدیہان جو رطو زنگر و دور کی رائے مملہ جو بعد واو لینہ کے متقطع میں سکون سے حرکت پائیگی یون - گرد و مفعول رکین سے مفعولن زند جو مفعولن غم فعل پدیہان غم

مفعول بدل نے مفاعلن خرد طور مفاعیل نکر فعل + مطرب حرف مفعولن نے نے فاعلن نہ مفعول
مفاعیلن بدین فاعول + ساقیق مفعول وح نے مفاعلن دہر دور مفاعیل نکر فعل - یا جیسے
استادے یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھتے مری بات + دے اور دل او کو جو نہ مجھکو زبان
اور یہ بیان پہلے اور کی رائے ساکن متحرک ہو جائیگی یون - دے اور مفعول دلن کو ج
مفاعیلن نہ دے مجھ مفاعیلن زبا اور مفاعیلن -

(۵) ساکن بعد یائے معروف - جب یہ ساکن درمیان مصرع واقع ہو تو متحرک ہو جائے جیسے
غزالی مشہدی سے رخ رنقاب زلف گر گیر سیکنی + بر ما در مشاہدہ و زنجیر مے کنی + بیان گر گیر
اور زنجیر کی رائے ساکن متحرک التقطیع ہو جائیگی یون - رخ ران مفعول قاب زلف فاعلات
گر گیر مفاعیلن مے کنی فاعلن + بر ما و مفعول رے مشاء فاعلات و زنجیر مفاعیلن مے کنی
فاعلن - یا جیسے جناب بحرے شکے میری سرگزشت احباب یہ کہنے لگے + بحر کا قصہ بھی فسانہ
ہو را بجا ہیر کا + بیان ہیر کی رائے مملہ ساکن متحرک ہوگی یون - بحر کا قص فاعلاتن صدقیا
فاعلاتن نہ ہ راجا فاعلاتن ہیر کا فاعلن -

(۶) ساکن بعد یائے مجہول - جب یہ ساکن حرف درمیان مصرع واقع ہوتا ہو تو متحرک ہفتہ
ہو جاتا ہو جیسے عالی شیرازی سے کاہلی درکار خو و مجنون چرا کر دین قدر + مردن عاشق +
آہے یا بکا بے بیش نیست + بیان بیش کا شین معجزہ ساکن متحرک ہو جائیگا یون - مردنے کا
فاعلاتن شوق + ہے فاعلاتن یا بکا ہے فاعلاتن بیش نیس فاعلات - یا جیسے محمد ابراہیم
ذوق دہلوی سے مر جائیگا جو تر اگر قتار دام زلف + تربت پر او سکی جال کا پای بکا پڑے +
بیان پڑکی رائے ہندی جو یائے مجہول کے بعد ساکن ہو متحرک ہو جائیگی یون - تربت پر
مفعول ترسک جال فاعلاتن کیا ہے مفاعیلن پڑے تو فاعلن

(۷) حرف ساکن بعد یائے لین - جب کوئی حرف ساکن یائے تنہائی یا قبل مفتوح کے بعد
ہر سہ زبان میں آتا ہو تو درمیان مصرع متحرک ہو جاتا ہو جیسے استادے قانع سخن نیست و

باک ندارم + نزن خوش سپاس بہت ناز غیر مجاہد بیان غیر کی رائے مملہ متحرک ہو جائیگی یون۔ قانع بفعول سخن نہیں مفاعیل تمواک مفاعیل ندارم فاعولن + نزن خیش مفعول سپاست مفاعیلن از غیر مفاعیل مجاہد فاعولن۔ یا جیسے حر حر م کھنوی میل اپنے ہاتھ کاٹھے رو پو پیسے کو ہم + کام تھیلی سے نکالا کیسہ دلاک کا + بیان میل کا لام جو درمیان مصرع ساکن ہو قطع میں متحرک ہو جائیگی یون۔ میل، اپنے فاعلاتن بات کام فاعلاتن جے رُو پُو فاعلاتن سیک ہم فاعلن + کام تیلی فاعلاتن سے نکالا فاعلاتن کیسے دل فاعلاتن لاک کا فاعلن۔

دو ساکن

(۱) حرف ساکن بعد ساکن۔ الف اور واو اور یاءے تختانی کو چھوڑ کر نون معلن کے سوا بھی جب دو ساکن متوالی ہر سہ زبان میں درمیان مصرع واقع ہوتے ہیں تو ساکن اول کمال اور ساکن دوم متحرک ہو جاتا ہے جیسے صاحب اصفہانی سے در فکر زن پیچ کہ این زنہ فساد + در خون گرم غوطہ دہ جائے مرد را + بیان گرم کا سیم اور مرد کی وال جو ساکن دوم تھے اب بمقابلہ عین فاعلاتن و فاعلن متحرک قطع ہو جائیگی یون۔ در فکر مفعول زن پیچ فاعلاتن ک ای زن مفاعیل یے فساد فاعلاتن + در خون مفعول گرم غوطہ فاعلاتن دہ جائے مفاعیل مرد را فاعلن۔ یا جیسے شیخ ناسخ سے جہان میں جتنے ہیں جن پر سی سب تجھ پر مرتے ہیں + عبث تعویذ تو نے ڈنڈ پر او جان جان باندھا + بیان ڈنڈ کی دوسری وال ہندی متحرک ہو جائیگی یون۔ جہاں سے جت مفاعیلن نحو جن نو مفاعیلن پر سی سب تجھ مفاعیلن پر مرتے ہیں مفاعیلان + عبث تعوی مفاعیلن ڈنڈ + دن مفاعیلن ڈنڈ پر او جہاں مفاعیلن نجا بادا مفاعیلن۔

ستہ ساکن

(۱) ساکن بعد دو ساکن۔ جب تین ساکن متوالی ہر زبان فارسی و سنسکرت و انگریزی

وہندی در میان مصرع واقع ہوتے ہیں تو ساکن آخر ساقط اور ساکن دوم متحرک ہو جاتا ہے اور ساکن
 اول بحال رہتا ہے حالت تقطیع میں جیسے قاضی سیفی سے کار و برکش گوشت بگشتا سپ را ۱۰
 کار و کی وال ساقط اور او سکی رائے حملہ بمقابلہ عین فاعلاتن متحرک ہو گئی اور او سکا الف
 بمقابلہ الف فاجمال ہے گوشت کی تائے فوقانی ساقط اور او سکا شین جمعہ بمقابلہ فاعلاتن
 متحرک اور او بمقابلہ الف فاجمال ہے گشتا سپ کی باء فارسی ساقط اور سین بمقابلہ عین
 فاعلن متحرک اور او سکا الف بمقابلہ الف فاجمال ہے یون۔ کار و برکش فاعلاتن گوش بگشت
 فاعلاتن تاس را فاعلن۔ یا جیسے مؤلف سے نیست مشکل زسیت یاد از لبث طمورت گز
 نیست مشکل فاعلاتن زسیت یاد فاعلاتن از لبث ط فاعلاتن مور گر فاعلن۔ مصرع سیفی میں یا
 مہولہ و معروف و و او معروف کے بعد کے ساکن کی مثال تھی وہ مصرع ہذا میں ہے۔ یا جیسے
 ناخ سے پھر پھر کے دائرے ہی میں رکھتا ہوں میں قدم ۱۰ آئی کمان سے گردش پر کار
 پاؤں میں ۱۰ بیان پاؤں کا نون ساقط ہو گیا اور او سکا ساکن دوم یعنی واو بمقابلہ عین فاعلاتن
 متحرک اور او سکا الف مقابل الف فاجمال ہے یون۔ ۱۱ یہی یک مفعول ہاں گرد فاعلاتن شہر کار
 مفاعیل پاؤں فاعلات۔ یا جیسے استاد سے بہر کس شیوہ خاصے در اثیارت ارزانی ۱۰
 زمن مع وزلا رڈالٹن براگنچینہ افشانی ۱۰ بیان لارڈ کی وال ہندی کہ ساکن سوم تھی ساقط
 اور رائے حملہ بمقابلہ عین مفاعیلن متحرک و رالف لارڈ بمقابلہ الف مفاعیلن ہے یون۔
 بہر کس شے مفاعیلن ویسے خاصے مفاعیلن درمی تارس مفاعیلن ت ارزانی مفاعیلن
 زمن مع مفاعیلن زلا رڈالٹن مفاعیلن براگنچینہ افشانی مفاعیلن۔
 اگر یونین کسی لفظ میں متوالی تین ساکن جمع ہو جائیں اور ساکن آخر سبب ضافت یا عطف
 مابعد یا وصل کے مقابل حرف متحرک کرن کے ہو تو اس ساکن سوم کو بھی نہیں گرتے بلکہ
 مثل ساکن دوم متحرک کر دیتے ہیں جیسے عبد الرحمن جامی سے خامہ جو نظم سخت سخت و
 لانا است و خطا درست ۱۰ بیان ساکن سوم یعنی تائے نار است بمقابلہ عین مفعولن اور متحرک

دوم یعنی تاسے مفتعلن کے مقابل سین رہست جو کہ ساکن دوم تھا متحرک ہو گیا اور الف راست یعنی ساکن اول بمقابلہ فاسے مفتعلن بحال ہر یون - خام چٹ مفتعلن سے سخت مفتعلن سخت سست فاعلات + المانامفعولن راس ت خط مفتعلن نادرست فاعلات - بیان کرن ابتدا میں تسکین کا مصاف بھی ہو۔

کبھی ان متوالی تین ساکنوں میں ساکن سوم گر جاتا ہو اور ساکن دوم کو متحرک کر کے اوکی حرکت کو اشباع کرتے ہیں جیسے صاحب مجموعہ نامہ سے دہ ساقی پیالہ گاہ راست و گاہ چپ + بیان راست کی تاسے ساکن الاصل کو حرف عطف کی وجہ سے متحرک کرنا چاہا تو او کو ساقط کر دیا یون - مید ہر سا فاعلات قی پیالہ فاعلات گاہ راست و فاعلات گاہ چپ فاعلن - جن لوگوں نے اس مصرعے کی تقطیع میں راست کے الف کو ساقط کر کے (گاہ راست) بروزن فاعلات بتایا ہو وہ شاید ناواقف ہیں کہ متوالی تین ساکنوں میں ساکن اول نہ ساقط ہوتا ہو نہ متحرک بلکہ بحال رہتا ہو لیکن ہمیں بھی شک نہیں کہ ساکن سوم کو اگر ساکن دوم کو متحرک کر کے اشباع کرنا خلاف استعمال ہو اگرچہ خلاف قاعدہ نہیں - کیونکہ حذف ساکن سوم کے بعد دوسرے ساکن کو فقط متحرک کر دیتے ہیں اشباع میں دیکھا مگر بیان متحرک کا اشباع جائز ہو۔

چار ساکن

(۱) ساکن بعد سہ ساکن - تین سے زیادہ متوالی ساکن زبان سنسکرت اور انگریزی میں آتے سموع ہیں جب درمیان مصرع واقع ہوتے ہیں تو ساکن چہارم و سوم ساقط ہو جاتے ہیں اور ساکن دوم متحرک ہوتا ہو اور ساکن اول بحال خود قائم رہتا ہو مگر ایسا شاید ہو اور خالی از کر است نہیں - جیسے ۵ ہر قبضے میں ملک مہار اسٹریو + بیان مہار اسٹریو کے آخر جو ساکن چہارم تھی اور تاسے ہندی جو ساکن سوم تھی دو نون ساقط ہو گئیں اور سین جو ساکن دوم تھا بمقابلہ فاسے فاعولن متحرک ہو گیا اور الف جو ساکن اول تھا بحال ہر یون - ۵ قبضے فاعولن م ملکہ فاعولن مہار فاعولن س اتو فاعولن - یا جیسے ۵ ستا مہون اسپا کرل ب ہو سکے

سول حج یہاں ۴ رونقین دینے لگے مسندِ احکام کو ۴ یہاں اسپارکس کا سین آخر جو ساکن چہارم تھا اور کاف جو ساکن سوم تھا دو نون ساقط ہو گئے اور راسے مہملہ جو ساکن دوم تھی بمقابلہ عین فاعلن متحرک ہو گئی اور الف جو ساکن اول تھا بحال رہا یون۔ سُنْتُ ہ اس مفتعلن پارب فاعلن۔ ایسے مقام پر جب ساکن چہارم کے بعد الف وصل آجائے تو کسیقد رخت ہو جاتی ہے یعنی تین ہی ساکن محسوب ہوتے ہیں اور چوتھا الف وصل میں دبا جاتا ہے پھر بھی بغیر ضرورت چار ساکن متوالی کا استعمال خالی از ثقل نہیں۔

قاعدہ شازدہم استعمالِ اوزانِ بحرِ نوز و ہگانہ

بیانِ بحر سے پیشتر ایک امر کا ذکر ضرور ہو کہ اہل عربوں ہر وزن کے واسطے ایک بیتِ مثال میں لاتے ہیں۔ عروضیان عرب علی الخصوص وہی ابیات ذکر کرتے ہیں جو خلیل بن احمد لاچکا بحر خواہ سالم خواہ مزاحف۔ عروضیان عجم میں ہر شخص جداگانہ مثالین لاتا ہے اور اشعار مستعملہ خلیل کی پابندی نہیں کرتا۔ لیکن مؤلف نے خوب غور کیا کہ اکثر ارکان کی اولٹ پھیر اور افراط و تفریط سے اور زحافات کے استعمال سے ایسا کوئی نہ کوئی وزن بن جاتا ہے جو کسی تصنیف میں موجود نہیں اور بخوبی جائز و درست ہے اور کبھی کبھی کسی شاعر کا ایسا کوئی نہ کوئی شعر ملتا ہے جو جکا وزن کسی کتاب عروض میں درج نہیں اور بہر عنوان درست و جائز ہے۔ زبانِ اردو میں اکثر وزن نے اوزانِ مستعملہ اکثریہ عربی و فارسی میں بوجہ ثقل یا ناقصیت فن یا اختلاف مذاق شعر ہی نہیں کہے بدین سبب ہم نے ہر بحر کے تحت میں پہلے وہ عربی اشعار لکھے جو کہ صاحب مفتاح و معیار الاشعار و میزان الانکار نے قلمبند کیے ہیں۔ پھر فارسی مثالوں کی ابیات بقدر یاب دو اوین اساتذہ فارس و تذکرات فارسی سے نقل کیں۔

باقی صائق العجم و معیار الاشعار و میزان الانکار و معیار المعجم و رسالہ جامی و صدائق البلاغہ و شجرۃ العروض و رسالہ محب دہلوی و غیرہ کتب عروض سے رقم کیں۔ زبانِ اردو میں جب قدر اوزانِ مستند ان ہند کے کلام میں رائج اور ثقات کے مذاق میں مستعمل پائے

اُنھیں کو استعمال اُردو ٹھہر کر دواوین اُردو سے چھانٹ کر اُوکی مثالین مین کین۔ جو وزن فارسی مین تھے اور اُردو مین کیاب و انکو خالی چھوڑا اور وہاں صرف فارسی مثال لکھی۔ جو اُردو مین استعمال تھے اور فارسی مین نگلیاب وہاں فقط اُردو کی نظیر تحریر کی۔ بہر صورت کسی وزن غیر استعمال مین اپنی طرف سے مثال لانا زبان کو منہ چڑھانا جانا۔ علاوہ برین عروضیان متاخر نے اکثر بحر مین چند غلطے کھائے مین یا تو بحر کچھ تھی اور کچھ بتادی اور یہ دراصل تقطیع غیر حقیقی کا دھوکا ہے۔ یا زحافات بے موقع لاکر وزن بھرتین دھبھا لگا دیا۔ ہم نے ہر بحر مین ان اغلاط کا پتہ دیا بلکہ اکثر بحر کے خاتمے پر تنبیہا اوزان مغالطہ آمیز رقم کیے اور اُوکی کج فہمی کے سبب بتا دیے تاکہ طالبان راست باز گروان باطل کے کہنے پر بجائیں اور اُنکے فریب مین آکر دھوکا نہ کھائیں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔

زنج

یہ بحر عرب و عجم کے ہاں استعمال اور اُردو زبان مین بھی مروج ہے۔ اسکی اصل لمبان عربی دائر مین مفاعیلن چھ بار آئی ہے اور استعمال مین ہمیشہ مجزواتی ہے یعنی چار کن کا پورا شعر۔ لیکن سبیل شاذ چھ اور آٹھ کن کی ابیات بھی دستیاب ہوئی مین۔

اس بحر مین عروض۔ سالم۔ مکفوف۔ محذوف۔ محبق محبوب۔ چار قسم کے پائے مین اور ضرب مین بھی۔ سالم۔ مقبوض۔ محذوف۔ محبق محبوب۔ چار اقسام کی ملی مین۔ مربع و مستطیل و منمن ملا کر نواوزان پر یہ بحر استعمال العرب کے حسب تفصیل ذیل۔

(۱) چار کن کا ایک شعراور ہر کن سالم مفاعیلن مفاعیلن دو بار عفا مین ال لیلی السَّكْبُ قَالَا مَلَاهُمُ قَالَعُمُ بِبِاشْلَع۔ باکے سبب سے مصرع دوم آغاز ہوا ایسے کہ یہ شعر معقد ہو یوں۔ عفا مین ا مفاعیلن ل لیلیس سہ مفاعیلن + بغل ا مفاعیلن جفل غمر و مفاعیلن۔ معنی شعر یہ مین۔ آل لیلی سے یہ تین مواضع نکل گئے اور کند ہو گئے ایک سبب دوسرا ملحق تیسرا غمر۔

(۲) بیت چار کنی ضرب مخدوف باقی تین رکن سالم۔ مفاعیلن مفاعیلن + مفاعیلن فعولن
 ۛ مَا ظَهَرَ لِي لِمَا غَيَّبَ اللَّهُ بِالْظُّهُرِ الذَّلُولُ ۞ بِاشْبَاعٍ - یہ شعر بھی معقد ہوا اور اے ضمیمہ پر
 مصرع اول ختم ہو یوں۔ و ما ظہری مفاعیلن لباغض ضومفاعیلن + مبظہر ذومفاعیلن
 ذولولی فعولن۔ غالب ظلم کے واسطے میری پشت نرم نہیں۔ یعنی ظالم میری پیٹ نہیں
 لگا سکتا۔

(۳) شعر مربع صدر وابتدا مقبوض عروض و ضرب سالم مفاعیلن مفاعیلن + دوبارے
 فَقُلْتُ لَا تَخَفْ شَيْئًا ۞ فَمَا عَلَيْكَ مِنْ بَأْسٍ ۞ بِاشْبَاعٍ - فقلت لا مفاعیلن تخف شئین مفاعیلن
 فما علو مفاعیلن کمں باسی مفاعیلن۔ پس میں نے کہا خوف نہ کر تجھ کو کچھ باک نہیں۔

(۴) چار رکن کی بیت ضرب سالم باقی کمفوف۔ مفاعیل مفاعیل + مفاعیل مفاعیلن
 ۛ فَهَذَا نَ يَذُوْدَانِ ۞ وَذَٰمِنٌ كُنْتُ يَرْوِي ۞ فَمَا ذَانِ مَفاعِلٌ يَذُوْدَانِ مَفاعِلٌ +
 و ذامنک مفاعیل ثبن یرمی مفاعیلن۔ پس یہ دونوں دفع کرتے ہیں اور وہ نزدیک
 سے تیر لگتا ہو۔

(۵) شعر چار کنی صدر اخر ضرب مقبوض باقی سالم مفعولن مفاعیلن + مفاعیلن مفاعیلن
 ۛ اَذُوْمَا اُسْتَعَارُوْهُ ۞ بِاشْبَاعٍ - كَذَلِكَ الْعَيْشُ عَارِيَةٌ ۞ اذووس مفعولن تعاروہو
 مفاعیلن + کذا کل عومفاعیلن شعاریہ مفاعیلن۔ ادا کیا لوگوں نے اوس چیز کو کہ عاریت لیا
 تھا یہ نہیں زندگان بھی عاریت ہو۔ اگر عاریہ کی تختانی کو مشدہ پڑھو حبیب کہ بقول سعد الشافعی
 دیوان ادب میں ہو تو اوس وقت (شعاریہ) بروزن مفاعیلن ہو کر ضرب بھی سالم ہو جائیگی
 باقی مثل سابق۔

(۶) بیت مربع صدر اکثر باقی تین رکن سالم۔ فاعلن۔ مفاعیلن + مفاعیلن مفاعیلن
 ۛ فِي الْذِّمِّ قَدْ مَا تَوَّاهُ ۞ وَفِيْنَا قَدْ مَوَاعِدُكَ ۞ فل لازمی فاعلن نقد اتومفاعیلن +
 و فیما قد مفاعیلن وموعبرہ مفاعیلن۔ جو لوگ کہ تحقیق مر گئے اور جو اوصخون نے اپنے

۱ اعمال سے کچھ نہیں سمجھ پایا اور میں صاحبان بصیرت کو عبرت ہو۔

(۷) چار کرکن کا شعر صدر اخرب باقی سالم مفعول مفاعیلین + مفاعیلین مفاعیلین ۷ لوکان لوکان
اَصْدَرَا مَا اَنْصَبْنَا ۶۰ باشباع۔ لوکان مفعول بوموسی مفاعیلین + امیرن مفعول مفاعیلین مفاعیلین
اگر بوموسی امیر ہمارے تو ہم اس سے راضی نہیں۔ یہاں تک سات وزان مرتب مجزومین۔

(۸) تقدیریں اس بحر کو مجزوم کے سوا کبھی استعمال میں نہیں لاتے لیکن بعض مولدین متاخر نے تہج
عجم اسکو سدس بھی کہا ہے۔ سب سے پہلے ہا بن زہیر نے اشعار شش کرنی کا یہ قطعہ طرح کیا کہ صدر و

ابتدا اخرب شش مقبوض عروض و ضرب مخدوف مفعول مفاعیلین مفعول چار بار ۷ یا مَن اَعْبَت
بہ شمول ۶۰ باشباع۔ مَا اَلْفَ هَذِهِ السَّمَاءُ ۶۰ شَوَاكُ يَهْرُكَ دَلَال ۶۰ كَالْخَصِيصِ مَعَ الشَّيْخِ

مائل ۶۰ مَا اَلْطَّامِعُ فَمَا ذَهَبَ مفاعیلین شمایل مفعول۔ وقس علی ہذا القطیع۔ اور پنجھ کھ بازی
کی ہوا کے ساتھ شراب نے پھسلتین کیا لطیف ترین جو مست کہ ناز سے جھومتا ہو گویا شاخ و رخت کو

کہ نسیم اسکو جھونکے دے رہی ہے۔ پھر بہا کی تبعیت میں مالک بن مالقی اور حاتم بن اہل وغیرہ نے
اس وزن میں دست درازیاں کیں چونکہ ایسے اوزان خلاف مذاق عرب سے انہوں نے زمین

تامل کیا استوی تو انکو موزون ہی نہیں جانتا۔ واہ سے مذاق۔ یہ ایک وزن وفاقی ہو۔

(۹) حاتم بن اہل نے ہزج کے مشمن یعنی ترانے پر بھی ہاتھ صاف کیا اور ایک رباعی کہی جسکا صدر
اخر ب شش و اول مقبوض شش و دوم مکفوف عروض محقق محبوب۔ مفعول مفاعیلین مفاعیلین فع + ابتدا

اخر ب شش و اول مقبوض مسکن شش و دوم مکفوف ضرب محقق محبوب۔ مفعول فاعلین مفاعیلین فع۔
۷ کَلَامًا قَلِيًّا يَذَا الْجَحَا وَالْجَحَا ۶۰ يَأْمَنُ حَلَاوًا وَخِمَوًا فِي صَدْرِي ۶۰ اَلْوَمَّ جَفَا الْجَفَا لَمَّا اَعْتَمَّ

عَبِيٍّ وَبَقِيَّتُ حَارِثِي ۶۰ اَمْرِي ۶۰ لاطاق مفعول تلی بذل مفاعیلین جفا والجب مفاعیلین رمی فع + یا
من حل مفعولن لو وخر فاعلین بیوفی صدر مفاعیلین رمی فع۔ باقی دو مصرعے بروزن مصرع اول۔

مجھے اس جفا اور فراق کی تاب نہیں ہے۔ اے لوگو کہ او ترے ہوا اور خیمہ ستادہ کیا ہے تمہیں میرے سینے
میں۔ خواب نے بکون پر اندھیر کر رکھا ہے جب سے کہ تم سب میری نظروں سے غائب ہوئے ہو۔

اور میں باقی رہ گیا اپنا۔ تہے میں حیران۔ اس ترجمے کا خلاصہ یہ ہے۔ اچھو دوستو تمہاری یاد میرے دل میں ہر وقت رہتی ہے مجھے شب کو نیند نہیں آتی بلکہ میں ہلکے نیند میں رہتا ہوں کہ تم لوگ مجھے جدا ہوئے ہو میں نہایت حیران ہوں کہ یا الہی کیا کروں۔

اس بحر میں کسی ایک رکن کو حکم معاقبہ دفعۃً مکفوف و مقبوض نہیں کر سکتے ہاں جدا جدا کف و مقبوض لانے کا دو رکنوں میں اختیار ہو یعنی اسی مفاعیل کو مفاعل نہیں کر سکتے مگر مفاعیل مفاعیل کو مفاعل مفاعیل یا برعکس کیسے تو کوئی ہاتھ بھی نہیں پکڑ سکتا۔

فیصل اور ابوالحسن نخش نے عروض میں قبض لانا جائز جانا گمراہی کے نزدیک عروض مقبوض درست نہیں۔

وزن ترانہ کے مندرجہ اہل عجم میں اور حاتم کی رباعی مذکورہ بالا کو عجم کا متبع سمجھو۔ اسطرح اسکے شمسالمین اکثر عربی مصرعے۔ فارسی مصاریع کی سلاک میں لوگوں نے موزون کیے ہیں وہ ملحعات میں شامل ہو کر اب گویا فارسی میں جیسے حافظے الایا اینا الساقی اور کاساؤنا ولما پیکر عشق آسان نمود اول نے افتاد کیا ہے اب صرغ اول گویا فارسی میں شامل ہے۔

فارسی وارد میں اس بحر کی اصل ٹھکر کن کا پورا شعر دائرے میں جو محقق طوسی علیہ الرحمہ نے زبان فارسی اس بحر کے دو حصے کیے اور دوسرے حصے کی دو قسمیں۔ اس حساب سے کل کے تین جز ہو گئے سالم۔ مکفوف۔ آخرب۔ اور یہ تقسیم بظرف صدر وابتداء تمام کی۔ بعض لوگ ان تینوں حصوں کو تین بحرین قرار دیتے ہیں۔ چہنہ علیہ علیہ بیان کرنا مناسب بنجانیو کہ ان کا آغاز مصاریع کے ارکان مقبوض و اشترجی ہے ہیں۔

الغرض یہ بحر وافی اور مجز و او مشطور یعنی شمش و مسدس و مربع ملا کر اونٹنی وزن پر آئی ہے اس طرح۔

(۱) آٹھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل دو بار۔ شیخ محمد علی حنین ہندستانی سے جو ان راکیہ مامد و غریبی پر میسازد پستان بدن خون جگر اثر میسازد

تقطیعہ۔ جو ایک مفاعیلین مند ہے مفاعیلین غریبی بی مفاعیلین میاں مفاعیلین + ہست ۱۱
مفاعیلین مدن خود مفاعیلین جگر راشی مفاعیلین میاں مفاعیلین۔ یا جیسے خواجہ وزیر لکھنوی
سے چلا ہوا دل رحمت طلب کیوں شادمان ہو کر ہ زمین کو سے جانان رنج دیگی آسمان ہو کر
تقطیعہ۔ چلا ہوا مفاعیلین رحمت مفاعیلین طلب کو شام مفاعیلین دما ہو کر مفاعیلین۔ یونین
تقطیع مصرع دوم۔

(۲) بیت شمن عروض و ضرب مسبق بشرطہ کہ آخرین نون غنہ ہو ورنہ خارج از دائرہ ہو جاگی باقی
سالم۔ مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلان۔ دو بار یون سے شد آن جانِ جهان دامن
کشان چون از چمن بیرون + روان شد جانِ مرغان چمن گوئی زن بیرون + شد جانے
مفاعیلین جہاد امن مفاعیلین کشا چون مفاعیلین چمن بیرون مفاعیلان۔ بیرون کا نون غنہ سبب
وقوع آخر کمال ہے۔ تاخرین اس وزن میں تسبیح بلا غنہ لائے ہیں لیکن محقق اسکو خارج از دائرہ بتاتے
ہیں اور فی الحقیقت کا نون کو ایسا حرف کھلتا ہے جیسے حافظ صبا خاک وجود بآبان عالمی تاب
اندازد + ہو دکان شاہ خوبان را نظر بر منظر اندازیم + جنابن داز مفاعیلان + نظرن دازیم مفاعیلان
دیکھئے بیان انداز کا الف دوم بمقابلہ الف دوم مفاعیلان اور نئے معجمہ بمقابلہ نون مفاعیلان کمال
ہیں اور یہی اندازیم کی تحتانی اور ہم کی کیفیت ہو کہ برقرار ہیں۔ الغرض اس وزن میں بزبان اردو
بھی تسبیح نون غنہ کے ساتھ لانا جائز ہے جیسے خواجہ حیدر علی آتش سے یہ کیفیت اسے ملتی ہے
ہو جسکے مقدرمین + می الفت نہ خم میں ہونہ شیشے میں نہ ساغر میں + بیان میں کا نون غنہ بمقابلہ
نون مفاعیلان کمال ریگایون۔ نہ ساغر میں مفاعیلان۔

(۳) شعر شمن عروض و ضرب مقصود باقی سالم۔ مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیل۔ دو بار
یون سے بیا اوجان آب خوش رہی یکدم بصد جوش + کہ گرد دہر دو عالم از دل مضطرب اموش +
بیا اوجا مفاعیلین ب اغوشتے مفاعیلین رہی یکدم مفاعیلین بصد جوش مفعولان۔ ہکو اختیار کر
خواہ مفاعیل کو مقصود خواہ مفعولان کو مقصود کہیں دو نون کیساں ہیں۔ کبھی اس وزن میں کہیں

و ششم کو بر وزن فعلوں لاتے ہیں اور اسکو سعد الشارحین مخذوف بتاتے ہیں جیسے ۱۔ من آن
۲۔ ہوش شتم کہ از خوشیش خبر نیست ۳۔ مرا تاشد دل از کف دگر پر و اسے سمریت ۴۔ منام ہو منعا عیلن
ششم فعلوں کے اربعہ شش منعا عیلن خبر نیس فعلولان ۱۔ صرع دوم کی تقطیع یونین کرلو۔ ہم تو اسکو
مقابلہ طویل مسبق کہتے ہیں و میان دو مصراع حذف لانا نمی واردات ہو اگر بالضرر و بحر نہج ہی میں
شمار کرنا منظور تھا تو کیوں نہ کہم یا کہ یہ نہج شمن مضاعف المشطوبہ کا کہ فعلوں بمنزلہ آخر واقع ہو جاتا۔
الغرض یہ اوزان بزبان اردو متعل نہیں۔

(۴) شعر شت کئی عروض و ضرب مقصور باقی ارکان مکفوف۔ معاعیل معاعیل معاعیل فعلولان
دوبار۔ قاضی سیفی ۱۔ زہے حسن زہے روی و زہے نور و زہے نار ۲۔ زہے خط و زہے خال زہے
مور و زہے مار ۳۔ زہے من معاعیل ہے نور معاعیل زہے نار فعلولان ۱۔ صرع دوم علی ہذا
القیاس۔ فقیر مولف کی رائے میں بجائے خال لفظ زلف خوب ہے۔ یہ وزن بھی اردو میں غیر متعل۔
(۵) شعر شمن عروض و ضرب مخذوف باقی ارکان مکفوف معاعیل معاعیل معاعیل فعلولان۔ دوبار
مولوی معنوی ۱۔ ہے باغ زہے باغ کہ شکفت زبالا ۲۔ زہے صدر زہے بدر تبارک و تعالیٰ
۳۔ ہے باغ معاعیل ہے باغ معاعیل کہ شکفت زبالا فعلولان ۱۔ زہے صدر معاعیل زہے بدر
معاعیل تبارک و تعالیٰ فعلولان۔ شمس الدین فقیر دہلوی اس شعر کے وزن کا نام نہج شمن
مقصود مخذوف بتا کر یہ عبارت اس کے تحت میں لکھتے ہیں کہ اینجا ہمہ اجزا مقصور آمدہ مگر عروض و ضرب
کہ مخذوف و جزو ما قبل ضرب مکفوف ست۔ واہ این گل دیگر شکفت باغ اور شکفت اور صدر را اور
بہر کو جو اضافت با عطف کے ڈانے سے غیر متحرک پایا تو حضرت سمجھے کہ بیان تقطیع میں بھی ایسا ممکن
قائم ہوگا اس لیے رکن مقصور سے او کو نامزد کر دیا اور غور فرمایا کہ قصر عروض و ضرب کے لیے
مخصوص ہو و میان مصراع کیونکہ آسکیگا۔ حال آنکہ بیان تقطیع میں بیشتر خود ہی کلمہ چکے کہ التقاس
ساکنین چون در وسط مصراع واقع شود پس اگر ساکن اول حرف مد و ساکن دوم نون ست فعل
و تقطیع ساقطے نمایند و اگر غیر نون ست آنرا متحرک نیا زند حکیم اسدی ۱۔ ز شوق لبش خون

ہی خورد دل ۛ دو گشتہ زلفش ہے برد دل ۛ تکرار ۛ خورد دل کی دال ساکن توفعل کی قافہ
متحرک کے مقابل متحرک کی جملے اور چارون لفظ مذکورہ بالا کا آخر حرف ساکن متحرک نہ کیا جائے یہ کیونکر
ہو سکتا ہے۔ اس قاعدے کی بنیاد پر شعر مولوی روم کے الفاظ مذکورہ کو آخر میں متحرک کر کے بلاتامل و نگو
کفوف کننا چاہیے۔ مگر صاحب شجرۃ العروص سے تعجب ہو کر فقیر کا کننا مانکر قواعد تقطیع میں غور نہ فرمایا کہ
وہ خود ہی اس محل پر کیا لکھ چکے ہیں۔ الغرض یہ وزن بھی رد میں نہیں ہے۔

(۶) شعر ثمن عروض و ضرب مخدوف رکن دوم و ششم بھی بروزن فعلوں اسکو بھی لوگ مخدوف کتے ہیں
باقی ارکان کفوف۔ مفاعیل فعلوں مفاعیل فعلوں دوبار۔ یون ۛ۔ سبغ ماہ تاملی بقدر روانی ۛ
بلب راحت روحی بختیم آفت جانی ۛ۔ سبغ ماہ مفاعیل تاملی فعلوں بقدر مفاعیل روانی فعلوں
بلب لاج مفاعیل ترویج فعلوں بختیم مفاعیل تجانی فعلوں۔ ہم تو ہرگز اس وزن کو نہ سہج نہ کہیں گے
وہی بحر یض کفوف ہوا و اسکی وجہ وزن سوم کی مثال دوم میں ذکر ہو چکی۔

(۷) بیت مثنی عروض و ضرب مقصور ابتدا خرب باقی پانچ رکن کفوف مفاعیل مفاعیل مفاعیل
فعلولان ۛ مفعول مفاعیل مفاعیل فعلولان۔ رو دکی سمر قندی ۛ۔ دل زادن از در دین آزاد کن از
سبغ ۛ جام آور و رو د آور و زرد آور و شرط سبغ ۛ۔ دلازا و مفاعیل کنز و مفاعیل تنازا و مفاعیل
کنز سبغ مفاعیل ۛ جام او مفعول رُرو دا و مفاعیل رزدا و مفاعیل رشر سبغ مفاعیل۔

(۸) بیت ہشت کئی عروض و ضرب سالم ابتدا خرب باقی ارکان کفوف ہو کر در میان میں تحقیق۔
مفعول مفاعیل مفعول مفاعیل۔ دوبار محتشم کاشی ۛ۔ اوشیح بتان تا کو برگرد درت گردم ۛ
پروانہ خویشم کن تا گرد دست گردم ۛ۔ اوشیح مفعول بتان تا کو مفاعیل برگرد مفعول درت گردم مفاعیل
اسی طرح تقطیع مصرع ثانی۔ یا جیسے شیخ امان علی سحر حرم کھنوی ۛ۔ دل مثل نصیری کے ابو بندہ نواز
آیا ۛ۔ مرمر کے جیا پھر بھی جانا باز نہ باز آیا ۛ۔ مرمر مفعول جیا پر بی مفاعیل جانا باز مفعول نواز آیا
مفاعیل۔ یونین تقطیع مصرع اول۔ اس وزن میں جو لوگ حشو ہاے دوم کو بھی خرب کہتے ہیں
وہ بجا کرتے ہیں کیونکہ خرب دراصل خرم ہوا و خرم اوائل مصاربع کے واسطے خاص ہو گا قال فقیر

اما آنچه با وائل خاص بود اسقاط متحرک وال شد از و تا آخر م خوانند۔ اس وزن میں اگر جمع درمیانی لاؤ
یعنی بیہ ہا ہما رخانہ کو محال خوش آئید ہوتا ہے صاحب معیار کے کئی بکشم ہائے آن یا درم کے ہا گزشتہ شوم
بار سے در ہائے تو اولی تر پیدا جیسے مولف سے اس طرح شوم پر در ہر چاند ہوا چھپ کر ہا تلو اتری کس پر
برہا بگلتی ہو ہا امین تسبیح بھی بنون غنہ آتی ہو۔ شیخ نسخ سے ہم خواب میں وان پونچے تیرا سے کتے میں
وہ غنہ سے چونکہ وٹھے تقدیر سے کتے میں ہا س کتے میں مفاعیلان۔ اسکے او آخر سالم وسیع کا ضلکا
بھی درست ہو خواجہ سکرانی سے خواہ کہ کند منزل بر خاک درت خواجہ ہا لیکن نہو جنت ماو انگ لکان
درت نا جو مفاعیلان ہا لنگ لکان مفاعیلان۔

(۹) سب مثل وزن سابق لیکن جنو ہا سے اول مسبق بلا قید غنہ۔ ملا عرفی سے ہوشم نگاہ ہے برد جانانہ
چنین باید ہا یک جرعہ خراہم کر دہیانہ چنین باید ہا ہوشم مفعول نگاہ ہے برد مفاعیلان جانانہ مفعول
چنی باید مفاعیلان ہا یک جرعہ مفعول خراہم کر دہیانہ مفعول چنی باید مفاعیلان۔ صاحب
سیران الامکا فرماتے ہیں کہ درن صورت کرن ثانی مسبق نہ آید۔ مولف عرض کرتا ہوں کہ کرن ثانی یعنی جنو ہا
اول ہا دو صایع مسبق نہیں آسکتے تسبیح در میان صرح کیونکہ جائز ہوگی۔ خواجہ معیار الاشار میں ارشاد
کرتے ہیں۔ اما تغیر زیادت کہ خاص بود ہا او آخر مصرعہ ماو آن دو نفع بود اول حرفے ساکن یادت کنند
پس اگر آخر کرن سببہ خفیف ہو در کرن را مسبق خوانند۔ جب تسبیح او آخر صایع کے واسطے خاص ہوئی
تو کرن ثانی مسبق غلط ہو گیا۔ اب ہم سے ایک رمز سنئے کہ اس شعر کے کرن سوم و ہفتم میں فقط کف لائے
تو وہ مفاعیل ہو جائیگا رہے کرن دوم و ششم وہ دونوں سالم رکھے اور مفعول مفاعیلان مفاعیل
مفاعیلان دوبار سے اکٹھ بند کر کے شعر بحر کی قطع کر جائے یوں۔ ہوشم مفعول نگاہ ہے برد مفاعیلان
و جانانہ مفاعیل چنی باید مفاعیلان ہا یک جرعہ مفعول خراہم کر دہیانہ مفاعیلان چنی باید
مفاعیلان۔ اب دیکھئے تسبیح درمیانی او ضرب مابین کا جھلکا کیسا پاک ہو گیا۔ کف کا کوئی مانع نہیں
پہلے بھی تو ضرب لاتے تھے اور وہ کف سے مرکب تھا۔

(۱۰) بیت ششم صدر و ابتدا اخرج عروص و ضرب مقصور باقی چار کرن کفوف مفعول مفاعیل عیل

فعولان۔ دو بار حزمین ہضمفانی سے ہشیار بہ ہنگامہ محشر نتوان رفت۔ ای کو کاش کلزاسیہ تاکم گزشتہ
ہشیار مفعول ہنگامہ مفاعیل می محشرن مفاعیل توافت مفاعیل۔ ای کو کاش مفعول کلزاسیہ مفاعیل
می تاکم گ مفاعیل زرراندفعولان۔ خواجہ وزیر سے منہ آئے نظر صاف وہ ہویار کی تلوار پہ آئینے
کا آئینہ ہو تلوار کی تلوار پہ منہ اسے مفعول نظر صاف مفاعیل وہ ہویار مفاعیل کتلوارفعولان۔ امین
مفعول کا امین مفاعیل ہ تلوار مفاعیل کتلوارفعولان۔ مفاعیل تسکین آخر اوفعولان برابرین۔

(۱۱) آٹھ کرن کا پورا ایک شعر عرض وضرب مخدوف صدر وابتدا خرب باقی چار کرن کفوف مفعول
مفاعیل مفاعیل فعولن۔ دو بار فاضل بہری شاگرد مرزا صاحب سے فتح از سر مرکان بودا بروے
بتان را پیکان دشمن کشید پشت کمان را پیکان فتح مفعول رمز گاب مفاعیل و د ب سے مفاعیل
بتا را فعولن۔ یا جیسے سودا ہو سحر کو حقیقتی نہیں کیا ہو پ او سے تو کئی بار بلایا نہیں جاتا پ سو
مفعول سحر کو خ مفاعیل فحانین مفاعیل ہ کا ہو فعولن۔ یونین تقطیع مصع دوم۔

(۱۲) بیت شمعن لارا کان شل وزن دہم و یازدہم مکرر سمین کوئی خوشبو شکل کرن سالم بھی لاتے مین اور
اوسکو سالم بتاتے مین اور دھوکا کھاتے مین جیسے سعدی حوران ہشتی را دوزخ بود اعراف پہ
از دوزخیان پرس کہ اعراف ہشت ست پہ حوران مفعول ہشتی را مفاعیلن دوزخ مفعول و دوزخ
مفاعیل۔ از دوز مفعول خیال پرس مفاعیل کہ اعراف مفاعیل ہشت ست فعولان۔ یا جیسے عرفی غیری
سے جم مرتبہ خان خانان کز اثر نطق پہ چون گل ہلکی گوش کند جذرہم را پ جم مرت مفعول بخانے
مفاعیلن ناگز اسفعول ثرے لطق مفاعیل۔ باقی تقطیع صاف۔ اگر ان مثالوں کے مصاریع
اولی مین مفاعیلن سالم ہو تو اس کے بعد کرن کفوف کیون نہ آیا یعنی مفاعیل و اگر اگر بجائے مفاعیل
مفعول آیا ہو تو اسکو خرب کہین گے اورا خرب سو اسے صدر وابتدا نہیں آتا۔ اسلئے یون سمجھو کہ
دونوں خوشبو کفوف مفاعیل مفاعیل مین باہم تحقیق ہو کر اول مفاعیل دوم مفاعیل رگیا بدین
اوسکو مفاعیلن اور اسکو مفعول سے تبدیل کیا۔ پس اس وزن کا نام پنج خرب کفوف متحقق مقصود
ان تینوں اوزان آخر کا اجتماع باہمی درست ہو۔

ترانہ

رباعی کو کتے مین اور وہ انھیں اوزان وافی مین شامل ہوا دیر لفظ تر سے منسوب ہو۔ صاحب خبائے عالم
و میزان الافکار کے اقوال کا خلاصہ یہ ہو کہ سہ دو سوا کا وزن بحر جری مین سلطان یعقوب بن لیث صفحا
کا لڑکا عید کے دن غزنین مین جوڑو گویوں کی طرح کھیل رہا تھا جوڑے ڈھلکنے سے لڑکے کی زبان
خوشی مین یہ صرغ آگیا۔ غلتان غلتان مہر و تالب گو پد یعقوب نے فضلاء عہد کے سامنے
پیش کیا۔ انھوں نے بعد غور اس مصرعے کو بحر ہزج مین پایا ایسے رودکی نے اسی وقت اس پر تین
مصرعے اور لکائے جب رودکی کی رباعی مشہور ہوئی تو وزن و مرقوم سن کر جوش آتا تھا ایسے رودکی
سوچا کہ لوگوں کی دماغی خشکی اور زاہدوں کا زہ خشک اس وزن نے کھو دیا بدین سبب سکھو۔ تر۔
یعنی شرم مطوب سے نسبت کر کے ترانہ نام رکھا اس مین ایہ نسبتی ہو جیسے زند سے زندان۔ بعدہ لوگوں نے
ہر مصرعے کو ایک بیت قرار دیا اور اسکو اسوجہ سے چہارتی اور رباعی کہنے لگے لیکن متاخرین نے
چار مصرعون کو دو شعر فرض کیا اور اسکا نام دویتی رکھا۔ پہلے رباعی کے ہر مصرعے مین قافیہ لاتے
تھے اس سبب سے کہ ہر مصرعے ایک بیت سمجھا جاتا تھا اور یہ امثال مشطورات مین ہم آئندہ بتائیں گے۔
جب سے اسکا نام دویتی رکھ لیا تو پہلے دو مصرعون کو مطلع فرض کیا اور دوسرے دو مصرعون کو غیر
مطلع بدین وجہ دوسرے شعر کے پہلے مصرعے سے قافیہ نکال ڈالا اور چاروں کو ملا کر اسکا نام
رباعی خصی رکھا مگر اب بھی رباعی غیر خصی کہی جاتی ہو۔ فرضی نے رباعی کے وزن مین قصیدہ کہا ہو
اسی طرح ہکو اختیار ہو کہ وزن ترانہ مین ہم اقسام نظم کہ لیں۔

عرضیوں نے رباعی کے چوبیس وزن ڈھونڈ نکالے اور خواجہ حسن قحطان خراسانی نے ان
سب کے دو شعر بنائے اور ہر شعر سے مین بارہ وزن ٹھہرائے۔ ان تمام اوزان مین چار قسم کے
عرض و ضرب آتے ہیں۔ یعنی فعول بسکون آخر اہتم۔ فعل محبوب۔ فاع ازل۔ فع محبوب محبوب
اور انھیں تین قسم کے حشا آتے ہیں۔ مکفوف۔ مقبوض۔ محجوق۔ مگر فی الحقیقت دیکھو تو وہ چاروں
عرض و ضرب اصل مین دو ہی ہیں یعنی اہتم و اذل۔ باقی دو انھیں کی تمبیق سے پیدا ہوئے ہیں

الغرض یہی صدر وابتدا دو قسم کی بنائی گئی ایک اُخرب دوسری اُخرم اسی باعث سے دو شجرے قائم کیے ہیں۔ مگر وہ حقیقت یہاں تخت سہو حاصل میں صدر وابتدا ایک ہی ہے یعنی اُخرب۔ کیونکہ صدر وابتدا کے بعد رکن مکفوف یا مقبوض ضرور لاتے ہیں ایسے صدر یا ابتدا کے ساتھ تحقیق ہو کر خرم کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ جب رکن مکفوف کے ساتھ تحقیق ہوتی ہے تو وہ مفعول بن جاتا ہے اور رکن ثانی کو بھی لوگ اُخرب ٹھہراتے ہیں حالانکہ خرب درمیان مصرع آہی نہیں سکتا۔ جب رکن مقبوض کے ساتھ تحقیق ہوتی ہے تو اس کو اُشر کہتے ہیں باوجودیکہ شتر سبب کیب خرم مصرعے کے مابین واقع نہیں ہو سکتا۔ پس اسی خرب و شتر کے دھوکے میں لوگ صدر وابتدا کو اُخرم کہہ دیتے ہیں۔ یہ ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اُخرب و شتر درمیان میں نہیں آتے جب یہ درمیان میں نہ آئے بلکہ باہم رکن آغاز مصرع و رکن باعدہ میں تحقیق ہو گئی تو صدر وابتدا کا اُخرم ہونا بیان بے اصل ٹھہرا اور صیاحم نے صدر میں بیان کیا ہے وہی صدر وابتدا ایک ہی یعنی اُخرب قائم رہی۔

اب ایک نکتہ اور قابل غور ہے کہ جو چوتھیں وزن باعی کے مشہور ہیں وہ دراصل سبب قسام خسو کے تین ہی وزن ہیں۔ ایک مکفوف۔ دوسرے مقبوض۔ تیسرے محبق۔ جب ان پر صدر وابتدا دو طرح کی آتی ہیں ایک اُخرب غیر محبق دوسرے اُخرب محبق تو ان تینوں خسو کو ان دونوں کے ساتھ ضرب دینے سے چھ وزن پیدا ہو جاتے ہیں اور جب ان چھوں کو عروض و ضرب چباً قسمی مذکور بالا کے ساتھ ضرب دیتے ہیں تو چوبیس وزن نقد رکن لیتے ہیں ہم نے یہاں وہ بارہ وزن اُخرب کے لکھے جنکی صدر وابتدا مفعول ہو اور ان کے ساتھ اونکا ایک اثرہ نقل کیا۔ بعد وہ بارہ وزن اُخرب کے مذکور کیے جنکی صدر وابتدا سبب تحقیق باعدہ کے مفعول ہو اور انکی ذیل میں اونکا بھی دائرہ دکھا دیا۔

شجرہ غیر محبق

(۱۳) صدر وابتدا اُخرب و دونوں خسو مکفوف عروض و ضرب اُخرم یون مفعول مفاعیل مفاعیل نمول۔ جامی سے خواہی شوی آگاہ رجال دل ریش پد تطبیع۔ خاہیش مفعول ویا گاہ مفاعیل

زعالیه مفاعیل زبرش فاعل - یا جیسے نسخ اس جشن کو لازم ہو پڑی رات کہیں بہ قطع - جشن
مفعول کلازمہ مفاعیل پڑی رات مفاعیل کہیں فاعل -

(۱۴) صدر وابتدا اضرِبْ حشو اول مقبوض دوم مکفوف عروض و ضرب بہم مفعول مفاعیل مفاعیل فاعل
و انش مشدی - دانش کن اعتماد بر عمر دراز بہ دانشم مفعول کثما مفاعیل دبر عمر مفاعیل و راء فاعل
موسن خان دہلوی - سودے میں کئی بہار حسرت میں خزان بہ سودے م مفعول کئی بہا
مفاعیل حسرت م مفاعیل خزان فاعل -

(۱۵) صدر وابتدا اضرِبْ حشو اول مکفوف حشو دوم مکفوف محقق عروض و ضرب بہم مفعول مفاعیل
مفعول فاعل - جامی - از جہد تو گر آرد یک شمشال بہ از جہد مفعول ت گر آرد مفاعیل یک شمشم
مفعول شمال فاعل - قدس و ہر بخ گل بہ سنبل ہر وہ زلف بہ قدس و مفعول ہر گل ہر مفاعیل
سنبل مفعول و زلف فاعل - ان تینوں کا عروض و ضرب ایک ہی -

(۱۶) صدر وابتدا اضرِبْ دو نون حشو مکفوف عروض و ضرب محبوب مفعول مفاعیل مفاعیل فاعل
مرزا روشن خمیر - تو حافظ قرآن و حافظا تو بہ تو حافظ مفعول حافظا ان مفاعیل خدا حافظ مفاعیل
ظا تو فاعل - زند - وہ لطف و عنایت وہ لطف وہ کرم بہ وہ لطف مفعول عنایت مفاعیل لطف لطف
مفاعیل کرم فاعل -

(۱۷) صدر وابتدا اضرِبْ حشو اول مقبوض حشو دوم مکفوف عروض و ضرب محبوب مفعول مفاعیل
مفاعیل فاعل - عبدالغنی تغری - ما این ہمہ اتخوان شکستیم عبث بہ ما ای مفعول تم تنی مفاعیل
شکستیم مفاعیل عبث فاعل - ناسخ - ہر رات کبھی پڑی کبھی دن ہو پڑا بہ ہر رات مفعول کبھی پڑی
مفاعیل گئی دن مفاعیل پڑا فاعل -

(۱۸) صدر وابتدا اضرِبْ حشو اول مکفوف دوم مکفوف محقق عروض و ضرب محبوب مفعول مفاعیل مفعول
فعل - جامی - یا توام جانان عالم بہ نگہ بہ بیار مفعول ت ام جانان مفاعیل عالم بہ مفعول نگہ
فعل - آئین میں گل گرس غنچہ ہو دین بہ آئینہ مفعول گل گرس مفاعیل غنچہ مفعول دین میں

ان تینوں کا عروض و ضرب واحد ہے۔

(۱۹) صدر وابتدا اُخرب جشواول وودوم مکفوف عروض و ضرب زل مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع۔ قاسم کا ہی میاں کانی ہے ہر کس کہ زاسرا رخ آگاہ بہت ہے ہر کسک مفعول زاسرا رخ مفاعیل خد اگا مفاعیلن بہت فاع۔ رندے میں تیری انھیں باتوں سے مگر آنا ہوں ہے میری تیر مفعول انی بات مفاعیل س گرا تا مفاعیلن ہوں فاع۔

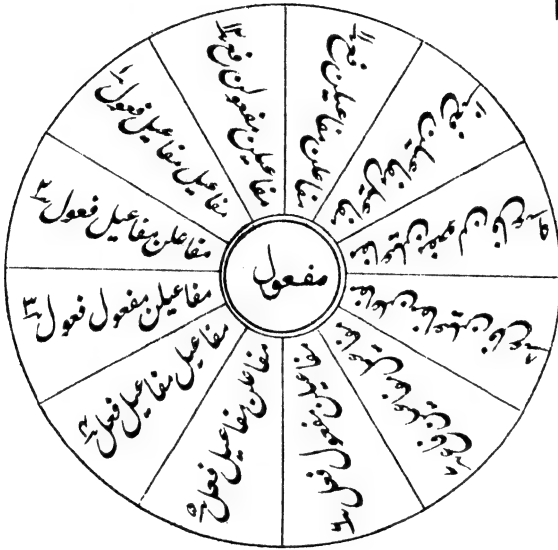
(۲۰) صدر وابتدا اُخرب جشواول مقبوض وودوم مکفوف عروض و ضرب زل مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع۔ مرزا بوترا ب فطرت مشہدی ہے اکنوں زتر د نفس تنگی کر دہ اکنوز مفعول ترد وے مفاعیلن نفس تنگی مفاعیلن کر د فاع۔ بکھر لکھنوی ہے عاشق کو وہ مہنگا مین یہ تہین ہین ہے عاشق ک مفعول وہ لگا مفاعیلن یہ باتے مفاعیلن ہین فاع۔

(۲۱) صدر وابتدا اُخرب جشواول مکفوف جشودوم مکفوف محبق عروض و ضرب زل مفعول مفاعیلن مفعولن فاع۔ جامی ہے چون قد تو بخرا ما دیو سہل نام ہے چو قد مفعول ت بخرا مفاعیلن تو سہل مفعولن دام فاع۔ اللہ یہ شاگرز بندہ ہر وقت بدال لاہ مفعول پشا کر د مفاعیلن بندہ ہر مفعولن وقت فاع۔ ان تینوں کا عروض و ضرب ایک ہے۔

(۲۲) صدر وابتدا اُخرب جشواول وودوم مکفوف عروض و ضرب محبق محبوب مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع۔ حشری تبریزی ہے جان شد گرو روزی و رازق ضامن ہے جان شد گ مفعول روے روز مفاعیلن رازق ضامن مفاعیلن من فاع۔ ناسخ ہے ملتے نہیں دریا کے کنارے باہم ہے ملتے مفعول دریا کے کنارے مفاعیلن کنارے باہم مفاعیلن ہم فاع۔

(۲۳) صدر وابتدا اُخرب جشواول مقبوض وودوم مکفوف عروض و ضرب محبق محبوب مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع۔ میر صیدی طہرانی ہے سن آئندہ دیا رزگستاخم ہے من امی مفعولن پیے دیا مفاعیلن رزگستاخ مفاعیلن نم فاع۔ بحر ہے سب گر گئے دانت آئسوون کی صورت ہے سب مفعول می دانت امی مفاعیلن سوون کی صورت مفاعیلن رت فاع۔

(۲۴) صدر وابتدا اُخر ب حشوا ول کفوف شتود و م کفوف محبوق عروض و ضرب محبوق محبوب - مفعول
مفاعیل بنفعولن فاع - جامی ے بر خاک درت ہر دم رخ میسایم ۛ بر خاک مفعول درت ہر دم
مفاعیلن رخ ے سا مفعولن یم فاع - ے دل جو جو مرادین من مانی مانگے ۛ دل جوج مفعول
مرادے من مفاعیلن مانی یا مفعولن گے فاع - ان تینوں کا عروض و ضرب ایک ہر - اگر یہ بارہ
اوزان باہم ملا دیے جائیں تو رباعیان ناموزون نہونگی - اب دائرے میں صاف سمجھلو -



شجرہ محبوق

اس شجرے کے صدر وابتدا کو عروضیوں نے اُخر کم کہا اور پہلو کیا ہر جسطرح کہ بیشتر ہم نے
ذکر کیا - دراصل کرن ول و درومین ہر جگہ تحقیق ہو کر شکل مفعولن پیدا ہو گئی ہو جیسا کہ اوزان
ذیل سے ثابت ہر -

(۲۵) صدر وابتدا اُخر ب حشوا ول کفوف محبوق شتود و م کفوف عروض و ضرب اہتم مفعولن
مفعول مفاعیل فاعول - جامی ے ہر ساعت درپاے توجان بہر شمار ۛ ہر ساعت مفعول

درہائے مفعولت جاہر مفاعیل ثنائی فعل۔ شور الفت سے ہی بھرا اپنا ضمیر پشورے ال
مفعولن فت سے مفعول براپن مفاعیل ضمیر فعل۔ اس وزن کے آغاز میں مفعول مفاعیل تھا
لام مفعول و میم مفاعیل میں باہم تحقیق ہو کر کن اول مفعولن اور دوم مفعول بنگیا ہو کر دھوکے
سے اس کرکن دوم یعنی مفعول کو آخر بکدیتہ میں باوجودیکہ ضرب بسبب اجتماع خرم و بیان مصرع نہیں
یونہی باقی گیارہ میں بھی غور کر لو۔

(۲۶) صدر وابتدا ضرب متبوع محقق دوم مکفوف عروض و ضرب بہتم مفعولن فاعلن
مفاعیل فعل۔ فاضل بہری مطرب حرفے نے زند حال بین مطرب حرف مفعولن فاعلن
فاعلن زند حال مفاعیل بین فعل۔ ناسخ آنتین پڑھتی ہیں قل ہوا اللہ مام اتے پڑ
مفعولن قی قتل فاعلن ہول لاہ مفاعیل مام مفعول۔ اس وزن میں فاعلن کو دھوکے سے
لوگ اشتہر کہتے ہیں باوجودیکہ شتر بسبب ترکیب خرم سواے صدر وابتدا کے اور کہیں نہیں آ سکتا پس کن
دوم یعنی مقبوض و کرکن اول یعنی آخر میں تحقیق ہو کر مفعول مفاعیل سے مفعولن فاعلن
ہو گیا ہو۔

(۲۷) صدر وابتدا ضرب دونوں شتو مکفوف محقق عروض و ضرب بہتم مفعولن مفعولن مفعولن
جامی میخا بہتم تار نرم اعطافہ نگار میخا ہم مفعولن تار نرم مفعولن اعطاف مفعولن نگار مفعول
دل کا اگر کن جب کو کہیں کلین یہ بول دل کا ار مفعولن کن جب کو مفعولن کے نکل مفعول
می بول مفعول۔ لوگ کہتے ہیں کہ بیان کرکن اول و دوم خرم میں اور سوم ضرب اور صحیح چوتھے
میں کیونکہ اسکی اصل مفعول مفاعیل مفاعیل فعل تھی مفعول کے لام اور مفاعیل کے میم میں
تحقیق ہوئی پھر اسی مفاعیل اول کے لام اور مفاعیل دوم کے میم میں باہم تحقیق ہو گئی تو
ترش کر نکل آیا۔ ان تینوں اوزان کے عروض و ضرب ایک ہیں۔

(۲۸) صدر وابتدا ضرب شتو اول مکفوف محقق شتو دوم مکفوف عروض و ضرب محبوب مفعولن
مفعول مفاعیل فعل۔ جامی چون گفتہ باگل زہالت سنخے چو گفتہ مفعولن باگل مفعول

جالت س مفاعیل نئے فعل۔ ۵ مینی ہر زنبق تو جبین برگ سمن ۶ مینی ہر مفعولن زنبق ت مفعول
جی برگ مفاعیل سمن نعل۔

(۲۹) صدر وابتدا ا خرب شوا اول مقبوض محقق خشود و م کفوف عروض و ضرب محبوب۔ مفعولن
فاعلن مفاعیل فعل۔ مرزا و شخیص ۵ محی الدینی و مصطفیٰ حافظ تو ۶ پٹخید دی مفعولن فی ی
مص فاعلن طلق حاف مفاعیل فظو فعل۔ ناسخ ۵ لکھے موسیٰ پڑھے خدا سچ ہوشل ۶ لک
کے مفعولن سی پڑھے فاعلن خدا سچ ۵ مفاعیل مثل فعل۔

(۳۰) صدر وابتدا ا خرب دونون خشو کفوف محقق عروض و ضرب محبوب۔ مفعولن مفعولن
مفعول فعل۔ جامی ۵ کو بارم بے علت از دید گہر ۶ کو بارم مفعولن بے علت مفعولن
از دید مفعول گہر فعل۔ ۵ زلفون میں ۶ و بھو تو روتے نہ بنے ۶ زلفون مفعولن ۶ بھو تو مفعولن
روتین مفعول بنے فعل۔ یہ تینوں ۶ وزان عروض ضرب ایک ہی رکھتے ہیں۔

(۳۱) صدر وابتدا ا خرب شوا اول کفوف محقق خشود و م کفوف عروض و ضرب بزل مفعولن
مفاعیلن فاع۔ جامی ۵ از گل آبر بوسے تو رفتم از ہوش ۶ از گل ۱۱ مفعولن ۱۱ مفعولن ۱۱ مفعول
ت رفتم از مفاعیلن ہوش فاع۔ ۵ چنگ و بر لب امین ہو کمان یہ تاثیر ۶ چنگو بر مفعولن ۱۱
مفعولن کیا یہ مفاعیلن شیر فاع۔

(۳۲) صدر وابتدا ا خرب شوا اول مقبوض محقق خشود و م کفوف عروض و ضرب بزل مفعولن
فاعلن مفاعیلن فاع۔ حیدری تبریزی ۵ آدم معلوم و قدر آدم معلوم ۶ آدم مع مفعولن
لوم قدر فاعلن ۱۱ آدم مع مفاعیلن لوم فاع۔ اسیر ۵ کیا او نہ ہے منہ گرا سب کے مانند ۶ کیا
مفعولن ۱۱ منہ گرا فاعلن سب کے مفاعیلن نہ فاع۔

(۳۳) صدر وابتدا ا خرب شوا اول و د و م کفوف محقق عروض و ضرب بزل مفعولن مفعولن
مفعولن فاع۔ جامی ۵ در گلشن اشک افشان ۶ گشتم دوش ۶ در گلشن مفعولن ۱۱ اشک افشا
مفعولن ۱۱ گشتم مفعولن دوش فاع۔ ۵ احمد حیدر زہر اشہر شیر ۶ احمد حیدر مفعولن ۱۱ زہر اشہر
مفعولن ۱۱ شیر فاع۔

مفعولن شب برشب مفعولن بر فاع۔ ان تینوں وزنوں کا عروض ضرب محبوب۔

(۳۴) صدر وابتدا ا ضرب شواول مکفوف محقق خشودوم مکفوف عروض و ضرب محقق محبوب

مفعولن مفعولن مفاعیلن فع۔ جامی ۵ گاہے بخشد لعل تو ہم مارا ۵ گاہے سنج مفعولن

شد لعل مفعولن تر ہم مفاعیلن رافع۔ ۵ بوسہ جو گیسو کا وہ جانی مانگے ۵ بوسہ جو مفعولن

گیسو مفعولن وجانی مفاعیلن گئے فع۔

(۳۵) صدر وابتدا ا ضرب شواول مقبوض محقق خشودوم مکفوف عروض و ضرب محقق محبوب مفعولن

فاعلن مفاعیلن فع۔ ذہبی کاشی ۵ معذو رم دارا اگر گفتم مخزن ۵ معذو رم مفعولن دارا فاعلن

مگفتم مخ مفاعیلن زن فع۔ جناب بجر ۵ بھائی سب ہیں برادران یوسف ۵ بایں سب مفعولن

ہو برافاعلن درانے یو مفاعیلن سفت فع۔

(۳۶) صدر وابتدا ا ضرب دونون خشو مکفوف عروض و ضرب محقق محبوب۔ مفعولن مفعولن مفعولن

فع۔ جامی ۵ گاہے دار دزلت در ہم مارا ۵ گاہے دام مفعولن دزلت مفعولن در ہم مارا

مفعولن رافع۔ ۵ ان سانپوں کا سو نگھا پانی مانگے ۵ ان ساپو مفعولن کا سو کا مفعولن

پانی مفعولن گئے فع۔ یہ تینوں اوزان متحد العروض وال ضرب ہیں

یہ بارہ اوزان شجرہ دوم کے ہیں اور ان بارہوں کا خلط باہمی جائز ہو یعنی ایک مصرع

کسی وزن کا ہو اور دوسرا اور وزن کا اور تیسرا اور وزن کا اور چوتھا اور وزن کا مگر اس

شجرے سے باہر نہ تو خلاف استعمال ورنہ جائز نہیں بلکہ اوزان شجرہ اول و شجرہ

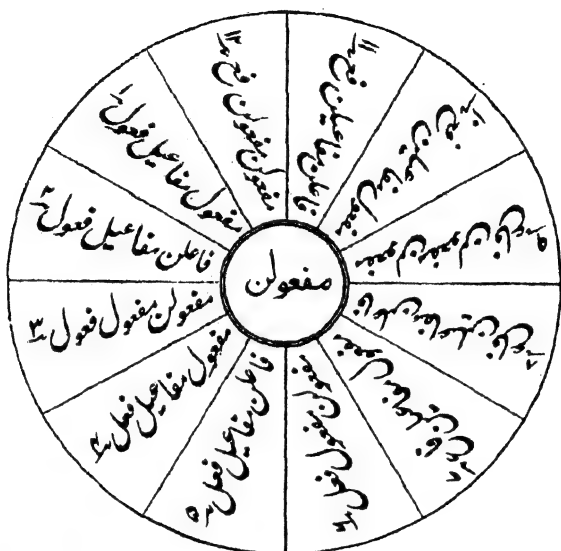
دوم کا پیوند بھی درست ہو۔

ان چوبیس اوزانوں میں جہان جہان ہم نے اردو مثالوں کے آغاز پر اوکے مصنفین

کا نام نہیں لکھا ہے وہ سب اوزان اردو میں استادان مستند کے ہاں قلیل استعمال

ہیں بلکہ زبان فارسی میں بھی وہ وزن خال خال ہیں۔

اب دائرے کا آئینہ ملاحظہ فرمائیے۔



(۳۷) آٹھ کن کا پورا شعر صدر وابتدا اشتر شواول کفوف حشود و مقبوض محقق عروض ضرب سالم - فاعل مفاعیل فاعل مفاعیل - دوبار - خواجہ حافظ شیرازی جمع کن باحسانے حافظ پریشان را او شکیخ گیسویت مجمع پریشانی جمع کن فاعل باحسانے مفاعیل حافظ فاعل پریشان مفاعیل - الآخر - ناسخ نخل وادی امین کر دے بید مجنون کو پیرے رنگ میں لیلی بانگ کن ترانی ہو پیر زن فاعل گے لیلی مفاعیل باگ کن فاعل ترانی مفاعیل

(۳۸) شعر ثبت کنی عروض و ضرب مسجع باقی سب مثل وزن سی و ہفتم عاشقی ملان آسان او پیر کہ جان بازی است ترک سر درین سودا موجب مل فرازی است کجا بازیس مفاعیلان سر فر ازیس مفاعیلان - کبھی ان دونوں وزنوں میں حشواول و سوم بقول کتر مسجع بلا قید ہو تا ہیون - فاعل مفاعیلان چار بار - حافظ از درم در آسرت تا زخم شادی دست روشنی بایو بست راستی بہ مانی از درم فاعل در آسرت مفاعیلان تا زخم فاعل شادی دست مفاعیلان - الخ - یہ صریح غلط کہ کوئی نہ تبسج درمیانی جائز نہیں - مؤلف سے ایک نکتہ

کہ بیان کرن سٹوم و ہضم دونوں صرف قبض میں یعنی مفاعلن اور کرن دوم و ششم سالم بر وزن مفاعلن
مفاعلین مفاعلن مفاعیلان دوبار شعر مذکور کی تقطیع کر لیجیے یوں۔ از درم فاعلن در اسر مس مفاعیلن
ت تا زخم فاعلن بشاوی دست مفاعیلان + روشنی فاعلن بایوس مفاعیلن تراستی مفاعلن پانی
مفاعیلن۔ یہاں ضرب سالم ہے۔ دیکھو تسبیح در میانی و شترابین کا خرنشہ بالکل ایک تکتے میں کیسا رنح
ہو گیا اس وزن کو اگر سہ چار خانہ گردین تو خوشنما ہوتا ہے جیسا کہ حافظ کے شعر دوم میں دیکھا یا جس طرح
شیخ نامخ آئنیہ دوران ہوا سین عکس جانان ہو + آپ پنا حیران ہو آپ پنا ثانی ہو + انینہ فاعلن
سی دوبار مفاعیلن اسم عک فاعلن سہا ہوا مفاعیلن۔ الی آخرہ۔ ان دونوں وزنوں کو باوجود شمن
کینے کے حکم خرم سے چشم پوشی کر کے لوگ اشتراب شربت دیتے ہیں و فیہ نظر بکشتیکہ مضاعف الارکان
نہ سمجھیں اور در صورت مشطو الاصل ہونے کے خرم مابین صحیح ہو جائیگا کھانقل۔

(۳۹) بیت شمن اور کرن قبض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوم ترہ حکیم قافی شیرازی
دو ختہاے بار و چو اشتران باربر ہے ز پشت یکدگر کشیدہ صدف قطار باہد درخت مفاعلن
سی بار و مفاعلن چ اشتر مفاعلن باربر مفاعلن + ہمے ز پیش مفاعلن تیکدگر مفاعلن کشیدہ صدف مفاعلن
قطار مفاعلن۔ اردو میں یہ وزن مستعمل نہیں۔ اگر کوئی مسطح چار خانہ اس وزن میں بزبان اردو کہے
تو بیج کے باعث سے یقیناً ناگوار مذاق نہ ہو۔ اسکو رجو مجنون اور کامل موقوف بھی کہہ سکتے ہیں مگر ادنیٰ
یہین شمار کرنا ہوا اور وجہ اولویت رجز اور کامل میں بتاؤنگا۔

(۴۰) بیت ہشت کنی عروض و ضرب قبض مسبیغ قافی مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن
دوبارہ پری رضان ز عاشقان چون نقد دل ہمے بر بند + دگر تر ضعیف مابیک نگہ نمے خرد بد پر رضان
مفاعلن ز عاشقا مفاعلن چ نقد دل مفاعلن ہمے بر بند مفاعلن۔ وقس علیہ۔ وزن بسبب و نظم
کا اجتماع جائز ہے۔

(۴۱) بیت شمن برین ترتیب کہ ایک کرن مقبوض و ایک سالم۔ مفاعلن مفاعلین مفاعلن مفاعلین
دوبارہ۔ مشور زیاد حق فاعلن دلا بجل و نادانی + کبوش تادم آخر نباشد بیتیانی + مشور زیاد

مفاعیلن دحق غافل مفاعیلن بلا کجہ مفاعیلن لنادانی مفاعیلن ، یکوش تامفاعیلن دے اخر مفاعیلن
نہا شدت مفاعیلن شہبانی مفاعیلن - اُردو میں بروزن نصیب ادا۔

(۴۲) سب مثل وزن چل ویکم گمر عرض و ضرب مینج بلانوں غنہ بہر طرف کہ مے بینی ز جو رفتہ بہر
بیا کوسے اونشین بہشت جاودان اینجا است بہر طرف مفاعیلن کے بینی مفاعیلن ز جو رفت مفاعیلن
نیسے برپاس مفاعیلان - باقی علی ہذا القیاس - یہاں اسطر علی تبیین کچھ نقصان نہیں کرتی کیونکہ کبر سالم
ہوتی تو خروج د امرہ کا خیال ہوتا و بجز انتہائے درازی پر بھی نہیں ہو پھر ایسی زیادتی ان کس
حساب میں ہیں۔

(۴۳) بیت ثمن عرض و ضرب مقصور باقی میں ترتیب وار ایک کن مقبوض یک مکفوف - مفاعیلن
مفاعیل مفاعیلن فعولان - دوبار - مرا غم تو احو دوست ز خانمان بر آورد بہ مرافقت ایماہ زجان
فغان بر آورد بہ مرا غم مفاعیلن ت احو دوس مفاعیلن ز خانمان مفاعیلن بر آورد فعولان + مرافقت
تتہ ماہ مفاعیل ز جان مفاعیلن بر آورد مفاعیل - یہ دونوں وزن اُردو میں کیسا ہیں - تین تالیس
وزن وافی ہیں۔

(۴۴) بیت مسدس و چھوٹا رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن - دوبار - کجائی احو
غزال مشکبوسے من بہ چہاں گزشتہ آئی بسوسے من بہ کجائی احو مفاعیلن غزالے مش مفاعیلن کہوٹ
من مفاعیلن - و علی ہذا القیاس - یہ وزن اُردو میں نایاب آئندہ جواوزان کہ اُردو میں مستعمل ہیں
ہم مثال میں لکھیں گے - جہاں اُردو کی مثال نہ ہو وہاں سمجھو کہ یہ وزن اُردو میں غیر مستعمل ہو۔

(۴۵) شعر سدس عروضی ضرب مینج باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان - دوبار -
بیاغ وصل ویک لفظ مہانیم بہ ازان چون گل بروے یار خندانیم بہ بیاغ و ص مفاعیلن ل و
یک ل مفاعیلن ظہانیم مفاعیلان + ازا چو گل مفاعیلن بروے یا مفاعیلن خندانیم مفاعیلان -
اسکا اجتماع وزن ماقبل کے ساتھ جائز ہو۔

(۴۶) بیت شش کئی عروض و ضرب مقصور باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن - دوبار -

حیرتی تونی ۛ ازان بخود روم سوے بہ خوش ۛ کہ خود را ہم نگویم ہم خوش ۛ ازا بخیر مفاعیلین
روم سوے مفاعیلین سے خیش مفاعیلین ۛ کھد را ہم مفاعیلین نجا ہم مفاعیلین رہے خیش فاعولان
جناب بحر ۛ نہ کہ حق میں بزرگون کے کڑی بات ۛ کہیں گے لوگ چھوٹا منہ بڑی بات ۛ نہ کہ حق سے
مفاعیلین بزرگو کے مفاعیلین کڑی بات مفاعیلین۔ باقی یونین۔

(۴۷) بیت سدس عروض و ضرب مخدوف باقی ارکان سالم۔ مفاعیلین مفاعیلین فاعولان۔ دو
زالالی خوانساری شب تار کے وصف میں فرماتے ہیں ۛ کو اکبے نمودے در زمانہ ۛ چہ چشم گرم کرد
تاریک خانہ ۛ کو اکب سے مفاعیلین نمودے در مفاعیلین زمانہ فاعولان۔ الی آخرہ۔ سید محمد خان نے
ۛ جو کہتے ہونین اب تجھ کو لغت ۛ بہت اچھا بہت بہتر نہیں جو ۛ کہتے ہو مفاعیلین ہی اسبج
مفاعیلین کل لغت فاعولان۔ باقی یونین۔ قصر و حذف کا اجتماع باہمی درست۔

(۴۸) چھر کن کا پورا شعر عروض و ضرب مقصور باقی چار کن میں کوئی ایک کفوف و تین سالم یون
مفاعیلین مفاعیلین فاعولان + مفاعیل مفاعیلین فاعولان۔ خواجہ حافظ شیرازی ۛ شب قدر
طوشد نامہ بحر ۛ سدا گم ہی حسی مطلق الخ ۛ شب قدر مفاعیلین طوشد نامہ مفاعیلین سے
بحر مفاعیلین + سلامن و مفاعیل می حت تی مط مفاعیلین لعل فجر فاعولان۔ کسی ناواقف عروض
نے یہاں ناموزونی کے وہم سے قرآن میں اصلاح دیکر بجائے (ہی) لفظ فیہ کا نسخہ بنایا اور
صحیح کو غلط کیا۔ ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ تینوں وزن ایک ہیں۔

(۴۹) بیت سدس عروض و ضرب مقصور باقی چار کفوف مفاعیل مفاعیل فاعولان۔ دو با
ۛ بے شوخ و لم برد بیک ناز ۛ ستمگار جفا کا سر انداز ۛ بے شوخ مفاعیل و لم برد مفاعیل
بیک ناز فاعولان۔ باقی بھی یونین جو۔

(۵۰) شعر شش کنی عروض و ضرب مخدوف باقی کفوف مفاعیل مفاعیل فاعولان۔ دو با
ۛ چو آن یار جفا کا نگار ۛ نبودہ است و نباشد بدیار ۛ نبود دست مفاعیل نباشد
مفاعیل دیار سے فاعولان۔ باقی مصرع اول یونین جو۔ اسکے ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہے

(۵۱) بیت مسدس اور ہر کزن مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن۔ دو بار ۵ بدگیران تو حرف فاعل ہے زنی ۶ تختکے باچہ کے کئی ۶ بدگیران مفاعلن تحرف فاعل مفاعلن ہے زنی مفاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس (۵۲) چھ رکز کا شعر عروض و ضرب مقبوض سیغ باقی مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن۔ دو بار ۵ چہ لطفنا بوصول یار دیدہ ایم ۶ چہ رنجماز بحر او کشیدہ ایم ۶ ج لطفنا مفاعلن بوصول مفاعلن رویدہ ایم مفاعلن۔ وقس علیہ۔

(۵۳) بیت مسدس صدر وابتدا ضرب جشو کفوف عروض و ضرب سالم مفعول مفاعیل مفاعلن۔ دو بار۔ انوری خاموشی ۵ تاکہ کس آن نیست کہ ادخواہ ۶ کارت ہمہ آن باد کہ آن خواہی ۶ تاکہ مفعول کسانیس مفاعیل کا ادخواہ مفاعیل ۶ کارت ۶ مفعول م ۱۱ باد مفاعیل کا ادخواہ مفاعلن (۵۴) بیت مسدس عروض و ضرب مقصور باقی مثل وزن سابق۔ مفعول مفاعیل مفعولان۔ دو بار ۵ دلہ از آن ترک پر نیراد ۶ کس نیست بخوبی بجان یار ۶ دلہ از مفعول متاثر مفاعیل پر نیراد مفعولان ۶ کس نیست مفعول بخوبی ب مفاعیل جہا یار مفاعیل۔

(۵۵) عروض و ضرب تنذوف باقی مثل وزن سابق۔ مفعول مفاعیل مفعولن۔ دو بار۔ سعدی ۵ از دست وزبان کہ بر آید ۶ کہ غم نہ شکرش بر آید ۶ از دست مفعول زبانی مفاعیل برای مفعولن ۶ کہ غم نہ مفعول شکرش مفاعیل برای مفعولن۔ اپنے ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہو۔

(۵۶) چھ رکز کا پورا شعر صدر وابتدا ضرب جشو کفوف عروض و ضرب محبوب یا اہم۔ مفعول مفاعیل فعل یا مفعول۔ دو بار۔ فی العیار ۵ باتو نہ تو ان گفت سخن ۶ زیر کہ توئی شاہ تیان ۶ باتون مفعول تو ان گفت مفاعیل سخن فعل۔ یہی محبوب ہو۔ زیر کہ مفعول تی بی شاہ مفاعیل تیان مفعول۔ یہی اہم ہو۔

(۵۷) بیت مسدس المار کان عروض ازل ضرب محقق محبوب باقی مثل خجہ و ششم۔ مفعول مفاعلن فاع ۶ مفعول مفاعیل فاع۔ فی العیار ۵ دل سوختہ از زلفت مشک ۶ بخت زدہ از رویت ۶ دل سوخ مفعول از زلفت مفاعیل شک فاع ۶ بخت زدہ از رویت مفاعیل مہر فاع۔

جن لوگوں نے زلزل کو خرم سے مرکب جانا جو وہ عروض و ضرب کے ماقبل رکن مکفوف نہیں سمجھتے بلکہ بجائے مکفوف رکن سالم بتاتے ہیں اور راہ راست پر نہیں جلتے ہم بیان زلزل میں ان کی تصریح کر چکے کہ خرم بیان نہیں چل دے سکتا۔

(۵۸) بیت شش رکنی صدر وابتدا الخرب خسو مقبوض عروض و ضرب سالم خسو مقبوض مفعول مفاعیل مفاعیل دوبارہ ای در دور و فنی دل عاشق + دلغ تو چرخ محفل عاشق + ای در دور مفعول ترو فنی مفاعیل نے عاشق مفاعیل + داغخت مفعول چرخ مح مفاعیل فاعل عاشق مفاعیل۔

(۵۹) عروض و ضرب مینغ باقی شل پنجاد و شتم مفعول مفاعیل مفاعیلان۔ دوبارہ خاقانی ہر غم کہ آسمان خشر کردہ است + غوغا باد در دل میں آورده است + ہر غمگ مفعول در اسم مفاعیل خشر کردہ است مفاعیلان + غوغا باد مفعول درے دے مفاعیل مناوردست مفاعیلان۔

(۶۰) شش رکنی بیت صدر وابتدا الخرب خسو اول مقبوض خسو دوم مقبوض محبق عروض سالم مستبغ مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول فاعل مفاعیلان۔ خاقانی شروانی + دانش من ساخت ہر آرسے + دانش بکراست و دہر نامزدست + قطع طبع۔ باوان مفعول شمن نسام مفاعیل خد ہر آرسے مفاعیل دانش بک مفعول رست دہ فاعل نامزدست مفاعیلان۔

(۶۱) بیت سبب صدر وابتدا الخرب خسو مقبوض عروض و ضرب مقصور مفعول مفاعیل مفاعیل دوبارہ۔ حیاتی گیلانی از بسکہ رفوز دیم و شد چاک + این سیدہ ہمہ بد و متن رفت + از بسک مفعول رفوز مفعول مفاعیل مشد چاک مفاعیل۔ باقی علی ہذا القیاس۔ میان بحر + محرم کے تارے ٹوٹے ہیں + پستان کے انار چھوٹے ہیں + محرم مفعول تارو مفاعیل ٹوٹے ہیں مفاعیل + پستان مفعول انار چھو مفاعیل ٹوٹے ہیں مفعولان۔

(۶۲) عروض و ضرب مخدوف باقی شل قبل مفعول مفاعیل مفعولان۔ دوبارہ۔ کمال خجند علیہ الرحمہ در خلوت دوست جان گنج + شادی و غم جہان گنج + در خلوت مفعول ت دو بجا مفاعیل گنج مفعولان۔ باقی قس علی ہذا شیخ محمد جان شاد + رونے کی یہ خون دل کے خوکی + یہ نکھیں ہو ہیں

بوٹیان لہو کی + رونیک مفعول سے خون دل مفاعلہ کنو کی مفعولن - الی آخرہ -

(۶۳) صدر وابتدا الخرب جشو مقبوض محقق عروض و ضرب مقصور مفعولن فاعلن مفاعیلن - دوبارہ
فقیرو بلوی سے شیریں کاری کند چہ بنیاد + صد مز دور آور دو چہ فرہاد + شیریں کا مفعولن ہی
کند فاعلن رج بنیاد فعلن - باقی اسطرح - میر علی اوسطارشک سے میر سے پر دین قیس فرہاد +
میر اقصہ ہر کند من میں + میر سے پو مفعولن رد ہر فاعلن سفر ہاد مفاعیلن + میر اقص مفعولن صد نہیل
فاعلن و من میں مفاعیلن -

(۶۴) چہ رکن کا شعر صدر وابتدا الخرب جشو مقبوض محقق عروض و ضرب مجذوف مفعولن فاعلن
مفعولن - دوبارہ فیضی فیاضی سے خود را در خو دکنی تاشا پد مینی ستر نقتہ پیدا + خدا را در مفعولن
خدا کنی فاعلن تاشا مفعولن + مینی ستر مفعولن رے نف فاعلن ت پیدا مفعولن - شیخ امام بخش تاشخ
سے ما لابر سے سیکڑوں کو + قاتل لہوار کا دھنی پڑ + مارا اب مفعولن روس سہی فاعلن کڑو کو
مفعولن + قاتل تل مفعولن وارا کا فاعلن دنی ہر مفعولن - اوزان ثصت و کیم و ثصت دوم ثصت و
سوم ثصت و چہارم کا اجماع با بھی جائز ہو -

(۶۵) بیت مسدس صدر وابتدا الخرب جشو مقبوض محقق عروض و ضرب سالم مفعولن فاعلن
مفاعیلن - دوبارہ خرسندم از رخت بیدار سے + خوشنودم از لبٹ بگفتار سے چہ خرسندم
مفعولن از رخت فاعلن بیدار سے مفاعیلن - باقی علی ہذا القیاس - ان اخیر تین وزنوں کو لوگ
اخروم شتر کہتے مین اوزان معتبر کہتے مین ہم اسکا ثبوت کئی جگہ دیکھئے - وزن چہل و چہارم سے لے کر
یہا تک بائیس اوزان مجز و ہیں -

(۶۶) بیت مرتب اور ہر کن سالم مفاعیلن مفاعیلن - دوبارہ - بیار آن مو کہ پنداری + روان
یا قوت نابستی + بیار احم مفاعیلن ک پنداری مفاعیلن + روایا قوت مفاعیلن ت نابستی مفاعیلن
(۶۷) بیت وہی چار کنی مگر عروض و ضرب مقصور مفاعیلن مفاعیلن - دوبارہ - ہائیم
غریوان + من از سید اہجران + ہادو م مفاعیلن غریوان مفاعیلن + منز سید مفاعیلن ہجران مفعول

(۶۸) سب مثل وزن ماقبل عروض و ضرب مخذوف یا ایک مخذوف و اور ایک مقصور۔ نصیر المحققین
نزدیک الف و نون غنیہ بجائے یک ساکن جو اسلئے وہ قصر اور حذف کی مثال میں ایک ہی شعر پر
اکتفا کرتے ہیں جبکہ ہم نے وزن شصت و نہم میں لکھا ہے۔ پیشتر ہم نے وزن سوم میں یہ شعر لکھا تھا
ایک مصرع یون کے مرآتہ دل از کف و اگر ہر واسے منزیت، پیشی دوم میں اسی سبب سے
وہاں لکھا تھا کہ یہ ہر جنش من مضاعف المشطوریہ کہ نصیر المحققین علیہ الرحمہ گویا اوسے مصرع کو ایک شعر بنا
سمجھ رہے ہیں اب پھر سمجھو کہ جب ہر جن مشطوریہ مقصور یا مخذوف کو دو ہر اوگے تو بلا تکلف مقلوب طویل
ہاتھ آئیگی پھر ہم یہ تکلف و سکو بھرنے کیون ٹھہرائیں بلا تفتیح مقلوب طویل کیون کہیں۔

(۶۹) بیت چہار کنی صدر و ابتدا کفوف عروض و ضرب مقصور۔ مفاعیل فَعُولان۔ دو بارے
بدستان دل من برد و کیے ترک پر نرزد و بدستان مفاعیل من برد فَعُولان + کیے ترک مفاعیل
پر نرزد فَعُولان۔ جب یہ وزن معقد ہو جائے تو اسکا عروض بھی کفوف آئے مثلاً آئین برد کے
بعد ہائے مخفی ملا و تو ایک مصرع سامعہ معلوم ہو گا اور اسکا عروض ہر وزن مفاعیل بحر ک آئیگا۔
اس وزن میں تحقیق بھی جائز ہے و حالت غیر تعقید ایک صورت یون ہوگی۔ مفاعیل مفعول +
مفاعیل مفعول۔ اور در حالت تعقید دو صورتیں ہو سکتی ہیں اول مفاعیل مفعول مفعول مفعول۔
دوم مفاعیل مفعول مفعول مفعول۔

(۷۰) چہار کنی شعر صدر و ابتدا اعراب عروض ضرب سالم مفعول مفاعیل۔ دو بارے کنو
کہ چنین زارم و برین کنی حرمت و اکنوک مفعول چنی زارم مفاعیل۔ الی آخرہ۔ اس وزن میں
تسبیح بھی روا ہے۔ پس وزن نم کو اسی مشطوریہ مضاعف سمجھو۔

(۷۱) چار کن کا شعر صدر و ابتدا کفوف عروض و ضرب مقصور۔ مفعول فَعُولان + مفاعیل
فَعُولان۔ من بے تو چنین زار و تو از دور ہے خند و من بیت مفعول چنی زار مفاعیل +
ت از دور مفاعیل ہے خند فَعُولان۔

(۷۲) بیت مربع صدر و ابتدا اعراب عروض سالم ضرب مخذوف۔ مفعول مفاعیل مفعول

فعلوں ۵ چندین کہ کئی متنبل + ماراچہ فریبی + چند پچ مفعول کئی متنبل مفاعیلین + ماراچ مفعول
فریبی فعلوں - متنبل بضم تاءے فوقانی و سکون نون و باء موحده مضموم مع لام زده کو و حیلہ -
(۷۳) چار کرکن کا شعر صدر وابتدا الخرب عروض و ضرب محذوف - مفعول فعلوں - دوبار ۵
ای بار گرامی + آخر تو بجائی + ای بار مفعول گرامی فعلوں - و علیٰ ہذا - اوزان مربع اپنے متن کے
ایک ایک مصرعے میں بخلاف اس وزن کے محقق فرماتے ہیں کہ این در حکم یک مصرع نیست
و کوتاہ ترین وزن اسے پنج است - فی الحقیقت یہ ایک مصرع کیونکہ ہو سکتا اور حذف مصرعے کے
درمیان کیونکہ آسکیگا - پھر پہنے وزن سوم کو تو کا تو کیا گناہ کیا -

(۷۴) شعر چار کئی صدر الخرب ضرب آہم عروض وابتدا ناسید برین سبب کہ شعر معقدہ - مفعول
مفاعیل مفاعیل فعلوں + یکبارہ چنین جاہل و خوشخوارہ مباشر + یہاں جاہل کی ہائے
شامل مصرع اول ہر اور اسکا لام مصرع دوم سے متعلق - یوں - یکبارہ مفعول چنی جاہ مفاعیل +
خوشخوار مفاعیل مباشر فعلوں -

(۷۵) سبب مثل وزن سابق مگر ضرب محبوب - مفعول مفاعیل مفاعیل فعل ۵ دانی کہ دل
از تو نشود سیر مرا + یہاں نشود کا نون شامل مصرع اول ہر یوں - دانی کہ مفعول دلز تو ن مفاعیل +
نشود سیر مفاعیل مفاعل -

(۷۶) سبب مثل وزن ہفتاد و چہارم مگر ضرب ازل - مفعول مفاعیل مفاعیل فاع ۵ شتا
برفتن شتا نختے باش + یہاں صنما کا صا و مصرع اول میں شامل ہر یوں - شتاب مفعول برفتن
مفاعیل + ناختے مفاعیلین باش فاع -

(۷۷) سبب مثل وزن ہفتاد و پنجم مگر ضرب محبت محبوب - مفعول مفاعیل مفاعیل فاع ۵ دانی
کہ دلم سیر ز تو کو گرد + دانی کہ مفعول دلم سیر مفاعیل + ز تو کو گرد مفاعیلین و دفع - برین وجہ کہ یہ
بھی گویا ایک مصرع ہر معقدہ کے وصف سے خارج نہیں اور ظاہر ہے کہ پہلا مصرع مرکب غیر مفید ہے
جب تک دوسرا مصرع نہ پڑھو ہر گز بات تمام ہوگی پھر کیونکہ متعد کی تعریف سے نکل سکتا ہے - ان

معقدات سے واضح ہو کہ رباعی کا ایک ایک مصرع ایک شعری ہی وعدہ ہننے شروع ترانہ میں کیا تھا وہ ہوتا دیا۔

(۷۸) بیت مرتب اور ہر کن قبوض۔ مفاعلن مفاعلن دوبارے چہ کر وہ ام بجائے تو چہ کہ نیستم منزاسے تو چہ چکر دام مفاعلن بجائے تو مفاعلن، ک نیستم مفاعلن۔ نثر اتیو مفاعلن۔

(۷۹) بیت مرتب صدر و ابتدا شعر عروض و ضرب قبوض۔ فاعلن مفاعلن دوبار۔ لمولفہ ے یا سخن بزن بن + یا نظر فکلن بن + یا سخن فاعلن بزن بن مفاعلن + یا نظر فاعلن فکلن بن مفاعلن اس وزن کے بھی دونوں مصرعے ملا کر ایک مصرع بنیں ہو سکتا کیونکہ خرم و دریاں میں نہ لایا جا سکتا۔ یہ وزن کسی کتاب میں نہیں اور ہر عنوان جائز و خوش آئند ہو۔ وزن شصت و ششم سے لیکر پانچ چودہ اوزان مشطوریہ اور ان مشطورات میں جتنے اوزان نہیں آچکے ہیں ان کو مربعات میں متاخرین مستعمل نہیں کرتے۔

تنبیہ ۱۱ اس بحر میں متاخرین نے زحافات بے موقع لا کر چند وزن تراشے ہیں کہ وہ غلط ہیں اور نہیں سے کچھ بیان بیان ہوتے ہیں کچھ پیشتر بیان ہو چکے مثلاً۔

(۱) فاعلن فعولن فاعلن فعولن۔ دوبارے از غم فزاتش کے کشم المہا + بیج کس مباد ابتلا غمما + کہتے ہیں کہ یہ ہر جہز شعر مخدوف ہو۔ استغفر اللہ شعر خرم سے مرکب ہو یعنی فاعلن وہ دریاں مصرع کیونکہ آ سکتا ہو۔ اسی طرح فعولن مخدوف خاص عروض و ضرب کا رداف ہو وہ شعور میں کیونکہ فاعلن لہذا یہ وزن غلط و غلط ہو۔

(۲) فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن۔ دوبارے دار و محباز تو صد گونہ غم در دل + اما غم حیران باشد بے شکل + کہتے ہیں کہ فاعلن مسکن لا اوسط اس میں ہر جگہ اخرب مخدوف ہو۔ واہ یک نشد و نشد خرم صدر و ابتدا کے واسطے مخصوص ہو دریاں میں کیونکہ آئیکا اور صف آخر کے لیے واجب و اول و اواسط میں اسکا لانا عروض سے جاہل بن جائی اور پھر دونوں کی ترکیب ممل و درممل کیجی جس شعر کی تقطیع مفعول مفعول مفعول مفعول سے کر کے کہتے ہیں کہ یہ اخرب خرم ہو۔ لاحول ولا۔ اخرب کجی

در میان مین اور اخر م بھی مابین اور آخر مخص ہوا اور وزن ناجائز مخص اور مخص ناجائز۔ بان بحر طویل مربع مضاعف کہتے تو یہ تصنع درست ہو سکتا۔

رجز

یہ بحر بھی ہرج کے مثل تینوں زبانوں میں متعل ہے۔ اسکی اصل دائرہ عربی میں چھ بار مستفعلن آتی ہے۔ لیکن استعمال میں وافی اور مجز و اور مشطور اور منہوک لاتے ہیں۔ عروض اسکے۔ سالم۔ محسن۔ بنون۔ مقطوع۔ مخبون۔ مطوی۔ مخبول۔ نذل۔ چھ قسم کے آتے ہیں اور اسکی ضرب میں ایک مقطوع اور چھ عروض والی سب ملا کر سات آتی ہیں اور سب نوع کے اوزان ملا کر بارہ اقسام پر عرب میں یہ بحر مستعل ہے۔ یون۔

(۱) چھ رکرن کا پورا شعر اور ہر کرم سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن و دوبارہ دائرہ اسکی لائن سلکینی جادہ کا قفر تری ایا تھا مثل الذب قطیعا۔ دارل اسل مستفعلن می اوسلو مستفعلن می جارتین مستفعلن + قفر تری مستفعلن ایاتما مستفعلن مثلہ زیر مستفعلن۔ یہ سلمی کا گھر ہے جبکہ سلمی اوسکے ہمسایہ میں تھی اب خالی ہو اوسکے نشانوں کو دیکھ مثل اولن کتابوں کے ہیں جواب کا تب کو یاد دلاؤ۔ قفر زمین خالی از آب گیاہ۔ زیر جمع زبور یعنی کتب۔

(۲) شعر مسدس الاصل ضرب مقطوع باقی پانچ رکرن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولن۔ القلب منها مستدیر سائرہ۔ والقلب منی جادہ جھوڈ۔ القلب مستفعلن ہا تری مستفعلن جن سالم مستفعلن + ول قلب من مستفعلن فی جادہ مستفعلن مجہود و مفعولن۔ اوس مشوقہ کا دل رام و سلامتی میں ہوا اور میرا دل شدت بلاتین عشق کا تعب کشیدہ (۳) شش کبی شعر صمد مخبون ابتدا سالم دونوں مشو مطوی عروض مخبون مقطوع ضرب مقطوع مفاطن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن۔ و بلدہ لیس کجا انیس۔ الا الیعا فیدر و الا العین۔ و بلدہ مفاطن لیس لہا مفعولن انیس و مفعولن + ال لہا مستفعلن فیروال مفعولن لہا مفعولن۔ بہت شہر ایسے ہو گئے کہ اونکا کوئی انیس و بیس نہیں مگر آجوان نرا و

شتران سرخ و سپید۔ یعنی ایسے ویران ہو گئے کہ جانوران مذکور کی چراگاہیں ہیں۔

(۴) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مجنون۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبارہ فطالکما و طالکما و طالکما سفعیکف تخالد و اطعما فطالما مفاعلن و طالما مفاعلن و طالما مفاعلن سقی کعبت مفاعلن فخالد و مفاعلن و اطعما مفاعلن۔ طول ہو گیا اور کثرت ہو گئی اور مدت بڑھ گئی خالد کے ہاتھ سے پانی پلانے اور کھانا کھلانے کی یعنی خالد بڑا سخی و بہت کھانا کھلاتا اور بہت پانی پلاتا ہو۔ بحر بنج مسدس متعل نہیں ورنہ یہ شعر وہیں لکھا جاتا بدین وجہ کہ مفاعلن وہاں بے تبدیل بن جاتا ہو۔

(۵) ایک بیت میں چھ رکن اور ہر رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفاعلن دوبارہ ما ولدت والدة من ولد و اکدم من عبد مناف حسبا و ما ولدت مفتعلن والد من مفتعلن من ولد من مفتعلن و اکدم من عبد مناف ف من مفتعلن ف من مفتعلن کسی ماں نے از روے حسب عبد مناف سے بزرگتر لڑکا نہیں جنا ہو۔

(۶) بیت میں سب چھ رکن اور ہر ایک رکن مجبول۔ فعلن فعلن فعلن۔ دوبارہ ہر رکن فاصلہ کبریٰ و نقل منہ خیر طلب و کحل منہ خیر تودہ و نقل فعلن منع خ فعلن رطلبن فعلن و عجلن فعلن منع خ فعلن رتودہ فعلن۔ بہت گراں بار یاں ہیں اور سستیان کہ روکتی ہیں خیر مطلوب کو اور بہت محبتیں ہیں کہ مانع آتی ہیں خیر متائل کی یعنی بعض مقام عجبت بہتر ہوتی ہو اور سستی نقصان کرتی ہو اور بعض جگہ سکے برخلاف۔

(۷) چھ رکن کا پورا شعر ضرب مجنون مقطوع باقی پانچ رکن سالم مستعلن مستعلن مستعلن مستعلن فعلن فعلن۔ لاخیر فی من کف عما شکرہ ان کان لا یرحمی لیکم خیر و لاخیر فی مستعلن من کف فعلن ناشر ہو مستعلن انکان لا مستعلن یرجی لیو مستعلن مخیری فعلن۔ اگر یوم میں تنوین دیکھائے تو رکن فعلن مجنون مقطوع نہ رہے بلکہ صرف مقطوع یعنی مفعول ہو جائیگا یون من خیدی مفعول۔ بصورت مفعول یہ وزن وزن دوم سے

اڑ جائیگا اور وزن نفہم کی مثال نہ رہیگا۔ معنی۔ اوس شخص میں کچھ خرابی نہیں جس نے اپنی بدی تو بہم باز رکھی اور نیکی کے دن اوس سے نیکی کی امید نہیں یعنی وہ شخص کس کام کا کہ ستائے نہیں اور محبت کام پڑے نیکی کرنے سے بچ گیا۔

(۸) بیت مسدس الارکان صدر مخبون ابتدا اور دونوں مشورہ سالم عرض و ضرب مذال مفاعیلن مستفعیلن مستفعیلن مستفعیلن مستفعیلن۔ سیوطی ؑ وَهَذَا بِهَذَا جُودًا مَثَلُ الْجَمَانِ + ضَمَّنَتْهُ أَعْلَمُ الْمَعَانِي وَالْبَيَانِ + وَهَذِهِ مَفَاعِلُنْ أَرْجُو زَيْنَ مُسْتَفْعِلُنْ مَثَلُ جَمَانِ مُسْتَفْعِلَانِ + ضَمَّنَ مِنْ تَمَامِ مُسْتَفْعِلَانِ طَلَّ سَعَا مُسْتَفْعِلُنْ فِي وَلَبْيَانِ مُسْتَفْعِلَانِ - یہ چند اشعار میں دانا کے فقرہ کے مثل میں نے انکو علم معانی و بیان پر مثل کیا ہے۔ یہ شعر سیوطی عقود الجمان میں اپنا لایا ہے یہ آٹھ وزن وافی ہیں۔

(۹) چار رکن کا شعر یعنی دو رکن کا مصرع اور ہر رکن سالم مستفعیلن مستفعیلن دو بار ؑ قَدْ هَاجَ قَلْبِي مَسْنُولٌ + مِنْ أُمِّ عَمْرِو مَقْفُورٌ + قَدْ هَاجَ قَلْبُ مُسْتَفْعِلُنْ فِي مَنْزِلِ مُسْتَفْعِلُنْ + مِنْ أُمِّ عَمْرٍو مُسْتَفْعِلُنْ رَنَ مَقْفُورٌ مُسْتَفْعِلُنْ تحقیق ہیجان اور جوش میں لایا میرے دل کو ام عمر کا وہ مکان کہ خالی ہے یہ ایک ہی وزن مجزوء ہے۔ یہ اصلی وزن سوم ہے۔ اس طرح سب جگہ ہم نے خلیل کی ترتیب کا پتا دیا ہے۔

(۱۰) تین رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم مستفعیلن مستفعیلن مستفعیلن۔ ایک بار ؑ مَآ هَاجَ أَحْزَانًا وَشَجْوًا قَدْ جُنَّحًا + مَا هَاجَ أَحْ مُسْتَفْعِلُنْ زَانِ وَشَجْ مُسْتَفْعِلُنْ وَنَ قَدْ شَجَا مُسْتَفْعِلُنْ - کو چیز جوش میں لائی غموں کو اور حاجت و حزن کو کس نے محزون کیا۔ یہ اصلی وزن چہارم ہے۔ ابن قطع کہتا ہے کہ اس میں ضرب ہے اور عروض نہیں ہے کیونکہ غیر ممکن ہے کہ شعریں ضرب نہ ہو کس لیے کہ قافیہ وہیں اعتبار کیا جاتا ہے عروض کے مقام پر۔ رہا مطلع کا مصرع اول قافیہ دار۔ وہ گویا مقلد مصرع دوم ہے۔ انش و زجاج کی رائے یہ ہے کہ نہ اس میں عروض ہے اور نہ ضرب اس لیے کہ عروض ضرب سے مقدم آتا ہے گویا ضرب کو اس کی مشابہت سے لائے ہیں اور اس وزن میں عروض

نہیں ہر جب عروض نہوا تو مشابہت کسی ہوگی اسلئے ضرب بھی ندارد۔ محقق کی تحقیق میں یہ کہ اسکا وزن
بجز لہ ضرب ہوا اور اسکا صدر بجز لہ ابتداء ہے۔ یہی ایک پورا مصرع اول ہوا درہی پورا اور اسکا مصرع ثانی کیونکہ ایک
مصرع کی دو شعر میں کہہ سکتے۔ جہاں کہیں شطو طرح ہو کہ شکست بجائے وہاں یہی اختلاف بکار آتا ہے۔
(۱۱) ایک پورا شعر تین رکن کا ضرب متطوع باقی دو سالم۔ یا یون کہو کہ عروض و ضرب دونوں قطعاً باقی
سالم مستفعلن مستفعلن مفعولن الکیا بارے یا صاحبی دخلی اقل اعدائی یا صاحبی مستفعلن علی اقل
مستفعلن لا عدلی مفعولن۔ اگر میرے واسطے کے ہمراہ ہو مجھکو ملاست کم کرو۔ یہ دونوں وزن شطو میں۔
(۱۲) دو رکن کا پورا شعر اور ہر ایک رکن سالم۔ مستفعلن مستفعلن الکیا بارے۔ ورقہ بن نوفل۔ یا لکنتی۔
یقہا کج دغ۔ قطعاً پانی ہے۔ کاش ہوتا میں اودن دونوں جو ان تا کہ اگر محمد تیری اعانت کرتا۔ اسکا صدر
خوابتہ اور اسکا عروض خود ضرب یعنی پتلے رکن کو صدر و ابتداء دفعۃً فرض کر لو اور دوسرے کو عروض
و ضرب دفعۃً جیسے شطو میں سمجھے تھے مگر اوس میں بہین صرف خنوکا فرق ہے۔ یہی ایک وزن منہو ہے
یعنی مسدس الاصل کے ایک ایک مصرعے سے دو دو تہائی نکالو تو لائحہ التین تین رکن کی جگہ ہر مصرع
میں ایک ایک رکن رہ جائیگا۔ یہ اصلی وزن پنجم ہے۔

زجاج کے نزدیک ایک رکن کا بھی ایک شعر درست ہے جسکو موصوہ کہتے ہیں۔ عبد الصمد بن معذل
نے ایسے شعر کہے ہیں۔ یون۔ قاکت حبک۔ ماذا انجکل۔ ہذا الذجل۔ حین احتقل۔
اھک لبصل۔ قالت جبل مستفعلن باؤنجل مستفعلن باؤر جبل مستفعلن حی نخ نقل مستفعلن اہل
بصل مستفعلن۔ مساء جبل نے کہا بڑی نجالت ہو اس مرد نے جب کہ مصل کی تو پیاز بانٹی۔ لیکن
یہ سب شعر موصوہ ملا کر پانچ رکن ہیں اس لیے نصیر الحقین فرماتے ہیں کہ اس وزن کو اوصین اشعار میں
داخل کرنا چاہیے جو کہ مکلف ارکان مستعمل سے زیادہ کہے گئے ہیں جیسے جو شعر رکن کا پورا ایک ایک
مصرع جسکو اب عوام بحر طویل کہتے ہیں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک رکن کا ایک شعر محقق نے
نہ مانا بلکہ اس وزن کو درجہ کے اوس مجزومین داخل جانا جہاں ایک رکن تعداد سے زیادہ ہے جب تو
تکلفات زیادہ الارکان کے تحت میں اسکا شمار کیا۔ مؤلف کی رائے میں یہ سب پانچوں ارکان ملا کر

دو شعر میں ایک مہوک یعنی دو کرن کا ایک شعر طرح سے قائلت حبَلٌ * مَاذَا أَجَلٌ * اور دو مشطوط یعنی تین کرن کا پورا ایک شعر میں سے هَذَا الرَّجُلُ حِينَ أَحْقَلَ أَهْدَى الْبَيْتِ * اس صورت میں باوجود قطع عبارت معنی میں کچھ فتور نہیں آتا اور موصدا اور تحلف زیادت کا جھگڑا مٹا جاتا ہے۔ اس طرح خاسر نے بھی موسیٰ السادی کی مح میں کہا ہے * مُوسَى الْمَطْرُ * عَيْتٌ بَكْرٌ * يَخِي الْبَشَرُ * اسل مطر متفعّل غشیں بکر متفعّل سح مل بشتر متفعّل۔ موسیٰ باران ہے سحاب صبح بوزندہ کرنا ہے بشتر کو۔ یہ وزن خواہ موصدا ہو خواہ زیادت بیجا ہم تو اسکو مشطوط ہی مشطوط پر کارین گے۔

الغرض اسنوی نمایہ الراجب میں کتاب کو لے اس بھر کے سبساکن میں ضمن صلاح ہوا اور طو حسن اور خیل جائز مگر قبیح۔ جو ضرب کہ اس بحر میں مقطع ہوا زمین سواے ضمن کے طو اور خیل کوئی جائز نہیں۔ خلیل احمد بصری نے زمین وزن مشطوط کا ذکر ہی نہیں کیا کیونکہ اس کے نزدیک شعروہ جو جسکے دونوں شعر مساوی ہوں اور عروض و ضرب رکھتا ہوا اور یہ تعریف ثلث پر نہیں جہتی ہاں مثنیٰ یعنی مہوک پر صادق آتی ہے اس لیے وہ مہوک کا قائل ہوا ہے۔ خفش مثنیٰ کو شعر نہیں سمجھتا اس لیے کہ زمین اگر صدا ہو تو ابتدا و انتہا کو مانو تو صدا کو مانو و بانو اس طرح عروض و ضرب میں ایک کو مٹانا اور ایک کو لانا ہوگا۔ الحاصل ثلث خلیل کی رائے میں اور مثنیٰ خفش کے قیاس میں اور موصدا بجا کے سوا جمہور کے نزدیک شعری نہیں ہیں۔

بکلمو اختیار ہے کہ ضمن اور طو اور خیل سے ساکن دوم یا چارم یا دونوں معاً اگر زمین اور پھر پھر بھی اختیار ہے کہ متفعّل کے دونوں ساکنوں کو بحال رکھیں بکلمو مکاففہ۔

بزبان فارسی وارد واس بحر کی اصل دائرہ متفعّل میں آٹھ بار کا پورا شعر ہو اور محقق نے باعتبار صدور ابتدا اسکی تین قسمیں کی ہیں۔ سالم۔ مخبون۔ مطوی۔ اور ہر ایک قسم کے شمن و سدرس و مربع وغیرہ علیحدہ علیحدہ مذکور کیے۔ ہم کل وافی اوزان ایک جگہ اور سب بحر و ایک مقام پر اور تمام مشطوط ایک محل پر اور ہر ایک مہوک ایک موقع پر ذکر کرینگے تاکہ التزام تعدادی میں فرق نہ آئے۔

الغرض سب قسم مذکورہ ملاکر دونوں زبانوں میں اونچاس طرح پر یہ بحر آئی ہے۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعل مستفعل مستفعلن۔ دو بار۔ طالب کلیم ہدانی

و نہال شک افتادہ ام جویم دل آزرده را۔ از خون توان برداشت پرنج پیکان خورده را۔ و نہال

اشن مستفعلن کفاد ام مستفعلن جویم نے مستفعلن اذ در مستفعلن۔ از خون و مستفعلن برداش پرنج

مستفعلن پرنج مستفعلن کا خرد مستفعلن۔ یا جیسے ناسخ دندان میں بھی کو چتر ای بار آتا ہو نظر۔

ببل قفس میں ہو مگر گلزار آتا ہو نظر۔ زندام میں مستفعلن کو چتر مستفعلن ای بار مستفعلن تا ہو نظر۔ مستفعلن

باقی یونین۔ اس وزن میں سمط چار خانہ نہایت خوش آئند ہوتا ہے۔ استاد۔ دانش مجرب دہشت

خود را من نشناخته۔ رخ و درکارم ساخته از شرم نہان در بغل۔ دانش مجرب مستفعلن در باخته

مستفعلن۔ یہ ایک خانہ ہوا۔ خود را من مستفعلن نشناخته مستفعلن۔ یہ دو سر خانہ۔ رخ و درکارم مستفعلن

رم ساخته مستفعلن۔ یہ تیسرا خانہ۔ از شرم مستفعلن با در بغل مستفعلن۔ یہ چوتھا خانہ۔ یا جیسے ناسخ

ناسخ ہوا کہ ٹھون پھر عشق تصور بقدر جس سمت کرتا ہوں نظر۔ دلدار آتا ہو نظر۔

صاحب مجمع الضائع کتابت مسطوہ ہو کہ شاعر چند مصرعے کہے کہ متفق الوزن والقافیہ ہوں

اونکہ مصرع آخر میں قافیہ اصلی لائے جس پر بنائے شعر ہوا قتل و سکے چار مصرعے ہیں اور اگر دس تک

آئے ہیں اور صاحب صحاح و قاموس کا قول بھی یہی ہے۔ مولف اسکی مثال وزن ستم میں لایا گیا۔

لیکن صاحب ناظر الانشا زبان عربی یوں کہتے ہیں کہ مسطوہ کلام منظوم ہو کہ ہر ایک بیت اسکی تقسیم ہو

چار اقسام مساوی پر تین اولین قسمیں اسکی قافیہ واحدہ رکھتی ہوں اور قسمت اخیر میں وہ قافیہ

ہو جس پر بنائے شعر ہو۔ محقق طوسی کی رائے بھی صاحب مناظر کے موافق ہو گھاگال و باشد کہ قافیہ

در دور ہا اگر اجزلے یک بیت باشد اعتبار کنند مانند مسططات چار خانہ۔ جیسے غالب ناسخ کے دونوں

آخر شعر۔ مولف کے عندیے میں محقق کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسططین چار خانہ کی قید

صرف ایک بیت کے چار حصوں کے واسطے ہے۔ رہے نام مسططات جبکہ خانے چار یا چار سے کم یا

زیادہ ہوں یا خانہ طاق ہوں وہ ایک بیت کے واسطے نہیں ہیں بلکہ بند ہاے ابیات کے

کے لیے مستعمل ہیں پس اس تعریف سے مسطط کا لفظ اجزائے یک مثنوی اور مصارع یک بند

۷ آگہ شوم از بونے خوش بے آنکہ کس گوید مرا چہ گر گیزد و نواہ من پیش درم شگبران چہ گر گیزد و نواہ من پیش درم شگبران - شگبران مین الف و نون عالیہ یعنی حالت شگبر مین ہونے والا شخص - شگبر شرب - ایوا از سفر روز -

(۴) شعر میں عروض و ضرب قطع اور چہ رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولن - دوبارے تاکو کنی یا تسم بر عاشق بچارہ چہ روزے بود کہ جو ر تو گرد و ز شہر آوارہ چہ بچارہ و آوارہ کی ہے مخفی ساکن ہویں - تاکو کنی مستفعلن یا تسم مستفعلن بر عاشقے مستفعلن بچارہ مفعولن چہ روزے بود مستفعلن کز جو تو مستفعلن گرد و ز شہر مستفعلن را و آوارہ مفعولن - وزن سوم و چارم مین فارسیان متاخر نے شعر کم کے مین اور اردو مین مفقود -

(۵) آٹھ رکن کا پورا شعر اور سب مخبون - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبارے ہم اسکی ایک مثال بحر ہزج مین لکھ چکے دوسرا شعر اوسی قصیدے کا یہ ہے فراز خاک و خشتا میدہ بزم شستا چہ کشتا بہ شستا نہ وہ نہ صد ہزار ماہ فراز خاک مفاعلن کخشتا مفاعلن میدہ سب مفاعلن و کشتا مفاعلن باقی علیٰ ہذا القیاس - بہتر ہو کہ اسکو بحر جزمین نہ شمار کریں کیونکہ جب مفاعیلن سے پانچواں حرف ساکن اگر ائین تو با تضع مفاعلن بن جائے اور وہی مقبوض ہو جب مستفعلن سے دوسرا ساکن گرا ائین تو مستفعلن رہے اور جب متفعلن کو لفظ مستعل سے تبدیل کریں تو مفاعلن مخبون ہو اس صورت مین دو عمل ہو ایک سقوط دوسرے تبدیل اور مفاعیلن مین ایک ہی عمل ہو یعنی سقوط - بدین سہولت اس وزن کو بحر مقبوض ہی کہیں گے - فرق بتانے کے واسطے رجز کی قسم پنجم قائم کی جو ورنہ کچھ ضرورت نہ تھی مگر اس وزن کو مسقط چار خانہ کہنا اولیٰ ہو جیسا کہ دونوں مثالوں سے واضح ہوا -

(۶) آٹھ رکن کی ایک بیت ہر رکن مٹھوی متفعلن متفعلن متفعلن مفعولن - دوبارے - مرزا عبدالقادر سید مستفعلن کہ برم حاجت خویش از بر تو + او قدمت بر سر مین چون سر مین بر در تو + مستفعلن بر کہ برم حاجت نے متفعلن غمزہ بر تو متفعلن - علیٰ ہذا - سوانکٹا لے جو گن کاروپ بھر کر زبان اُر دو لکڑا ایسے شعار گاتے مین اور کما کھاتے مین امام الدین طالب دہلوی + عشق مین جو تیر ہو

مرغ سحر خیز ہوا بہ چشم سے خون ریز ہوا دل سے غم انگیز ہوا بہ عشق مجنون متعلبن تیز ہوا متعلبن مرغ سحر
متعلبن خیز ہوا متعلبن۔ یونہیں مصرع ثانی۔ اکثر ہند کے ناچنے والے اس وزن پر گیت ناچتے ہیں
کیونکہ (ما تھی تھی) متعلبن کے ہجوز اور یہ نالج کے اصول ہیں۔

(۷) بیت ثمن عروض و ضرب مطوی نزال باقی مطوی متعلبن متعلبن متعلبن۔ دوبار
آنکہ دل خستہ من شیفہ روے و محاسن بہ قبلہ ارباب صفا گوشہ ابروے و محاسن بہ اکٹھے
متعلبن خستہ من متعلبن شیفہ متعلبن روے و متعلبن متعلبن، قبلہ ارباب صفا متعلبن باب صفا متعلبن
گوشہ ارباب متعلبن روے و متعلبن متعلبن۔

(۸) شعر ہشت رکنی کرم سوم و ہفتم مخبون باقی مطوی متعلبن متعلبن متعلبن متعلبن۔ دوبار حکیمانی
دست کے برزندہ شاخ موت تو بہ تارک نجیبت اور پنج و بن بکنی بہ دست کے متعلبن
برزندہ متعلبن شاخ ہو متعلبن وی بیت تو متعلبن تارک نجیبت متعلبن بی بیت او متعلبن پنج بن
مفاعیل بن بکنی متعلبن۔ بیان زحاف کی تبدیلی کا التزام شاعر نے برابر رکھا ہے۔

(۹) بیت ثمن کچھ رکن مخبون باقی مطوی آئین مقام و تعداد غیر متوزن ہیں اور کس قدر وزن ہشتم
برابر ہے۔ متعلبن متعلبن متعلبن مفاعیل مفاعیل۔ رہا مصرع دوم کا وزن وہ ہو ہو وزن ہشتم در در
چارہ کمن کمن بدر تو خوشم بہ گر بکشی و نکشی حکم تو سر شتم بہ اگر تو سکے و او کا اظہار ہوا اور بدر کی
اضافت کا شیعہ ہو تو یون قطع ہوگی۔ در در متعلبن چار کمن متعلبن کمن بدر مفاعیل و تو خوشم
مفاعیل بہ گر بکشی متعلبن و نکشی متعلبن حکم تو مفاعیل سر شتم متعلبن۔ اگر بدر کی اضافت کا شیعہ
کر اور تو سکے و او کو عدولہ تو شعر کا التزام درست ہو جائیگا یعنی عروض و ضرب دونوں مطوی
ہو جائینگے یون۔ دسے ششم متعلبن۔

(۱۰) بیت ہشت رکنی ایک رکن مخبون ایک مطوی تا ضرب۔ مفاعیل متعلبن مفاعیل متعلبن۔ دوبار
زنی کو ان لطف و کرم سزا ترا از جو رستم بہ مدار ازین بیش بغم دل مرا ماہ رخا بہ زنی کو مفاعیل
لطف کرم متعلبن سزا ترا از مفاعیل جو رستم متعلبن۔ مدار ازین بیش بغم متعلبن کرم مفاعیل

ماہ رخا مفتعلن۔

(۱۱) شعر شہت رکنی عروض و ضرب مطوی نڈال باقی مثل وزن ماقبل مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن۔ دوبارہ بکشان از خار غم ملائے ہر نفس است چہ کہ بے گل روے صنم چمن بخت پرست بگل شتر مفاعلن خار غم مفتعلن ملائے مفاعلن ہر نفس است مفتعلن قوس علی ہذا۔

(۱۲) شعر شمن صدر سے ضرب تک پند مطوی پھر بخون علی التوالی مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن دوبارہ خاقانی گاہ چو حال عاشقان صبح کند ملونی چہ گاہ چو خطی دہران مرغ کند نو اگری چہ گاہ چو مفاعلن ل عاشقا مفاعلن صبح کند مفتعلن ملونی مفاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس بحر واہ رے عشق و کینا باغ کی سمت اوڑ چلا چہ پر بھی نفس سے جو گر ابلیل سیرا کا چہ واہ عشق مفتعلن قد کینا مفاعلن باغ کینم مفتعلن اوڑ چلا مفاعلن۔ الی آخرہ۔

(۱۳) بیت آٹھ رکن کی عروض و ضرب مخبون نڈال باقی مثل وزن دوازدم مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن دوبارہ خسرو تنگ نبات چون بود لب بکشا کہ بچنین چہ آب حیات چون رود خیزو بیا کہ بچنین چہ تنگ نبات مفتعلن تجو بود مفاعلن لب بکشا مفتعلن کن بچنین مفاعلن۔ باقی اسی طرح استاد دشنہ غزہ جان ستان ناوک ناز بے پناہ چہ تیرا ہی رخ سہی سامنے تیرے آئے کیوں چہ دشنیہ غم مفتعلن زبا ستا مفاعلن ناوک مفتعلن بے پناہ مفاعلن تیرہ مک مفتعلن س رخ سہی مفاعلن سامنے مفتعلن ریا کیوں مفاعلن۔

(۱۴) شعر شمن سب مثل دوازدم و سیزدہم مگر حشو اول و سوم بھی بقول اکثر نڈال بغیر نون غنہ مفتعلن مفاعلات مفتعلن مفاعلن یا مفاعلن دوبارہ میرزا بیدل جوش غرور و راجو حائل مقصد است و بس چہ تارگ گردنے بجاست سر بقدم نیرسد چہ جوش غرور مفتعلن پانچ شمع مفاعلات حائل مق مفتعلن صدرت بس مفاعلن تارگ گردن مفتعلن نے بجاست مفاعلات سر بقدم مفتعلن نیرسد مفاعلن۔ استاد جب وہ جمال و لغز و صورت مہر نیم وز چہ آپ ہی ہو نظارہ سوز پر دے من منہ چھپائے کیوں چہ جب و جا مفتعلن ل و لغز و مفاعلات صورت آ

مفعول بنمروز مفاعلان + اب و ہن مفعول نظار سوز مفاعلات پر دم مفعول چپا کیون مفاعلان۔
اذا السوائے عروض و ضرب اور کمین جائز نہیں پس ان مفاعلات درسیانی کو ہرگز ذال نہیں
کہہ سکتے بلکہ یہ کہو کہ وزن مشطوری یعنی مریج کو ذال بنا کر مضاعف کر لیا ہی بدین صورت اذا لم یمنزلہ
آخر ہو جائیگا۔

(۱۵) آٹھ کن کا ایک شعر سب مثل وزن دو اڑ دم گم چارون ارکان مطوی میں سے کسی کن
میں تسکین اوسط۔ مفعول مفاعل مفعول مفاعل مفعول مفعول مفاعل مفعول مفاعل۔ یا برعکس
حکیم قافی سے جنس ہنر کجا بد پیش تو گزیا ورد + دانی کا ندرین بلد تنگ شد ہست شاعری
جنس ہنر مفعول الخ۔ دانی کن مفعول۔ شیخ ناسخ + ناسخ قول ہی بجا حضرت میر درد کا چہ حسن
بلایے چشم پر نغمہ وبال گوش ہر + ناسخ تو مفعول الخ۔ حسن بلا مفعول مفعول میں تین متحرک
متوالی یعنی تاو عین و لام جمع تھے درسیانی متحرک یعنی عین کو ساکن کر لیا تو اسکا سبیل مفعول
ہو گیا۔ اگر بجائے عروض و ضرب مفعول واقع ہو تو وہ مفعول کا مطوی مسکن نہیں بلکہ مستفعل قطع
برابر مفعول ہر۔ وزن دو اڑ دم سے یا تا تک سب ایک ہیں انکا خلط باہمی بلا تکلف جائز و ان
اوزان کو اگر مسط چار خانہ کر دو تو نہایت مزہ دار ہو جاتے ہیں جیسے وزن دو اڑ دم و چار دم
کی اُرد و مثالین اور وزن پانز دم کی فارسی نظیر۔

(۱۶) شعر شمن الارکان عروض و ضرب مقطوع صدر وابتدا و شود دوم مطوی و شوالے اول مخبون
مفعول مفاعل مفعول مفعول دوبار۔ جامی + سر و گنومیت کہ انوسیت بدین رعنائی + ماہ خوا
کہ انوسیت بدین زیبائی + سر و گنومیت کہ و مفاعل نیست بدی مفعول رعنائی مفعول +
ماہ خوا مفعول نیست کہ و مفاعل نیست بدی مفعول زیبائی مفعول۔

(۱۷) بیت شمن صدر وابتدا و شود دوم و چہارم مطوی و شوال اول و سوم مطوی مسکن و عروض و
ضرب مقطوع مفعول مفعول مفعول مفعول۔ دوبار + من نہ ز خود گردیدم از دو جہان بیگانه +
عشق پریر و یانم کرد چنین دیوانہ + من زن مفعول گردیدم مفعول از دو جہا مفعول بیگانه مفعول

باقی یونین جو۔

(۱۸) بیت بہت کئی عروض و ضرب اعرج باقی مثل ما قبل مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن -
دو بار ۳ یا رجد گشت از من زان بدم حیرانی است + در طلبش میگردد من ہمہ سرگردانی است +
یا رجد مفتعلن گشت تر من مفتعلن ز ابد لم مفتعلن حیرانیس مفتعلات + در طلبش مفتعلن میگردد من مفتعلن
ای ہمہ سر مفتعلن گردانیس مفتعلات - جن لوگون نے ان دونوں وزنوں میں مفتعلن و رباعی
کو بھی مقطوع کہا جو دو واقف ہیں کہ قطع سواے عروض و ضرب کے اور کین جائز نہیں۔

(۱۹) بیت ثمن مکرر از حاف کے باعث سے مطوی و مخبون کے التزام میں بے ترتیبی -
مفاعلان مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفتعلن مفاعلان - خاقانی ۳ کیسہ بنو زفر بہت
با توازن قوی دلم + چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بہ لاغری + کیس بنو مفتعلن ز فہست مفاعلات
بات از می مفتعلن قوی دلم مفاعلان + چارچا مفتعلن قانیگیر مفتعلن کیس رسد مفتعلن بلاغری مفاعلان -
جب یہ بے ترتیبی اور تکرار ہو تو اس وقت اسل مرکب اطلاع بصراحت یا کنایت واجب ہو حکما صحیح
انخا قانی ۳ کہ چہ بموضع لقب مفتعلن دوبارہ شد + بحر ز قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری + لقب
مراد تخلص اور موضع لقب سے غرض مصرع دوم کا حشو اول۔

(۲۰) بیت ثمن مضاعف سالم الارکان - سولہ مستفعلن کا ایک پورا شعر - عبدالواسع جبلی ۳
یا صاحب الشی الحد رآن سرو قد میبہر + کہ عشق او گشتہم سمر با کام خشک چشم تر + لب تشہ خوشہ مگر
برکنندہ جان افگندہ سرگردہ زغم زیر و زبر دنیا و دین و جان و تن + یہ ایک شعر ہوا اور صاحب
شجرۃ العروض اسکو ایک مصرع قرار دیکر اسکا دوسرا مصرع یہ بتاتے ہیں ۳ آیتہ چشم ہنفس عالم
ز عشقش چون قفل بجے او مرا فریاد رس شہما خیال او ست بس + چاند باشم چون جس بے او خوش
از ہوس ہرگز بسا د احوال کس و عشق چون احوال من + فقیر شمس الدین اسی قصید کا ایک شعر
حدائق البلاغین اور لکھکر کہتے ہیں این بیت از انجاست ۳ دارم ز بس نیرنگ و دل چون
دہان تنگ آہ از دل چون سنگ او و زنا زو شتم و جنگ و + تا کہ جو زیر جنگ و زاری کنم در چنگ او +

وزعاً صحن گنگ و چون گل دریدہ پرین پد مگر بقول صاحب شجرہ یہ بھی ایک صحیح ہوا نیز مواسی اب ہم
حیران ہیں کہ سکا دوسرا مصرع کمان ہر کمین نین اور اوپر یہ طرہ کہ من کا قافیہ پرین موجود ہے پھر اوپر
نیا نکالو کہ ایک ایک بیت میں ہر مصرع کے سہ مطا علیہ علیہ ہوئے جاتے ہیں یہ بھی کسی نے سنا ہے۔
کسی نے کہا ہی نہیں کوئی نے تو کمان سے سننے پر آگے بڑھے اصل بات بقول صاحب حدائق وہی
ہی جو ہم پہلے لکھ چکے یعنی یا شعار ساز وہ کرنی ہیں لیکن بنظر قریب ہماری رائے میں اسکو ایک شعر ساز دیکھنی
بھی کہنا چاہیے۔ اس میں قافیہ موجود ہیں کیونکہ نہیں کہتے کہ تین مصارح وافی میں ایک قسم کا قافیہ
ہی اور چوتھے مصرعے میں علیحدہ وہ قافیہ چہر بناے شعر نویس چار چار مصرعوں کا ایک ایک بند
اور اسکو بھی بقول صاحب مناظر مسطر چار خانہ کہتے ہیں چاہو اسکو مربع کہ لو سطح پانچ مصرعوں کے
مسطر کو محض پانچ حصے کہتے ہیں اور ایسے مربعات فارسی میں بہت ہیں جیسے ۷۰ زامن نو بہار بلخ
چوتخانہ شد پد گشت رخ گل چو شمع باد چو پروانہ شد پد پیشہ بیل کنون گفتن افانہ شد پد گل ز خوشی
بارہ کرد بہر تن خود پیہن پد بدین صورت عبدالواسع کا دہن دراز مل کے داغ سے بچھا جو حکما قال
النفسیو وکمترین عدد سے نکلا را دو باشد و بیشتر چار و زیادت ازین بسبب رازی مستعمل نباشد پس
بیتے از چار کرکن بود یا از شش یا از ہشت کرکن۔ لہذا اس قسم بہم کو قسم اول میں داخل کر کے یوں
کہنا چاہیے کہ یہ اوٹیس وزن وافی میں۔

(۲۱) چھ کرکن کا ایک شعر اور ہر کرکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن دو بارے ایہ ہر گزرم نارفتہ از
پیش نظر ۶ روزے بچشم مرحمت سویم نگریہ ایہ ہر گزرم مستفعلن نارفت از مستفعلن پیشہ نظر مستفعلن باقی
تقطع پڑھنے والوں کے ذمے۔

(۲۲) شعر شش کرنی عروض و ضرب نزال باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن دو بارے تاکر
مرا گوئی کہ از من باش دور ۶ گرد دور باشم از تو کو باشم صبور ۶ تاکر مستفعلن گوئی کہ از مستفعلن
من باش دور مستفعلن ۶ گرد دور مستفعلن ششم ازت کو مستفعلن باشم صبور مستفعلن۔

(۲۳) بیت مسدس عروض سالم ضرب عرج باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مفعولات سے برگزیدہ نام تو جانان من بدی + پس چونکہ از نیکی نیم برخوردار + ہرگز نہ مستفعل ہم بات جا مستفعل نامن بدی مستفعلن + پس چونکہ مستفعلن نیکی نیم مستفعلن برخوردار مفعولان ۔
 (۲۴) بیت شش کنی عروض سالم ضرب مقلوع باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
 مفعولن سے لطفے کن ایو جان من ہر عاشقے + دختہ وارفتہ بیمارے + لطفے کن مستفعلن ایو جان من مستفعلن ہر عاشقے مستفعلن + دختہ وارفتہ بیمارے مستفعلن + لطفے کن مستفعلن ۔
 (۲۵) بیت سدس الارکان عروض و ضرب مقلوع باقی چار کن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن
 دوبارے عاشق شدم بردہرے عیارے + شکریے سین ہرے خوشوارے + عاشق شدم مستفعلن بردہرے مستفعلن عیارے مستفعلن ۔ باقی ذمہ تعلم ۔ اسکو بحر سرج مکشوف سے بھی تقطیع کر سکتے ہیں بثلثہ عرب ۔

(۲۶) چھ کرکن کا ایک شعر عروض و ضرب مقلوع مخبون باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعلن ۔ دوبارے
 ایو نازنین از کوے ماگز کرکن + دگر بہ جہین برروسے ، نظر کن + ایو نازنی مستفعلن از کوے
 مستفعلن گز کرکن فعلن ۔ باقی یونہیں ۔ یہی بحر سرج مخبون و مکشوف العروض وال ضرب سے بھی تقطیع ہو سکیگی مگر بطریقہ عرب غیر جائز ۔

(۲۷) بیت شش کنی عروض و ضرب مقلوع باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن ۔ دوبارے
 ایو لعبتہ کر لعبتان مختار گشتی + بازار خوبی فتنہ بازار گشتی + ایو لعبتہ مستفعلن کر لعبتان مستفعلن مختار گشتی مستفعلن ۔ قوس علی ہذا ۔

(۲۸) بیت سدس اور ہر کرکن مخبون مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبارے کنون کہ گرد از ببا
 خوش ہوا + فزون شود یہ ہر دل اندرون صفا + کنوک گر صفا مفاعلن دوز بہا مفاعلن رخس ہوا مفاعلن
 فزون شود مفاعلن بہر دل مفاعلن درو صفا مفاعلن ۔ در اصل یہ وزن خرج مقبوض ہے بعض اسکے
 دشمن کو ہرج میں شمار کرتے ہیں اور ہرج کے سدس مقبوض کو اس مقام پر لاتے ہیں گویا تم کے
 نزدیک اس وزن کو اور اسکے دشمن کو ہرج ہی سے فرض کرنا اولیٰ ہے کیونکہ ہرج کے سدس ہونے

کی تخصیص صرف عربی کے لیے ہے۔

(۲۹) چہر کن کا شعر اور ہر کن مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن۔ دوبارے ایضاً از عشق تو بیمار شدیم
تو گنئی بیج بکارم نظر سے بہ ایضاً منظر مفتعلن عشق تابی مفتعلن بار شدیم مفتعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔
(۳۰) بیت مسدس عروض و ضرب مطوی ذال باقی مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن۔ دوبارے
ناصم از حسن خست بے خبر است + یادش از راہ و فاد و ترست + ناصم حمزہ مفتعلن حسن خست مفتعلن
بے خبر است مفتعلن + یادش منظر مفتعلن راہ و فاد مفتعلن دور ترست مفتعلن۔

(۳۱) چہر کن کی ایک بیت عروض و ضرب مقطوع محض باقی مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن۔ دوبارے
این دل من نیست بد روز زانی + بار و گزنا گند نادانی + اسی دل من مفتعلن نہیں مفتعلن روزانی
مفتعلن۔ باقی اسطیج۔ چاہو اس شعر کو بحر سریع مطوی کشوف سے بھی تقطیع کر لو۔ لیکن زبان صرف
زحاف کا تکلف ہے اور میان زحاف اور اقسام وزن کا یعنی سریع مسدس لا اصل ہے اور بحر مسدس
اس لیے شعر بذکو میں شمار کرنا اولیٰ ہے۔

(۳۲) شعر مسدس صدر وابتدا مطوی دونوں مصرعون کے حشو مخبون عروض و ضرب مقطوع۔
مفتعلن مفاعیلن مفتعلن۔ دوبارے کشتہ ناز آن بت طنازم + جز لب او کہ جان جھنڈ بازم +
کشتہ ناز مفتعلن زالبہ مفاعیلن طن نازم مفتعلن تقطیع مصرع دوم کی بھی اسطیج ہے۔ اس وزن
کو بحر سریع مخبون کشوف سے بھی تقطیع کر سکتے ہیں بلکہ وہیں اسکا شمار کرنا اولیٰ ہے۔ فافہم۔

(۳۳) بیت مسدس عروض و ضرب اعرج باقی مثل قبل مفتعلن مفاعیلن مفعولات۔ دوبارے بود
نبود جان من کیساں است + زان بغمش سپردنم آسان است + بود نبو مفتعلن و جان من مفاعیلن
کیساں است مفعولات + زان بغمش مفتعلن سپردنم مفاعیلن اسان است مفعولات۔ اسکو بھی سریع مطوی
مخبون موقوف سے شمار کرنا بہتر ہے۔

(۳۴) شعر شش کئی عروض و ضرب اجزاء ہر کن مطوی مفتعلن مفتعلن فعلن بسکون عین۔ دوبارے
تاب و توان نیست کنون درمن + کن نظر لطف و گرم بہمن + تاب تو مفتعلن نہیں کنو مفتعلن

درین فعلن و قس علیٰ ہذا یہ شعر سریع مطوی مسلم سے تقطیع ہو سکتا ہے۔ بیان وہی عذر ہے جو وزن ہی و یکمین ہے۔

(۳۵) بیت مسدس عروض و ضرب مرفوع باقی ارکان مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن دو بار بحر الخیاتی
 ۱۔ بے اثر مہر چو آب و چو گل ۲۔ بے نمک عشق چو سنگ و چو دل ۳۔ بے اثر مفتعلن مرفوع مفتعلن
 ۴۔ بوجگل فاعلن۔ باقی یونین۔ رشک ۵۔ دیدہ سمندر سے سوا ہو گیا ۶۔ دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا
 دیدہ مفتعلن درس سوا مفتعلن ہو گیا فاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ یہ شعر بحر سریع مطوی کمنوف
 میں تقطیع ہو سکتا ہے اور اسکا سریع میں رکنا اولیٰ ہجوتن و جہون سے اول تو رفع کا زمانہ قلیل
 الاستعمال ہے دوم اگر اسکا کوئی مصرع مطوی موقوف بحر سریع سے لاؤ تو رجز بگڑ جائے سوم سریع
 اصلی مسدس ہے اور رجز نقلی۔

(۳۶) بیت مسدس صدر وابتداء سالم مطوی عروض و ضرب مخبون نذال متفععلن متفععلن مفاعلان
 دو بار ۱۔ ہر چند بزمین و نعمت قیامت است ۲۔ عاشق شدن چہ تبو پر غرامت است ۳۔ ہر چند بزم
 مستفععلن من و نعمت متفععلن قیامت است مفاعلان ۴۔ عاشق شدن متفععلن جوبت پیر متفععلن غلام
 تست مفاعلان۔

(۳۷) شعر شش کئی اول مطوی دوم مخبون علی الترتیب صدر سے ضرب تک متفععلن مفاعلان
 متفععلن۔ دو بار ۱۔ ہر طرف نے کہ بگڑو دلبر میں ۲۔ خاک زہش ہے شود افسر میں ۳۔ ہر طرف نے
 متفععلن کبک زرد مفاعلان دلبر میں متفععلن ۴۔ خاک زہش متفععلن ہے شود مفاعلان افسر میں متفععلن۔
 (۳۸) چھ کرکن کا شعر عروض و ضرب مطوی نذال باقی مثل ما قبل متفععلن مفاعلان متفععلن۔
 دو بار ۱۔ ہر کہ نظر بجا رخش و ختم است ۲۔ خرمین صبر و طاقتش سوختہ است ۳۔ ہر کہ نظر
 بجا رخش مفاعلان و ختم است متفععلن ۴۔ خرمین صبر متفععلن و طاقتش مفاعلان سوختہ است
 متفععلن۔

(۳۹) شعر مسدس لارکان صدر وابتداء مطوی باقی مخبون متفععلن مفاعلان مفاعلان۔ دو بار۔

گر بر دل من از مہو اے تو کہ کو دگرے کہ دل دہم بجائے تو کہ گر بر متغزل نے منہ مغالین
ہو اتیو مغالین و قد علیٰ ہذا۔

(۴۰) شش کنی شعر عروض و ضرب اخذ مقصور باقی چار رکن سالم مستغفلن مستغفلن قاع۔ دوبار
مشتاب چندین ای بریزاد بہ کشتن عشاق سیداد بہ مشتاب چہن مستغفلن وی ای بری
زاد قاع بہ کشتن مستغفلن عشاق بے مستغفلن داد قاع۔ لوگ اس شعر کو ربیع کی مثال میں
لا کر کہتے ہیں کہ اسکا عروض و ضرب مرقل ہو اور ترفیل میں ایک ساکن اور بڑھا کر پورے عمل کا نام
تطویل رکھا ہو گیا اجتماع ترفیل و تسبیح کا نام تطویل ہو اور اس رکن مستغفلان کا نام طول رکھا ہو
پس یہ ارکان یک مصرع ہوئے مستغفلن مستغفلان۔ چونکہ ترفیل خود ہی ایک زیادت کامل ہو چکی ہے
اور ایک ساکن بڑھانا تطویل لا طائل ہو اسلئے ہم نے بموجب ہدایت سعد الشارحین اس رکن کو مبرا
سے نکال کر مسدسات میں شامل کیا۔ یہاں تک میں اوزان مجرود ہیں۔

(۴۱) چار رکن کا ایک شعر یعنی دو رکن کا ایک مصرع اور ہر رکن سالم مستغفلن مستغفلن۔ دوبار
ای دلبر آزادہ خود کہ عتاب و جنگ تو کہ ای دلبرے مستغفلن ازا خود مستغفلن۔ علیٰ مذاق کیا
(۴۲) شعر ربیع ضرب مرقل باقی تین رکن سالم مستغفلن مستغفلن مستغفلن۔ رو دو کی
ای دل بہ تیز آتش پری کہ یا زیر چنگال عقابی کہ ای دل بتے مستغفلن ز آتش پری مستغفلن۔ یا زیر
چہن مستغفلن گائے عقابی مستغفلان۔

(۴۳) چار رکنی شعر عروض و ضرب مرقل باقی سالم مستغفلن مستغفلان۔ دوبار
زندہ نہ بنید کہ من ذرہ ام تو آفتابی کہ بے تو مر مستغفلن زندہ نہ بنید مستغفلان۔ من ذرہ ام
مستغفلن تو آفتابی مستغفلان۔ اگر ترفیل اس مستغفلن اصلی میں جائز نہ سمجھو تو اس شعر کی تقطیع
رجز مسدس اخذ محذوف مستغفلن مستغفلن قاع۔ دوبار سے ہو سکتی ہے۔ پس جہاں ترفیل رجز نہ مانو
تو وہاں یہی درست جانو۔

(۴۴) بیت ربیع ضرب باعرج باقی تین رکن سالم مستغفلن مستغفلن مستغفلن مفعولات۔

ناخور وہ بادہ چشم تو بگونی چراشد مخمور + ناخر دبا مستفعلن دہ چشم تو مستفعلن + گونی چرم مستفعلن
شد مخمور مفعولان -

(۲۵) چار رکن کی ایک بیت عروض و ضرب قطع باقی سالم - مستفعلن مفعولن - دوبارے گرایا
دیگر داری + زبان آیدم و شواری + بگرایا دمی مستفعلن گرداری مفعولن - باقی یونہیں -

(۲۶) شعر مرتج الارکان اور ہر رکن مطوی مفتعلن مفعولن - دوبارے اکلپ تو ہر مین + و غم تو
ہمد مین + اکلپ تو مفتعلن ہر مین مفتعلن - الی آخرہ - یہاں تک چھ وزن مشطوین -

(۲۷) تین رکن کا پورا ایک شعر اس طرح کہ عروض مین شعر گم باقی ارکان سالم اسکے دونوں مصرعے
اگ الگ نہیں ہوتے مستفعلن مستفعلن مستفعلن - ایک بارے نوشد جهان زین نو بہار و سال نو
یہ پورا ایک شعر بلیغ لمخی کا ہے - نوشد جہا مستفعلن زری نو بہا مستفعلن رو سال نو مستفعلن - ایک
وزن منہوک ہے -

(۲۸) دو رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مستفعلن دوبارے بدخوبتے + پیر کیمیا + بدخوبتے
مستفعلن - دوسرے مصرع بھی یونہیں - یہ ایک وزن ثنی ہے -

(۲۹) ایک رکن کا پورا ایک شعر اور وہ رکن سالم - یعنی آئین ہر مصرع اپنے دوسرے مصرعے کا قائم
مقام ہوتا ہے - بدیع لمخی نے عبدالقصد کے عربی قصیدے کے جواب میں یوں کہا ہے شوبہ گزرت
اندر نگہ + یاد سفر + یاد حضر + دیدی سپر + زو خوبتر + گویا یہ چہ شعر مین - یہ ایک قسم موجد ہے - مویں
عرض کرتا ہے اگر ایسا ہوتا تو اسکو دوسرے رکن سے تعلق نہوتا - ہم سے پوچھو تو یہ ایک شعر مستثنیٰ ہے -
اوزان رجز کے انچاس اقسام مذکورہ بالا مین سے سات وزن یعنی سبم و بست و شتم و سی و یکم و
سی و دوم و سی و چارم و سی و پنجم کو مؤلف مستہام خان جالندھر نے لکھا ہے کہ رجز کے
کل اوزان فارسی مین بیالیس مین اور وجہ افراج ہر ایک کے تحت مین بیان ہو چکی -

تنبیہ ہے ہرگز بند رنگر داز جو ران سنگر + مہر جالش از دل سوداے زلفش از سر + مستافرن
کیتے مین کہ یہ رجز مین قطع ہے ہر وزن - مستفعلن مفعولن مستفعلن مفعولن - دوبارے گونی او نے

پوچھے کہ مستفعل درمیانی میں قطع کیونکر آئیگا لہذا یہ وزن بلا تا مل بحر مضارع میں شمار کیا جائیگا اور جزء میں شمار کرنا غلط ہے۔

۲۱

یہ کچھ تینوں زبانوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ بزبان تازی اسکی اصل دائرے میں چھ بار فاعلاتن ہے۔ ہنہا
میں وافی اور مجبور و مطرح ہر لاتے ہیں۔ اسکے عروض۔ سالم۔ محذوف۔ مخبون محذوف۔ تین قسم کے
آتے ہیں اور ضرب ہیں۔ سالم۔ مخبون۔ مقصور۔ محذوف۔ مخبون مقصور۔ مخبون محذوف۔ مستغنیہ۔
مخبون مستغنیہ۔ آٹھ قسم کی لائی جاتی ہیں اور تیرہ وزن یہ یہ بکراتی ہے یوں۔

(۱) چھ رکرن کا پورا شعر عروض مخدوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلاتن
 فاعلاتن۔ اَبْلَغَ النِّعْمَانِ عَنِّي مَا لَكَ بِإِيَّائِي قَدْ طَالَ حَبْسِي وَأَنْتَ ظَارِيٌّ بِهٖ اِبْغَنِ
 فاعلاتن مان عن نی فاعلاتن ما لکن فاعلن + ان فهو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن و انت ظاری
 فاعلاتن۔ بضون نے انتظار کی کھانسی ضرب کو مقصور رکھا جو یون و انت ظار فاعلات
 معنی۔ پونچھا دے نعمان کو میری طرف سے یہ پیغام تحقیق کہ طول کھینچا گیا میرے حبس اور انتظار کو۔ ایک
 بضم لام مصدر جو معنی ابلاغ، محقق فرماتے ہیں کہ اگر عروض سالم لائین تو غمیل نے اس کا نام ستم رکھا جو یون
 مستعمل نہیں ہے۔

(۲) شعر شش کونی مصرع اول کے سب رکن سالم اور مصرع دوم کے کل ارکان منجھون۔ فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن + فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ ابو الطیب تبتی ﴿لَسْنَا بِكَ دُنَىٰ نَحْنُ﴾ سَخَابٌ ۞ هَاطِلٌ فِيهِ
ثَوَابٌ وَعِقَابٌ ۞ ان مابعد فاعلاتن بن عم مابعد فاعلاتن رن سخا بوا فاعلاتن + مہطلن فی فعلاتن و ثوابن
فعلاتن و عقابن فعلاتن جس طرح ہیا پر بسنے والے ابر میں مند اور برق ہو ویسا ہی الہی احسن بدر برین علم
میں بھی منفعت و دوستان اور عذاب و دشمنان ہو۔ ہطل باران پو در پو بارندہ۔ صاحب میزان الانکحار
یہ شعر مستکم کی مثال میں لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اسکا کوئی گویہ کہ آنچہ متنبی درین بیت عروض سالم آورد
قول مستحدث وجد بدست یعنی مخالف قول قدماست پس اعتبار افشا بد بعدہ ارشاد کرتے ہیں کہ اتم الحرف

گوید سالم بودن عروض درین شعر بجهت تصریح است کہ دران عروض را تابع ضرب می نمایند اگر چه فی نفسها استحقاق آن نداشته باشد۔ مؤلف کہتا ہو کہ محقق طوسی علیہ الرحمہ نے شعر قسم اول کی تحت میں جبکہ ضرب سالم ہو لکھا ہو کہ اگر عروض سالم کنند غلیل آنرا تتم خواندہ اما مستعمل نیست اس عبارت کے بعد صاحب نیز ان لکھتے ہیں کہ اسکو بجهت تمامیت جملہ ارکان تتم کہتے ہیں۔ اس صورت میں نیم وہی وزن جسکے عروض و ضرب دونوں بلکہ تمام ارکان سالم ہوں اس شعر کی ضرب مع دیگر ارکان مصرع دوم منبھون ہو پھر اسکا عروض تابع ضرب کیونکہ ہوا اور تصریح کی تعریف او سپرکب صادق آئیگی۔ جب یا مراثبت ہوا تو یہ شعر تتم نہیں اور طرہ یہ کہ مؤلف رسالہ ہڈانے ایک اور شعر بھی اوی قصیدہ یکا دیوان قصائد مستثنیٰ میں ایسا ہی پایا ہو و هو هذا ۱۔ طاعن الفرسان فی الاخذ فی شذوذا ۲۔ و جھالہ الحوب للشمس نقاب ۳۔ یہاں بھی عروض سالم اور ضرب مع دیگر ارکان منبھون ہوں۔ طاعن فاعلاتن سان فل لاج فاعلاتن و اق شترن فاعلاتن ۴۔ و عجا بل فاعلاتن حرب لش شتم فاعلاتن س نقابو فاعلاتن ۵۔ یعنی۔ بدر نیزہ زنی مین ایسا ماہر ہو کہ سیاہی چشم سواران مین چپ و راست نیزہ مارتا ہو حال آنکہ جنگاہ کا غبار آفتاب کے چہرے پر بننے لقا ہے یعنی روز روشن پر تاریکی چھائی ہو۔ اب مؤلف ایک شعر اور نقل کرتا ہو جہمین سکا کی کا یہ شبہ قائم ہوتا ہو کہ مستحدث و جدید ہو اور سعد الشارحین کا جواب اس شبہ کو دفع کرتا ہو کہ شاعر نے ازرو تصریح عروض کو تابع ضرب کیا ہو و هو هذا ۶۔ متنبی ۷۔ لکس بالمتذکر ان بوزن سبقتا ۸۔ عکرمذ فو ۹۔ عن السبق العرب ۱۰۔ یہاں عروض و ضرب دونوں سالم ہیں بلکہ سوائے حشواول کے باقی ارکان بھی سالم ہوں۔ لیس بل من فاعلاتن کران بر فاعلاتن رز سبقتن فاعلاتن ۱۱۔ غیر مد فو فاعلاتن عربن سبقتن فاعلاتن قل عربو فاعلاتن ۱۲۔ یعنی۔ کچھ عجیب نہیں اگر تو فضیلت لے گیا ازروے سبقت کے کہ سبقت سے دور نہیں کیے گئے ہیں سپہاے عرب یعنی اسپان عربی سبقت رکھتے ہیں۔ اس طول کا اختصار یہ ہو کہ اس وزن دوم کا شعر اول نہ بقول سکا کی کے مستحدث و جدید ہو اور نہ بقول سعد الشارحین کے جہمین تصریح واقع ہو بلکہ بلا وسوسہ و بلا غدر غصہ صحیح و جائز ہو۔

(۳) شعر شش گنی عروض مخدوف و ضرب مقصور۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ۱۳۔ فاعلاتن فاعلاتن

فَاعِلَاتٌ۔ یہ مقدم ہوتا ہے مثلاً مَكْنُو الْبَرْدُ عَفَى بَعْدَكَ الْفَقْلُ مَغْنَاكَ وَتَاوَيْبُ الشَّمَالِ ۞ لَا الْعَطْمُ
 مصرع دوم میں ہر مثل محفل فاعلاتن پر وعف فاعلاتن بعد کل فاعلن ۞ قطر مغنا فاعلاتن ہوتا ہے
 فاعلاتن بیش شمال فاعلاتن۔ بعضوں نے لام شمال کا اشیاع کر کے بیش شمالو بروزن فاعلاتن کہا ہے یعنی
 ضرب کو سالم تبا یا جو۔ سحری بالفتح فسرودہ وکنہ عقی تعقیہ کا ماضی معروف یعنی ناہو کیا۔ قطر باران۔ یعنی
 منزل آباد۔ تاویب ہوا ہوا چلنا تمام دن۔ شمال بالفتح او ترکی ہوا یعنی۔ پُرانی چادر کے مثل تیرے بعد
 اوسکے مکان کو منہ اور باد شمال تمام روزہ نے برپا کیا۔ یہ اصلی وزن دوم ہے۔

(۴) بیت مستز عروض و ضرب دونوں مخذوف باقی چار کزن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔
 دوبارے قَالَتْ الْخَنَسَاءُ لَمَّا جِئْنَهَا بِسَبَابٍ كَأَنِّي بَعْدَ هَذَا أَوَاشِدُهُبُ ۞ قَاتِلُ خَن فاعلاتن
 سالم فاعلاتن جے تبا فاعلن ۞ شاربسی فاعلاتن بعد ہاذا فاعلاتن وشتب فاعلن۔ خسار ایک
 شاعر کا نام ہے کہ صاحب دیوان تھی۔ شاعر کتاہو کہ جب میں خسار کے پاس گیا تو خسار نے کہا کہ سپید ہو گیا
 میرا اوسکے بعد اور غالب ہو گئی میر کے بالوں کی سفیدی سیاہی ہے۔ یہ اصلی وزن سوم ہے۔

(۵) شعر شری رکنی عروض مخبون مخذوف باقی مخبون۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ۞ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ۞ وَلَا ذَا آيَةٍ تَجِدُ رُفِيعَتُ ۞ هَضَّ الصَّلْتُ إِلَيْهَا كَحَوْأَهَا ۞ واذا فاعلاتن یت مجہد فاعلاتن
 رفعت فاعلن مجرکت دوم ۞ ہضصصل فاعلاتن ۞ الہا فاعلاتن فحوا فاعلاتن۔ جبوقت بڑا نیزہ بلند
 کیا جاتا ہے اوسکی طرف صلت کو دتا ہے پس اوسکو تمام لیتا ہے۔ صلت ایک مروچالاک کا نام۔

(۶) بیت مستز عروض مخذوف اور ضرب سالم باقی مخذوف۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ۞ فاعلاتن
 فاعلاتن فاعلاتن ۞ لَكِنَّ كُلَّ مَنْ أَرَادَ حَلَجَةً ۞ تُعَجَّبَانِي طَلَا بِهَا قَصَا حَا ۞ لیس کل
 فاعلاتن من اراد فاعلاتن حاجتن فاعلن ۞ ثم مجد فاعلاتن فی طلب فاعلاتن باقضا فاعلاتن
 یہ بات ناممکن ہے کہ ہر شخص جو حاجت چاہے پس کوشش کرے اوسکی طلب میں تمام کرے اور مراد کو پہونچ
 جائے۔ یعنی انجام کا پورا ہونا ہر فعل کے واسطے لازم نہیں ہے۔ طلب بالکسر مصدر و فاعلت ہر معنی طلب۔

(۷) چہر کزن کا ایک شعر دونوں مشوشکول اور عروض مخذوف باقی تین کزن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن

فاعلین + فاعلاتن فعلات فاعلاتن ۛ اِنْ سَعَدَ اَبْلُ مُمَارِسَ ۛ صَابِرٌ مَحْتَسِبٌ لِمَا اَصَابَهُ
 باسکان آخر۔ ان سعدن فاعلاتن بطلن م فعلات مادن فاعلن + صابرین م فاعلاتن شبنل
 فعلات ما اصابہ فاعلاتن تحقیق کہ سعد ایک مرد شجاع ہو مشاق اور صابر اور مجرب مصیبت کہ او پر نازل
 ہوتی ہو اسکے اجر کا طلب کرنے والا ہو۔ یہاں رکن اول و دوم کے فاعلین اور رکن دوم و سوم
 کے الف میں جو کہ ان دونوں ارکان کے سنے کے گرد اگر وہی معاقبہ ہو اس سبب سے ارکان صدر یا عجز
 یا طرفین یا برہتی ہو جائینگے۔

(۸) بیت مسدس عروض مخدوف اور ضرب مخبون مقصور باقی ارکان سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلین
 فاعلاتن فاعلاتن فعلات ۛ اَصْبَحْتُ كَسُوِيْ وَاَقْسَى فَيْكِهِمْ ۛ مُتَعَلِّقًا مِنْ دُونِهِ بَاكٌ حَذِيظٌ
 باسکان۔ اصبحت کس فاعلاتن رمی و اسی فاعلاتن فی صرن فاعلین + متعلقین من فاعلاتن و دنی یا
 فاعلاتن ب حدید فعلات۔ صبح گزار می پادشاہ فارس نے اور شام کا فی پادشاہ روم نے جس حال میں
 کہ بند رہا انکے سامنے دروازہ حدید کا۔ یہ آٹھ وزن وافی ہیں۔

(۹) چار رکن کا پورا ایک شعر ضرب مستغنی باقی تین رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلیان
 یہ وزن معقد ہو ۛ يَا خَلِيْلُ اَذْبَعَا وَاَشْفَقْنَا دَسْمًا يَعْصِفَانِ ۛ باسکان نون۔ سین استخبر میر
 اول میں ہو۔ یا خلیلو فاعلاتن یربعاوس فاعلاتن + تخبر اس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان۔ او
 میرے دونوں فقیو مھر جاؤ اور عسفان میں خانہ مشوقہ کے آثار کی خبر لو۔ عسفان بالفصم ایک موضع کا
 نام ہے مکہ معظمہ سے دو مرتبہ پر مدینہ منورہ کی طرف۔ یہ اصلی چوتھا وزن ہے۔

(۱۰) شعر مربع اور چارون رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن۔ دو بار ۛ مُقْفِرَاتُ دَرَسَاكُ ۛ
 مِثْلُ اَيَاتِ الزَّبُوْبِ ۛ مقفرتان فاعلاتن و ارساتن فاعلاتن + مثل ایایا فاعلاتن تنزیر فاعلاتن
 یہ سب کنہ اور خالی گھر ایسے ہیں جیسے کتابوں کے نقوش کے نشان یعنی جیلج نقوش کتاب کا تب
 دال ہوتے ہیں او محیط یہ مکان ماسے خالی اپنے ساکنوں کی دلالت کرتے ہیں۔ زبور نام کتاب حضرت
 داؤد علی نبینا وعلیہ السلام۔ یہاں آیات الزبور میں ایہام ہو فافہم۔ یہ اصلی وزن پنجم ہے۔

(۱۱) چار رکعتی بیت عروض سالم ضرب محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن - یہ معقد کرم
 مَکَالِمًا قَرَّتْ بِهَ الْعَيْنَانِ مِنْ هَذَا شَنْ بَدْعِیَانِ کے نون اول سے مصرع دوم شروع ہو۔ الباقی
 فاعلاتن رت پہل ثو فاعلاتن - ثانی منها فاعلاتن ذاشن فاعلن - بعض نسخ میں لثمن لام تعریف پر اصل ثانی
 یون ثنی صَا اللّٰثْمَن لِمَا قَرَّتْ بِهَ الْعَيْنَانِ مِنْ هَذَا - کیا قیمت ہو اس چیز کی کہ شک ہو میں سبب کے
 و نون آنکھیں اس محسوسہ سے - یہ اصلی جھٹھا وزن ہو۔

(۱۲) چار رکعتی کاشعر عروض محذوف ضرب مخبون محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلن
 بحر کتہ دومین زجاج اہام جاہلیت کا یہ شعر لایا ہو - یَا لَیْلَکَ لَا تَنُکَا بَدْعِیَانِ ذَا حَیْنٍ وَ لَیْ یَا لَیْلَکَ
 فاعلاتن لامو فاعلن + لیس ذاجی فاعلاتن ن و فاعلن - اے قوم بکر سستی نہ کر سستی کا وقت نہیں ہو۔
 ہر امی اس شعر کو بحر مدین لایا ہو اور غلیل نے نہ مدین اسکو ذکر کیا نہ بیان۔

(۱۳) چار رکعتی شعر عروض سالم ضرب متبع مخبون باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلیان - یہ
 شعر معقد ہو - وَ اَصْحَابَاتُ فَرِیْثَاتٍ وَ اُدُمُ عَرَبَاتٍ بَدْعِیَانِ فارسیات مصرع دوم میں ہو۔ وَ اَصْحَابَاتُ
 فاعلاتن فارسی یا فاعلاتن + تن و ادم فاعلاتن عربیات فاعلیان - شتران سفید فارسی و گندم گرن
 عربی - بیان لفظ فارسیات میں ایہام ہو۔ وزن نیم سے اس مقام تک پہنچ اوزان مجز و مین۔

بزبان فارسی وارد و اس بحر کی اصل فاعلاتن آٹھ بار دائرے میں ہوا اور دو قسم پر ہو ایک سالم دوسرے
 مخبون - فارسی مین - دانی - وانی المضاعف - مجز و مشطور - مُثْنِی - پہنچ وزنوں پر لاتے ہیں اور رُو
 مین مشطور و مثنیٰ ندارد - الغرض کل اونچاس قسم پر بحر آئی ہو یون۔

(۱) آٹھ رکعتی کا ایک شعر اوپر رکعت سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن - دوبار سعدی
 سہلین آئے کہ مرغابی درو اکین نبودے بہ کترین موج آسیانگ از کنارش در ربودے بہ سہلکی ۱۱
 فاعلاتن بیک مرغافاعلاتن بی دروے فاعلاتن من نبودے فاعلاتن + کتری مو فاعلاتن جاسیان
 فاعلاتن گز کنارش فاعلاتن در ربودے فاعلاتن - بعض لوگ کہتے ہیں کہ سالم شمن شعر نہیں آیا مگر مقصود
 یا محذوف ہو کر ہم کہتے ہیں کہ اسکا استعمال اکثر ہو جیسے سیفی شکل دل بردن کہ تو داری نباشد و کرا

خواب بندہ یہاں چہشت کم ہو دجا دو گرسے راہ و فی المعیار ۷ چند گیریم چند نام چند با شہم خفتانہ
نہست کوئی ماہ روے مر مر ازین غم ہائی ۷ یا جیسے اسیر ۷ ترک چشم او کند ساکن دل بیتاب مارا ۷
زندگانی کشتن آتش بودیہاب مارا ۷

(۲) شعر ششم سب از کان سالم گرو وض وض بض سیخ بشر ملک آخترین نون غنہ ہو۔ فاعلاتن فاعلا
فاعلاتن فاعلیان۔ دوبار سیفی ۷ تا کو گیریم بزاری چچو ابرو بہاران ۷ از سر اندوہ و حسرت و فراق
گاہ خدایان ۷ تا کو گر فاعلاتن یم بزاری فاعلاتن چچ ابرو ۷ فاعلاتن نو بہاران فاعلیان۔ الی آخر
بعضوں نے ہمیں تبسیغ بلا غنہ بھی کی ہو یوں۔ محب ۷ گر گئی رسوا سے عالم عاشقان پروانہ اندوہ
ورجد سازی سہراتن بیدلان دم بر نیار ندہ۔ و اندازند فاعلیان ۷ بر نیارند فاعلیان۔ لیکن ایسی
تبسیغ خارج از دائرہ ہے۔

(۳) شعر شہت کنی عروض وض وض بض تصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔ دوبار
شوکت بخاری ۷ صبح پیری برد مید و عید خرسندی نہاندہ خندہ و ندان نہالا استخوان بندہ می ناندہ
صبح پیری فاعلاتن برد مید و فاعلاتن عید خرسن فاعلاتن دی نہاد فاعلات۔ و علی ہذا القیاس
استاد ۷ نیند او سکی ہو دماغ او سکا ہو راتین او سکی ہین ۷ تیر می زلفین جسکے بازو پر پریشان گنگین
نیند او سکی فاعلاتن ہو دماغ فاعلاتن کادہ راتے فاعلاتن او سکی ہین فاعلات۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر عروض وض وض بض مخدوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ دوبار
ملا فوج قزوینی ۷ گل نہان دارد بزیر دمن خود خارا ۷ تانہ بینہ چشم بلبل صورت اغیار را ۷
گل نہاد فاعلاتن رد بزیر ۷ فاعلاتن دانسنہ خد فاعلاتن خارا فاعلاتن۔ محمد ابراہیم ذوق دہلوی
۷ خط بڑھا زلفین بڑھین کا کل بڑھی گیسو بڑھے ۷ حسن کی سر کا زین جتنے بڑھے بند بڑھے ۷
حسن کی سر فاعلاتن کار سے جت فاعلاتن نے بڑھے ہن فاعلاتن دو بڑھے فاعلاتن۔ من اولہ
وزن سوم و چہارم کا اجتماع باہم درست ہے۔

(۵) بیت ششم عروض وض وض بض مخدوف عرج باقی سالم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔

۷ تاکو از ہجران بنگارا چند با شتم بدروہ سنگ آہن نیستیم من چند با شتم صبورہ پدما گیر کرج فاعلاتن
رائنگارا فاعلاتن چند با شتم فاعلاتن بدر و فعلول۔

(۶) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مخبون مخطوع باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعل

دوبارہ باتو خوبی کرد خواہم کرد تو خوبی کنی پد در تو زشتی کرد خواہی باتو زشتی کنم پد بات خوبی فاعلاتن
کرد خواہم فاعلاتن گرت خوبی فاعلاتن کنی فعل۔ یونین کنم کو فعل کے وزن پر مجھو باقی تقطیع طابہر۔

(۷) شعر شتمن الارکان عروض و ضرب مخذوف مطوس باقی سالم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع۔

دوبارہ کار خویش از چاکر خود از چہ داری راز پد کار خویش ار از داری از سخن چین دار پد کار خویش
فاعلاتن چاکر خد فاعلاتن از چہ داری فاعلاتن راز فاع۔ و قین علی ہذا۔ راز بیان معنی پوشیدہ

(۸) بیت ہشت رکنی عروض مخذوف مطوس اور ضرب مخذوف احد۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع۔

فاع + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع ۷ مرد وانا راز دانا یا باید خوب پد گرتو دانا بی ترا ہم یار دانا

پد ۷ مرد وانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یا باید فاعلاتن خوب فاع ۷ گرت وانا فاعلاتن بی ترا ہم فاعلاتن

یار وانا فاعلاتن بہ فاع۔ یہاں یہ سمجھو کہ وزن ہفتم و ششم کا اجتماع ہوا۔ اوزان پنج و ششم و ہفتم و ششم و ششم
نے متروک کیے معذرا اگر کوئی کہے تو کچھ عیب نہیں گویا متقدمین کا عقیدہ ہے۔

(۹) شعر شتمن صدر وابتدا سالم باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ دوبارہ کاتبی نیشاپور

۷ جان چو در وصل سپہ دم بچہ آید غم فرقت پد کشتی مرد گوسید کہ جلا دنیا پد حاج در و ص فاعلاتن

ل سپہ دم فعلاتن کج اید فعلاتن غم فرقت فعلاتن۔ باقی یونین۔

(۱۰) شعر ہشت رکنی صدر وابتدا سالم عروض و ضرب مخبون متبع باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلیاتن۔ دوبارہ یہی ۷ روزگارے است کہ در خاطر آشوب فلان ست پد روزگار

چو ہزلف پریشانش ازلان است پد روزگارے فاعلاتن سک درخا فعلاتن طراشو فعلاتن بقلان

فعلیاتن۔ باقی علی ہذا۔
(۱۱) سب مثل وزن ہم گرتا ہجی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن + فعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلاتن سعدی ۛ گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم ۛ چو بگویم کہ غم از دل برو و چون تو
بیائی ۛ چو بگویم فعلاتن کفر دل فعلاتن برو و چو فعلاتن ت بیائی فعلاتن مصرع اول مثل وزن غم
(۱۲) سب مثل وزن ہم گو صد رو ابتدا و نون مخبون۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ دوبار
ۛ چو کنم ہر چہ کنم با تو نمیداد چو سودم ۛ بجز آن حیلہ ندانم کہ عشقت بگریم ۛ چکنم ہر فعلاتن چکنم با فعلاتن
ت نمیداد فعلاتن ۛ چو سودم فعلاتن۔ باقی مصرع دوم اسی طرح۔ جن لوگون نے اس وزن کے کل
ارکان پر بحر کامل مقطوع کا دھوکا کھایا ہر وہ قطع کے حکم سے غافل ہیں کہ وہ عروض و ضرب کے
لیے خاص ہے۔

(۱۳) شعر ثمن عروض و ضرب مخبون مسجع باقی مثل وزن ماقبل۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
دوبار ۛ بہ پناہ آمدہ ام برورت از دہ جفا کار ۛ کہ بجز کوے تو ام نیست و گر گوشہ زہنا ۛ بہ پناہ
فعلاتن مدام بر فعلاتن در ترزدہ فعلاتن رجھا کار فعلیاتن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔
(۱۴) شعر شست کنی ضرب شعث باقی ارکان مخبون۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
فعلاتن فعلاتن مفعولن ۛ بدوخ ماہ تہامی بدوزلفک چو عبیری ۛ بدولب شکر و قندی بدو
چشک بادامی ۛ بدرخ ما فعلاتن ہ تہامی فعلاتن بدوزلفک فعلاتن چ عبیری فعلاتن ۛ بدلشک
فعلاتن کر قندی فعلاتن بدچشک فعلاتن بادامی مفعولن۔

(۱۵) بیت ثمن علی التوالی ایک رکن مخبون ایک سالم۔ فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن۔
دوبار۔ سعدی ۛ نہ بر آشتہ بر سوارم نہ چو آشتہ زیر بارم ۛ نہ خداوند رعیت نہ غلام شہر یارم ۛ بین بہتر
فعلاتن بر سوارم فاعلاتن نہ چو آشتہ فعلاتن زیر بارم فاعلاتن ۛ نہ خداوند فعلاتن وے رعیت فاعلاتن
نغلامے فعلاتن شہر یارم فاعلاتن۔

(۱۶) آٹھ رکن کا شعر ضرب سالم باقی سات ارکان مخبون۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعلاتن۔ سعدی ۛ غم موجود و پریشانی معدوم ندانم ۛ نفیسے میر
آسودہ و عمرے میگزارم ۛ غم موجود فعلاتن و پریشا فعلاتن فی معدوم فعلاتن مسندارم فعلاتن

نفس سے فعلاتن زمانا سو فعلاتن وی عمر سے فعلاتن میگزارم فاعلاتن۔ وزن نهم سے یہاں تک آٹھ وزنوں کا اختلاط باہم جائز ہو۔

(۱۷) شعر ثمن صدر وابتدا سالم عرض وضرب مجنون مقصود باقی ارکان مجنون۔ فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فعلاتن۔ دوبارہ حافظے دل سے خون بکف آورد و لے دیدہ بر خیت + اندر اندر کلف کرد کہ اندر نہ بود + دل سے خوف فاعلاتن بکف و فعلاتن دو لے وی فعلاتن و برنج فعلاتن + ال لیل فاعلاتن کتلف کرد فعلاتن و کند و فعلاتن خست بود فعلاتن غشی اسیرے گرچہ اگلا سامنین کوچ قاتل میں هجوم بہ لوٹے مارے ہوئے آ رہتے ہیں دو چار ہنوز بہ گرج اگلا فاعلاتن س نمی کو فاعلاتن چہ قاتل فاعلاتن هجوم فعلاتن۔ علیٰ ہذا القیاس۔

(۱۸) شعر ہشت رکنی صدر وابتدا سالم عرض وضرب مجنون محذوف باقی مجنون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن تخریک دوم دوبارہ طالب کلید ہدائی سے اچھریس تا کو از نالہ گلو پار و کئی کس دین بادید ویدی کہ بفریاد رسد اچھریس تا فاعلاتن کبیر تا فاعلاتن لگلو پار فاعلاتن رکنی فعلاتن خواجہ آتش سے یار کو میں نے مجھے یار نے سوئے ندیا + رات بھر طالع بیدار نے سوئے ندیا + یار کو فاعلاتن میں مجھے یا فاعلاتن رن سوئے فعلاتن ندیا فعلاتن۔ علیٰ ہذا القیاس۔

(۱۹) بیت ثمن صدر وابتدا سالم عرض وضرب شعث مقصود باقی مجنون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن بسکون دوم۔ دوبارہ راقم مشہدی سے میکند وعدہ دیدار بفرود امر وز + یار + انتہ کہ امر وز فرود نیست + میکند و فاعلاتن سے دیدار فاعلاتن بفرود فاعلاتن امر و فاعلاتن و قس علیٰ ہذا جناب بحر سے چتونون میں نہ بیگی یہ سچی انداز بہ چشم ہمار کی ڈھونڈھو گے دو امیر بید بہ چتونون سے فاعلاتن نہ بیگی فعلاتن می سچی فعلاتن انداز فاعلاتن۔

(۲۰) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا سالم عرض وضرب شعث محذوف باقی مجنون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن بسکون دوم۔ دوبارہ دانش مشہدی سے اچھا از سر خاک نشینان بگزید سایہ بال تو بدنامی دولت دارد + اچھا از فاعلاتن سر یا فاعلاتن ک نشینا فاعلاتن بگزید فعلاتن۔ باقی نہیں

میر عباس سلیم کھنوی شاگرد آتش ۷ تنگ ہوائے ہوئے دل نہ پسچا اوسکا ۷ اوسلیم کھنوی
یہ نالہ کیسا ۷ تنگ ہوا فاعلاتن می پیسے دل فعلاتن ن پسچا فاعلاتن اوسکا فعلن۔ الی آخرہ۔
(۲۱) سب مثل وزن ماقبل مگر ایک آدھ رکن و میانہ سکُن۔ فاعلاتن فعلاتن مفعولن فعلن۔
اختیار ہر خواہ دونوں مصرعون میں تشکیل اور سطر کے خواہ ایک میں خواہ ایک بار خواہ ایک بار سے
زیادہ۔ سعدی ۷ زبردہ مرد سپاہی راتا سر پہ ۷ و گردش زر نہ ہی سر ہند در عالم ۷ زبردہ مر
فاعلاتن و سپاہی فعلاتن راتا مفعولن بدہ فعلن۔ جناب بحر ۷ پوچھنا بھی جو بحث حال خرابی
وطن ۷ بحر ہی جب نہ ہے کیا فیض آباد ہے ۷ بحر ہی جب فاعلاتن نہ ہے کا فعلاتن فیض آباد مفعولن
در ہے فعلن۔ شیخ امداد علی صاحب بحر کا موطن و مولد بلدہ فیض آباد و دھڑ اور مسکن کھنوی وزن
ہند ہم سے میاں تک پانچ وزنوں کا خط باہمی جائز ہوا یہ بھی اختیار کر کہ ان سب کا صدر یا ابتدا یا
دونوں مفعولن کر دیجیے جیسے و گردش زر فعلاتن رکن ابتدا مجنون سعدی کے ہاں گزرجکا۔ یا جیسے
بحر ۷ نہ چھٹے کشکش زلف سے بے جان دیے ۷ صدقہ دے دیتے ہیں جو روبا کرتے ہیں ۷
یہاں صدر مجنون ہر یون۔ ن چٹے کش فعلاتن۔ علی سر ہندی ۷ نہ پسندید کہ بے برگیم آوارہ
کنند ۷ جگر بعل گرو چشم گہم سازم داد ۷ یہاں صدر و ابتدا دونوں میں ضمن ہر یون۔ ن پسندی
فعلاتن جگر سے فعلاتن۔ ناسخ ۷ طلب آتش حسن ازلی میں ہوں وہ گرم ۷ کہ ہو مضغہ
دل سینے میں بران پیدا ۷ یہاں بھی دونوں مجنون ہیں یون۔ طلبے ۷ فعلاتن ۷ کہ ہو مضغہ
(۲۲) شعر شست رکنی عروض مجنون مقصور اور ضرب مخدوف مقطوع مجنون باقی مجنون۔ فعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعلات + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعل ۷ اگر کہین شود دے جان من از درد
فراق ۷ ہمہ جو رسن از عشق تو نحو شود دے ۷ اگر کہین فعلاتن شود دے جا فعلاتن نہ زور فعلاتن
و فراق فعلات + ہمہ جو فعلاتن نہ زور فعلاتن قوت خشنو فعلاتن دے فعل۔

(۲۳) بیت مثنیٰ عروض مخدوف مقطوع مجنون اور ضرب مخدوف جمع مجنون باقی مجنون فعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعل + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعل ۷ نہ نہ نیز بتو دل بشر سے تازید ۷ جو

کیا رکابشی بنے گئے اور نگار بہ مذہبی فعلاتن زبیدول فعلاتن بشرے تا فعلاتن زبیدول فعل چکے
فعلاتن کبش بنے فعلاتن گئے اور فعلاتن چکا فعلاتن۔

(۲۴) آئندہ کرن کا شہرہ خواہ اول مسکن عروض محذوف محذوف طوس باقی مخبون فعلاتن
مفعول فعلاتن فع + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعل سے وہن کو چک چون تنگ دل عاشق
نکاح چون تھا آئندہ بروراید یہ وہن کو فعلاتن چک چون مفعول گئے تا فعلاتن شق فع + چک چون فعلاتن
قیہ آئندہ فعلاتن و بروراید فعلاتن رید فاعل۔

(۲۵) شعر شمن الارکان علی التیالی ایک کرن مشکول ایک سالم۔ فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن
دوبارہ شریف تبریزی سے زد وید خون فشاں کم کہ نظر کنی نکر دی بہ برہ تو خاک کشم کہ گزرنی نکر دی
زد وید فعلاتن خوفنا دم فاعلاتن کنظرک فعلاتن فی نکر دی فاعلاتن۔ باقی علی ہذا القیاس جناب
غالب علیہ الرحمہ سے ترے وعدے پر جیسے ہم تو یہ جان بھوٹ جانا بہ کہ خوشی سے مرخاے اگر عتبا
ہوتا بہ ترے وعدے فعلاتن پر جیسے ہم فاعلاتن ت یجان فعلاتن جوٹ جانا فاعلاتن۔ وقس علی ہذا۔ اگر
اس وزن کو سمجھنا چاہا رخا نہ دیکھے تو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ موقوفہ کے کلمے کیسہاے مرکان
بہ اشک تابدا مان + مری چشم کوہ افشان + کوئی جوہری ہوئی ہے + اسین جو ارکان کہ مشکول
آتے ہیں او کو سب جگہ سکں کرنا جا سز نہیں کیونکہ تسکین سے ہر فعلاتن مفعول ہو جائیگا اور مفعول
فاعلاتن مفعول فاعلاتن بحر مضارع ہے۔

(۳۱) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب متبع باقی مثل وزن بہت و پنجہ فعلاتن فاعلاتن فعلاتن
فاعلیان۔ دوبارہ دل من گرفتہ الفت بجال نازنینان + بنود بجال غفلت نفس زیادہ نینان
دل تنگ فعلاتن رفت غفلت فاعلاتن بجال فعلاتن نازنینان فاعلیان۔ باقی سبطح۔ یا سبطح
وزن بہت و پنجہ بین شعر موقوف کا مصرع اول۔ ۲۵ و ۲۶ کا اجتماع باہمی جائز ہے۔

(۳۷) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مجوف باقی ارکان مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن
فعلاتن فع۔ دوبارہ سلمان ساجی سے آن کند قمر تو باطل کہ باگل و کچان کند لطف تو با عدل

کہ باتن محوہ اکند قہ فاعلاتن رت باطل فاعلاتن مک باگل فاعلاتن ومرفع + اکند لطف فاعلاتن فث
 فاعلاتن مک باتن فاعلاتن ومرفع - یہ شامئیں^۱ وزن وافی ہیں -

(۲۸) شعر ساز دہ کنی صدر سالم باقی پندرہ منجھون - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن دوبار - خواجہ عصمت اللہ بخاری ۵ رنگ رخسار و درگوش و خط و
 خد و قد و عارض و خال لببت ای سر و پریر و سمن بر پرہ شفق و کوکب و شام و بحر و طوبی و
 گنزار بہشت ست و بلال و طرف چشمہ گوثرہ ۵ رنگ رخسار فاعلاتن رورسہ گو فاعلاتن شخطو خد فاعلاتن
 و قد و عا فاعلاتن رض خا لو فاعلاتن لببت سر فاعلاتن و پریر و فاعلاتن می سمن بر فاعلاتن - باقی
 اسد طح - یہ ایک وزن وافی المضاعف ہو -

(۲۹) چھر کن کا پورا شعر اور ہر کن سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن - دوبارہ سیفی ۵ ای
 نگارین روے دلبر زان مائی ۵ رخ کن نہان چو اندر جان مائی ۵ ای نگاری فاعلاتن روے دلبر
 فاعلاتن زان مائی فاعلاتن + رخ کن پن فاعلاتن ہاچ اندر فاعلاتن جان مائی فاعلاتن -
 (۳۰) بیت مسدس عروض و ضرب سبع باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان - دوبارہ ۵
 گرد و مے در و مندان مستجاب ست ۵ روزگار ہجر او باد رکاب ست ۵ گرد و مے فاعلاتن در و مندان
 فاعلاتن مستجاب ست فاعلیان - و علیٰ ہذا القیاس - وزن ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع جائز ہو جیسے
 نصیر المحققین ۵ ای نگار کر تو نیکوتر نہ بینم ۵ عاجز اندر صورت صورت نگاران ۵ ترن منیم فاعلاتن
 رت نگاران فاعلیان -

(۳۱) ضرب منجھون مشعث باقی مثل بست و نیم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلاتن
 مفعولن ۵ چند باشد نیک خواہت جفت اندہ ۵ چند باشد دوست داری ۵ چند باشد
 فاعلاتن نیک خواہت فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن + چند باشد فاعلاتن و دوست داری فاعلاتن
 بازاری مفعولن -

(۳۲) شعر مسدس عروض و ضرب منجھون مشعث باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن - دوبارہ

چند با ششم ہم بدین سان بیچارہ چہ گشتہ شدادی نرین دل من آوارہ بہ چند با ششم فاعلاتن ہم بدین
 فاعلاتن بیچارہ مفعولن گشت شادی فاعلاتن زنی دے من فاعلاتن احوارہ مفعولن۔
 (۳۳) شعر مستحسن عروض و ضرب متصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔ دوبارہ نظریں شادی
 مے گشتہ پنہان مے پوشد کبود مہ از فریب نرگس نہلا پیرس مے کشتہ پن فاعلاتن ہان
 مے پو فاعلاتن شد کبود فاعلات۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ جناب بحر مے پھر کا چستا ہی دل سوار خدارہ
 اسکی امین نیش مین دلبر بچہ بزرگ بیت تا فاعلاتن ہر دے سو فاعلاتن را خدار فاعلات چہ وقس
 علیٰ ہذا۔

(۳۴) بیت شش کرنی عروض و ضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ دوبارہ خسرو
 مے من کجا خنجر کہ از فریاد من بہ شب نئے خنجر کسے در کوے تو بہ من کجا خنجر فاعلاتن ہم کہ لاف
 فاعلاتن یا دن فاعلن۔ الی آخرہ۔ جناب غالب علیہ الرحمہ مے دیکے خط نمہ دیکھتا ہی نامہ برہ
 کچھ تو پیغام نہ بانی اور بہ دیک خط نمہ فاعلاتن دیکھتا ہی فاعلاتن نام بہ فاعلن۔ الی آخرہ۔ وزن
 و سوسم و سی۔ چہام کا اجتماع باہمی جائز ہو۔

اگر اس وزن میں عروض و ضرب مجنون و محذوف اعرج لگا دو تو یوں ہوگا۔ فاعلاتن فاعلاتن
 فاعلن۔ اور یہ مدید مجزوسے مقصور یعنی فاعلاتن فاعل فاعلات سے تقطیع ہو سکتا ہے۔ اور زحافون
 کی تعداد سے بحر مدید میں آسانی ہے۔ یونین فاعلاتن فاعلاتن فعل یعنی رمل مجنون محذوف مفعول کو
 فاعلاتن فاعلن فاعلن یعنی مدید مجزوسے محذوف سے باسانی تقطیع کر سکتے ہیں۔ اسی طرح فاعلاتن
 فاعلاتن فاعلن یعنی رمل محذوف مطبوس کو مدید مجزوسے مقصور مجنون شعث فاعلاتن فاعلن فاعلن
 سے تقطیع کر سکتے ہیں لیکن رمل میں زحافون کی آسانی ہے۔ اسی طور پر فاعلاتن فاعلاتن فعل رمل
 مسدس محذوف احد کو فاعلاتن فاعلن فعل مدید مجزوسے محذوف شعث سے تقطیع کر سکتے ہیں
 اور رمل میں ایک زحاف کی آسانی ہے پس جس بحر میں آسانی سے جو وزن بن جائے اسی میں
 رکھنا اولیٰ ہے۔

(۳۵) بیت شش کنی عروض و ضرب شعث محذوف: آتی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فعلن بسکون دوم
دو بار ۵ جان من حرف مرانشیدی ۶ این بلا با از سر خود دیدی ۶ جان من حرف فاعلاتن نے
مرانش فاعلاتن نیدی فعلن و قس علیہ۔

(۳۶) شعر سہمیں اور ہر کن مجنون۔ فاعلاتن فاعلاتن فعلاتن۔ دو بار ۵ طرب انگیز اور
بصبوحی ۶ کہ حریف ست و بہارت و جوانی ۶ طرب گئے فاعلاتن زیار فاعلاتن بصبوحی فعلاتن ۶
کھنفس فعلاتن ت بہارس فعلاتن تجوانی فعلاتن۔

(۳۷) شعر شش کنی عروض و ضرب و ونون یا ایک مجنون سبغ باقی مجنون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلیاتن
دو بار ۵ نظر لطف بجال دل حیران ۶ نہ بود از تو عجب ای شہنخواہ ۶ نظر لطف فعلاتن ف بجائے
فعلاتن دل حیران فعلیاتن۔

(۳۸) چھ کن کا ایک شعر عروض و ضرب شعث باقی مثل وزن سی و ششم۔ فاعلاتن فعلاتن مفعولن
دو بار ۵ اگر احوں کہ ہے دانش ورزی ۶ زہمہ خلق نکونامی یابی ۶ اگر بد و فعلاتن کھے دا
فعلاتن نشورزی مفعولن ۶ زہمہ خل فعلاتن فنکونا فعلاتن می یابی مفعولن۔

(۳۹) بیت شش کنی صدر و ابتداء سالم عروض و ضرب مجنون مقصور باقی مجنون۔ فاعلاتن فعلاتن
فعلات بحرکت دوم دو بار۔ شاہ آفرین ۵ صبح یعنی کہ ظہورش ہمہ جاست ۶ پیش جہت سجدہ
چو خورشید رواست ۶ صبح یعنی فاعلاتن کظہورش فعلاتن ہم جاست فعلات۔ و علی ہذا القیاس
حکیم مومن خان ۵ کیا لگا دست و آرام سے ہاتھ ۶ دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ ۶ کا لگا
دس فاعلاتن تدارا فعلاتن مں ہاتھ فعلات۔ و قس علی ہذا۔

(۴۰) شعر سہمیں صدر و ابتداء سالم عروض و ضرب مجنون محذوف باقی مجنون۔ فاعلاتن فعلاتن
فعلن بحرکت دوم دو بار۔ سیفی ۵ اگر سخن زان لب چون نوش شود ۶ پستہ را خندہ فراموش شود
اگر سخن زافا فاعلاتن لب چونو فعلاتن ش شود فعلن۔ خواہد وزیر ۵ سر مرا کٹ کے کچھتا میگا ۶
کسکی پھر جھوٹی قسم کھائیگا ۶ سر مرا کا فاعلاتن ٹ کٹ پچتا فعلاتن می می گا فعلن۔

(۴۱) بیت شش کنی صدر وابتدا سالم عرض و ضرب شعث مقصود باقی مجنون۔ فاعلاتن فعلان
 فعلان بسکون دوم دوبار شاہ آفرین سے اومنی بوضوے تجرید پہ صبح شد صبح نماز توحید
 اومنی فی فاعلاتن بوضوئے فعلان تجرید فعلان حکیم مؤمن خان سے کدو ن میں بھی اگر کیا
 احوال پہ پھر کھو آپکا ہو کیا احوال پہ کدو بی فاعلاتن اگر بیہ فعلان احوال فعلان۔
 (۴۲) شعر سدرس صدر وابتدا سالم عرض و ضرب شعث مخدوف باقی مجنون۔ فاعلاتن فعلان
 فعلن بسکون دوم دوبار۔ ہلالی استرا بادی سے برین او شوخ سہا کرمی پہ بارگاہ کدو کرمی
 برمنی شوفا فاعلاتن ختم با فاعلاتن کردی فعلن۔ استاد سے کب وہ سنتے ہیں کہانی میری پہ اور
 پھر وہ بھی زبانی میری پہ کب و سنتے فاعلاتن کہانی فعلان میری فعلن۔ جو لوگ اس عرض و
 ضرب کو اترکتے ہیں خطا کرتے ہیں کیونکہ ضبن بیان واجب ہو اور برترین ضبن کی گنجائش کہان
 (۴۳) بیت سدرس صدر وابتدا مجنون یا پس باقی مثل اوزان ماقبل۔ فاعلاتن فعلان فعلن
 فعلان فعلان فعلن۔ درگاہ قلی خان سے شرک محض ست گمان من و تو پہ من و تو نیست
 میان من و تو پہ شرک محض فاعلاتن نگمانے فعلان من تو فعلن + من تو نے فعلان سمیٹا
 فعلان من تو فعلن۔ میر وزیر صبا سے نزع میں ہوں نہ ادھر آئیگا پہ ابھی کچھ سن نہیں ڈجائیگا
 نزع سے ہو فاعلاتن اور افعلاتن می کا فعلن + اب کچھ سن فعلان نہ ڈجائیگا فاعلاتن می کا
 فعلن۔ کبھی صدر وابتدا دونوں مجنون ہوتے ہیں۔ مخلص سے ہو دو قابل صحبت مخلص پہ بگڑا
 کہ سو وادارو پہ ہو دو فاعلاتن + بگڑا سے فعلان۔ مومن خان سے ہوئے آپس میں نطاسے
 کیا کیا پہ کیے ابرو سے اشارے کیا کیا پہ بیے آپس فعلان + کیے ابرو فعلان۔ وزن سی و نم
 سے یہاں تک پہنچ وزنوں کا غلط باہمی جائزہ۔ وزن سبت و نم سے یہاں تک پندرہ وزن مجز
 ہیں۔

(۴۴) چار کن کا ایک پورا شعراور ہر کن سالم فاعلاتن فاعلاتن۔ دوبار سے خوب رویا دلربا یا
 ازچہ باچا کر سادی پہ خوب رویا فاعلاتن دلربا یا فاعلاتن۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ اس میں تسبیح بھی جائز ہے

یعنی فاعلیان۔

(۲۵) بیت چار کرنی ضرب محذوف باقی تین رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن۔
یہ وزن معتد ہے ہر کہ بدخوا نہ از تیرا از تیرا مروی هست او بری + ہر کہ بدخوا فاعلاتن نہ ترا از فاعلاتن
مرومی ہں فاعلاتن تو بری فاعلن۔

(۲۶) شعر مربع عروض و ضرب دونوں محذوف باقی وزن چہل و پنج کے مثل۔ فاعلاتن فاعلن
دو بار ہر کہ بدخوا نہ ترا + زاد میت او بری + ہر کہ بدخوا فاعلاتن نہ ترا فاعلن + زاد می بیت
فاعلاتن او بری فاعلن۔ یہ ایک مصرع نہیں ہو سکتا حذف و میانی ناجائز بان بحر مدید کا ایک مصرع
البتہ۔ اگر انہیں ضرب کو فاعل ساتھ فعل یا فاع یا فع کے لائیں تو بیت مصرع ہو سکیگی یعنی قافیہ
نہ آسکیگا اور وزن معتد ہو جائیگا۔

(۲۷) بیت مرتب الارکان ضرب مجنون مستغنی باقی تین رکن مجنون۔ فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فعلیان
سرخن من کہ رساند + بران ماہ و لارام + سخن من فاعلاتن کہ رساند فاعلاتن + ہر اما فاعلاتن لارام
فعلیان۔ وزن چہل و چہارم سے یہاں تک چار وزن مشطوبین۔ یہ اوزان نصف شمن ہیں پس انہیں
چکے شمن آچکے و مستعمل نہیں ہوتے۔

(۲۸) دو رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن دو بار آفتابی + مشکبوی + تقطیع
سہل ہو آفتابی مین تین الف لکھو اور مشکبوی مین دو تختانی۔

(۲۹) شعر دو کرنی اور ہر رکن مجنون۔ فاعلاتن دو بار رہ شاد + نیم بہ بستی + یہ وزن معتد
یون۔ رہ شادی فاعلاتن + م بہ بستی فاعلاتن۔ یہ دو وزن ثنی مین۔ شعر آخر مین شادیم کی تختانی سان
اوریم موقوف ہو ورنہ مصرع اول مشکول ہو جائیگا۔

اس بحر میں جہاں کہیں عروض کچھ اور ہوا ضرب فاعل یا فعل یا فاع یا فع وہ وزن متروک ہو
تسکین اوسط سب جگہ جائز و جب تک کہ بحر نہ بے۔

اگر کل ارکان سکون ہو جائیں تو بیت اسباب سے بن جائے اور ایسا سب سے بڑا مصرع بارہ سبب کا

ہو سکتا ہے اور سب سے چھوٹا تین سبب کا یعنی بہت دشمن ہوگی یا دشمنی اور جب ایسا ہو تو بہت ہی مزید بھج
یا رجز مطہی مسکن سے مشتبہ ہو جائیگی اور وقت اگر کسی جگہ ایسا مزید چھ پاؤں کہ مزید کا خاص ہو تو مزید
کندہ اور اگر مخصوص رجز ہو تو رجز اور مخصوص ریل ہو تو ریل کندہ اور یہی قیاس اور مشترک البحور
وزنون میں بھی کافی ہے دوسرے آسانی وضع جسکا بیان مکرر کرنا اور اصل ونقل کو بھی اس فقر
میں دخل واقعی ہے۔
دارہ شنبہ کی بحرین تمام ہوئیں۔

و ف

یہ بحر خاص تازیوں کی ہے اسکی اصل وارے میں چھ بار مفاعلتن ہے۔ بنائیں اور سکے عروض و ضرب سالم
ومعصوب و مقطوف تین تین طرح آتے ہیں۔ انکے سوا اور ارکان میں زحاف عصب و نقص و عقل و ستم
کرتے ہیں۔ صدر سالم و مضب و مقصم و اجم بھی لاتے ہیں اور وافی و مجز و ملا کر یہ بحر بارہ وزن
پر عربی میں آتی ہے یون۔

(۱) چھ رکں کا پورا شعر عروض و ضرب مقطوف باقی چار سالم مفاعلتن مفاعلتن مفعولن۔ دوبارے
لَنَا عَمَّ سَوْفَا غَزَا قَدْ كَانَتْ قَرْوُنَ جَلَتْهَا الْعِصْيُ ۞ نَا غُشْنَ مفاعلتن نسو و قما مفاعلتن غوزار
فعلون ۞ ک ان قرو مفاعلتن نخل لہل مفاعلتن عصی یو فعلون یعنی۔ ہمارے پاس طبری دو دو حار
بکریان ہیں جنکو ہم چرتے ہیں ان میں پرانی بکریوں کے سینک بطور عصا کے دراز ہیں۔ غزاکر بکریوں کو جمع غریز
بسیار شیردار۔ جلد بالکر جمع جلیل یعنی شتر کلان یہاں بکریوں کی صفت ہے عصی جمع عصا۔

(۲) شعر شش کنبی عروض و ضرب مقطوف باقی۔ معصوب۔ مفاعیلن مفاعیلن مفعولن۔ دوبارے
اِذَا لَمْ تَسْتَطِيعْ شَيْئًا قَدْ عَا ۞ وَجَاوَزْ اِلَى مَا كَسَتْ طَيْعُ ۞ اِذَا لَمْ تَسْ مفاعیلن قطع شون مفاعیلن
قد عو فعلون ۞ وجاوز مفاعیلن الی اتس مفاعیلن طعیو فعلون۔ باقی اشعار سے دریافت ہو جاتا ہے
کہ یہ وزن وافر ہے یا پنج اور اگر فرد ہو تو پنج میں شمار کرنا آسانی ہے فافہم جسوقت تو طاقت کسی چیز کی
نہیں رکھتا تو اسکو ترک کر اور جس چیز کی استطاعت رکھتا ہے اسکی طرف تجاوز کر۔

(۳) شعر میں عروض و ضرب مقطوف باقی ارکان معقول - معاغلن - معاغلن - فعلن - دو و بارے
مَنَازِلُ لِقَوْتِي فَقَاہُ ۛ کَاکَاہُ سُوْمَاہُ سَطُوہُ ۛ مَنَازِلُنْ مَعَاغِلُنْ لِقَوْتِي مَعَاغِلُنْ قَفَارُنْ فَعْلُنْ
ک ان نامعاغلن رسوما معاغلن بطور و فعلن - اسکو بھی وزن دوم کے مثل پہچانو - فرقی ا کے
مکانات خالی ہیں علامات باقی مکانوں کی اون سطرون اور نقشوں کے مانند ہیں جو کاتب و زرقاش
کے حال پر دال ہوں - فرقی بقیق فا و الف مقصورہ ایک عورت کا نام ہے اور کنیہ کو بھی کہتے ہیں -

(۴) بیت سدر لارا کان عروض و ضرب بقطوف باقی ارکان منقوص۔ معانیل معانیل فعلن
 و بار سلسلہ کما ذاکر محضیر ۛ کبائی المخلوق ففکاد ۛ سلسل لام معانیل ندر ارب
 معانیل حفرین فعلن ۛ کبائع معانیل لقس حق معانیل ففار و فعلن۔ اسکی پہچان بھی وزن م
 کے مانند ہو۔ سہاۃ سلام و مشوقہ کا ایک گھر ہی موضع حفرین پرانے کپڑے کے مثل جا بجا سے مسکا ہوا
 خالی اپنے ساکن سے۔ سلامہ بتشدید لام ایک مغنیہ کا نام ہے جو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمار کی مشق
 تھی۔ حفرین یعنی تصغیر ایک موضع کا نام ہے۔

(۵) چو کرکن کا شعر صدر غضب و دض و ضرب بقطوف باقی سالم مفعّلن مفاعلتن فعولن ہفتا
مفاعلتن فعولن۔ اَنْ تَذَكَّ الشَّيْءُ يَدَا اِدْقُوْكُمْ يَدَا مَجْنَبٌ جَا دَبَيْتُهُمُ الشَّيْءُ اِنْ تَذَكَّ
مفعّلن تشاسی برامفاعلتن رقومن فعولن بفتح نَبْ جامفاعلتن ربیت ہمش مفاعلتن شتایو فعولن
اگر جاڑے کا موسم غناء قوم میں آتا ہو تو آتے ہی آتے قوم کے پڑوس سے کنارہ کرتا ہو یعنی سبب شک
قوم کو جاڑا اتر نہیں کرتا۔

(۶) نش رکنی بیت صدر اقصی عرض وضرب قطوف باقی سالم مفعولن مفاعلتن فعولن مفاعلتن
مفاعلتن فعولن ۵ مَا قَالُوا لِنَاسِكَ دَاوْلِكُنْ ۖ تَقَا قَمَ اَهْرَهُمْ فَاَوَّلُ لِحْجٍ ۖ مَا قَالُو فَعُولُن
لنَاسِدُون مفاعلتن ولاکن فعولن - تقا قَم ام مفاعلتن برهم فاو مفاعلتن بهجری فعولن - ہمارے
حق میں کلمہ صواب او فحولن نے نہ کہا مگر درست نہوا او نکا کام پس فحش کہنے لگے - ہجر بضم لول سخن
بیہودہ اہج فحش و بیہودہ گفتن ۱۲ صرح -

(۷) بیت سدرس الارکان صدر ناقص عرض و ضرب مقطوف باقی سالم مفاعلتن فعلون
مفاعلتن مفاعلتن فعلون ۱۰ لَوْنُ مَلِكٍ زَوْفٌ وَجِيْمٌ ۱۱ يَدَارُكُنِي بِرَحْمَةٍ هَلَكْتُ ۱۲ لَوْلَا
مفعول لکن رُوْن مفاعلتن جزمین فعلون ۱۰ یدارکنی مفاعلتن جزمی مفاعلتن ملکوتی فعلون - اگر
پادشاہ صاحب رحمت و رافت اپنی مہر سے میرا دھارک نہ کرنا تو میں ہلاک ہو جاتا - مصرع اول میں رُو
بفتح اول و ضم ثانی بروزن و ہم ناقص ہوا و رُو ف بروزن نمود و صحیح -

(۸) ایک شعر چار کیں کا صدر اجمع و من ضرب مقطوف باقی ارکان سالم فاعلتن فعلون مفاعلتن مفاعلتن فعلون
۱۰ اَنْتَ خَيْرٌ مِنْ كُلِّ الْمَطَايَا ۱۱ وَ اَكْرَمُهُمْ اَبَا وَ اَخَا وَ اُمَّا ۱۲ اَنْتَ خَيْرُ فاعِلن من کربل مفاعلتن
مطایا فعلون ۱۰ و اگر ہم مفاعلتن ابن داخن مفاعلتن و ام مفعولن - تو اون سب میں عمدہ شخص کر
چو کہ سوار ہوتے ہیں سوار یوں پر اور اونکا بزرگ ہزاروں سے پرو و برابر د و مادر کے - یہ آخر وزن
وانی میں -

(۹) چار کیں کا ایک شعر اور ہر کیں سالم - مفاعلتن مفاعلتن دوبار - یہ معقد ہر ۱۰ لَقَدْ عَلِمْتُ
كَبِيْعَةً اَنْتَ خَيْرٌ مِنْ كُلِّ الْخَلْقِ ۱۱ اَنْتَ مُشَدِّدٌ اَسْكَانُونَ اَوَّلُ سَاكِنٍ مَصْرَعٍ اَوَّلُ مِنْ شَائِلٍ
اور نون دوم متحرک مصرع دوم میں آ طرح - لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن ۱۰ نجملک و
مفاعلتن ہن خلق مفاعلتن تحقیق جاننا جو قوم ربیعہ نے کہ رسی تیری کہندہ اور فرسودہ جو یعنی عمدہ
پیمان تیرا ست اور پوچ ہو - یہ اصلی وزن دوم ہو -

(۱۰) شعر مرتب صدر و ابتدای سالم عرض و ضرب معصوب - مفاعلتن مفاعلتن - دوبار ۱۰
اَعَايِبُهَا وَ اَمْرُهَا ۱۱ فَتَقْصِيْنِي وَ تَقْصِيْنِي ۱۲ اَعَايِبُهَا مفاعلتن و امرها مفاعلتن ۱۱ فتقصینی مفاعلتن
و تقصینی مفاعلتن - میں اوس عورت پر جب عتاب کرتا ہوں اور حکم کرتا ہوں تو وہ غضب کرتی ہو
مجھ پر اور میری نافرمانی کرتی ہو - یہ اصلی تیسرا وزن ہو -

(۱۱) بیت چار کیں ضرب مقطوف باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن ۱۰ مفاعلتن فعلون ۱۰ بکیت
و مَا يَرْكُذُ لَكَ الْبُكَاءُ عَلَى حَزْنٍ ۱۱ یہ وزن معقد ہوا و رباعی بکاسے مصرع دوم شروع ہوتا ہو

بکیت و ما مفاعلتن یرد و لکل مفاعلتن + بکای علی مفاعلتن حرز بنی فاعولن - تو نے گریہ کیا اور
بجھکرو نہین کر تا یرار و ناوس شخص پر جس پر تورویا -

(۱۲) شعر مربع عروض و ضرب و ونون مقطوف اور ابتدا معصوب باقی ایک رکن سالم مفاعلتن
فاعولن + مفاعیلن فاعولن عُبَیْکَہُ اَنْتَ هَیْیَ + وَاَنْتَ الذَّہْرُ کَکْرِیَ + عُبَیْہَہُ
ان مفاعلتن تم می فاعولن + وانشدہ مفاعیلن رد کر می فاعولن - اے عبیدہ تو میری مقصود
اور تو زمانے میں میری شہرت ہے - وزن نم سے یہاں تک چار اوزان مجز و بین -

زبان پارسی میں عرب کا متبع کر کے اس بحر کو تکلف استعمال کیا ہے اور آٹھ مفاعلتن کا ایک شعر
دائرے میں لائے ہیں اور وافی اور مجز و او مشطور ملا کر چودہ وزن پر یہ بحر آئی ہے اس طرح -

(۱) شعر ثمن اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن - دوبار - جامی
چند صنما کہ سوے کے بچشم نہا نے نگری + ز رسم جفا نے گزری طوق و فائے سپری + چند
مفاعلتن کسو کیسے مفاعلتن بچشم نہا مفاعلتن نے نگری مفاعلتن -

(۲) بیت ثبت رکنی عروض ضرب مستغ باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن
محب + محبت حق مجوز کسے کہ عاشق نفس خوشیتن است + کہ اول شمر طعش خد از حرص ہوا
بری شدن است + محبت حق مفاعلتن مجوز کسے مفاعلتن کہ عاشق نف مفاعلتن بنی شست
نست مفاعلتن و نس علیہ - یہ شعر خود میر تقی میر نے لکھا ہے یہاں صاف لفظ اول محل تامل ہے معنًا -

(۳) آٹھ رکن کا شعر ایک رکن سالم ایک رکن معصوب علی الترتیب ماضرب - مفاعلتن مفاعیلن
مفاعلتن مفاعیلن - دوبار محب + اسیر غمش درین بستان بحسن گلہ نمیسازد + ہمقیم درش
زا استغنا بخلد برین نہ پردازد + اسیر غمش مفاعلتن درمی بستا مفاعیلن بحسن گلہ مفاعلتن
نمیسازد مفاعیلن - باقی علی ہذا القیاس -

(۴) شعر ثمن عروض و ضرب معصوب مسجع باقی مثل وزن ماقبل - مفاعلتن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلان - دوبار محب + بدور لبش زشتا فان صلاح مجوکہ دشوار است + بہر یک ازان کہ

مے بینی قبح کش دوست و سرشارست $\frac{1}{2}$ بد و ریش مفاعلتن زشتا قاعده مفاعیلین اصلاح مجموع مفاعلتن
 که شوارست مفاعیلان - باقی یونین $\frac{1}{2}$ - لیکن سالم او معصوب کا ساتھ شمنات مین نادر $\frac{1}{2}$ -
 (۵) بیت هشت کنی ایک رکن سالم ایک رکن معقول تا ضرب ترتیب وار - مفاعلتن مفاعلتن
 مفاعلتن مفاعلتن - دوبار $\frac{1}{2}$ محب $\frac{1}{2}$ که کنی شد آتش از خلق جهان شود جدا $\frac{1}{2}$ فریفته رخ بری
 نظر کند بشیها $\frac{1}{2}$ کسیک کنی مفاعلتن شد آتش مفاعلتن ز خلق جدا مفاعلتن شود جدا مفاعلتن -
 باقی علی هذا القیاس -

(۶) شعر شمن عروض و ضرب معقول مسجع بنظر اصل باقی مثل وزن نجم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن
 مفاعلتن - دوبار $\frac{1}{2}$ محب دلموی $\frac{1}{2}$ براه طلب عبث ترا خیال رفیق در سرست $\frac{1}{2}$ که بد رفقه محبتش
 بمقصود خویش رهبرست $\frac{1}{2}$ براه طلب مفاعلتن عبث ترا مفاعلتن خیال رفی مفاعلتن قدر سرست
 مفاعلتن - و قس علی هذا - یہ چھ اوزان وافی الشمن مین -

(۷) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن دوبار سیفی $\frac{1}{2}$ بتا غم
 برین دل من بزد علی $\frac{1}{2}$ چنانکہ ازو بگرد جهان شدم علی $\frac{1}{2}$ بتا غم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن
 بزد علی مفاعلتن - علم اول بمعنی نیزہ و دوم بمعنی مشہور -

(۸) بیت مسدس عروض و ضرب مسجع باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان - دوبار $\frac{1}{2}$
 رسیدہ سحر ببلبل من ترانہ بگوش $\frac{1}{2}$ کہ هست دلم صحبت کل بگوش و خروش $\frac{1}{2}$ رسیدہ سحر مفاعلتن ز
 بلبل مفاعلتن ترانہ بگوش مفاعلتان - باقی علی هذا القیاس -

(۹) بیت شش کنی عروض و ضرب مقطوف صدر و ابتدا معصوب باقی سالم - مفاعیلین مفاعلتن
 فعولن - دوبار $\frac{1}{2}$ ز دست آن صنم بصد اتر ازم $\frac{1}{2}$ دل من مے تپد بہ برم چہ سازم $\frac{1}{2}$ زدست
 مفاعیلین صنم نصبح مفاعلتن ترازم فعولن - و قس علیہ -

(۱۰) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مقطوف باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن فعولن - دوبار $\frac{1}{2}$
 چو برگری ہی ہے نگرم برویت $\frac{1}{2}$ چہ را کنی بتا نظر $\frac{1}{2}$ بکارم $\frac{1}{2}$ چہ برگری مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن بتا نظر

(۱۱) شعر مسدس عروض و ضرب مقطوف باقی معصوب۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن۔ دوبارے
 نگار نیا بصر اشوک عالم بد چور سے خوب تو گشت است خرم بد نگار نیا مفاعیلن بصر اشو مفاعیلن عالم
 فعولن۔ و علیٰ ہذا القیاس۔ اسکو وزن ہرج مسدس محذوف کنا اولیٰ ہو بلکہ واجب ہر بشرطیکہ
 کوئی زخاف خاص وافر کا اسکے ساتھ والے اشعار میں نہ آیا ہو مگر یہ بھی ضرور ہے کہ اس زخاف کا تواتر
 ہو ورنہ التزام میں فرق آئیگا۔ ہمارے زمانے میں ایک بزرگ نے ثنوی تصنیف فرمائی جبکا مطلع
 یہ ہے لوایم غامہ ولفظ است لشکر بہ میدان آدمم اللہ اکبر بہ امین یون بھی لکھا ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ
 اَوْسَزْهُ تَوَكَّلْ۔ ومن تيوک مفاعلتن کوسازد مفاعیلن توک کل فعولن۔ اگرچہ تمام ثنوی وزن
 ہرج یعنی مفاعیلن مفاعیلن فعولن۔ میں ہر جیسے مطلع لیکن جا بجا کرکن مفاعلتن مثل مصرعہ مذکور
 آگیا ہر ایسے ومن تيوک کو متحرک ہا کر اور باقی ارکان ساکن کھیکر غلطی کا اشتباہ نہ کر کے کل ثنوی کو
 بحر وافر معصوب مقطوف میں شمار کرنا چاہیے کہ تواتر ہو گیا ہو۔ لیکن پھر بہتر نہیں۔

(۱۲) بیت شش کہنی صدر وابتد معقول عروض و ضرب مقطوف باقی دو رکن سالم۔ مفاعلتن
 فعولن۔ دوبارے بولبت حیات دلم نگارا۔ بدہ زغم نجات دلم خدا را۔ بولبت مفاعلتن جیات دلم
 مفاعلتن نگارا فعولن۔ بدہ زغم مفاعلتن نجات دلم مفاعلتن خدا را فعولن۔ اس شعر میں حاجب بین القافیہ
 (۱۳) شعر مسدس عروض و ضرب مقطوف باقی منقوص۔ مفاعیل مفاعیل فعولن۔ دوبارے
 اگر یار مرا باز نواز د۔ دلم باغم سودا ش نساز د۔ اگر یار مفاعیل مرا باز مفاعیل نواز د فعولن۔ اس
 وزن میں بھی وہی شق ہو جو وزن یازدہم میں مذکور ہوئی۔ وزن ہفتم سے یہاں تک سات اوزان
 مجسز وہیں۔

(۱۴) چار رکن کا ایک شعراور ہر رکن سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن۔ دوبارے بدی چہ کنی بجائے
 کسے کہ او نکلند بجائے تو بد۔ بدی چکنی مفاعلتن بجائے کسے مفاعلتن۔ یہ ایک وزن مشطوریہ۔
 اگر اس بحر کے سب ارکان معصوب کرو یا ایسا زخاف لاؤ کہ فرع مفاعیلن سے مشتقہ کر دے
 جیسا کہ وزن سیزدہم میں ہر تو ہرج میں اور امین کچھ امتیاز نہ رہے ایسے سب ارکان اس قسم کے ایک

نظم میں کہتے ہیں کہ کچھ مہینے ضرور چاہیے۔

فارسی میں عصب و قطف کے سوا اور زحافات کم مستعمل ہیں اگرچہ جبتہ جبتہ آئے ہیں جس طرح مذکور ہوئے۔

سالم و معصوب کا اختلاط جائز ہے لیکن پھر بھی ضرور کہ نظام ارکان سب جگہ محفوظ رہے تاکہ دو تکلف ایک زحافات کا دوسرے متبع عربی کا ہونے پائے۔

تذیہ متاخرین نے اس بحر میں بھی خوب خوب غوطے کھائے ہیں اور زحافات غلط اور بے موقع سے اوزان گھر کر رکھائے ہیں۔ مثلاً۔

(۱) مفاعلتن فعلن مفاعلتن فعلن۔ دو بارے شکستہ دلی درین رہ مقصد دل رساندہ۔
تبخیر مال دنیا بجاک سید نشانندہ کہتے ہیں کہ فعلن اسمین ہر جگہ مقطوف ہو۔ واہ قطف عصب حد سے مرکب ہو پھر حذف حشو میں کیونکہ اگر اسکے لہذا وزن غلط ہو۔

(۲) مفاعلتن مفعلتن مفاعلتن مفعلتن۔ دو بارے نہ غیرت حسن تو گھر نہان شدہ در گوش صدقہ
نہم خست گشتہ عیان بعارض بہ داغ کلف بہ نہ غیرت حسن مفاعلتن نے مکمل مفعلتن نہا شدہ در
مفاعلتن گوش صدقہ مفعلتن۔ وقس علیہ کہتے ہیں کہ مفعلتن اسمین ہر جگہ عصب ہو۔ ہم کہتے ہیں
کہ ہر ایک جگہ اس وزن میں عصب کا زحافات غلط یعنی بے موقع واقع ہو کیونکہ عصب در اصل خرم
ہو اور خرم صد۔ وابتدا کے سوا اور مقام پر نادرست ہو۔ لہذا یہ وزن نکال باہر۔

(۳) مفاعلتن مفعولن مفاعلتن مفعولن۔ دو بارے بیاد قد و کجوش زلفت سرو آزادم۔
بشوق گل رخسارش ز سیرچین بر بادم کہتے ہیں کہ مفعولن اسمین قسم ہو چشمہ و در قصم کا زحافات
عصب و خرم سے مرکب ہو اور خرم خاص یہ اوائل ہو پھر واسطہ و او آخر اسکا لانا نائی واردات ہو جو
توجیہ وزن نہا مل۔

(۴) مفاعلتن فاعلن مفاعلتن فاعلن۔ دو بارے سنم کہ لطیف و کریم محب خودم خواندہ۔
وگر بجفا از چہرہ برون دیم راندہ۔ سنم کہ بلط مفاعلتن فو کریم فاعلن محب بخند مفاعلتن فاعلن فاعلن

ارشاد ہوتا ہے کہ فاعلن واسطو او اخر سین جزم ہو۔ استغفر اللہ جم کاز صاف عصب قبض و غضب فاعلن سے مرکب ہوا و غضب دراصل خرم ہونے کے سبب سے سوائے صدر و ابتداء کے اور کہیں آسکیگا۔ ہرگز نہ آسکیگا جب آیت تو وزن غلط ٹھہرا۔ ایسی ہی دست درازیاں مسدسات میں بھی کی ہیں چنانچہ گریہ گرم گزر کند از لطف صنم بہ خاک ریش بدیدہ دل سرمہ کنم بہ گریہ مفتعلن گزر کند مفاعلتن لطف صنم مفتعلن۔ و قس علیہ۔ کہتے ہیں کہ اسکا آخر بھی غضب ہو۔ غضب کیا خدا کا غضب ٹھہرا کہ جہان چاہا نازل ہو گیا۔ اور ایسے ایسے مسدسات محل بہت آئے ہیں جنکے ثمنات غلط ہم نے بتائے ہیں۔

کامل

یہ بحر بھی وافر کے مثل بل عرب کے ساتھ محشور ہے۔ اسکی اصل دائرے میں متفاعلن چھ بار ہے۔ اسکے عروض۔ سالم۔ ضمیر۔ مقل۔ اُخذ۔ موقوس۔ مخزول۔ چھ قسم کے آئے ہیں اور ضربین۔ سالم۔ ضمیر۔ مقل۔ اُذال۔ مقطوع۔ اُخذ۔ مخزول۔ ضمیر مقل۔ ضمیر ذال۔ ضمیر اُخذ۔ مخزول۔ مقل۔ مقل۔ موقوس۔ ضمیر مقطوع۔ مخزول۔ ذال۔ چوہ اقسام کی آئی ہیں۔ بنامین اس بحر کو وافی اور مجزود طرح پر لاتے ہیں اور دونوں قسمیں ملا کر چوبیس اوزان اسکے مستعمل ہیں یوں۔

(۱) چھ کرکن کا پورا ایک شعر اور ہر کرکن سالم۔ متفاعلن۔ متفاعلن۔ متفاعلن۔ دوبارے۔ ولا ذآ صَحَوْتُ فَمَا أَقْصَرُ عَنْ نَدَائِهِ وَحَمَّا عَلِمْتُ شَمَائِلِي وَتَوَكَّرَ مَعِي ۞ اِذَا صَحَوْتُ مَتَاعِلُنْ تَفَاعِلُنْ مَتَاعِلُنْ صَرَعْنُ نَدَمِي مَتَاعِلُنْ ۞ وَحَمَّا عَلِمْتُ مَتَاعِلُنْ تَشْمَائِلِي مَتَاعِلُنْ وَكُرْمِي مَتَاعِلُنْ جَبِ مَسْتَمِي ۞ ہوش میں آتا ہوں تو میں شش میں کوتاہی نہیں کرتا اور جیسا کہ توجہ تاجا ہی میری عادت اور کریم اوسی طرح باقی ہے۔

(۲) بیت شش کہنی ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن۔ متفاعلن۔ متفاعلن۔ متفاعلن۔ متفاعلن۔ فعلاتن۔ ولا ذآ اذ عَوْنُكَ عَمَّيْهُنْ فَاَذْكُ ۞ سَبَّكَ يَزِيدُكَ عِنْدَ هُنَّ خَبَاكَ ۞ وَاِذَا عَوْنُ مَتَاعِلُنْ نَكْ عَم مَن مَتَاعِلُنْ نَفْ اِنْ نَمُو مَتَاعِلُنْ ۞ شَبْنُ يَزِي مَتَاعِلُنْ دَكْ عِنْدَ مَن مَتَاعِلُنْ

ان خبالا فعلن - سعد الشارحین فرماتے ہیں کہ اگر لفظ عمن میں اضافت عم جانب ہن ہو تو یہ معنی
ہیں۔ اگر تجھ کو اون عورتوں نے اپنا چچا کہا تو یہ ایک نسبت ہو جس سے تیرا نقصان اور ہلاک ہو گا
کیونکہ جب تجھے اپنا عم کہا تو گویا بڑا تجھیں اور تجھیں کہ تو ان کے کام کا نہیں یا یہ کہ عورت اپنے چچا پر
حرام ہوتی ہے بہ صورت تجھ کو قبول نہ کریگی۔ اگر عم صیغہ امر کی تعبیر کا جسکے معنی نابینا کرنا اور ہن کا
مفعول تو یہ معنی ہونگے۔ جب تجھ کو بلائیں وہ عورتیں تو ان کو تو نابینا کر دے یعنی ان کے پاس نہ جا۔
تاکہ تجھے نہ دیکھیں کیونکہ اون کا یہ بلانا ایک نسبت ہو جس سے تیرا نقصان بڑھیکے معنی تیری خرابی کا نتیجہ
(۳) شعر سدس الارکان ضرب ضم اذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
فعلن بسکون دوم لَعْنِ الدِّیَارِ کَرَامَتِیْنَ فَعَا قِلْ ۞ دَرَسَتْ وَعَکَرَتْ اَیْهَا الْقَطْرُ ۞ لَمْنَدُ
متفاعلن برابر متفاعلن نفعاً فعلن متفاعلن + درست و غم متفاعلن برا اہل متفاعلن قطر و
فعلن - رامہ ایک موضع ہے یا دیہ عرب میں شعرا اسکو مقنیہ لاتے ہیں۔ ہذا فی القاموس - عاقل بھی
ایک موضع ہے۔ کما صرح فی المیزان - معنی - یہ کہ کسے گھر میں موضع رامہ اور عاقل میں کہ پرانے ہو گئے ہیں
اور بارش نے اونکی علامتوں کو بدل دیا ہے۔

(۴) چہر کن کا شعر عرض و ضرب و نون اذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم
دو بار لَعْنِ الدِّیَارِ عَفَا کَرَامَتِیْنَ ۞ هَطِلَ اجَشْتُ وَبَا کَرْتَرْتُ ۞ لَمْنَدُ ویا متفاعلن عفا
متفاعلن بعفا فعلن + ہطلن اجش متفاعلن ش و بارن متفاعلن ترو فعلن - بعض نسخ میں بجا
بارع کے بارق بمعنی برق انداز ہے۔ ہطلن کہہ دوم باران بزرگ قطرہ - اجش باران بارع - بارع
یہ گرم - عرب بفتح اول و کسر دوم خاک اوڑانے والی ہوا یعنی آندھی - یہ کہ کسے گھر میں کہ اونکے درجن
کو مہنگی جڑی اور برق اور آندھی نے دور کر دیا ہے۔

(۵) بیت شش کنی عرض اذ و ضرب اذ مضمر باقی سالم - متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم
متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون دوم وَکَا مَتِ اسْتَبْعَمِیْنِ اسَامَةَ اِذْ ۞ دُعِیْتُ نَزَالَ
وَجَلَّی فی الدُّعْرِ ۞ ول انت اش متفاعلن جمع من اس متفاعلن مت از فعلن + دعیت نزل متفاعلن

لو ج جھن متفاعلن ذمعی فعلن۔ بیشک تو اوس شیر سے زیادہ شجاع ہو جو کہ بلایا جاوے یہ کہہ کر نازل ہو اور محل خوف میں جنگ کر۔ اُسامہ بضم اول سعد لچ ہر وزن مد امر ہو یعنی جنگ خصوصیت کن و غیر بضم ذال ہجیمہ سکون عین حملہ یعنی خوف۔

(۶) شعر سدس ضرب اضہاتی سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن فعلن فعلن بحر کمر دوم ۵ وَاذْ اَهْرُوتْ عَلَی الدِّیَا فَعْلُ لَهَا ۚ جَا دَتْ مَعَالِمَ بَعْلِکَ الَّذِیْ ۚ وَاذْ اَمْرُ مِثْلَانِ تَعْلَدُ وَا مِثْلَانِ رَفْعُ لَهَا مِثْلَانِ ۚ جِ اَدَتْ مَعَا مِثْلَانِ لَمْ رَعْلُکَ مِثْلَانِ وَا مِثْلَانِ فَعْلَنْ ۚ جب تو گزے اوسط طرف اوس معشوق سے کہ کہ تیرے گھروں کے نشانوں پر ہمیشہ برسنے والے منہ بہت برے جو دالفتح پانی کا بہت برسا بجادت اوسی سے ہو۔ ویم کہ سہر اول وفتح دوم جمع دیمت دالمی ہلکا پانی جبین رعد و برق نمو۔ یہ وزن خفش و خلیل لائے میں محقق نے ترک کیا۔

(۷) بیت شش کہنی اور سب مضمر متفعّلن متفعّلن متفعّلن۔ دو بار ۵ اِنِّیْ اَصْرًا مِّنْ حَیْثُ عَبَسَ مَنَصَّبًا ۚ شَطْرِیْ وَ اَحْیٰی سَاکِرِیْ بِالْمُنْصُلِ ۚ اِنْ نَزَعْنِ مِثْلَانِ مِّنْ خِیْرِ عِبَسَ مِثْلَانِ مِّنْ فِضْلِ مِثْلَانِ ۚ شَطْرِیْ وَ اَحْیٰی مِثْلَانِ مِی سَاکِرِیْ مِثْلَانِ مِثْلَانِ مِّنْ مِّنْصُلِ مِثْلَانِ۔ میں از رو مرتبہ عیب قبیلہ کا ایک بہتر مرد ہوں پس میری آدمی مدو کرتا ہو یہ قبیلہ اور میں اپنی آدمی مدو کرتا ہو تموار سے۔ منصل بضم اول و ثالث تموار۔ اگر اسکے ساتھ کہ کسی شعر میں کوئی فرع متفاعلن کی نہ تو اس وزن کو بحر جہ سے شمار کرو۔

(۸) چھ کہن کا ایک شعر اور ہر کہن موقوف۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن۔ دو بار ۵ یَذْبُحْنَ حَرِیْمًا ۚ یَسْتَفِیْ ۚ وَ دُنْجًا ۚ وَ بَکَا ۚ وَ یَحْتَبِیْ ۚ یَذْبُحْنَ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن ورجی مفاعلن ونبلی مفاعلن ویتی مفاعلن۔ دفع کرتا ہو عار کو اپنے گھر سے اپنی تموار اور نیزہ اور تیر سے اور حفظ آبرو کرتا ہو۔ بشرط وزن ہفتم اسکو بحر جہ منجوں میں شمار کرنا اولیٰ ہو۔

(۹) شعر سدس الارکان اور ہر کہن مخزول منفعّلن منفعّلن منفعّلن۔ دو بار ۵ مَثَلُکَ صَمَّ صَدَّ اَهَا وَ عَفَّتْ ۚ اَرَسْمَهَا اِنْ سَلَّتْ لَمْ تَجِبْ ۚ مَنَزَلْنِ مِثْلَانِ مِّنْ مِّنْصُلِ مِثْلَانِ مِّنْ مِّنْصُلِ مِثْلَانِ

ارہما مفتعلن ان سلت مفتعلن تم مجھ کو قطع کرنا۔ صدا وہ آواز جو پہاڑ وغیرہ سے پھرے۔ ارسم مضمر جمع رسم۔ یہ ایسا مکان ہو کہ وہاں گنگ ہو گئی آواز کہ جواب نہیں دیتا اور اس مکان کی علامتیں نیست ہو گئیں اگر اوں علامتوں سے پوچھا جائے تو وہ جواب نہیں دیتی ہن یعنی ایسا خراب اور بے نشان ہو گیا ہو کہ اگر شخص بھی کرتے ہن تو معلوم نہیں ہوتا۔ اس وزن کو بھی رجز مطوی کہہ دینا بشرط وزن ہنقم۔

(۱۰) بیت شش کنی ابتد مضمر اور ضرب قطع باقی ارکان سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔
وَاَذْأَفْتَرْتُ إِلَى الذَّخَائِرِ لَمْ تَجِدْ دُخْرًا كَيْفَ كُنْ كَصَاحِرِ الْأَعْمَالِ
واذ فتر متفاعلن ت الذ ذہا متفاعلن یر لم تم متفاعلن + ذخرن یکو متفعّلن نک صا حل متفاعلن اعمالی متفعّلن۔ اور جس وقت تو ذخیروں کا محتاج ہو گا کوئی ذخیرہ نہ پائے گا کہ مثل حال نیک کے ہو۔
(۱۱) چھ رکں کا شعرو وض وضب مضمر نفل باقی مضمر متفعّلن متفعّلن متفعّلن متفعّلن۔ دو ہا سید علی
وَفَا ذُو الْجَاوِیْمِی جَارَکَ فَاحْضِلْ جَوَارِکَ ۞ لَا تَزَلْکُنْ فِی قَبْضَةِ الْأَسْوَءِ
جَارَکَ ۞ ذوالجاوہج متفعّلن می جار ہو متفعّلن فحی جوارک متفعّلن + لا تزل کن متفعّلن فی قبضہ متفعّلن
متفعّلن اسوامی بارک متفعّلن۔ صاحب جاہ حمایت کرتا ہوا اپنے ہمسائے کی پسند و عورت
تو حمایت کر اپنے ہمسائے کی پھوڑہ و ن کے قبضہ میں اپنے ہمسائے کو۔ یہ ترفیل موافق ہے
ابو الحسن خفش کے ہے۔ بحر جزین میں یہ وزن نہ آئے گا کیونکہ وہاں ترفیل جائز نہیں پس کامل میں لگا
(۱۲) شش کنی بیت صدر وابتدا و حشو ثانی مضمر اور ضرب نزال باقی سالم۔ متفعّلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
مستفعّلن مستفعّلن متفاعلان۔ احمد بن زین العابدین ۞ طَابَتْ خَلَا بِلَاکَ الذِّکْرَامُ لَا تَقَا
مِنْ طَبِیْہَا طَابَ السَّیْدُ مِنَ السَّیْدِ ۞ طَابَتْ خَلَا متفعّلن ملک لک متفاعلن مل ان نما
متفاعلن + من طیبہا متفعّلن طابش شمی متفعّلن منن نسیم متفاعلان۔ خلائل جمع خلیلہ بمعنی صفت
میری محبوب عورتیں پاکیزہ ہیں کیونکہ انکی ہوسے خوش سے ہوا خوشبو دار ہو گئی۔ یہ بارہ وزن
والی ہیں۔

(۱۳) حسان بن ثابت ایک وزن وافی اور سبھی لایا ہوا رو و پنج گنی ہویوں - پانچ رکرن ایک شعر کرن اول و دوم سالم و سوم و چہارم مضمر و پنجم احد مضمر - متفاعل متفاعل متفاعل متفاعل متفاعل بسکون دوم - یہ وزن معقد ہوا طرح - لَمِنَ الصَّبِيِّ بِجَانِبِ الْبَطْحَاءِ مُلْعَى عَيْدٍ ذِي مَضْيَعَةٍ لَمَنْصُ صَبِيٍّ تَفَاعُلْنِي بِجَانِبِ مَفَاعُلْنِ + بطحائے مل مستفعلن قن غیر ذی مستفعلن مدن فعلن یہ کسکا لڑکا پھینکا گیا جانبِ باد یہ بطحائے کے دران حالیکہ بلا گموارہ ہو - زمخشری نے اس وزن کا نام محذوف الصدر رکھا ہے اس سبب سے کہ صدر کار کرن گویا محذوف ہو گیا - بدینوجہ مؤلف نے بطحائے کے لام پر مصرع اول تمام کیا اور باے بطحائے سے مصرع ثانی شروع کیا - اس حساب سے وافی کے تیرے وزن ہن -

وزن بین۔
(۱۴) چار رکن کا ایک شعر ضرب مرفل باقی تین رکن سالم متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن
وَلَقَدْ سَبَقَتْهُمْ إِلَٰهٌ فَكَرُّوْهُ وَاَنْتَ آخِرُ بِهِ وزن معقد ہوا رانی کی یاے تہمتانی
دوم متحرک سے مصرع دوم آغاز ہوا طیلے کہ الیٰ مین یاے مشد و بنزله دو تہمتانی کہ ہوا زروے تقطیع
یون۔ ولقد سبق متفاعلن تمواو متفاعلن + می فلم ترع متفاعلن ہوا انت اخر متفاعلن
بنفع خاے مجہ معنی دیگر۔ بتحقیق تو سبقت لیگیا اون لوگوں پر میری طرف کو آنے میں پس خوف
نہ کیا تو نے اوس سبقت سے باوجود دیکھ تو یکہ و تنہا شخص ہو کیا تو خوف رکھتا ہی نہیں۔ یہ صلی
وزن ششم ہو۔

(۱۵) شعر چار کنی ضرب ذال باقی تین کرن سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن
 جَدَّكَ یَكُونُ مَقَامُكَ ۞ اَبَدًا یُخْتَلَفُ الرَّیَاسُ ۞ جَدُّنْ كِیو متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن +
 ابدن نخ متفاعلن تلفریج متفاعلن - جدش بقعتین گور - یہ ایک قبر اور ایسے مقام پر ہو کہ وہاں
 باد ہائے مخالف ملتی ہیں - یہ اصلی وزن ہفت مرعو۔

(۱۶) شعر مربع اور ہر کلمہ سالم متفاعلن متفاعلن۔ واربے ولاداً افقرت فلا تکلکم مٹخشا وبجمل۔ واذا فقرمت فلان نفلان متغسل شعن متغافلن وتجم لمی مغافل

جسوقت تو محتاج ہو جائے تو خشوع اور تحلف کا اظہار کرنا اور تحمل اور خوبی ظاہر کرنا صبر جمیل کرنا۔ بقول بعض تحمل یہاں بجائے حلی ہو اور جسوقت یہ معنی ہو گئے کہ تو جسوقت محتاج ہو جائے تو جبرج و فرج کر اور صبر و تحمل کر۔ بہر صورت لفظ آخر شعر بصیغہ امر کو۔ یہ اصلی وزن ہشتم ہو۔

(۱۷) ایک شعر میں چار کن ضرب مضمر مقطوع باقی سالم متفاعلن متفاعلن + متفاعلن فعلاتن۔ یہ وزن معقد ہو۔ **وَلَا ذَا هُمْ ذُكِرُوا الْإِسَاءَةَ الْكُفْرُ وَالْمُحْسَنَاتُ**۔ واذا ہو متفاعلن ذکر ال سا متفاعلن + بیت اکثرل متفاعلن حسناقی فعلاتن۔ اور جسوقت وہ لوگ یاد کرتے ہیں بدی کو تو اکثر نیکی کا ذکر کرتے ہیں یعنی ذکر خیر اکثر انکی زبان پر جاری ہو اور ذکر بد کمتر۔ یہ اصلی نوان وزن ہو۔ (۱۸) بیت چار کنی ضرب مضمر مقطوع باقی سالم متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفعولن شعر معقد ہو۔ **وَأَبُو نُحَيْلٍ وَسَدِّ مَلَكَةٌ فَارِخٌ مَشْغُولٌ**۔ کاف اول ساکن مکہ مصرع اول میں اور کاف دوم متحرک مصرع دوم میں شامل ہو۔ اور ابو ابلحیس قسم پر پروردگار مکہ کی فارغ ہو۔ اور مشغول ہو کبیم۔

(۱۹) چار کنی شعر ضرب مرفل مضمر باقی سالم متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مستفعلاتن۔ یہ شعر معقد ہو۔ **وَعَدَدَ نَبِيٍّ وَرَعَمْتُ اِنَّكَ لَا مِّنْ فِي الصَّيْفِ تَا حِيْرٌ**۔ انک کا نون اول ساکن مصرع اول میں شامل ہو۔ وغدرتنی متفاعلن ورعمت ان متفاعلن + نمک لا مین متفاعلن فص صیغ نامر مستفعلاتن۔ اور تو نے غدر اور خلاف وفا کیا اور میں نے گمان کیا کہ تجھ پر تو شیر فروش ہو موم گرامین اور خرما فروش ہو یعنی تو اراذل اور بازاریوں میں سے ہو۔ بعض سار میں بجائے غدرتنی غر کہتے ہیں آیا ہو غر سے اس کے معنی فروب دیا تو نے۔

(۲۰) شعر مربع الارکان ضرب مضمر ذال باقی سالم متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مستفعلاتن۔ یہ معقد ہو۔ **وَاِذَا اَعْتَبَطْتُ اَوْ اَبْنَأْتُ سَتَتْ حِدَّتْ رَبِّ الْعَالَمِينَ**۔ ابناست کی تائے دوم مصرع دوم میں شامل ہو یوں۔ واذع ببط متفاعلن ت اوبت اس متفاعلن + تحممت متفاعلن بل عالمین مستفعلاتن۔ اور جسوقت فوج کرنا ہوں میں اونٹوں کو یا بھیج مجھ کو اونٹوں کو یا ہوں

تو پروردگار عالمین کی ستائش کرتا ہوں۔ بعض رسائل میں شروع شعر پر اعظمیہ بنیں سمجھ کر غلط سے بمعنی حسن و مسرت حال۔ یعنی جس وقت میں تو انگریز ہوتا ہوں یا محتاج شکر خدا کرتا ہوں۔ (۲۱) شعر چار رکنی ضرب موقوف مفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن

وَلَقَدْ شَهِدْتُ وَقَالَهُمْ ۖ وَنَقَلْتُهُمْ إِلَى الْمَقَابِرِ ۖ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَفْعَلُنْ ت وفات متفاعلن
وَنَقَلْتُهُمْ مَفْعَلُنْ ال مقابر متفاعلن تحقیق کہ حاضر ہوا میں اونکی وفات میں اور اونکو اتار میں اونکی قبروں میں۔

(۲۲) بیت مریج الارکان ضرب مخزول مفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفتعلان

يَهْمَقُونَ ۖ صَحُّوا عَنْ اَبْنِكَ اِنَّ فِيْ اَبْنِكَ حَيٰةً تَحْيِيَنَّكَ ۖ اَبْنِكَ دَوْمُ كِي ۖ اَبْنِكَ مَصْرَعُ اَوَّلِ مِيْن شَالِ بَرِيُونِ مَفْعُوْنَبْ مَفْعَلُنْ بَكَ اَنْ نَفَبْ مَفْعَلُنْ بَكَ حِدْ دَتْنْ مَفْعَلُنْ جِيْنْ تَكْلْ مَفْعَلَانْ۔ اونھوں نے اعراض کیا تیرے لڑکے سے کیونکہ تیرے لڑکے میں حدت کہلام کے وقت کہ سخن تیز اور سخت کہتا ہے۔

(۲۳) شعر مریج الارکان ضرب موقوف مفل باقی سالم + متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن

كُتِبَ الشَّقَاءُ عَلَيْهِمَا ۖ فَهَمَّا لَا مُمَيِّسِيْنَ اَنْ ۖ كَتَبَشْ شَقَا مَفْعَلُنْ مَعْلُوْ مَفْعَلُنْ اَنْمَا اَلْتَوَفَا مِيْسِيْنْ مَفْعَلَانْ۔ اَوْنْ دُونُوْنْ كے واسطے بدبختی لکھی گئی پس وہ دونوں اوس بدبختی کو آسان جاننے والے ہیں۔

(۲۴) چار رکن کا ایک شعر ضرب مخزول مفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفتعلان۔ یہ شعر مقدر ہے

وَاجِبْ اَخَالِكْ اِذَا دَعَاكَ مَعَالِيَا غَيْرَ خَافٍ ۖ دَعَاكَ كَا ف مَصْرَعُ دَوْمِ مِيْنْ ہر سطح۔ واجباً خاستفا معلن گ اذ ا د م م فعلن ہک معالین متفاعلن غیر مخاف مفتعلان اور قبول کر اپنے بھائی کی دعوت معالی کی طرف بغیر خوف کے یعنی اگر تیرا بھائی علو کی طرف بھجھو ہدایت کرے تو بلا دغ و دھوا سپر کار بند ہو۔ معالی جمع معللہ بمعنی رفعت و شرف۔ وزن چار دہم سے بیان تک گیارہ اوزان مجزومین۔

زبان فارسی وارد وین اس بحر کی اصل دائرے میں آٹھ بار متفاعلن آئی ہر اور وافی و مجزوء مشطو
ملکہ ربیبیس طرہ مستعمل ہر یون۔

(۱) آٹھ کن کا پو اشعار و ہر کن سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دوبارہ جلال
سلمان ساوجی ۵ بصنوبر قد کوشش اگر صبا گزرے کنی ۶ وہاں سے جان حزن من دل
راخبر کے کنی ۶ بصنوبر سے متفاعلن قد کوشش متفاعلن اگر صبا متفاعلن گزرے کنی
متفاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ مولفہ ۵ وہ تودل تھانہ سیاہین جسے یون سنائی
جلی کٹی ۶ وہ اندھیرے گھر کا چراغ تھا جسے منہ سے تم نے بجھا دیا ۶ وت دل ترل متفاعلن
فیماہ سے متفاعلن جس یون متفاعلن بجلی کٹی متفاعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔ اگر اس وزن کو مسط
چمارخانہ لائین تو زیادہ لطیف ہو جاتا ہے۔ بیدل ۵ نہ دماغ دیدہ کشودنی نہ سرفسانہ شنودنی
ہمہ مار بودہ غنودنی کینا رحمت عام او ۶ دماغ دمی متفاعلن و کشودنی متفاعلن۔ نسرے فسا
متفاعلن نشنودنی متفاعلن ۶ ہم مار بو متفاعلن و غنودنی متفاعلن۔ کینا رح متفاعلن بہت عالم
متفاعلن۔ مومن خان ۵ سنو ذکر کوئی سال کا کہ کیا آگ آپ نے وعدہ تھا ۶ سونہا ہے کا
تو ذکر کیا۔ تحین یاد ہو کہ نہ یاد ہو ۶۔

(۲) شعر ثبت کنی عرض و ضرب نڈال باقی سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
دوبارہ۔ جامی ۵ خندنگماے جفاے اوچہ قدر خوشم کہ نہوزان ۶ زدلم نکر دہ یکے گزر
بقفلے آن دگرے رسید ۶ کہنوزان متفاعلان + دگرے رسید متفاعلان۔ بعض نسخہ میں
بجائے رسید صیغہ ماضی لفظ رسد بصیغہ مضارع دیکھا ہے یہی صورت ضرب سالم ہوگی اور فی حقیقت
اذالہ بیان بغیر غنہ خارج اذالہ ہے اگر چہ فارسیوں نے اسکا ارتکاب بہت کیا ہے جیسے ۵
شب فرقت تو دوحشم من مرزہ ترا بہر بار داشت ۶ گہر سر شکم از استین گزرنے بجیب کینا شدت
رہبار داش متفاعلان ۶ کینا رداش متفاعلان۔ اذالہ باغندہ ارد وین بھی ہے جیسے خواجہ آتش
۵ عجب اسکا کیانہ ساون میں جو خیال دشمن و دوست میں ۶ وہ مقام ہوں کہ گزرنین

مکان ہوں کہ پٹانمین + من ووس مین متفاعلان + ک پٹانمین متفاعلان - باقی تعطیل علی
(۳) شعر شمن متوالی ایک رکن سالم ایک مضمر متفاعلن متفاعلن متفاعلن - دوبار
میر شمس الدین فقیر و لہوی ۵ صنما خیالت راجہ شد کہما نذر الفتے + نجلزم زواعت کروفا سیرم گرو
منفے + صنما خیالت متفاعلن لت راجہ شد متفاعلن کہما نذر متفاعلن روا لفتے متفاعلن + نجلزم زواعت متفاعلن
غت کروفا متفاعلن سیرم گرو متفاعلن رومن سے متفاعلن -

(۴) شعر شبت رکنی عروض و ضرب ذال باقی ایک رکن ضم ایک سالم علی الترتیب متفاعلن
متفاعلن متفاعلن متفاعلان - دوبار غضا نری رازی ۵ احوستان برہ خدا بر حال من لک
کنید + زین در دول کہ بود مرد دل را راجہ کرے کنید + احوستان متفاعلن برہ خدا متفاعلن
بر حال من متفاعلن نظر سے کنید متفاعلان + زین در دول متفاعلن کہ بود مرد متفاعلن دلدار
متفاعلن خبر سے کنید متفاعلان - یہ وزن سوم کا عکس ہے -

(۵) آٹھ رکن کا شعر اوہر رکن موقوف - متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن - دوبار حکیم
قآنی ۵ نسیم خلدے وزد گز جو سیارہ + کہ بوے مشک میدہ ہواے مرغزارہ + نسیم خلدے
و سوز متفاعلن گز جو متفاعلن ۵ بارہا متفاعلن - وقس علی ہذا - اولی یہ کہ بحر کامل میں اس
وزن کو ترکیبیں ایسے کہ متفاعلن میں تین عل سے متفاعلن حاصل ہوگا - اول تسکین سے متفاعلن
جس سے متفاعلن بنے - دوم سقوط میں متفاعلن جس سے متفاعلن رہے - سوم تبدیلی متفاعلن
متفاعلن کے ساتھ - رہا متفاعلن میں ایک ہی عل ہوگا یعنی سقوط حرف پنجم - بدین آسانی اس
وزن کو ہر ج مقبوض ہی سے شمار کرنا انشہ ہے - صرف تمیز کے واسطے یہ وزن پنجم قائم کیا -

(۶) بیت شمن ایک رکن سالم ایک موقوف علی الترتیب - متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
دوبار - سلمان ساوجی ۵ تو بہر کجا جلوہ ز جمال خود نمودہ + کہمند زلف پر شکن دل عالی
ر بودہ + بت بہر کجا متفاعلن جلوے متفاعلن ز جمال خود نمودہ + کہمند زلف پر شکن دل عالی
و علی ہذا القیاس -

(۷) بیت ہشت کرنی عروض و ضرب موقوفہ نزال باقی مثل ما قبل۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن
مفاعلاتن۔ دو بارے پنجیال چشم مست توقدح جنون کشیدہ ایم بد دل فارغ از غم جان ہوا کے
او گزیوہ ایم بد پنجیال چشم متفاعلن مست تو متفاعلن قدحے جو متفاعلن کشیدہ ایم متفاعلن۔ باقی
علیٰ ہذا القیاس۔

(۸) شعر اکثر کرن کا ایک سالم ایک مخزول تا ضرب۔ متفاعلن مفتعلن چار بارے من مضطرب تا
بکجا بجفاے او صبر کنم بد لب آمدہ جان حزین برو و اگر صبر کنم بد من مضطرب متفاعلن تا بکجا مفتعلن
بجفاے او متفاعلن صبر کنم مفتعلن۔ و قس علیٰ ہذا۔

(۹) بیت ہشت کرنی عروض و ضرب مضمر مقطع عشو اول و سوم مخزول مسکن باقی سالم متفاعلن
مفعولن متفاعلن مفعولن۔ دو بارے نہ پر دول یا رائے نہ با کسے غمخوارے بد چکنم گمنا و واضح شدہ
زنگی آوارے بد بندر دول متفاعلن یا رائے مفعولن نہ با کسے متفاعلن غمخوارے مفعولن۔ و قس
علیٰ ہذا جو لوگ بیان مفعولن دریا کی کو بھی مضمر مقطع سمجھے مین سو کرتے مین۔ یہ نو وزن فی انشمن
(۱۰) چہ کرن کا شعر اور ہر کرن سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دو بارے گنم یا کسان طعن
کہ جفا بود بد نہ روا بود کہ چنین گنم نہ روا بود بد گنم یا متفاعلن کسا طعن متفاعلن کجا بود متفاعلن۔

(۱۱) بیت مسدس عروض و ضرب مقطع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعالن۔ دو بارے چکنم
کہ چہ برادر خود نرود دول بد چکنم کہ جز بتو دل جسے نگراید بد چکنم کہ چہ متفاعلن برادر خود متفاعلن نرود دول
فعلاتن۔ الی آخر۔

(۱۲) شش کرنی شعر صدر وابتدا مضمر شون موقوفہ عروض و ضرب سالم۔ مستعلن متفاعلن متفاعلن
دو بارے روزے بود کہ شوق تو بے آید بے بد یا آن ولت بہرین گراید بے بد روزے بود مستعلن
کشفق تو متفاعلن بے آید بے متفاعلن۔ و قس علیٰ ہذا۔

(۱۳) بیت مسدس صدر وابتدا سالم دونون مضمر عروض و ضرب مضمر نزال۔ متفاعلن مستعلن
مستعلن۔ دو بارے چہ عیان شوی آساید مروج و روان بد چہ نمان شوی از جان من غیر و فغا

چیا شوی متفاعلن اساید متفعلن و حوروان متفعلان - و قس علیہ -

(۱۳) شعر شش گنی عروض سالم ضرب مقطع باقی سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلاتن + ہمدوم بود و صفا خیال تو در دلم + نگنم ز سینه برون چو جان شب و روزش + ہم دم بود متفاعلن صفا خیال متفاعلن ل ت در دلم متفاعلن + نگنم ز سینه متفاعلن ن بروج جامتفاعلن شب روزش فعلاتن -

(۱۵) بیت سدس صدر و ابتدا سالم و ونون حشو موقوف و عروض ضرب مضمر مقطع - متفاعلن متفاعلن مفعولن - دوبارے تو بہر طرف کہ چشم خود اندازی + دل مالے متغزلن ز تیر زخمی سازی + بت بہر طرف متفاعلن کہ چشم خود متفاعلن اندازی مفعولن + دل مالے متفاعلن ز تیر زخمی متفاعلن می سازی مفعولن (۱۶) چہر کرن کا پورا ایک شعر ضرب احزاباتی صدر و ابتدا و عروض و حشون سب سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلن بکرت دوم + سحر دم و دہو صبا خبر ز گل خست + بہنار اول و دین خود سپرم + سحر دم و دہو متفاعلن صبا خبر متفاعلن ز گل خست متفاعلن + بہنار اول متفاعلن دل دین خود متفاعلن سپرم فعلن -

(۱۷) بیت سدس عروض سالم ضرب مضمر احزاباتی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون دوم + گل خوش دل و جان من شدہ مبتلا + چو نسیم صبح دلم بہارم + گلے خوش متفاعلن دل جان من متفاعلن شدہ مبتلا متفاعلن + چو نسیم صبح دلم بہارم متفاعلن + چو نسیم صبح دلم بہارم متفاعلن -

(۱۸) چہر کرن کا شعر عروض مقطع ضرب احزاباتی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن فعلاتن + متفاعلن متفاعلن فعلن بکرت دوم + تہ دام مرغ من آمدہ - باسیری + بکنند زلف بتان بود دل من + تہ دام مرغ متفاعلن غنماہ متفاعلن باسیری فعلاتن + بکنند زلف متفاعلن فبتا بود متفاعلن دل من فعلن -

(۱۹) بیت شش گنی عروض مقطع ضرب مضمر احزاباتی متفاعلن متفاعلن فعلاتن + متفاعلن متفاعلن

فعلن بیکون دوم ۷ نرو دپی برہ کسے بنیالم ۶ بیدی رودتہ براؤس یک کس ۶ نرو دپی
متفاعلن برہے کسے متفاعلن بنیالم فعلاتن ۶ بیدی رودتہ متفاعلن خبراہمن متفاعلن یک کس
(۲۰) شعر سدس عروض و ضرب دونون اخذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم
دوبار ۷ رخ چشم من ہمہ سوے تست نگر ۶ ہمہ چشم دل سر کوے تست نگر ۶ رخ چشم من متفاعلن
ہم سوے تس متفاعلن تنگر فعلن ۶ ہمہ چشم دل متفاعلن سر کوے تس متفاعلن تنگر فعلن۔
(۲۱) شعر سدس الارکان عروض اخذ ضرب ضم اخذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت
دوم ۶ متفاعلن متفاعلن بیکون دوم ۷ شب ہجر چادر از گشت صنم ۶ شدہ روز چشم
نمود در عالم ۶ شب ہجر متفاعلن چدر از گشت متفاعلن تضم فعلن ۶ شدہ روز حس متفاعلن بنمود
متفاعلن عالم فعلن۔

(۲۲) بیت شش کنی عروض و ضرب دونون مضر اخذ۔ متفاعلن متفاعلن فعلن بیکون دوم
دوبار ۷ شب و روز شکرو دعاے تو گویم ۶ شب و روز حمد و ثناے تو گویم ۶ شب و روز شک
متفاعلن ردعاے تو متفاعلن گویم فعلن ۶ شب و روز حمد متفاعلن و ثناے تو متفاعلن گویم فعلن
وزن دہم سے یہاں تک تیرہ اوزان مجز و مین۔ محقق ان سب سدسات کو وافی کہتے مین اس
سبب سے کہ وزن ثمن اونکے زمانے مین معتبر نہ تھا لہذا وہ دائرۃ فارسی کی بنیاد سدس پر
جانتے مین عربی کے مثل۔ ہمارے حمد مین ثمنات کی کثرت ہر بنیو جہم نے بموجب ارشاد
سعد الشارحین اور ون کے مانند شعر پشت کنی کو ثمن الاصل قرار دیا ۶ ایسے دائرۃ فارسی کی
بنیاد ثمن پر رکھا و اسکو وافی ٹھہرایا۔ جب ثمن وافی ٹھہرا تو وزن سدس لامحالہ اسکا مجز و ہوگا
اور وزن مریع ثمن کا شطور قرار پائیگا۔

(۲۳) چار رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن۔ دوبار ۷ نرو ابود
کہ جفا کنی ۶ بکسے کہ با تو وفا کند ۶ نرو ابود متفاعلن کجفا کنی متفاعلن۔ الی آخرہ۔
(۲۴) شعر مریع عروض و ضرب مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن۔ دوبار ۷ ہمہ جہا

تو کیے نہ بینی، چو نگار من بسفید کاری، ہمہ جا متفاعلت یکین مینی متفاعلاتن، چنگار من متفاعلتن بسفید کاری متفاعلاتن۔

(۲۵) بیت چہار کنی عروض و ضرب اعذاباتی سالم۔ متفاعلتن فعلین بجزکت دوم۔ دو بارے نکوبو دکنی، تو بچ روے ہی، نکوبو و متفاعلتن ک کنی فعلین، ت بچ رو متفاعلتن ی ہی فعلین۔

(۲۶) چار کنی بیت عروض سالم ضرب مقل باقی سالم۔ متفاعلتن متفاعلتن، متفاعلتن متفاعلتن۔ ہ در امید ہے رسم، چو در آید از در من نگارم، ہ درے اے متفاعلتن و ہے رسم متفاعلتن چہ در آید ز متفاعلتن در من نگارم متفاعلاتن۔

(۲۷) بیت مربع الارکان عروض سالم ضرب نذال باقی سالم۔ متفاعلتن متفاعلتن، متفاعلتن متفاعلتن۔ ت تیغ و خنجر باز تو، صنما نسیم گلوے جان، ت تیغ خن متفاعلتن جرن باز تو متفاعلتن صنما نسیم متفاعلتن گلوے جان متفاعلاتن۔

(۲۸) بیت بھر چار کنی عروض نذال ضرب مقل باقی سالم۔ متفاعلتن متفاعلاتن، متفاعلتن متفاعلاتن۔ سو عاشقان توشدی روان، کہ در آمدہ بجزان بہارے، سو عاشقا متفاعلتن توشدی روان متفاعلاتن، کہ در آمدہ متفاعلتن بجزا بہارے متفاعلاتن۔

(۲۹) شعر مربع الارکان عروض و ضرب دونون نذال باقی سالم۔ متفاعلتن متفاعلاتن۔ دو بارے من و ذکر تست بصد زبان، دل و یاد تست بہر زمان، من ذکر تست متفاعلتن بصد زبان متفاعلاتن، دل و یاد تست متفاعلتن بہر زمان متفاعلاتن۔

(۳۰) بیت چہار کنی عروض سالم ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلتن متفاعلتن، متفاعلتن متفاعلتن۔ سو باغ و راغ و دیدہ ام، چو ندیدہ ام رخ خوبت، سو باغ و راغ متفاعلتن غدویدہ ام متفاعلتن، چو ندیدہ ام متفاعلتن رخ خوبت متفاعلاتن۔

(۳۱) شعر چار رکن کا عروض و ضرب دونون مضمر اعذاباتی دو رکن سالم۔ متفاعلتن متفاعلتن۔

بسکنت دوم و دوبرے ۱۰ بے نشان پویم + چونشان اوجویم + ۱۰ رے بے نشان متفاعلن پویم
فعلن + ہفتشان او متفاعلن جویم فعلن۔

(۳۲) بیت چہار کنی عروض احد ضرب مضمرا ہذاقی سالم۔ متفاعلن فعلن بحرکت دوم + متفاعلن
فعلن بسکون دوم ۱۰ چہ شفیہ ام خبرش + ہمہ میروم درخود + چشند ام متفاعلن خبرش
فعلن + ہمہ میروم متفاعلن درخود فعلن۔

وزن ہشتا سوم سے یہاں تک دس اوزان مشطوریں اور محقق انکو مجز و کتے ہیں اوس سبب
جو کہ مولف نے وزن بست و دوم میں مذکور کیا۔

الفرض اس بحر کے سب مزاحفات میں مضمرب سے بہتر ہو لیکن اگر ایک پوری نظم میں جملہ
ارکان مضمرا لاؤ تو اسکو بحر جز میں شمار کرنا پڑیگا اور یہ بھی مناسب ہو کہ جس نظم کے ایک شعریں
جو الترام مزاحف یا غیر مزاحف کا رکھا جائے وہ اوس نظم میں آخر تک کیساں رکھنا چاہیے اور اگر
التراش کنی کرے تو تواتر بحر و پہلی مخصوص اسکی پابندی عروض و ضرب میں لازم ہو۔

تنبیہ ۱۸۔ اس تنبیہ کو جب تمام و کمال دیکھ جاؤ گے تو اوزان کی غلطیاں معلوم ہونگی۔
(۱) متفاعلاتن متفاعلاتن متفاعلاتن۔ دو بارے بشب فراقت نگرشتہ در دل
کہ کج جان عاشق چہ رسیدہ باشد + دل دروندش الے کہ دارد ز جفا سے ہجرت چہ کشیدہ باشد +
بشبه فراقت متفاعلاتن نگرشتہ در دل متفاعلاتن کج جان عاشق متفاعلاتن چہ رسیدہ باشد متفاعلاتن
وقس علیہ متاخرین کہتے ہیں کہ اس میں ہر کون مرقل ہو۔

(۲) مستفعلاتن مستفعلاتن مستفعلاتن۔ دو بارے بیما عشتقم در دل من غیر
از وصالش درمان ندارد + انا زین غم جان برب آمد کایام حیرش پایان ندارد + بیما عشتقم
مستفعلاتن دروے دے من مستفعلاتن غیر وصالش مستفعلاتن درمان ندارد مستفعلاتن۔ باقی
علیٰ ہذا القیاس۔ کہتے ہیں کہ ہر کون مضمرا مرقل ہو۔ ہم تو اسکو بحر متقارب شادوہ رکینی کہیں گے
جو کہ متقارب کے وزن پنجہ ہم میں ذکر کریں گے۔

(۲) شعر مثنیٰ قریب قصور باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن
 فعل ۛ وَاَوْنِي إِلَىٰ نِسْوَةٍ اِيْساكِ ۛ وَشَعْنِي مَرَضِيْعٍ مِّثْلِ السَّعَالِ ۛ بِسْكِيْنِ اَخْرَ
 ویاومی فعولن الی نس فعولن وتن یا فعولن سیاتن فعولن + وشعنن فعولن مرضی فعولن
 ع مثلث فعولن سعال فعول۔ اسکی ضرب بین بزبان تازی ردفت لازم ہو پس حروف علت
 میں سے چاہے کوئی حرف ہو۔ اور جگہ قبول کرتا ہوا دن عورتوں کی طرف جو کہ منقطع بحیض
 ہیں اور پریشان بال گرد آلودہ رکھنے والی اور شیر دہین اور غول بیابانی کے مانند۔ یا سیات
 آسأت کا مبدل ہوا آسکے کی جمع وہ عورت کہ سن ایاس میں پونجی ہوا اور حیض و سکا بند ہو
 ہو۔ صاحب نہایتہ الرغب نے باسأت باسے موصدہ کے ساتھ صحیح بانا جسکے معنی محتاج
 عورتین شعث بالضم شعثا بالفتح کی جمع ہو وہ عورت جسکے موے سر پر گندہ و گرد آلود ہوں۔
 مرضی جمع مریضہ زن شیر دہندہ۔ سعال سعال کا مخفف جو کہ سعالہ بالکسر کی جمع ہو بمعنی غول
 بیابانی جیسے القاضی سے القاض۔

(۳) ہشت کنی شعر ضرب جندوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن
 فعولن فعل ۛ وَاَرَوْنِي مِنَ الشَّعْرِ شَعْرًا عَوِيصًا ۛ يَلْسِي الرُّوَاةَ الَّذِي قَدْ رَوُوْهُ ۛ
 وارومی فعولن منش شع فعولن رشنن فعولن عویصن فعولن + یلس سر فعولن رواتل فعولن
 لذی قد فعولن رو وفعل۔ میں روایت کرتا ہوں شعر میں سے ایک شعر شکل کہ بجلاوے
 راویوں کو جنھوں نے اسکی روایت کی ہو۔ بعض نسخوں میں اروی کے عوض آبنی و کیا
 یعنی بنا کرتا اور انشا کرتا ہوں۔

(۴) آٹھ کن کا شعر ضرب ابر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن
 فع ۛ خَلِيْلِيْ عَوْجًا عَلٰی رَسْمِ دَارٍ ۛ خَلَتْ مِنْ سُلَيْمٰی وَمِنْ مَدِيْنَةٍ ۛ فَلَيلُ فَعُولُن
 یعوجن فعولن علی رس فعولن دارن فعولن + فلت من فعولن سلیمی فعولن ومن من فعولن
 یفع۔ سلیمی ایک معشوقہ اور مدینہ ایک عورت کا نام۔ ای میرے دونوں دوستو سلیمی اور مدینہ

۱۔ مشوقہ کے خاتمہ خالی کے نشان پر ٹھہرو۔

(۵) شعر ثمن ضرب سالم باقی سات رکن مقبوض۔ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ + فعولُ
فعولُ فعولُ فعولُن ۱۔ اَفَادَ جَعَدَ وَسَادَ فَرَّادَ ۲۔ وَقَادَ فَنَادَ وَعَادَ فَافْضَلَ ۳۔
اَفَادَ فَعُولُ فَعُولُ وَسَادَ فَعُولُ فَرَّادَ فَعُولُ + وَقَادَ فَعُولُ فَنَادَ فَعُولُ وَعَادَ فَعُولُ فَافْضَلَ
فَعُولُن۔ وہ لشکرِ راسیہ ہو گیا تو جو انگریزی کی اور سردار ہو گیا تو عزت پڑ جائی اور لشکر کشی کی تو رونا
ہوا اور عود کیا تو بخشش کی۔ دُوبالفتح روان کرنا۔

(۶) شعر ہشت رکنی صدر اور حشو سوم مقبوض عروض محذوف باقی سالم۔ فعولُ فعولُن فعولُن
فَعْلُ + فعولُن فعولُن فعولُن فعولُن ۱۔ كُنَيْتُ اُنَا سَا فَافْتَيْتُهُمْ ۲۔ وَكَانَ اِلَالَهُ هُوَ
الْمُسْتَا سَا ۳۔ كُنَيْتُ فَعُولُ اَنَاسُ فَعُولُن فَا فَعُولُن تَهْمُ فَعْلُ + وَكَانَ فَعُولُن اِلَالَهُ فَعُولُ
مُولُ مَسْ فَعُولُن ت ۱۱۔ سَا فَعُولُن۔ مین نے لوگوں کو جمع کیا پس او کو فناء کیا اور تھا ویسا ہی
خدا استعانت طلب کیا گیا۔

(۷) بیت ثمن حشو اول مقبوض عروض مقصور باقی سالم۔ فعولُن فعولُ فعولُن فعولُن فَعْلُ
آخر + فعولُن فعولُن فعولُن فعولُن۔ یہ معقوبہ ۱۔ فَرَمْنَا الْقِصَاصَ وَكَانَ الْقَاصُّ ۲۔
عَدَلًا وَحَقًّا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ ۳۔ الْقَاصُّ كَا صَادِشْدَہ صَادِا وَاوِل سَا كُنْ صَرَعِ اَوِل مِیْنِ اَوْ
تَحْرُكِ دَوْمِ صَرَعِ دَوْمِ مِیْنِ شَا مِلْ ہر۔ فَرَمَلْ فَعُولُن قِصَاصُ فَعُولُ وَكَانَتْ فَعُولُن قَاصُّ فَعُولُ
صَعْدَلُن فَعُولُن وَحَقَّقُنْ فَعُولُن مَلَلْ مَسْ فَعُولُن لَمِیْنَا فَعُولُن۔ ہم نے قصد کیا قصاص کا اور
قصاص انصاف و حق ہر مسلمانوں پر۔ القاص کے عوض بعضوں نے القصاص پڑھا ہے
بدین صورت یہ شعر محذوف العروض ہو جائیگا کیونکہ اسکا صداد دوم مشد و نہیں لیکن تحلیل نے
القصاص ہی پڑھا ہے اور مقصور العروض صحیح جانا ہے۔

(۸) شعر ہشت رکنی صدر اٹھ حشو دوم مقبوض باقی سالم۔ فَعْلُنْ فَعُولُن فَعُولُ فَعُولُن +
فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن فعولُن ۱۔ لَوْ كَذَبْتَ اَسْتَ اَخَذْتُ جَا كَا بَتِ سَعْدٍ وَكَمْ اَعْطٰہ

مَا عَلَيَّهَا + یہ شعر بھی مقدر اور تائے جمالات سے مصرع دوم شروع ہو۔ لولا فعلن خدش فعلن
اخذت فعول جمالا فعولن + تسعدن فعولن ولم اع فعولن طمى ما فعولن علیہا فعولن۔ اگر
خرائش اور زخم نہ ہوتا تو میں سعد کے اونٹوں کو لے لیتا اور جو کچھ اون پر تھا وہ بھی اوسکو نہ دیتا۔ خدا
بالکسر کی اصل خدش بالفتح ہو جسکے معنی چھیلنا اور پوست کھینچنا۔ جمالات بالکسر جمال کی جمع اور
وہ جمع جبل بمعنی شتر۔

(۹) آٹھ رکن کا شعر صدر اثر میں عرض مخذوف باقی سالم۔ فَعْلُ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعْلُ فَعُولُنْ
فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ ۛ قُلْتُ سَدًا اِذَا لَمِنُ جَاءَ نِي ۛ فَاَحْسَنْتُ قَوْلًا وَاَحْسَنْتُ
رَايَا ۛ قُلْتُ فَعْلُ سَدَا دُنْ فَعُولُنْ لَمِنُ جَا فَعُولُنْ مِي نِي فَعْلُ ۛ فَاَحْسَنُ فَعُولُنْ تَقُولُنْ فَعُولُنْ
وَاَحْسَنُ فَعُولُنْ تَرَايَا فَعُولُنْ۔ میں نے سچ بات کہی اوس سے جو کہ میرے پاس آیا پس میں
تحسین کی قول اور اسے کی۔

(۱۰) شعر ثمن ابتدا الم عروض و ضرب مخذوف۔ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعْلُ ۛ فَعْلُنْ فَعُولُنْ
فَعُولُنْ فَعْلُ ۛ وَعَيْنٌ لَهَا حَذْرٌ كَذَكَرٌ كَا ۛ شَقَّتْ مَا قِيَاهِمَا مِنْ اُخْرٍ ۛ وَعَيْنٌ فَعُولُنْ
لَهَا حَذْرٌ فَعُولُنْ رَنُ بَدْ فَعُولُنْ رَنُ فَعْلُ ۛ شَقَّ قَتْ فَعْلُنْ مَاتِي فَعُولُنْ هَامِنْ فَعُولُنْ اُخْرُ فَعْلُ
حَذْرٌ كَبْرٌ حَطِي وَسَكُونٌ ذَالٌ مَعْمَدٌ بَارِءٌ مَعْمَدٌ بَارِدُنْہَا۔ اوس عورت کے واسطے آنکھ
کھلی ہوئی بالکل مثل بدر کے ہو اور دونوں آنکھوں کے گوشے پھیلے ہوئے ہیں یعنی سوتیلی
یہ دُشْنِ وَانِي مین۔

(۱۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض و ضرب مخذوف باقی سالم۔ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعْلُ ۛ دَوَابِ ۛ
اَمِنْ دِمْنَةٍ اَقْفَرْتُ ۛ لِسْكَلِي بِذَاتِ الْقَصَا ۛ اَمِنْ دَمِ فَعُولُنْ مَنَاقِ فَعُولُنْ فَرْتُ فَعْلُ
اسلمی فعولن بذات الغضا فعل۔ درختہا غصاة والی زمین میں کیا یہ نشان سلمی کے
خاں خالی کے ہیں۔ غصاة بروزن حیات ایک صحرائی درخت کنار دشتی کے برابر کہ اوسکی لکڑی
کی آگ دیر تک رہتی ہو۔ اور یہ غصا کی جمع ہو مگر بجائے واحد متعل ہو۔ یہ اصلی وزن پنجم ہو۔

(۱۲) شش کنی شعر عرض مخدوف ضرب اتر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن
 فع ے تَقَفَّ وَلَا تَبْتَلِسْ + فَمَا يُفْضُ يَا تَيْتَا + تَعْفُ فَعُولُن وَلَا تَبْ فَعُولُن
 تیس فعل + فماتیق فعولن ض یا قی فعولن کا فع۔ تو پاک دہن ہو جا اور غم فکر کیونکہ تقدیر میں
 جو کچھ حکم کیا گیا ہو وہ تیری طرف آئیگا۔ یہ اصلی وزن ششم ہو۔

(۱۳) بیت سدس صدر مقبوض ابتدا اثرم دونون حشو سالم عرض اتر ضرب مخدوف۔
 فعول فعولن فع ے وَرَّوْجَاتٍ فِي النَّادِي + يَعْلَمُ مَا فِي غَدَا +
 وزوج فعول کفن نا فعولن دی فع + یعل فاع مافی فعولن غدی فعل۔ اسی عورت تیرا
 شوہر جانتا ہو مجلس میں جو کچھ کھل واقع ہوگا۔ وزن یازدہم سے بیان تک تین اوزان
 مجز وین۔

(۱۴) مولدین متاخر نے اس بحر کا ربیع بھی کہا ہے۔ چار رکن کا ایک شعراور ہر رکن سالم فعولن
 فعولن۔ دوبارے شریف السّلام + مِنَ الْمُسْتَهَام + عَلَى خَيْدٍ خَلْقٍ + رَفِيعٍ الْمَقَامِ
 حَمِيدِ السَّجَا + الْطَيفِ الْكَلَامِ + شَرَفِ فَعُولُن سَلَامِ فعولن + مثل مس فعولن تہامی
 فعولن۔ یہ ایک شعر ہے۔ علی خرم فعولن رطلق فعولن + رفیع فعولن مقامی فعولن۔ یہ دوسرا
 شعر ہے۔ حمید مس فعولن سجایا فعولن + لطیف فعولن کلامی فعولن۔ یہ تیسرا شعر ہے۔ بزرگ سلام
 بندہ عاجز کی طرف سے۔ بہترین خلق کی طرف جو کہ بلند مقام ہے۔ نیک عادت رکھنے والا
 نازک و عمدہ کلام رکھنے والا۔ یہ ایک وزن مشطور ہے۔

بزبان فارسی وارد و اس بحر کی اصل آٹھ بار فعولن دائرے میں ہے۔ وانی اور وانی المضاعف
 اور مجز و اور مشطور اور عشر ملا کر اسکے اوزان نوے قسم پر متعل ہیں۔ اس طرح۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعراور ہر رکن سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن۔ دوبار۔ میر جمیدی
 ملہانی ے درین فصل گل ہر چہ داری بکودہ + مبادا کہ دیگر بہارے نیاید + درسی قص
 فعولن لگل ہر فعولن چداری فعولن بکودہ فعولن + مبادا فعولن کہ گیر فعولن بہارے فعولن

تایا یہ فعلوں - میر علی اوسط رشک لکھنوی سے لب و چشم کہ جسکو بیمار دیکھا ہے کسی بار پوچھا
 کسی بار دیکھا ہے لب و چشم فعلوں کا جس فعلوں کی یا فعلوں ردیکما فعلوں - باقی علی ہذا القیاس
 (۲) شعر شمن عروض و ضرب سبغ باقی ارکان سالم - فعلوں فعلوں فعلوں فعلوں - دوبار
 جناب غالب علیہ الرحمہ سے درین شب روا باشد ارچرخ گردان ہے کند گنج انجم تار چرخان
 درمی شب فعلوں روا با فعلوں شد چر فعلوں نگر دان فعلوں - و علی ہذا القیاس - شیخ
 تاسخ سے وہ کراہتین میں کراہوں آئین ہے کراہ بارود ہوشربا میں ہوں ہے و کراہ فعلوں ہیائے فعلوں کراہوں
 ۵۱۱ میں فعلوں - وقس علی ہذا - فایسی وارد و میں اکثر و میں نے تسبیح باغنے کا بھی استعمال
 کیا ہے مگر محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ این ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ خارج است -
 جیسے حافظ شیرازی سے اگرچہ دلہم رفت لیکن غمش نیست ہے بجز آن خم زلف جائے نزار
 غمش نیست فعلوں - یا جس طرح تاسخ سے لب گنگاہے تابی ایسی ہوئے یار ہے کبھی وار میں
 ہوں کبھی پار میں ہوں ہے ہے یار فعلوں -

(۳) شعر شمن رکنی عروض و ضرب مقصور باقی سالم - فعلوں فعلوں فعلوں فعلوں - دوبار
 میر محمد جان قدسی مشہدی سے سبک نفس را رفتہ از کا چشم ہے تو از عینکش کردہ چشم
 سبک نفس فعلوں سرائف فعلوں ت از کا فعلوں چشم فعلوں - سحر مرحوم سے زمر کی بوتل
 ہو ہیرے کا گاہ ہے نظر آئے با قوت احمر شراب ہے زمر رد فعلوں کبوتل فعلوں ہیرے
 فعلوں کھاگ فعلوں - وقس علی ہذا -

(۴) شعر شمن عروض و ضرب محذوف باقی سالم - فعلوں فعلوں فعلوں فعلوں فعل - دوبار
 خواجہ کے کرمانی سے بگرتشہ و غرق آب آمدہ ہے زبان بستہ و در خطاب آمدہ ہے بگرتش
 فعلوں نیو غر فعلوں ق ۱۱۱ با فعلوں مدہ فعل - سحر مرحوم سے بہین کیا جو تربت پہ میلے رہے
 یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے ہے ہمے کا فعلوں جبریت فعلوں پہیلے فعلوں رہے فعل -
 و علی ہذا القیاس - وزن سوم و چہام کا اجتماع باہمی جائز ہے - اہل فارس وزن اول و سوم

وچارم کو (راہِ عشق) کہتے ہیں اس سبب سے کہ لسانِ عربی میں عشق شاعر کے اشعار ان
اوزان پر بہت آئے ہیں جیسے ۷ و کاس شکر بیت علی کذا ۶ و آخری تذکراتہا
بہکا ۶۔

(۵) شعر شمن عروض و ضربِ ابر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فع۔ دوبارے نگاہ ہے
کہ بودش بن گاہ ہے ۶ کنون نیست آن ہم من و آہ ہے ۶ نگاہ ہے فعولن کی بودش فعولن
بن گاہ فعولن ہے فع ۶ کنون فعولن س ۱۱ ہم فعولن منوا فعولن ہے فع۔ ہم اس وزن
کو مقبوض مخدوف محبق بھی کہہ سکتے ہیں۔ فافہم۔

(۶) بیت شمن اٹلم الابداعروض و ضرب مخدوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعل +
فعلن فعولن فعولن فعل۔ رو کی ستر قندی سے بہارست ہر روزہ در روزم ۶ سنکر فراوان
و معروف کم ۶ بہارس فعولن تہر و فعولن ز درر و فعولن زرم فعل + سنکر فعلن فرا و فعولن
نہر و فعولن فکرم فعل۔ نم کے دن سے مراد روز بارش۔

(۷) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اٹلم حشواول و سوم مقبوض حشو دوم و چارم محبق باقی سالم
فعولن فعولن فعولن فعولن۔ دوبار۔ و آف بیا لوی سے ہر غنچہ شکفت الادل من ۶ اے
وادل من اے وادل من ۶ ہر غن فعولن چشکف فعولن تل لافعلن و لے من فعولن۔
الی آخرہ۔ آتش سے بچا چھوڑا باز آئے بت سے ۶ وہ شہر بھولا وہ شاہ بھولا ۶ بچا
فعولن چھوڑا فعولن باز فعلن می بت سے فعولن۔ وقس علی ہذا۔

(۸) شعر شمن عروض و ضربِ بیغ باقی مثل وزن ہفتم۔ فعلن فعولن فعلن فعولان۔ دوبار
حافظ سے گرتیخ بار و در کو سے آن ماہ ۶ گردن نادیم اٹھ کر اللہ ۶ گرتے فعلن غبار و
فعولن در کو فعلن ی ۱۱ ماہ فعولان ۶ گردن فعلن نہا وے فعولن مل مک فعلن مل لاہ
فعولان۔ میر تقی میر سے اب مال اپنا اسکے ہو و خواہ ۶ کیا ہو چیتے ہو اکھ رند ۶ اب ما
فعولن ل اپنا فعولن اسکے فعلن ہر نماہ فعولان۔ وقس علی ہذا۔

(۹) سب مثل وزن ہفتم و ہشتم مگر رکن درمیانی بقول اکثر مبالغہ - فعلن فعولان فعلن فعولان
 دو بار حافض سے کہہ کر گفتیم غم طبعی بیان + در مان نکر و نہ سکین غریبان + چند فعلن
 کہ گفتیم فعولان - ہم - من - جعبیان فعولان + در ما فعلن نکر و نہ فعولان مسکی فعلن غریبان فعولان
 لیکن یہاں تسبیخ درمیانی نامکمال باہر ہو بلکہ یہ کہو کہ حشو اول و سوم سالم ہیں - یوں - چند ان
 کہ گفتے فعلون ہفتم بافعولن طبعی بیان فعولان + در ما فعلن نکر و نہ فعلون مسکی فعلون غریبان فعولان
 و کیونکہ تسبیخ نا جائز کا قصہ کیسا پاک ہوا اگر ان ذان کو سمیٹ چار خانہ لاؤ تو خوش آئند ہو جاتے ہیں
 جیسے حافض سے کہو بخت سرکش تنگیش برکش + کہ جام زرکش - کہ لعل دلخواہ + ہفتم و ہشتم
 و نہم سینوں اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہے۔

(۱۰) بیت شمن صدر وابتدا حشو دوم و چہارم مقبوض عروض و ضرب و حشو اول و سوم
 محقق - فعولن فعلن فعولن فعلن - دو بارے دعاے دارم سحر کہ بر لب + سراسر جرم بھل کن
 یارب + دعا یہ فعلون دارم فعلن سحر کہ فعلون بر لب فعلن + سراسر فعلون جرم فعلن بھل کن
 فعولن یارب فعلن - یہ وزن گویا وزن ہفتم کا عکس ہے۔

(۱۱) آٹھ رکن کا شعراں ترتیب سے کہ رکن اول مقبوض اور دوم محقق پھر وہی رکن اول
 دو بارہ مقبوض ہیٹھ رکن سوم مقبوض رکن چہارم محقق پھر وہی رکن سوم دو بارہ مقبوض
 تاکہ ایک مصرع بروزن فعول فعلن فعلن فعلن نکل آئے یہی عمل مصرع دوم میں بھی سمجھو
 اور اسکو مقبوض متین محقق کہو جیسے حافض سے کہم بخوانی ورم برانی + دل حزین راجح
 جانی + کہ سب فعول نانی فعلن و ضرب فعول رانی فعلن + دلج فعول زیر فعلن بجاسے
 فعول جانی فعلن - اکثر - اہل عروض میں اسکا نام مقبوض اٹلم لکھا ہے اور صحیح غلط ہے کہو کہ کلم
 در اصل جرم ہے اور وہ حشو و عروض و ضرب میں جائز نہیں - محقق طوسی کے عہد میں یہ وزن
 متعارف سے مستخرج ہی نہیں ہوا تھا اس سبب کہ قبض او سوقت تک بزبان فارسی عمل المتعارف
 نہ تھا بلکہ نظم بھی غیر مستعمل تھا یہاں تک کہ اسکو صدر وابتدا میں بندرت لاتے تھے فی المعین

قدا اٹم و رصدا ابتدا بنا و بکار داشتہ اند و استعمال قبض در فارسی روایت پنج وجہ - یعنی اولکہ
 بعد تحقیق کرن جب بھی رو انہیں اس سے ثابت ہوا کہ انزم بھی اس بحرین غیر مستعمل تھا
 مگر متاخرین نے قبض کا استعمال بکثرت کیا ہوا و فی الحقیقت اسکا کوئی مقام خاص نہیں سمجھنا
 ہوا چنانچہ این قبض لائین کوئی چیز اسکی مانع نہیں ہا اٹم و رصدا ابتدا میں بلکہ کلف اسکا
 ہو - محقق نے آخر معیار میں ایک شعر اسی وزن پر یوں لکھا ہے اگر یہانی کہ بے توجہم ہمارا
 درین غم روانداری - اور بسبب عدم استعمال قبض اسکی تقطیع چار سقا علان ثانی سے سمجھکر
 فرمایا ہو کہ استغفلن منجون مرغل برین وزن باشد و استغفلن موقوف مرغل ہمچنین - طرہ یہ
 کہ شعر مذکور نہ ایسے مستغفلن سے سمجھا جاسکتا ہو نہ ایسے متغافلن سے کیونکہ ترغیل کو وہ خود آخر
 بیت یعنی عروض ضرب کے لیے متغافلن یعنی بحر کامل میں خاص کرتے ہیں اور بیان صدر
 ابتدا بھی مرغل ہوا جاتا ہو - اب رہی بحر جز یعنی مستغفلن کو منجون کر کے مرغل بنانا وہ جائز
 ہی نہیں کیونکہ ترغیل بحر کامل کے لیے خاص ہو چکا قال النذیر بسببہ خفیت زیادت کنند
 الا و آخر متغافلن ہیئتہ و خاص بود بوزن مجز و وہ آخر بیت و رکن اور امرغل خوانند - شاع
 و مترجم معیار اس چوٹ کو صاف بچا گئے ہیں اصل یہ کہ لاو کے ارکان او زام وہی ہیں جو ہمیشہ ذکر کیے
 (۱۲) عروض و ضرب ستیغ باقی مثل وزن یا زوہم - فعول فعلن فعول فعلمان - دو بار سے
 غم تو تار و دلم نہاں است - سرشکم از دید بار و نیست - غمت فعول تار و فعلن دلم فعل
 ہا نیست فعلمان - سرشکم فعول مزدی فعلن دلم فعل و نیست فعلمان -

فائدہ - ممکن ہو کہ اس بحر میں تین قسم کے صدر و ابتدا اور چار قسم کے خندا اور آٹھ قسم کے عروض
 و ضرب آسکین مثلاً فعلن اٹم با فاع انزم یا فعول مقبوض کو صدر و ابتدا بنا ہے پھر
 فعولن سالم اور فعلن محبق اور فاع مقبوض محبق اور فعول مقبوض کو خندا ٹھہرائے پھر فعولن
 سالم یا فعولان ستیغ یا فعول مقصور یا فعل محذوف یا فاع مقصور محبق یا فاع محذوف محبق خط
 ابرا یا فعلن محبق یا فعلمان محبق ستیغ کو عروض و ضرب مقرر کیجیے تو ان عروض و ضرب بتلگانہ کو

صدر وابتداء سے گانہ میں ضرب دینے سے چوبیس اوزن پیدا ہونگے بعد ازاں چوبیس کو چھوٹا
 چار گانہ مذکورہ میں ضرب دینے سے چھانوے اوزن حاصل ہو سکتے ہیں لیکن اکثر مقام تحقیق
 ناجائز یا غیر جائز ہو کر وزن غلط ہو جائینگے اور یہ بات عمل سے آئینہ ہو سکتی ہے۔ اسلئے راقم اسطور
 کے نزدیک صدر وابتداء صرف انرم اور خوشو مقبوض اور عوصن و ضرب سالم یا مسبیغ یا مقصور
 یا معذوف لانے سے چار وزن پیدا ہونگے۔ اول فاعِ فَعُولِ فَعُولِ فَعُولِ۔ دوم فاعِ فَعُولِ
 فَعُولِ فَعُولِ۔ سوم فاعِ فَعُولِ فَعُولِ فَعُولِ۔ چہارم فاعِ فَعُولِ فَعُولِ فَعُولِ۔ بعد ہر ایک
 وزن میں آٹھ قسم کے عمل کرنے سے کل تیس اوزن صاف نکل آئینگے اور وہ اعمال شبہ گانہ
 مؤلف نے اسطرح استخراج کیے (۱) رکن دوم میں اس کے ماقبل تحقیق کر دہ باقی ارکان کو بحال
 خود رہنے دو (ب) دوم و سوم ارکان میں تحقیق کر دہ باقی بحال خود (ج) دوم و سوم و چہارم
 میں تحقیق کر دو (د) پنج میں تحقیق کر دہ باقی سب میں (۴) دوم رکن میں تحقیق کر دہ باقی
 سب میں تحقیق کر دو (۵) دوم و سوم رکن میں تحقیق کر دہ باقی میں تحقیق کر دو (ذ) کسی رکن
 میں تحقیق کر دہ اس سے اصلی وزن نکالے گا (ح) صرف پنج میں تحقیق کر دہ باقی حالت اصلی پر
 رکھو۔ اب میں ترتیب وار سب وزان کی مثالیں بتاتا ہوں۔ یوں۔

(۱۲) آٹھ رکن کی ایک بیت رکن اول انرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم سالم فعلن
 فاعِ فَعُولِ فَعُولِ۔ جناب بحر سے عرض یہ ہر نقاش ازل سے جب کے نقش میں یا رکھو
 گھر دو جب کے فعل نقش فاعِ میا فَعُولِ کُ گرد و فَعُولِ۔ باقی مصرع اولیٰ بروزن بستہ
 آئندہ ہم نے ان اوزان میں محبق مقبوض کا رکن فاعِ لکھا اور اسکے عوض فَعُولِ بسکون اسط
 بھی آسکتا ہے۔

(۱۳) شعر شہین رکن اول انرم پھر دوم مقبوض محبق چہارم سالم۔ فعلن فَعُولِ فاعِ فَعُولِ۔ بحر
 سے جی جلتا ہوا آہ کے جلو کو پشیم محبت کو گل کر دو جب جی بل فعلن تا ہر فعلن ۱۱۔ فاعِ
 کچھ کو فَعُولِ۔ باقی مثل وزن ہندیم آئندہ۔

(۱۵) بیت ہشت رکنی اول رکن اشرم پھر دوم اشرم مقبوض محبق چوتھا محبق۔ فعلن فعلن فعلن فعلن۔ دوبار۔ رندے گزے جدم ہم دنیا سے ہم نے جانا دنیا گزری۔ دونوں مصرعے ایک ہی وزن پر ہیں۔ گزے فعلن جدم فعلن ہم دن فعلن یا سے فعلن۔ باقی علی ہذا الیقا اس وزن میں یا اسکے ساتھ والے وزن میں اگر کوئی رکن مزاحفت بحر متقارب کا خاص نمونہ تو اسکو متدارک شمس مخبون مسکن سے سمجھنا اولیٰ ہو لیکن اس شعر والی غزل میں زحافا خاص متقارب آئے ہیں۔

(۱۶) شعر شمس رکنی اول اشرم دوم محبق مقبوض سوم مقبوض چہارم محبق۔ فعلن فاع فعلن فعلن۔ مصرع دوم بھی یونہی رندے کا فر پہنچی مگر گزے اسی ہم پر چوبت ترسا گزری۔ کا فر فعلن پر ب فاع مگر گزے فعلن اسی فعلن ہم پر فعلن چوب فاع ت ترسا فعلن گزری فعلن۔

(۱۷) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اشرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم محبق۔ فاع فعلن فعلن فعلن۔ ہر دو مصرعے یکساں۔ رندے آئے نہیں تم عرصہ گوارا نہ منع کیا کس نے کیا گزری۔ اے فاع نہیں تم فعلن عرصہ فعلن گزرا فعلن۔ وقس علی ہذا۔

(۱۸) شعر ہشت رکنی اول اشرم دوم وسوم مقبوض چہارم محبق۔ فاع فعلن فعلن فعلن۔ جناب بحر اپنا گلا خود کاٹتے ہیں ہم۔ دم لو پھری کے تلے بیدر دو۔ دم ل فاع چریک فعلن تلے بے فعلن در دو فعلن۔ مصرع اول بروزن بستہ آئندہ۔

(۱۹) بیت شمس رکنی اول اشرم دوم وسوم مقبوض چہارم سالم۔ فاع فعلن فعلن فعلن۔ بحر دم کی آمد شد کیا کیسے۔ ضعف کی راہ سے ہیں یہ سفر دو۔ ضعف فاع کراہ فعلن۔ سفر فعلن سفر فعلن۔ مصرع اول بروزن پانزدہم۔

(۲۰) شعر ہشت رکنی اول اشرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم سالم فاع فعلن فاع فعلن۔ تیرنگا ہت بردل عاشق۔ کارگر آمد صورت ناوک۔ تیر فاع ہکا ہت فعلن

بروز فاعل عاشق فعلوں - باقی علیٰ ہذا القیاس - بحر ۳ جان اور انکھوں سے نہ بچگی ۴
 ہو یہ اور نہ ہواہ اور مردو ۴ جان فاعل انکو فعلوں سین فاعل بچگی فعلوں و قس علیٰ ہذا -
 (۲۱) شعر آٹھ رکن کا رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم
 سبغ - فعلن فاعل فعلوں - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم
 مستبغ - فعلن فعلن فاعل فعلوں ۳ چھپر آنکھ لڑا تو جانین ۴ دل میں ڈالو لکھا تو جانین
 چکر فعلن اک فاعل لڑا و فعل تجانین فعلوں ۴ دلے فعلن ڈالو فعلن کا و فاعل تجانین
 فعلوں ۱ - اس شعر میں دو وزن غیر مشترک جمع ہیں -

(۲۳) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم سبغ محبق - فعلن فعلن
 فعلن فعلان ۳ سردار بزم غم ہم ہیں ۴ گویا نخل ماتم ہم ہیں ۴ سردا فعلن رے فعلن
 نے غم فعلن ہم ہیں فعلان - باقی علیٰ ہذا القیاس - اگر اس وزن کے ساتھ والے شعر میں
 کوئی زحاف مقاربات کا مخصوص نہ ہو تو اسکو مستدارک جانو -

(۲۴) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم سبغ محبق - فعلن
 فاعل فعلوں فعلان - جناب بحر ۳ جان و مال فدا کرنے میں ۴ فکر و تردد احوال مردو ۴
 جانو فعلن ال فاعل فدا کر فعلوں نے میں فعلان - مصرع دوم مثل وزن ہفتم -

(۲۵) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم سبغ محبق - فاعل
 فعلوں فعلن فعلان - حکیم مومن خان ۳ چشم تر و شوراب غم میں ۴ سونٹکری ایک اک
 دم میں ۴ سوٹ فاعل کراہی فعلوں ایک فعلن دم میں فعلان - مصرع اول مثل وزن

بستم -
 (۲۶) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم سبغ محبق - فاعل فعلوں
 فعلان - جناب بحر ۳ شکر گزار ہر صورت میں ۴ زیر ہین دیا شکر دو ۴ شکر فاعل گزار
 ہر صورت فعلوں رت میں فعلان - مصرع دوم مثل وزن ہفتم -

(۲۷) بیت ہشت کنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم سبغ - فاع فعل فعل فعل
 ۵ آب حیات وصال ہوا سان ۵ عشق مین پیلے لڑا تو جانین ۵ اب فاع حیات فعل
 وصال فعل ۵ سان فعل ۵ - وقس علی ہذا۔

(۲۸) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم سبغ - فاع فعل فعل
 فعل ۵ جناب بحر ۵ آہ یہ دونوں آفت جان مین ۵ ناز واد لعنت برہر دو ۵ افاع
 یہ دونوں فعل ۵ آفت فاع تباہ مین فعل ۵ - دوم مصرع بروزن ہفدہم۔

(۲۹ و ۳۰) آٹھ رکن کی بیت کن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مقصور - فعل
 فاع فعل فعل - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مقصور - فعل فعل فاع
 فعل ۵ ساتی باغ پہ چھائی بہار ۵ لانا ساغرائی بہار ۵ ساتی فعل باغ فاع پچائی فعل بہا
 فعل ۵ لانا فعل ساغرا فعل ۵ ای فاع بہار فعل - اس مین دو وزن غیر مشترک مجتمع مین۔

(۳۱ و ۳۲) بیت ثمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مقصور محبق - فعل فعل
 فعل فاع - پھر رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مقصور محبق - فعل فاع
 فعل ۵ ساتی میرے سبھ کر جام ۵ جاموں پر دے برابر جام - میرے فعل ساتی
 فعل بر کر فعل جام فاع + جاموں فعل پر فاع برابر فعل جام فاع + اس شعور مین بھی دو
 وزن غیر مشترک شریک مین۔

(۳۳) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض چہارم مقصور محبق - فاع فعل
 فعل فاع - خسروے رائے چہور پورے داشت ۵ پورنگویم حورے داشت ۵ رائے فاع
 چہور فعل پورے فعل واث فاع - وقس علی ہذا - اسیرے سوے عدم ہم جاتے مین ۵
 آگے سے سر کور تادو ۵ سوے فاع عدم ہم فعل جاتے فعل مین فاع - دوم مصرع بروزن
 چیل ویکم آئیدہ۔

(۳۴ و ۳۵) آٹھ رکن کا شعر کن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مقصور محبق - فاع فعل فعل

فَاع - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مقصور۔ فاعِ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ سے مست
 است اوٹھین سب سے مست بہ تجھ کو دعائیں دین بادہ پرست بہ مست فاعِ است فَعُولُ اُن سے
 فَعُولُ نِ مست فاعِ بہ تجھ کو فاعِ دعائے فَعُولُ دبا و فَعُولُ پرست فَعُولُ۔ اسین دو وزن غیر شکر
 شامل ہیں۔

(۳۶) بیت ہشت کئی رکن اول اثرم دوم مقبوض۔ سوم مقبوض محبق چہارم مقصور۔ فاعِ فَعُولُ
 فاعِ فَعُولُ۔ جامی سے اُس شب زلفت غالبہ سے بہ مریہ روت غالبہ پوش بہ ایش فاعِ
 بزلفت فَعُولُ نِ عال فاعِ سے فَعُولُ۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ عاشق سے دل میں سما یا او
 خیال بہ آکھوں میں چھایا او سکا جمال بہ دل م فاعِ سما یا فَعُولُ نِ اسک فاعِ خیال فَعُولُ۔
 وقس علیٰ ہذا۔

(۳۷) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مخدوف۔ فَعْلُ نِ فاعِ فَعُولُ
 فَعْلُ سے جب تک مکر نشان رہے بہ جاری تیری دکان رہے بہ جب تک فَعْلُ نِ میک فاعِ
 نشان فَعُولُ رہے فَعْلُ۔ باقی اسی طرح۔

(۳۸) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مخدوف۔ فَعْلُ نِ فَعْلُ
 فاعِ فَعْلُ۔ شاد سے دو میں سے اک کام کرو بہ شاد کا بوسہ لویا دو بہ دو سے فَعْلُ نِ
 سے اک فَعْلُ نِ کام فاعِ کرو فَعْلُ۔ مصرع دوم مثل وزن چل کو کیم آئندہ۔

(۳۹) بیت ہشت کئی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مخدوف محبق۔ فَعْلُ نِ
 فَعْلُ نِ فَعْلُ نِ۔ اسیر سے تلِ عارض کا دکھلا دو بہ مرغِ نگہ کو نادو بہ تلِ عارض فَعْلُ نِ کا
 فَعْلُ نِ دکھا فَعْلُ نِ دو فَعْلُ۔ مصرع دوم بروزن چل کو کیم آئندہ۔

(۴۰) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مخدوف محبق۔ فَعْلُ نِ
 فاعِ فَعُولُ نِ۔ اسیر سے بحث بڑھی ہو بسوں میں بہ لینا ایک نہ دینا دو بہ لینا فَعْلُ نِ
 ایک فاعِ لینا فَعُولُ نِ دو فَعْلُ۔ مصرع اول بروزن سی بر سوم۔

(۴۱) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محقق چہارم مخذوف محقق - فاع
فعولن فعلن فاع - اسیر سے گیسو و رخ کا بوسا دو بہ چاند گمن پر صد فادو بہ گیس فاع و کجا
فعولن بوسا فعلن و فاع مصرع دوم سطح -

(۴۲) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض چہارم مخذوف محقق - فاع فعولن
فعولن فاع - اسیر سے تیغ نگہ جو پٹے او کی بہ مہر ہو صورت جو زا دو بہ تیغ فاع نگہ ج
فعول پٹے اس فعولن کی فاع + مہر فاع ہو صورت جو زا فعولن و فاع -

(۴۳) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض چہارم مخذوف فاع فعولن فعلن -
شاد سے روتے ہیں دیدہ تر سے لہو بہ بتے ہیں خون کے دریا دو بہ روت فاع دیدہ فعول
ی ترس فعول لہو فعل - مصرع دوم مثل چہل گو دوم -

(۴۴) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محقق چہارم مخذوف - فاع
فعولن فاع فعل سے روے تو دیدم امو گل تر بہ نخل امیدم داد شمر بہ روے فاع تدیم
فعولن ایک فاع لہر فعل - و نس علیٰ ہذا - اسیر سے دیکھ اسیر اعجاز نبی بہ سب سے فخر کو دیکھا
دو بہ دیک فاع اسیر فعولن جاز فاع نبی فعل - مصرع دوم بروزن چہل و یکم - وزن سیزم
سے یہاں تک وہ بتیسیں اوزان ہیں جو اعمال ہشت گانہ مذکورہ سے پیدا ہوئے ہیں - اس
بتیسی کا اختلاط باہمی بلاتامل جائز ہو -

جناب شیخ امداد علی صاحب بھرتے اسکی تصحیح کے امتحان کے واسطے ایک قاعدہ خوب
استخراج کیا کہ ایسے اوزان میں ہمیشہ سبب خفیف کے بعد سبب خفیف یا دو سبب خفیف کے
درمیان ایک سبب ثقیل ہو گا مگر وہ ثقیل ایک رکن کے آخر کا ایک تحرک اور ایک رکن کے
آغاز کا ایک تحرک ملا کر آٹھ آئینہ کا بشرطہ کہ اگر عروض و ضرب میں التقاضے ساکنین ہو تو ساکن
آخر سے چشم پوشی کرو مثلاً فعلن فعلن فعلن فاع - یہاں سبب خفیف کے بعد سبب خفیف ہو گیا
فاع فعولن فاع فعولن - یہاں فاع فعولن میں فاع کا عین اور فعولن کی فاع دونوں ملا کر

ایک سبب ثقیل دو سبب خفیف کے درمیان میں ہو اور بوجہ اجتماع ساکنین لام فعل سے
آگے چرائی ہوگی۔ اس امتحان کے علاوہ ان بتئیل و زان میں جہاں رکن سوم مقبوض ہو
او کے بعد رکن چہارم یعنی عروض یا ضرب یا تر بھی آسکتے ہیں اور ایسے عروض یا ضرب لانے سے
چار وزن اور پیدا ہونگے اگرچہ قاعدے سے غلط نہیں لیکن دو تین تو او میں بالکل خوش
نہیں مثلاً۔

(۴۵) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم اتر فعلن فاع
فعل فعلن فاع ساقی ریخت بجام ہم + ماراد ادمام ہم + ساقی فعلن ریخت فاع بجام فعل
مفعول فاع۔ مصرع دوم بھی اسطرح۔

(۴۶) بیت ثمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم اتر فاع فعلن فعلن فاع
نال شنید و صد آہ ہم + یار نکر و نگاہ ہم + نال فاع شنید فعلن صد آہ فعل ہم فاع۔ مصرع
دوم علی ہذا القیاس۔

(۴۷) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم اتر فعلن فعلن
فاع فاع ساقی برتن یار ہم + کام جانم بازوہ + من نت فعلن برتن فعلن یار فاع
ہم فاع۔ وقس علی ہذا۔

(۴۸) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم اتر فاع
فعلن فاع فاع سوسہ رویت کام دل + عشق لبث درآب و گل + بوس فاع یرویت
فعلن کام فاع دل فاع۔ مصرع دوم بھی یونہی۔ یہ اڑتالیں وزن وانی میں۔ ان اوزان
کا ایک کلیہ اور بھی ہو کہ جہاں کہیں صدر وابتدائے سوافاع یا فعلن بسکون دوم واقع ہو
اور او کے ماقبل کوئی ساکن نہ ہو تو وہ وزن غلط ہے۔ غافقم۔

ان اڑتالیں میں اکثر وزن مضاعف ہو کر سولہ رکن کا شعر بنتے ہیں اور خوش آئند
ہوتے ہیں۔ وہ تصنیف پانچ صورتوں سے ہوتی ہے۔ یا تو ایک نئے وزن کو چار بار کر لیکر

شازدہ کرنی شعر ہاتھ میں - یادوئے وزنوں کو ایک ایک بار اور دو پُرانے وزنوں کو ایک ایک یا تین نئے وزنوں کو ایک ایک بار اور ایک پُرانے وزن کو ایک بار - یا تین پُرانے وزنوں کو ایک ایک بار اور ایک نئے وزن کو ایک بار - یا چار نئے وزنوں کو ایک ایک بار - لیکر سولہ رکن کا شعر لاتے ہیں - الغرض ہر بیت میں مشترک یا غیر مشترک چار چار وزن شامل ہوتے ہیں - اس حساب سے ہر شعر شازدہ کرنی چار خانہ ہو جاتا ہے - ہم نے مضاعف خانہ کے غیر مختلف کے آغاز پر اس کے دشمن وانی کا وزن از روئے شمار بتا دیا اور مختلف خانوں کے مضاعفات میں خانے خانے کے ساتھ اس کے دشمن وانی کے شمار کا پتا دیا - تاکہ ہر خانے کے وزن کا نام آسانی مل سکے اور ہر بیت میں جس قدر وزن غیر مشترک آئے ہیں ان میں سے حساب سے نمبر شمار میں ہند سے دیے ہیں - وہاں واو عطف کے فرق سے دریافت ہو سکتا ہے کہ ایک ایک شعر میں کتنے اوزان وانی غیر مشترک شریک ہیں مثلاً -

(۴۹) سولہ رکن کا پورا شعر وزن اول کا مضاعف - محمد ابراہیم ذوق دہلوی سے یہ کشتوں کا اوس مانگ کے بیان پتا ہے کہ اون تیرہ بختوں کے مرقد پہ کوئی ہے اگر سنگ موسیٰ کا تعویذ تھا تو رکھتے ہی بس درمیان سے وہ شق ہو یہ کیش تو فعلوں کا سا فعلوں کے یا فعلوں پتا ہو فعلوں کا نئی فعلوں رنج تو فعلوں کہ قد فعلوں پکولی فعلوں - باقی علیٰ ہذا القیاس - اس وزن کو سہل کر دینے سے دراز مل کا عیب کی قدر و خشک جاتا ہے کیونکہ وزن سالم الارکان ہے - جیسے وہ سے مری زندگی تھی ابھی اسی شکر - سیجائی جو کر گئی تیری ٹھوکر ہے کہ ٹھکرایا تو نے تو یوں تھا سبھمک - نچھلے جان کچھ جو سدر مق ہو - اس میں تبیغ باغنے بھی آئی ہو یوں سے یہ جرو قوانی غزل کے بد لکر رقم اک غزل کر کہ ای ذوق حسین - نہ نولفظ غلط نہ تعقید غلط جو فی الجملہ کچھ ہو تو معنی ادق ہو - کہ ای ذوق فعلوں محسین فعلوالاں - الغرض یہ وزن شاذ ہے -

(۵۰) بیت شازدہ کرنی - وزن ہفتم کا مضاعف - محب سے بیار عشقم در دل من غیر از وصالش درمان ندارد - اما ازین غم جان برب آمد کا یا م حیرش پایاں ندارد - یا فعلوں

عشقم فعلوں دروے فعلوں کے من فعلوں غیر فعلوں وصالش فعلوں درما فعلوں نذر و فعلوں
اسی طرح تقطیع مصرع دوم بھی ہے۔ مؤلف مستہام نے اس وزن میں اردو اشعار کے اور وہ
مسطح چار خانہ لانے سے ناگوار مذاق نہیں یوں سے کب تک سہیگا تیری جفا دل نالش کرگا
روز جزا دل بہ پتھر ترا دل شیشہ مراد دل ہشیا رہنا خالق ہو عادل بہ کب تک فعلن سہیگا فعلن
تیری فعلن جفا دل فعلن نالش فعلن کرگا فعلن روزے فعلن جزا دل فعلن۔ وقس
علیٰ ہذا۔ اس میں ہم نے تبیخ باغنے کا بھی استعمال کیا ہو یوں سے دل سے الگ چل تو کچھ بتا میں
دیتا ہو بکو نگین صدائیں بہ سستا ہو دن بھر تیری جفا میں کرتا ہو شب بھر تیرا گلا دل بہ غمگی
فعلن صدائیں فعلولان۔ لوگ اس کو کجرا کل سے بتاتے ہیں اور دھوکا کھاتے ہیں ہم نے
یہی فارسی شعر وہاں لکھ کر وجہ غلط بتا دی ہے۔

(۵۱) شعر شازدہ رکنی وزن یازدہم کا مضاعف۔ خواجہ عصمتہ اللہ بخاری سے زہے دو
بخون مردم کشادہ تیر و کشیدہ خنجر بہ رخ چو ماہیت صبا ح دولت خط سیاہیت شب معنیر بہ زہید
فعلول چشمیت فعلن بخون فعلول مردم فعلن کشادہ فعلول تیر و فعلن کشیدہ فعلول خنجر فعلن۔ باقی
علیٰ ہذا القیاس۔ میرعباس سلیم لکھنوی سے تمام شب یہ رہا ہو عالم ادھر کی دنیا او دھر ہوئی
ہو بہ آخر وقت آئے دیکھنے کو بھلے کو اب بھی خبر ہوئی ہو بہ تمام فعلول شب یہ فعلن رہا ہو فعلول
عالم فعلن اور ک فعلول دنیا فعلن اور ہ فعلول یہی ہو فعلن۔ باقی اس طرح۔ اس وزن میں
مسطح بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے جناب بھر سے چمک رہے ہیں چمن میں بلبل۔ مک
رہے ہیں کھلے ہوئے گل بہ چمک رہے ہیں پیالہ ل۔ خوشی ہو ابر بار آیا بہ اسکے تین خانے
ذوالعاقبتین بھی ہیں۔ اس میں تبیخ باغنے بھی جائز ہو۔ اسیر سے بجا ہو آنکھوں سے گرم آنسو
جو شمع کی طرح ڈھل رہے ہیں بہ گلی ہو ایک آگ اپنے دل میں بدن سے شعلہ نکل رہے ہیں
ح ڈھل رہے ہیں فعلان بہ مکھڑ فعلول ہے میں فعلان۔

(۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵) شعر شازدہ رکنی خانہ اول بروزن نسبتہ خانہ دوم بروزن چہلم

خانہ سوم بروزن ہجرت خانہ چہارم بروزن سنی و شہتم۔ جناب میر تقی علیہ الرحمہ حال
 نہیں جو عشق سے مجھ میں گس سے میرا حال کہوں + آپ ہی چاکر اوس خاکم کو اپنا ایسا
 حال کیا + حال فاع نہی جو فعلون عشق فاع سچے فعلون۔ کس سے فعلن میرا فعلن
 حال فاع کہوں فعلون + اب فاع بچا ہ فعل کر س خاکم فعلون کم کو فعلن۔ اپنا فعلن ایسا
 فعلن حال فاع کیا فعل۔ اس میں چاروں خانے غیر مشترک ہیں۔ اسکے خانہ اول کے وزن پر
 فارسی میں شمس الدین فقیر نے شعر مضاعف یوں کہا جو ۵ زلف مغنبر بہر رویت میر شہب
 است و وادی موسیٰ + جامہ صبرم در کف عشقت دامن یوسف دست زلیخا + زلف فاع
 مغنبر فعلون بر فاع ہر رویت فعلون تیر فاع شہب فعلون واد فاع موسیٰ فعلون۔ اس میں ایک
 ہی وزن چار بار کر آیا ہو۔

(۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹) سولہ رکن کا شعر۔ خانہ اول بروزن چار دہم۔ دوم بروزن سنی و چہار
 سوم بروزن پانز دہم۔ چہارم بروزن سنی و ہفتم۔ میرے سارے زندا و باش جہان کے
 مجھے سجد میں رہتے ہیں + بانگے ٹیر سے ترچے تیکھے سبکا جھکوا مام کیا + سارے فعلن بندو
 فعلن باش فاع جہا کے فعلون۔ تجس فاع سجد و فعل مرہتے فعلون میں فاع + با کے فعلن
 ٹیرے فعلن ترچے فعلن تیکھے فعلن۔ سب کا فعلن تجک فاع امام فعل کیا فعل۔ اس شعر میں
 ہر چار خانہ غیر مشترک آیا ہو۔

(۶۰ و ۶۱) بیت شادوہ رکنی۔ خانہ اول بروزن چار دہم۔ دوم بروزن سی و دوم۔ سوم بروزن
 ہفتم۔ چہارم بروزن چہل و سوم۔ جناب بھرے کیسی پیری کیسی جوانی ہم سب لوگ مسافر ہیں +
 صبح ہوئی تو کوچ کی ٹھہری شام ہوئی تو مقام کیا + کیسی فعلن پیری فعلن کیسی فاع جوانی
 فعلون۔ ہم سب فعلن لوگ فاع مسافر فعلون میں فاع + صبح فاع ہی تو فعلون کوچ فاع
 ک ٹھہری فعلون۔ شام فاع ہی تو فعلون مقام فعل کیا فعل۔ اس میں خانہ دوم و خانہ
 چہارم دونوں غیر مشترک ہیں۔

(۶۲ و ۶۳) سولہ کرن کا شعر خانہ اول بروزن چار دہم۔ دوم بروزن سی و سوم۔ سوم بروزن چار دہم۔ چہارم بروزن چہل و یکم جناب بحرے شربت ہوتا ناخون ہمارا کاش تو بکے مشربین شکر کے مانند ہمارے دل کی کدورت بٹ جاتی ہے شربت فعلن ہوتا فعلن خون فاع ہمارا فعلون کاش فاع تو بکے فعلون مشرب فعلن مین فاع + شک کر فعلن کے ما فعلن نند فاع ہمارے فعلون دل ک فاع کدورت فعلون بٹا فعلن تی فاع۔ اسمین خانہ دوم و چہارم غیر مشترک دونوں میں۔ (۶۴ و ۶۵ و ۶۶) شعر شاذہ کرنی۔ خانہ اول بروزن شاذ دہم۔ دوم بروزن چہل و چہارم سوم بروزن چہدہم۔ چہارم بروزن سی و نہم۔ بحرے صدتے اپنی قناعت کے کیا فقر مین اپنا فقر رہا دست سوال جو اپنا بڑھتا ہاتھوں عزت کھٹ جاتی ہے صدتے فعلن اپن فاع قناعت فعلون کے کا فعلن۔ فقر فاع م اپنا فعلون فقر فاع رہا فعل + دست فاع سوال فعلون ج اپنا فعلون بڑھا فعلن۔ ہا تو فعلن عزت فعلن گھٹا فعلن تی فاع۔ اسمین خانہ اول و دوم و چہارم غیر مشترک مین۔

(۶۷ و ۶۸) سولہ کرن کی بیت۔ خانہ اول بروزن چار دہم۔ دوم بروزن سی و پنجم۔ سوم بروزن ہجرت۔ چہارم بروزن چہل و دوم۔ بحرے اوٹھو کپڑے بدل چلو کیا بیٹھے ہو بحر او داسل او داسل سیر کے دن مین پھول کھل مین جوش پہ فصل بہاری ہو پڑاٹ ٹو فعلن کپڑے فعلن بدل فاع چلو کا فعلون۔ بیٹ فاع بحر فعلون اداس فعلون اداس فعلون + سیر فاع کدن ہو فعلون پول فاع کھلے ہو فعلون۔ جوش فاع بفصل فعلون بہاری فعلون ہو فاع۔ اسمین خانہ دوم و خانہ چہارم غیر مشترک مین۔

(۶۹ و ۷۰) بیت شاذہ کرنی خانہ اول بروزن ہجرت۔ دوم بروزن ہجرت و نہم۔ سوم بروزن شاذ دہم۔ خانہ چہارم بروزن سی و ششم۔ میرے آج ہمارے گھرا یا تو کیا ہو یاں جو نثار کریں پدالا کھینچ نعل مین تھمکو دیر ملک ہم پایا کریں پدال فاع ہمارے فعلون اگر لافعلن یا تو فعلن۔ کاسی فعلن یاچ فاع نثار فعلون کریں فعلون + ال لافعلن کیچ فاع

نفل مے فعلوں تکملہ فعلن۔ دیر فاعل ملک ہم فعلوں پار فاعل کرن فعل۔ اس شعر میں خانہ اول و دوم و چہارم غیر مشترک ہیں۔

(۷۲) سولہ رکن کا شعر۔ خانہ اول بروزن ہفتہم۔ دوم بروزن چہلم۔ سوم بروزن ہفتہم۔ چہارم بروزن سہمی و نہم۔ میرے آج غزال اک رہہ ہو کر لایا تربت مجنون پر + قصد زیارت رکھتے تھے ہم جب سے وحشت رکھتے تھے + الج فاعل غزال ملک فعلوں رہہ فعلن ہو کر فعلن۔ لایا فعلن ترب فاعل تہجنو فعلوں پر فع + قصد فاعل زیارت فعلوں رکھتے فعلن تے ہم فعلن۔ جب سے فعلن وحشت فعلن رکھتے فعلن تے فع۔ اس میں صرف خانہ دوم غیر مشترک ہو۔

(۷۳ و ۷۴) بیت شازدہ رکنی۔ خانہ اول بروزن ہستم۔ دوم بروزن چہلم و یکم۔ سوم بروزن نو ذوم۔ چہارم بروزن سہمی و یکم۔ میرے کی ہو عمارت دل کی جنھوں نے اونکی بنا کچھ رکتی ہو + اور تو خانہ خراب ہی دیکھے اس بستی کے معماران + کیا یہ فاعل عمارت فعلوں ملک فاعل جنھوں نے فعلوں۔ انک فاعل بنا کچھ فعلوں رکتی فعلن ہو فع۔ اور فاعل تھان فعلوں خراب فعلوں ہو یکہ فعلوں۔ اس میں فعلن تیکہ فعلن معمار فعلن ران فاعل۔ اس میں خانہ سوم و چہارم غیر مشترک۔

(۷۵ و ۷۶) سولہ رکن کا شعر۔ خانہ اول بروزن ہفتہم۔ دوم بروزن سہمی و یکم۔ سوم بروزن نو ذوم۔ خانہ چہارم بروزن سہمی و دوم سے آج گلابی کپڑے پہنے گلشن میں ہو وہ سر و خرامان + طوق میں قید ہو قمری وحشی پرزے پرزے گل کا ہو داماں + الج فاعل گلابی فعلوں کپڑے فعلن پہنے فعلن۔ گلشن فعلن میہ فاعل و سر و فعلوں خرامان فعلوں + طوق فاعل مقید فعلوں ہتر فعلوں یوحشی فعلوں۔ پرزے فعلن پرزے فعلن گلک فاعل ہر داماں فعلوں۔ خانہ دوم و چہارم غیر مشترک۔

(۷۷ و ۷۸) شعر شازدہ رکنی۔ خانہ اول بروزن ہستم۔ خانہ دوم بروزن سہمی و سوم۔

سوم بروزن تبستم چہارم بروزن سبت و چہارم ۵ وقت مدہ و جلد خبر لے سوتی ہو کیا چشم گرہان و مگر مین ہمارے آگ لگی ہو سینہ غم سے ہوا پناہ بریان و وقت فاع مدہ و فعلون جلد فاع خبر لے فعلون - سوتی فعلن ہو کا فعلن چٹنے فعلن گرہان فعلان و گرم فاع ہا ہے فعلون اک فاع لگی ہو فعلون - سینہ فعلن غم سے فاع ہا پناہ فعلون بریان فعلان - اسین فاع دوم و خانہ چہارم دونوں غیر مشترک ہیں -

(۹ و ۸۰ و ۸۱) سولہ رکن کا شعر - خانہ اول بروزن چار و ہم - دوم بروزن سبت و پنجم - سوم بروزن سیر و ہم - چہارم بروزن سبت و ششم ۵ مگر کو فاعی آئے اکیلے خوب بنے ہو میرے بس میں و جھوٹے سارے زمانے کے ہوتے ہوتا تو نکجا جھوٹی قسمیں و گرہ و فعلن خالی فعلن ۱۱ اے فاع اکیلے فعلون - خوب فاع پسے ہو فعلون میرے فعلن بس میں فعلان و جھوٹے فعلن سار فاع زمان فعلون کہو تم فعلون - ابت فاع نہان فعلون گجوٹی فعلون قسین فعلان - خانہ دوم و سوم و چہارم غیر مشترک ہیں -

(۸۲ و ۸۳) بیت شازدہ رکنی - خانہ اول بروزن تبستم - خانہ دوم بروزن سبت و ششم سوم بروزن تبستم - چہارم بروزن سبت و ششم ۵ کوئی تاشا دید کا دیکھے پر وہ چشم میں سیرے نہان میں و آنکھ بھی ہوا کہ بھول بھلیان و حوٹھ بھیرا میں او کو کمان میں و کوے فاع تاشا فعلون دید فاع کہیکے فعلون - پر فاع بچشم فعلون میرے فعلون نہا میں فعلون اک فاع ہوا کہ فعلون ہول فاع بویا فعلون - و و فاع پر امو فعلون اک فاع کہا میں فعلون اسین خانہ دوم و خانہ چہارم دونوں غیر مشترک ہیں - وزن چہل و نہم سے بیان کہ گشتیں اوزان وافی المضاعف ہیں -

(۸۴) چھ رکن کا پورا ایک شعرا پر رکن سالم - فعلون فعلون فعلون - دوبار - سیفی ۵ زور و جدائی چنانہم کہ از زندگانی بجانم و زور و فعلون جدائی فعلون چنانہم فعلون باقی تقطیع علیٰ ہذا القیاس -

(۸۵) شعر شش رکنی عروض و ضرب سبغ باقی مثل ہشتاد و چارم۔ فعلون فعلون فعلولان دوبارے منم عاشق رند بنام ہزار و دلم بے تو آرام چمنم عاشق فعلون شقے رن فعلون دید نام فعلولان و قس علیہ۔

(۸۶) شعر سدس عروض و ضرب مقصور باقی ارکان سالم۔ فعلون فعلون فعلول۔ دوبارے ازان خط شکیں یار ہر شدہ ماہش اندر محاق ہر ازان خط فعلون طشکی فعلون نیافعلول شدہ ما فعلون ہشند فعلون محاق فعلول۔

(۸۷) چھر رکن کا شعر عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن ہشتاد و ششم۔ فعلون فعلون فعلول فعل۔ دوبارے بیاد بریم ای صنم ہر کہ شد بتیو جان از تنم ہر بیاد فعلون بریم ای فعلون صنم فعل۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔

(۸۸) شعر سدس صدر و ابتدا اٹھ باقی سالم۔ فعلن فعلون فعلون۔ دوبارے پیش قدم ناز دلبر ہر ایچ ست سر و صنوبر ہر پیشے فعلن تدے نا فعلون ز دلبر فعلون۔ و قس علیہ۔

(۸۹) چھر رکن کا شعر عروض و ضرب سبغ باقی مثل وزن ہشتاد و ششم۔ فعلن فعلون فعلولان۔ دوبارے رفتم در کوے جاناں ہر کردیم سیر گلستان ہر رفتے فعلن در کوے فعلون سی جاناں فعلولان۔ و علیٰ ہذا القیاس۔ یہ چھ اوزان مجز و مبین۔

(۹۰) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فعلون فعلون۔ دوبارے عیان شد نہانم ہر ز رنگ رخانم ہر عیا شد فعلون نہانم فعلون۔ ز رنگے فعلون رخانم فعلون۔

(۹۱) بیت مریع عروض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فعلون فعلول۔ دوبارے توی دگلڈاز منم دل سپار ہر تہی دل فعلون گداز فعلول۔ منم دل فعلون سپار فعلول۔ اس وزن میں بھی عروض یا ضرب یا دونوں محذوف لاسکتے ہیں۔ یہ دو وزن مشطوریٰ ہیں۔ متاخرین کے نزدیک مجز و مشطوریٰ متروک ہیں۔ اگر کوئی کہے تو مضائقہ نہیں۔

(۹۲) شعر معشر خلاف قرار و اہل فن مسکین مرثیہ گوے اُردو نے دس رکن کا مثلث

بحر متقارب میں یون کہا ہے۔ فعولن فعولن فعولن فعولن۔ سہ بار ۵ عزیزان حسین ابن حیدر کے ماتم میں آؤ ۶ غریبون یتیمون اسیرون کا دکھ سُننے جاؤ ۷ جوان سب کو مظلوم جانو تو آنسو بہاؤ ۸ عزیزان فعولن جنوب فعولن حیدر فعولن کما تم فعولن م ۱۱ و و فعولن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن اس وزن کو دراز مل میں شامل کرنا لازم ہے۔

غریب

یہ بحر زبان عربی قلیل الاستعمال ہے۔ اسکی اصل داسرے میں بزبان تازی آٹھ بار فاعلن جو اسکے عروض و ضرب چھ قسم کے آئے ہیں۔ سالم۔ مخبون۔ مڈال۔ مقطوع۔ مخبون مسکن۔ مخبون مرفل۔ مگر فی الواقع مخبون مسکن و مقطوع او اغریبات میں ایک کام کرتے ہیں بدین سبب اسکے عروض و ضرب پانچ ہی رکھنا اولیٰ ہے۔ وافی و مجز و مشطور ملا کر یہ بحر دس وزنوں پر مستعمل ہو یون۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ دو بار ۵ حاکم و قومہم نعمکم یزعمو و اید للصلح الذی خیر کذا کھن ۶ حاربو فاعلن قومہم فاعلن ثم لم فاعلن یزعمو فاعلن ۷ لص صلا فاعلن حل لذی فاعلن خیر ہو فاعلن راہنو فاعلن۔ اون لوگوں نے اپنی قوم سے جنگ کی پھر نہ باز آئے بدی سے اور اوس نیکی کی طرف میل کیا جسکی خیر ثابت ہے۔

(۲) سبت مشن اور ہر رکن مخبون۔ فعلن فعلن فعلن فعلن۔ بحر کات دوم۔ دو بار ۵ آتیت جینعم مواطینہا ۶ فاسقت بغنیہ سار لہا ۷ والو فعلن تجبی فعلن عموا فعلن طینما فعلن ۸ فاسقت فعلن تبغر فعلن بت سا فعلن کینا فعلن۔ مین اوسکے تمام مکانوں میں پھرا تو مین نے اون مقاموں کے ساکنوں کے غائب ہونے پر افسوس کیا۔

(۳) شعر مشہد رکنی اور سب ارکان مخبون مسکن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن۔ بسکنت دوم دو بار ۵ یا محبونی ادرک ذورجی ۶ وارحم قلبی فاجلس عندی ۷ یا مح فعلن بولی

فعلن اور فعلن روحی فعلن + ورحم فعلن قلبی فعلن مجلس فعلن عندی فعلن - اکو میرے دوست میری روح کو تازہ کرو اور میرے دل پر رحم کر کہ میرے پاس بیٹھ - جو لوگ اس وزن بھر کو مقطع کہتے ہیں خطا کرتے ہیں کیونکہ قطع عروض و ضرب کے واسطے خاص ہوا اور میان آٹھون کرن اوسی قطع کے ہیں پھر باقی چھ ارکان میں قطع کیونکہ مہر کے - اسی وزن کا نام صوت الناقوس بھی ہوا اس سبب کہ حضرت جابر عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ ملک شام میں صدر اہل بیت کرام جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے ہمردیف تھے ایک کلیسا سے ناقوس کی آواز آئی جو کہ اس وزن کے ارکان سے ملتی تھی - حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ناقوس ہی کہتا ہو **ع** حَقَّاقًا حَقَّاقًا حَقَّاقًا ۛ صَدَّاقًا صَدَّاقًا ۛ اسی بنیاد پر سمجھو کہ لوگوں نے علم عروض کا استخراج کو بہ قصار کی آواز پر سمجھا ہر جگہ ذکر بروج العروض مؤلفہ قاضی جہان سیفی میں موجود ہوا ورنی الواقع شعر کی بنا خیمات پر ہو - لیکن سعد الشارحین کہتے ہیں تعجب ہو کہ تحلیل نے صوت الناقوس کا ذکر نہیں کیا اگرچہ اس کا زمانہ حضرت کے زمانے کے بعد ہو -

مؤلف عرض کرتا ہو کہ حضرت نے بھی تو یہی فرمایا تھا کہ ناقوس سے یہ صدا آرہی ہو یہ نہیں ارشاد کیا کہ ناقوس سے یہ اشعار نکلے ہیں یا اس وزن کا نام صوت الناقوس ہو - فَنَاقِلٌ -

(۴) چار کرن کا شعر مخبون و سکن باہم مخلوط اس میں اختیار ہر جہاں چاہے کرن مخبون لائے جہاں چاہے مخبون و سکن - اگر عروض و ضرب کو مخبون و سکن لائے تو انکو مقطع بھی کہہ سکتے ہیں مثلاً صدر و خسو اول مخبون و سکن - خسو دوم و عروض مخبون - پھر ابتدا مخبون و خسو سوم مخبون و سکن اور خسو چہارم و ضرب مخبون - فعلن فعلن فعلن فعلن - دو کرن اول بسکناات دوم و دو کرن آخر بحرکات دوم - فعلن فعلن فعلن فعلن - کرن دوم و سکیں دوم باقی بحرکات دوم **ع** يَا لَيْكِلِ الصَّبِّ مَتَىٰ عِدَّةٌ ۛ اَيَّامُ السَّاعَةِ مَوْعِدَةٌ ۛ يَا لَوِ فَعْلُنْ لَصِبْ فَعْلُنْ مَتَىٰ فَعْلُنْ عد ہو فعلن + اقیام فعلن مس سا فعلن عت مو فعلن عد ہو فعلن - اس شب عاشق اوس کا وعدہ کس وقت ہو گیا اوس کا وقت وعدہ قیام قیامت پر ہو - یہ چار وزن وافی ہیں -

(۵) چھ کرکن کا شعر اور ہر کرکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبارے فاعلن علی داریہم وکین
بین اطلاق لھا والذین بہ تف علی فاعلن دارہم فاعلن وکین فاعلن + بین اط فاعلن لالما فاعلن وکین
فاعلن۔ توقف کرو گئے گھروں پر اور راون گھروں اور آدمیوں کے نشانوں پر گرہ کر۔ طلحہ بالی تحریک
پرانی بنیادین کہ گھر ڈھو جانے کے بعد باقی زمین اطلاق بفتح اول او سکی جمع۔ دسہہ بالکسر نشان اور
آدمیوں کے نشان دس بنیادین او سکی جمع ہو۔

(۶) بیت مسدس صدر وابتاد خواول وثانی وعروض سالم وضرب ندال۔ فاعلن فاعلن
فاعلن۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن سے ہذہ داکہم اقفرت + ام زبور فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
فاعلن دارہم فاعلن اقفرت فاعلن + ام زبور فاعلن رحمہ فاعلن ہر ہو فاعلن۔ اوکے خالی
گھر میں یا کتاب کی سطح پر جگہ زانوں نے ملادیا ہو۔ زبور بضم اول بقول اسنوی زبر کسر اول
کی جمع ہر جگہ معنی سطر۔

(۷) شعر شش کرکنی عروض وضرب مخبون مفل باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن سے داکہ
سعدای بشو عجمان + قد کساھا الیل الملوآن + بر و مصرع باشیع آخر۔ دارس فاعلن می شیخ
فاعلن رعانی فاعلن + قد کسا فاعلن مل مل فاعلن ملوانی فاعلن۔ سعدی معشوقہ کا گھر مل
عمان پر شجر میں جو حسیہ و نرات کی کنکلی چاٹتی ہو۔ شجر بیخ و کسر شین مجھ و سکون جیم بازی عمان اور
عدن کے امین کا ساحل و کنارہ کدانی منتخب و بقول سعد الشارحین ایک بندر شہر اور سی
جگہ۔ وزن عجم سے بیان تک تین اوزان مجز و مین۔

(۸) بعض مولدین نے اسکے مریع میں بھی شعر کے مین جیسے۔ چار کرکن کی ایک بیت اور ہر کرکن
سالم۔ فاعلن فاعلن۔ دوبارے این اهل انھی + ان شوقی نمنا + یہ ایک شعر عین
ولھا انہم + دمعہا فذہما + یہ دوسرا شعر ہو۔ این او فاعلن مل حمی فاعلن + ان نشوف فاعلن
قی نما فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ صاحبان چراگاہ کمان مین تحقیق کہ میرا شوق ترقی پر ہو
اوکے عاشقوں کی آنکھ کے اشک زور شور سے جاری ہیں۔ ہی بالفتح جاے بلند سے آب روا

کا کرنا۔ کذافی المختص -

(۹) شعر مریج صدر سالم ابتداً مخبون عروض و ضرب ذال - فاعلن فاعلان + فعلن فاعلان
 ۷ غمّی یا حکام ۷ یو لیطیب الہیام ۷ غمّی فاعلن یا حام فاعلان + لیطی فعلن بل ہیام
 فاعلان -

(۱۰) شعر چار کنی ضرب ذال باقی تین رکن سالم - فاعلن فاعلن + فاعلن فاعلان ۷
 للذی قلبہ ۷ بین ثلاث الخیام ۷ للذی فاعلن قل ہو فاعلن + بین تل فاعلن کل خیام
 فاعلان - وزن نم و دہم کے یہی ہیں - احو کہ بوتو تو گونج تاکہ بہلا ہے عشق اوس شخص کا جبکا
 دل وابستہ ان خیموں کے اندر ہو - وزن ہشتم سے یہاں تک تین اوزان مشطوبین -

بزرگان فارسی وارد و اس بحر کی اصل آٹھ بار فاعلن دائرے میں آئی ہے - وافی اور وافی
 المضاعف و مرجز و اور مجز و المضاعف و ر شطو ر ملا کو کہیں اوزان پر یہ بحر مستعمل ہو یوں -
 (۱) آٹھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن - دو بار یعنی ۷
 حسن و لطف ترا بندہ شد مہر و ۷ خط و خال ترا شک چین خاک رہ ۷ حسن لطف فاعلن نے ترا
 فاعلن بند شد فاعلن مہر ۷ فاعلن خط طحا فاعلن ۷ ترا فاعلن شک جی فاعلن خاک رہ فاعلن
 بزرگان اُردو اس وزن میں بکلف و ضرورت اشعار آئے ہیں جیسے طالب دہلوی ۷ کیا کروں
 میں گلہ یار نے کیا کیا ۷ دل مرا چین گرفت ہی لے لیا ۷ کا کرو فاعلن مو گلہ فاعلن یار نے فاعلن
 کا کیا فاعلن - باقی علیٰ ہذا القیاس یا جسطح میر علی اوسط رشک ۷ مرگ نامخ کا نخل چار سو
 اوٹھا ۷ لطف تحقیق کا گفتگو سے گیا ۷ رشک نے مصرع سال حلت کہا ۷ شعر گوئی اوٹھی گفتگو سے
 دلا ۷ مرگنا فاعلن جنک نخل فاعلن چار سو فاعلن سے اٹا فاعلن ۷ لطف تیج فاعلن قیق کا فاعلن
 گفتگو فاعلن سے گیا فاعلن -

(۲) شعر شبنم عروض و ضرب بعمہ ذال باقی سالم - فاعلن فاعلن فاعلن فاعلان - دو بار
 ۷ آن صنم کر غمش جان و دل گشتہ خوں ۷ نو عجب گر چکد اشک سن لالہ گون ۷ اصغر فاعلن

کرنغمش فاعلن جانذل فاعلن گشت خون فاعلان - وقس علی ہذا کبھی اس وزن میں ذالہ بغیر نون غنہ
بھی آتا ہے یوں سے دل بدرد آمدہ است آہ از ہجر یار یہ دیدہ ام شد سفید از غم انتظار یہ ہجر یار فاعلان
انتظار فاعلان - باقی معلوم -

(۳) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن مجنون - فعلن فعلن فعلن بجرکات دوم دوبار سلمان باجی
سے چو رخت نبود گل باغ ارم یہ چو قدت نبود قد سر و چین یہ چو رخت فعلن نبود فعلن گل با فعلن
غ ارم فعلن - باقی علی ہذا - طالب دہوسی سے تری آنکھ سے آنکھ لڑی جو صنم نہنیں آنکھ سے
آنکھ لگی لونی دم نہ ترا فعلن کس ان فعلن کلڑی فعلن جھنم فعلن - وقس علی ہذا -

(۴) بیت بہشت کنی عروض و ضرب مجنون نڈال باقی مثل وزن سوم - فعلن فعلن فعلن فعلن
بجرکات دوم دوبار سے اگر او دہم بجا ابامان یہ سخنے ست بدل کشمش بزبان یہ اگر و فعلن
دہم فعلن بجا و فعلن بامان فعلان - و علی ہذا القیاس - ہوس سے غم دل کی کسیکو خبری
نہیں یہ اوسے حال پہ میرے نظری نہنیں یہ غم دل فعلن کہ کسی فعلن کچھ فعلن نہنیں فعلان
(۵) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن مجنون مسکن - فعلن فعلن فعلن فعلن - بسکنات دوم دوبار
سیفی سے ہر دم پیشیت دارم زاری یہ کرنغم تاکو زارم داری یہ ہر دم فعلن پیشیت فعلن - ارم
زارم فعلن - باقی یونہیں - طالب سے ہر دم کرتا ہوں میں زاری یہ دیکھی بس تیری یا کیا
ہر دم فعلن کرتا فعلن ہو و فعلن زاری فعلن - اسکے عروض و ضرب کا نام مقطوع بھی کہہ سکتے
ہیں - اس وزن کو ہر جہز سدس اعر ب مکنون محقق مخدوف اور رل سدس مجنون مخدوف
مسکن اور متقارب شمن اثرم مقبوض محقق بھی کہہ سکتے ہیں بشرطیکہ اسکے باقی اشعار میں کوئی رکن
خاص مثل مجنون کے نہ ہو -

(۶) شعر بہشت کنی عروض و ضرب اعج باقی مجنون مسکن - فعلن فعلن فعلن فعلان بسکنات
دوم - دوبار سے در دے دارم در دل پہنان یہ شایہ بخشی زان لب درمان یہ در وے فعلن
دارم فعلن در دل فعلن نہان فعلان - وقس علیہ -

(۷) بیت ششم عروض و ضرب بطوس باقی ارکان مخبون مسکن - فعلن فعلن فعلن فاع - بسکنت دوم - دوبارے رخ پوشیدانین و لدارہ زان سے نالم ہر دم زارہ رخ پو فعلن شیدز فعلن مندل فعلن دار فاع - وقس علیہ -

(۸) شعر ششم ایک رکن مخبون مسکن اور ایک مخبون علی الترتیب ماضرب فعلن فعلن فعلن فاع فعلن دوبار ایک تبسکین دوم ایک تحریک دوم ہرے ہم تاج برت ہر شاہ و گداہ محتاج درت ہر صبح و سہا بہ ہتا فعلن جبرت فعلن ہر شا فعلن و گدا فعلن - الی آخرہ - امین عروض و ضرب بذال بھی آسکتا ہو یوں ہے جب آنگھوں سے آنگھیں چار ہوئیں پھینے سے سنائیں چار ہوئیں پھ جب ۱۱ فعلن کس ۱۱ فعلن کے چا فعلن رہیں فعلان - وقس علی وزن سوم سے یہاں تک سب کا اجتماع جائز اور یہی مجموعہ گویا وزن نم ہو -

(۹) بیت ششم مخبون و مخبون مسکن درہم و برہم امین عروض و ضرب کو بذال لایکا اختیار بھی ہو اور مخبون بھی اور مقطع بھی جیسے - فعلن فعلن فعلن فعلان - فعلن فعلن فعلن فعلن اول و دوم و پنجم و ہشتم ارکان بسکنت دوم باقی بحر کات دوم - شیخ بہاء الدین آملی سے یارب بہ بہائی زارہ آن نامہ سیاہ خطا کردارہ یارب فعلن یارب فعلن ب بہا فعلن می زار فعلان + انا فعلن میا فعلن خطا فعلن کردار فعلان - یا جیسے - فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن - ارکان چہارم و ہفتم و ہشتم بسکنت دوم باقی بحر کات دوم - کاش سے کوئی اوکو پکارے باہر سے پھ مری جان چلی ہو اندر سے پھ آئے ان فعلن کچکا فعلن رل با فعلن ہرے فعلن + مر جا فعلن خچلی فعلن ہو ان فعلن درے فعلن -

(۱۰) شعر ششم الارکان ایک رکن سالم ایک رکن مخبون علی الترتیب ماضرب - فاعلن فعلن فاعلن فعلن - دوبار محب و دلہوی سے گشتہ ام صنما مبتلا سے نعمت پھ سو سے من نظر باید از کمرست پھ گشتہ ام فاعلن صنما فعلن مبتلا فاعلن نعمت فعلن - باقی علی ہذا القیاس مگر نصیر المحققین سالم و مخبون کا خلط خارج از قیاس بتاتے ہیں -

(۱۱) شعر ثبت رکنی صدر وابتدا وشد ووم وچہارم سالم باقی بقول اکثر مخبون مقطوع۔ فاعلن
فعل فاعلن فعل۔ دوبار۔ جامی سے سنبل سیہ برہمن مزن۔ شکر حبش برختن مزن۔
سنبل فاعلن سیہ فعل برہمن فاعلن مزن فعل۔ وقس علی ہذا۔ محمد حیات بیتاب سے شاہ
سرگنے ظلم یہ ہوا۔ نیمہ جل گیا گھر بھی لٹ گیا۔ شاہر فاعلن گئے فعل ظل سیہ فاعلن ہوا
فعل۔ الآخر۔ لیکن یہ صریح غلط ہے کیونکہ شد اول و سوم بیان مقطوع ہیں اور قطع درسیانی ہلکا
جائز نہیں۔ اس لیے مؤلف کی رائے میں اس وزن کو بحر تند اگر مین سمجھنا ہی بچا ہیے بلکہ
یہ کہو کہ اشعار مذکور بحر قریب سہدس الاصل شتر مکفوف محذوف مین مین۔ فاعلن مفاعیل
فاعلن سے اسکی تقطیع کر لو یون۔ سنبل فاعلن سیہ برہمن مفاعیل مین مزن فاعلن شکر
فاعلن حبش برختن مفاعیل تن مزن فاعلن۔ یونین شتر اردو کی تقطیع۔ شاہ مر فاعلن گئے
نظم مفاعیل یہ ہوا فاعلن نیمہ جل فاعلن گیا گرب مفاعیل لٹ گیا فاعلن۔

(۱۲) سب مثل وزن یازدہم فقط عروض و ضرب بقول اکثر مخبون مقطوع مذال۔ فاعلن فعل
فاعلن فعل۔ دوبار۔ ملا محمد خطا سے شد حسین برہمنین۔ و محمد اکشت شد حسین۔
شد حسین فاعلن حسین فعل برہمن۔ فاعلن سین فعل۔ باقی اسطرح۔ مؤلف کی رائے
میں یہ بھی وزن بحر قریب ہے عروض و ضرب فقط و بر وزن۔ فاعلن مفاعیل فاعلن لات۔ یون
شد حسین فاعلن حسین برہمن مفاعیل سے سین فاعلن لات۔ و محمد فاعلن اکشت مفاعیل
شد حسین فاعلن لات۔ حسین کانون مصرع اول مین بہر تقطیع غنہ ہو جائیگا۔ کبھی عجم از رو سے
الہجاء یا سبھی کہتے ہیں۔ حکیم قاتانی سے نامش چہ حسین ز نژاد کہ از ملی۔ ما ش کہ بود ظم
جدش کہ مصطفیٰ۔

(۱۳) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مطوس باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبار
گیسو ان وقت شب کرد وایار پکچہ زوہر دلم تا سحر مار پکچہ گیسو فاعلن وقت شب فاعلن
کرد و فاعلن یار فاعلن۔ وقس علیہ۔ یا جیسے جناب بحر کا یہ مصرع اول سے جا مل ہاتھ مین وہ

بغل میں ہے بکراہنی قیمت کمان ہے بہ باہر مل فاعلن ہات سے فاعلن وہ بغل فاعلن میں فاع-
 (۱۴) شعر شہن عروض و ضرب اصداقی سالم- فاعلن فاعلن فاعلن فاع- دوبارہ- جناب بحر
 سے آنسو بہنے لگے دیکھتے ہی ہے زلف محبوب کی یادھوان ہے بہ اس- فاعلن نے لگے فاعلن
 دیکھتے فاعلن ہی فاع- زلف ح فاعلن بوب ہے فاعلن یاد و ا فاعلن ہر فاع- وزن ماقبل کے
 ساتھ اسکا اجتماع درست ہے- اس وزن میں ہر رکن مخبون بھی جائز ہے ہر وزن فعلن فعلن فعلن
 فاع- اور مخبون مسکن بھی درست ہے ہر وزن فعلن فعلن فعلن فاع- وزن آخر بحر متعارف سے بھی
 بن سکتا ہے مگر آسانی یہیں ہے- یہ چودہ اوزان وافی ہیں-

(۱۵) سولہ رکن کا شعر وزن سوم کا مضاعف- فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
 بحر کات دوم دوبارہ میرزا بیدل سے ہے ہر دوسرے کا رملط سبقان در علم و عمل بفسانہ زدن ہے ز
 غرور دلائل پیچری سہ تیر خطاب نشانہ زدن ہے چو و فعلن ہر کا فعلن رملط فعلن سبقا فعلن رمل
 فعلن معل فعلن بفسانہ فعلن زدن فعلن- وقس علیہ- ابو ظفر شاہ دہلی سے خلف آدمی اوسکو
 بنجائیکا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا ہے جسے عیش میں یاد خدا اثر ہی جسے طیش میں خوف
 خدا اثر ہے ہر طرف فعلن میں فعلن کنجا فعلن نیگا فعلن و بکر فعلن سہ صا فعلن جب فاعلن
 مذکا فعلن- و علیٰ ہذا القیاس- اس وزن کو اگر سہ چار خانہ لائیں تو خوش آئینہ ہو جاتا ہے
 لمؤلفہ سے رہی صبر و ستم میں ذرا نہ کمی- ہوئی خوب فراغت تازہ دمی ہے رہا سما لگا تو چھری نہ
 تھمی- وہ چھری جو تھمی تو گلزار ہے اس وزن میں اذالہ بھی جائز ہے یعنی فعللان اور
 دونوں کا خط بھی-

(۱۶) شعر شازدہ رکنی وزن پنجم کا مضاعف- فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
 بسکنت دوم دوبارہ لمؤلفہ تم ہو جا بر ہم میں صابر یہ تو اپنا اپنا دل ہے ہے جگر کیا پھر اس میں آخر یہ تو
 اپنا اپنا دل ہے ہے تم ہو فعلن جا بر فعلن ہم ہو فعلن صابر فعلن یہ تو فعلن اپنا فعلن اپنا فعلن
 دل ہو فعلن- وقس علیہ- اس میں اذالہ بھی درست ہے-

جیسا کہ مذکور ہوا اور صرف مخبون بھی۔ گویا نہ اجل آئی نہ وہ یار آیا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا چہ نہ تو وصل ہوا نہ وصال ہوا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا چہ نہ اجل فعلن ای فعلن ان وی فعلن رایا فعلن یہ بی فعلن نہوا فعلن وہ بی فعلن نہوا فعلن نہت وص فعلن لہوا فعلن نوصا فعلن لہوا فعلن لی فعلن نہوا فعلن وہ بی فعلن نہوا فعلن۔ وزن پانزدہم سے یہاں تک پانچ اوزان وافی المضاعفتین (۲۰) چہر کن کا شعرا و ہر کن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبارے سرخ گل بردوخ کشتہ لا جرم فتنہ کشتہ پد سرخ گل فاعلن بردوخ فاعلن کش تہی فاعلن لا جرم فاعلن فتنہ فاعلن کش تہی فاعلن (۲۱) بیت مسدس عروض و ضرب ندال باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبارے ناظر بر نرشل و قنادہ صبر و آرام دل شد بباوہ تا نظر فاعلن بر نرشل فاعلن او قنادہ فاعلن باقی یونہیں سمجھلو۔

(۲۲) شعر شش کنی اور ہر کن مخبون۔ فعلن فعلن فعلن بحر کات دوم دوبارے ہفداے تو م صنما پد رخ خویش بہن بنما پد رخ فعلن شہن فعلن بنا فعلن۔ باقی مصع اول اسی قیاس پر تو (۲۳) چہر کن کی ہیت اور ہر کن مخبون مسکن یا عروض و ضرب قطع۔ فعلن فعلن فعلن۔ بسکنا دوم۔ دوبارے تاشہ بختم یار پد۔ لہ آ۔ در پد تاشہ فعلن بختم فعلن یا و فعلن۔ ولہر فعلن ۱۱ فعلن در بر فعلن۔ وزن لہتم سے یہاں تک چار اوزان مجز و ہیں۔

(۲۴) بارہ کن کا ایک شعرا و ہر کن مخبون مسکن فعلن فعلن فعلن فاعلن فاعلن فعلن۔ وہ بارے دہلوی سے دراز جانان ہر دم چون مجنونہ مضطر پد در و ہر ش در دل شور شش در سر پد و فعلن جانا فعلن ہر دم فعلن چوچ فعلن فاعلن مضطر فعلن۔ یہ ایک زن وزن ست و سوم کا مجز و المضاعفت ہوا و شاد۔

(۲۵) چار کن کا شعرا و ہر کن سالم۔ فاعلن فاعلن۔ دوبارے سجدہ کردت بتا پد آفتاب از فلک پد سجدہ کرد فاعلن دت بتا فاعلن ۱۱ افتا فاعلن بز فلک فاعلن۔ یہ ایک وزن مشطوہ۔ مجز و مشطوہ زین مخبون اور مخبون مسکن ارکان بھی آتے ہیں لیکن ملامط نہیں ہوتے جیسے بحر زین

سبب سے فعلوں لکل ایسا یا فاعیلین ماکن فعلوں تجا ملن سفا علن + ویا یائی فعلوں کبلل خبا سفا علین
 من لم فعلوں ترو و دی مفا علن - تیرے واسطے زمانہ وہ چیز ظاہر کر گیا جس سے تو انجان ہو اور
 خبرین لائیگا وہ شخص کہ اوسکو تو نے زاونین دیا یعنی جناب رسول اللہ صلم شرع کے مسائل اور
 غیب کے احکام تمھارے واسطے بغیر طبع و بلا عرض بیان فرمائیں گے۔

(۳) بیت ہشت کہنی عروض مقبوض ضرب محذوف باقی سالم - فعلوں مفا علین فعلوں مفا علن +
 فعلوں مفا علین فعلوں فعلوں ۱۰ اَقِمُوا بَنِي النَّعْمَانِ عَنَّا صُدُوكُمْ وَكَفَرُوا وَلَا تَقْبَلُوا صَاغِرِينَ
 اَلرُّؤْسَا اَقِمُوا فعلوں بنن نعم مفا علین نعن افعولن صد و کم مفا علن + وال لافعلون تقبوضا
 مفا علین غری نفعولن رو و سافعلون - ایو بنی نعمان ہماری طرف سے اپنے سینوں کو صاف کرو
 یعنی کہینہ و نفاق دور کرو و بنین تو اپنے سر و کوبیا اپنے سرداروں کے سر و کوبیا دکر تے رہو گے
 یعنی ذلیل و خوار ہو جاؤ گے - صاغروہ شخص کہ ذلت پر راضی ہو یہ لازمی ہو لیکن یہاں متعدی یا
 اور رؤسا کو اوسکا مفعول بنایا ہو کما فی النحر جئیہ لیکن سعد الشا صین فرماتے ہیں عجب نہیں کہ
 رؤسا تقبوضا کا مفعول ہو اور صاغریں رؤسا کا حال - مراد رؤس سے اون لوگوں کی ذاتیں یا ستر
 لوگ - اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ آمادہ کرو گے تم آپ کو یا اپنے سرداروں کو ذلت اور خواری
 کی حالت پر بقول زجاج جو فعلوں کہ ضرب سے مقدم ہو اوسکو اس وزن میں مقبوض لانا بہتر ہو -
 سکا کی کہتا ہو کہ یہ بات نہایت معقول ہو اسلئے کہ اگر فعلوں سالم ہے تو دو فعلوں کی ہو جائیں حال انگہ
 اصل دوسرے میں پاس پاس کے کرن سب مختلف ہیں - الغرض اسطرح لانا چاہیے جس طرح وزن
 چہارم میں آئندہ آتا ہو - خلیل و فخش کے نزدیک ایسی ضرب میں قافیہ مردفہ ضرور ہو یعنی جبکہ وہی نفس
 حرف ہر ہو جیسے - عماد - قعود - وعید - ایسا ہی رؤس اس شعر میں ہو -

(۴) آٹھ کرن کا شعر عروض و شو چہارم مقبوض اور ضرب محذوف - فعلوں مفا علین فعلوں مفا علن
 فعلوں مفا علین فعلوں فعلوں ۱۰ وَقَارَفْتُ حَتَّى مَا أَبَا لِي مِنَ النَّوْهِ ۖ وَلَئِنْ بَانَ جِدْرَاكَ عَلَى
 كَوَاكِمٍ ۖ بِاشْبَاعٍ - وفارق فعلوں تحت تو مفا علین ابالی فعلوں منن نو مفا علن + وان با فعلوں خبر ان

مفاعیلین ثلاثی فعول کر مفعولین - مین نے جدائی گوارائی ہو یا تنگ کہ جدائی سے دبا نہیں ہوں اگرچہ وہ پڑوسی جو مجھ پر کرم کرنے والے تھے مجھے جدا ہو گئے - یا یہ معنی ہیں - اگرچہ مجھے مہربانی کرنے والے ہمسائے ظاہر جنوں اور میرے پاس آئین اور کجائی کا اصرار کریں یعنی اب رنج فراق کو اس قدر مین نے قبول کیا ہو کہ کیسی مفاقت کا مجھے قلق نہیں اور جب تک کوئی نیا رنج فراق سے نہ پاؤنگا وصال اختیار نہ کرونگا -

(۵) شعر شمن صدر و شہد و دم و ضرب مقبوض باقی ارکان مع عروض سالم - فعول مفاعیلین فعول مفاعیلین - فعول مفاعیلین مفعولین مفاعیلین - نافع بن اسود کندسی سے دیکھ کر صحیحاً انجیل کو پھاڑا وندہ و قد اجمعت علی اللیوث الضواغیم - باشیاع - وخن فعول فاعیلین مفعولین مفاعیلین - وقداح فعولین جمیت عنہل مفاعیلین لیو تفض فعولین ضموا مفعولین مفاعیلین - ہم نے نہاوند کی طرف گھوڑے دوڑائے اور تحقیق رک گئے اور نسے شیران کامل - نہاوند مقام کام نام حضرت نوح نے بنایا تھا ایسے اسکی اصل نوح آؤ ہو - دیکھو یہاں عروض بندرت سالم آیا ہو -

(۶) بیت ہشت کہنی ہر فعولین مقبوض اور ہر مفاعیلین مع عروض سالم - فعول مفاعیلین فعول مفاعیلین - دوبار قننی سے تفکر کا حکم و منطق کا حکم و باطنی دین و ظاہری ظن و تفکک فعول رہو حکمن مفاعیلین و منطق فعول قوم حکمن مفاعیلین - و باطنی فعول نمودین مفاعیلین و ظاہر فعول رہو ظرفن مفاعیلین - مدوح کا فکر کرنا علم اور اسکا کلام حکم ہو اور اسکا باطن دین اور اسکا ظاہر ظریف ہو - سعد الشارحین نے طرف کا ترجمہ صاحب ظرف اور صاحب صراح نے زیر کی کھا ہو - اس وزن میں بھی مثل وزن پنجم عروض سالم نہ آ رہا ہو -

(۷) آٹھ کرکن کا شعر شہد و دم و چهارم و ضرب مقبوض اور عروض محذوف باقی ارکان سالم - فعول مفاعیلین فعول فعول مفاعیلین مفعولین مفاعیلین - یہاں بھی عروض خلاف قرار آ رہا ہو - یہ وزن گویا وزن چہارم کا عکس ہو جسے جوی اللہ سبحانہ عیسٰی ال بغیض - جزاء الکلاب الاعاک یات وقد فعل - چہرول لا فعولین معن ناعین مفاعیلین س ال فعول بغیضن فعولین - چہرول

فعلون کلاہل عامفاعیلن و بات فعل و قد فعل مفاعلن۔ خدا جزا دے ہماری طرف سے عیس
ابن بغیض کو بھونکنے والے کتھن کے مانند اور تحقیق وہ جزا خدانے دی۔ عیس بن بغیض ہرگز
ایک پر قبیلہ کا نام۔ بعض نسخ میں بجائے عنالفظ عکساً آیا ہے یعنی خدا جزا دے عیس کو وہ عیس کہ
ابن بغیض ہے۔ یہ شعر ابن القطع علیا ہے۔

(۸) شعر بہت کئی صدر و ابتدا و عرض و شوچارم مقبوض اور ضرب مقصور باقی تین کرن سالم
فعل مفاعیلن فعلون مفاعلن + فعل مفاعیلن فعل مفاعیل۔ امر و القیس سے شیباب
بَنِي عَوْفٍ طَهَّارِي نَعْيَاكَ ۞ وَ اَوْجَهُمْ بَيْضُ الْمَسَاكِ فَرِحْنَا ۞ بِاَسْكَانِ شِيَابِ فَعُولِ بَنِي عَوْفٍ
مفاعیلن طہاری فعلون نفی تین مفاعلن + و اوج فعل ۞ ہم فضیل مفاعیلن مساف فعلون غرنا
مفاعیل۔ تو ہم بنی عوف مندرہ و پاکیزہ زمین اور اسکی منہ گوہرے اور کشادہ اور روشن زمین مساف
جو کچھ چہرے سے نمایاں ہو۔ غران جمع۔ اگر معنی روشن۔ بعض نسخ میں بجائے شیباب لفظ بنات جمع
ہفت آیا ہے۔ یہ شعر اخفش نے نقل کیا ہے۔

(۹) بیت ہشتم ضرب سالم باقی سب ارباب مقبوض۔ فعل مفاعلن فعل مفاعلن + فعل مفاعلن
فعل مفاعیلن ۞ اَطْلُبُ مِنَ اسْوَدَ بِلَدٍ ۞ دُونَهُ ۞ اَبُوهُ مَطَرٌ وَعَامِرٌ ۞ اَبُو سَعْدٍ ۞ اَطْلُبُ
فعل مفاعلن مفعول مفعول تدوین مفاعلن + ابو مفعول طرن و عام مفاعلن مفعول
ابو سعد مفاعیلن۔ کیا تو بلاتا ہوا اون لوگوں کو کہ شجاعت میں شیران بیشیہ اون سے کمتر ہیں اور
وہ لوگ ابو مطر و عامر و ابو سعد ہیں۔ اسود بالضم جمع اسد معنی شیر۔ بیشیہ بالکسر و یاے معروف
و یا ہمزہ و شین ہجہ یامہ کی راہ میں ایک کنام کا نام۔

(۱۰) بیت ہشتم ہر کرن مقبوض۔ فعل مفاعلن فعل مفاعلن۔ دو بار ۞ سَمَّا حَتَّ ۞
وَبَنِي ذَاوَوَاءَ ۞ وَ تَأْكُلُ ذَا اِذَا اَصْحَا ۞ اِذَا اسْكُو ۞ بِاَسْكَانِ سِلَاحِ فَعُولِ تَدَاوَبِ مفاعلن
رذا و فعل و فاسی ذام مفاعلن + و ناسی فعلون لذا ذام مفاعلن صحا و فعل اذ اسکو مفاعلن
شجاعت اوس شخص کی اور نیکی اوسکی اور وفا اوسکی اور بخشش اوسکی بہر حال ہے خواہ ہوش میں ہو

خواہ سکرست مست ہو۔

(۱۱) شعر شبت کنی صدر اثم شواول وسوم مکفوف عروض مقبوض باقی سالم فعلن مفاعیل
 فعولن مفاعیلن + فعولن مفاعیل فعولن مفاعیلن سے سَا قَتَاکَ اَحَدَاکَ سُلَیْمٰی رِجَاقِیْلَ یُو
 فَعَلْنَا لَکَ الْبَیْنَ یَجُوْدَانِ بِالْاَمْعِ یُو بَاشْعَ شَا قَتَ فَعْلَن کَ اَصْلَاحِ مَفَاعِیْلَ سَلِیْمٰی فَعْلَن مَفَاعِلَن
 مَفَاعِلَن + فَعِیْنَا فَعْلَن کَلَل مَبْنِ مَفَاعِیْلَ تَجُوْدَا فَعْلَن نَ بَدِ مَعِی مَفَاعِلَن - شَوْقِ پَر آمَا دَ کَ یَا مَحْمُوْدَ
 سَلِیْمٰی کَ ہُو دِجُوْنِ نَ مَقَامِ عَاقِلِ مَبْنِ پَسِ تِیْرٰی دُوْنُوْنِ اَنکَمِیْنِ جِدَالِیْ سَے اَنسُوْجَاتِیْ یَزِیْنِ سَج
 بَا لَکَ سُوْا رِیْ زَمَانَتِیْ شَلْ مَحْفَہْ اَصْلَاحِ بَا لَفْتَحِ اَوْ سَکِیْ جَمْعِ یُو - عَاقِلِ یَکِ پَہَاڑِ کَا نَامِ اَوْ رَسَاتِ مَوْضَعُوْنِ کَا
 سَبْیِ نَامِ سَلِیْمٰی سَلْمٰی کِی تَصْنِیْعِ نَامِ مَشْوَقَہْ -

(۱۲) اَٹھ کر کن کاشعر صدر وابتدا و نون اثم عروض مقبوض باقی پانچ کر کن سالم فعلن مفاعیلن
 فعولن مفاعیلن + فَعْلَن مَفَاعِیْلَن فَعْلَن مَفَاعِیْلَن مَفَاعِیْلَن سے لَکِنْ عَبِیْدُ اللّٰہِ لَکُمَا اَیْمَہُ یُو عَطٰی
 عَطَیَہُ لَا فَلَیْہِ لَا کَ لَا زَآ پَہْ لَکِنْ فَعْلَن عَبِیْدِلَ لَامَفَاعِیْلَن مَبْنِ فَعْلَن اَلُو تُو مَفَاعِلَن + عَطٰی
 فَعْلَن عَطَا یَن لَامَفَاعِیْلَن قَلِیْلِن فَعْلَن وَا لَازِ رَامَفَاعِیْلَن - لَیْکِنْ عَبِیْدُ اللّٰہِ اِیْسَا ہُو کہ جَبْ مَبْنِ اَوْ سَکِ
 پَاسِ آ اِی عَطِیَہُ تِیْرِ وَا نَ قَلِیْلِ اَوْ کَ تَرِ نَزْرِیْفَتِیْ فَعْلَن وَتَقْدِیْمِ زَا سَے مَحْمُوْدَہْ بَرَا سَے مَحْمُوْدَہْ مَعْنٰی اَنکِ کہ اَنی
 اَلْمَحْمُوْدَہْ

(۱۳) بیت ثمن صدر اثم عروض مقبوض باقی سالم فاع مفاعیلن فعولن مفاعیلن + فعولن مفاعیلن
 فعولن مفاعیلن سے ہَا جَلَتْ رَیْعٌ دَارِ سِ الرِّسْمِ بِاللَّوٰی یُو کَا سَمَاءُ عَقٰی اَیْہُ اَلُوْدَ وَا لَقَطَہُ
 بَاشْعَہْ - لَاجِ فَعْلَ کَرِیْمِنِ وَا مَفَاعِیْلَن رِیْعِ رَسِ فَعْلَن مَبْلِ لَوْ سِ مَفَاعِلَن + لَاسْمَا فَعْلَن لَیْفِ فَا
 مَفَاعِیْلَن مَبْلِ فَعْلَن رَوْلِ قَطْرِ مَفَاعِیْلَن - جَوْشِ مَبْنِ لَایَا اِسْمَا مَشْوَقَہْ کَا مَکَانَ مَعْدُوْمِ اَلْاَثَرِ
 ہُو کہ لَوْ سِ مَبْنِ تَہَا اَوْ سَکِ اَنشَا فَعْلَن کُو مَوْجِ اَبِ نَے مَحْمُوْدَہْ دِیَا - رَیْعِ بَا لَفْتَحِ خَا نَہْ وَنَزَلِ - وَا رِیْلِ لَیْسَمِ جِسْکَا
 اَنشَا نَ اَبُو دِ ہُو گِیَا ہُو لَوْ سِ کِی مَبْرُوْلِ تُو دَہْ رَیْکِ - اِسْمَا بَا لَفْتَحِ نَامِ مَشْوَقَہْ - تَعْنِیْعِ نَابُو دَا وِ مَحْمُوْدَہْ اِیْ
 بَا لَفْتَحِ مَعْدُوْدَہْ اَیْہِ کِی جَمْعِ جِسْکَ مَعْنٰی عِلَامَتِ مَعْرُ بَا لَضَمِّ وَا سَے مَحْمُوْدَہْ رِیَا ہُو اَوْ بَا لَفْتَحِ مَوْجِ - قَطْرِ بَا

بعض نسخ میں بجائے امور کے اَلْمُؤْن آیا ہو مزنہ کی جمع بمعنی سحاب۔

(۱۴۷) شعر شمن ابتدا اثرم شود و مروض و ضرب قبوض باقی چار رکن سالم فاعولن مفاعیلن
 فاعول مفاعلن + فاع مفاعیلن فاعولن مفاعلن ۷ فَلَکُمْ اَتَاکُنِیْ وَالسَّمَاءُ تَبْلُکُمْ ۷ قُلْتُ لَہٗ
 اَہْلًا وَسَہْلًا وَوَحْبًا ۷ فَعَلَمُ فاعولن اتانی وس مفاعیلن ساسی فاعولن تیل لمو مفاعلن ۷ قُلْتُ فاع
 لمو املن مفاعیلن و سملن فاعولن و مر حبا مفاعلن۔ پس جبوقت وہ آیا میرے پاس اس حال سے
 کہ آسمان (یعنی ابر) اوسکو بارش سے بھگوتا تھا میں نے اوس سے کہا۔ تو آیا اپنے اہل و عیال
 مین اور تو نے طو کی زمین نرمی سے کشادہ ہو تیرے واسطے درخانہ۔

طویل مین جب بیت کے دونوں مصرعے وزن اور رومی مین مساوی لاتے مین یعنی شعر مضرب
 ہوتا ہو جیسے مطلع تو اسوقت عروض کو ضرب کے موافق کر لیتے مین خواہ وہ عروض تغیر کی ضرورت
 رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو اور ضرب مین کچھ تغیر نہیں کرتے تاکہ باقی اشعار سے موافقت رہے۔
 اس بحر مین صدر کو قبوض اور اثلیم اور اثرم اور حشو کو قبوض اور کفوف اور ابتدا کو قبوض لانا
 جائز ہو اور کبھی اثلیم و اثرم بھی لاتے مین جیسا کہ اشلیم سابق سے ظاہر ہوا۔

حشوائے مفاعیلن کے یا دونوں مین معاقبہ ہو یعنی دونوں باہم ساقط نہیں ہو سکے یا مفاعلن
 ہو گا یا مفاعیلن اوسکو مفاعل کبھی نہ لاسکیں گے۔

اسنوی کے نزدیک اسکے فاعولن مین زحاف قبض مستحسن ہو اور مفاعیلن مین قبض صالح مگر غلیل
 کی رائے مین قبض مفاعیلن کف سے اصلح ہو لیکن خفش کہتا ہو کہ اسکے مفاعیلن مین قبض سے کف
 اصلح ہو اور اثلیم اور اثرم دونوں قبیح مین۔

ثلیم ہو خواہ اثرم صدر و ابتدا کے سوا اور کین جائز ہی نہیں۔

فارسی مین یہ بتیغ عرب نہایت تحلف سے اس بحر مین اشعار آئے مین۔ انکے ہاں بھی دائرے
 مین اسکی اصل فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعیلن دو بار ہو۔ اور سات وزنوں پر وافی اسطرح ہے
 (۱) آٹھ رکن کا شعراور ہر رکن سالم۔ فاعولن مفاعیلن۔ چار بار۔ سلمان ساوجبی سے باحسان

توئی حاتم بر فعت توئی کسری ۛ بقرمان توئی اصصف بقرمان توئی عیسیٰ ۛ بحسافولن ت سی سی حاتم
مفاعیلن بر فعت فاعولن ت یی کسری مفاعیلن - وقس علی ہذا -

(۲) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب دونون مستغ باقی سالم - فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعیلن
دوبارے کسے را کہ در دنیا بعشقتش سرو کارست ۛ یقین دان کہ در عقبی ہم اور انعم یارست ۛ کسیر فاعولن

کہ در دنیا مفاعیلن بعشقتش فاعولن سرو کارست مفاعیلان - باقی علی ہذا القیاس - تسبیح خارج از دائرہ ہجری
(۳) بیت شتمن عروض مقبوض مستغ ضرب مستغ باقی سالم - فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعیلان

فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعیلان ۛ بر دی دل و جانم بیک غمزہ ناگمان ۛ نہ بردی کزن
داوم تو خود بے گناہی زان ۛ نہ بردی فاعولن دلو جانم مفاعیلن بیک غم فاعولن ز ناگمان مفاعیلان
نہ بردی فاعولن کن داوم مفاعیلن تنجد بے فاعولن گناہی زان مفاعیلان -

(۴) شعر ہشت رکنی خسو دوم عروض و ضرب مقبوض باقی پانچ رکن سالم - فاعولن مفاعیلن فاعولن
مفاعیلن ۛ فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعیلن - سعدی ۛ مری طیف من یکلو یطعمہ اللہ

شکفت آمد از خیم کاین دولت از کجا ۛ مری طیف فاعولن من یکلو مفاعیلن بطلع فاعولن تمدجی مفاعیلن
شکفت فاعولن ۛ ز خیم مفاعیلن ک اسی دو فاعولن لک کجا مفاعیلن -

(۵) بحر رکن کی بیت عروض و خسو سوم و چہارم و ضرب مقبوض باقی سالم - فاعولن مفاعیلن فاعولن
مفاعیلن ۛ فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعیلن ۛ بدین عاشقی ہر کو دہ پند مر مرا ۛ ہر کو ز بر کند فسانہ

زاہمی ۛ بدی مفاعولن شقی ہر کو مفاعیلن ۛ بدین فاعولن دمر مرا مفاعیلن ۛ ہمیکو فاعولن ز بر کند
مفاعیلن فسانہ فاعولن زاہمی مفاعیلن -

(۶) شعر شتر عروض خسو سوم مقبوض ضرب مزدوف باقی سالم - فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعیلن فاعولن
مفاعیلن فاعولن فاعولن ۛ مکارے کجا ہمتا بخوبی نہ انش ۛ چہ گوئی کرا باشد بعشقتش صبور سی ۛ

مکارے فاعولن کجا ہمتا مفاعیلن بخوبی فاعولن نہ انش - مفاعیلن ۛ چکوی فاعولن کرا باشد مفاعیلن
بعشقتش فاعولن صبور سی فاعولن - وزن سوم عربی کی قید اس وزن میں بھی لگنا بہتر ہو کیونکہ یہ عربی

تعلیل عربی بیان متصل ہو۔

(۷) آٹھ رکن کی بہت صد روایت اٹھم اور شہود دوم و چہارم بقول اکثر ائمہ باقی ارکان مقبوض۔
فعلن مفاعلن فعلن مفاعلن۔ دوبار۔ امام الدین طالب دہلوی صاحب تقویۃ الشعراء رکھتے
میں چشم قاتل فکر ستم بہ مرتے ہیں تجھ پہ ہم دیکھ اب کہاں ہو دم بہہ سکتے فعلن چشم قاتل
فعلن فکر ستم مفاعلن۔ مرتے فعلن ہ تجھ پہ ہم مفاعلن دیکھ فعلن کہا ہم مفاعلن۔ ہلکوس در
میں دو قاتل ہیں۔ اول یہ کہ بحر طویل خواہ سالم ہو خواہ مزاحف اُردو میں متصل ہی نہیں۔ دوم
ششم درمیانی ہرگز جائز نہیں کیونکہ وہ غرم سے مرکب ہو اور غرم اوائل بمصاریع کے لیے خاص ہو۔
اور اگر یہ کہیے کہ یہاں رکن دوم و سوم میں باہم تحقیق ہوئی ہو تو اس وقت قبض و کف دونوں کو
رکن دوم میں ماننا چرچا اور اشتراک قبض و کف حکم عاقبہ بالکل غلط ہو جائیگا اس لیے یہ وزن محض
غلط ہو۔ عروضیان فارس اس بحر کے اشعار مجز و او مشطور بھی لاتے ہیں لیکن بے کیف۔ آگے
وافی میں مسئلہ گزشتہ کے سوا کبھی عروض سالم کو ضرب سیغ یا مقبوض سیغ کے ساتھ لاتے ہیں اور
کبھی عروض سیغ کو ضرب سیغ کے ساتھ اور کبھی عروض مقبوض یا مقصور یا محذوف کو ضرب مقبوض
کے ساتھ اور کبھی عروض مقصور یا محذوف کو ضرب محذوف کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ الغرض
ساتون وزن وافی ہیں۔

مدید

یہ بحر بھی مخصوص اہل عرب کی ہو۔ اسکی اصل دائرے میں ثمن فاعلاتن فاعلن چار بار دو لیکن
استعمال میں ہمیشہ مجز و آتی ہے یعنی فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دوبار۔ ابن جنی کہتا ہے کہ یہ سب
الاصول ہو مگر یہ محل تامل ہو کہ ایک ہی دائرے سے ثمن و سبب کیونکر استخراج ہو سکیں۔ اسکے عوض
سالم۔ کفوف۔ مخبون۔ مشکول۔ محذوف۔ مخبون۔ محذوف۔ چھ طرح کے آتے ہیں اور ضرب میں سالم
مخبون۔ مقصور۔ محذوف۔ ابتر۔ مخبون۔ مقصور۔ مخبون۔ محذوف۔ سات قسم کی۔ مجز و مشطور ملا کر
یہ بحر بارہ وزنوں پر آئی ہے۔ یوں۔

(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دوبارے یا لکھو اَنْشُرُوْا
لِيْ كَلْبِيْۙا يٰاَلْبَكْرٰۙيْنَ اَيْنَ الْفَرَادِۙۚ۔ یا لکھن فاعلاتن انشرو فاعلن لی کلیدن فاعلاتن یا لکھ
فاعلاتن این او فاعلن نل فرارو فاعلاتن۔ او قوم نہی بکر میری فریاد کو پونچو اور کلب کو میری
طرف او بھارو تاکہ مجھ کو نجات دے او نہی بکر کہاں ہو میرے واسطے مفر کہاں ہے۔ یعنی پیش آئی
ہوئی بلا سے بھاگنے کی تاب میں نہیں رکھتا جلد میری فریاد کو پونچو۔ انشرو اصیغہ جمع حاضر امر و باب
نصر نصیر سے۔ کلب ایک شخص کا نام ہو۔ اسنوی نہایہ الراغب میں کہتا ہے یا لکھ دراصل یا آل بکر تھا
اور کلب اس قبیلے کے جد کا نام ہو اور معنی شعریہ ہیں کہ احوال بکر اگر تھے ہو سکے اپنے جد کو میرے
مقابلے کے واسطے آمادہ کرو احوال بکر اب تک میرے ہاتھ سے مفر کہاں ہو۔

(۲) شعر سب سے عروض مخدوف ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن ۛ لَا يَغْوُنَّ اَمْوَالُ عَيْشَةٍ ۛ كُلُّ عَيْشٍ صَالٍ لِّذَوِّ الْاَسْكَانِ ۛ۔ لا یغرن
فاعلاتن غمرین فاعلن عیشو فاعلن + کل عیش فاعلاتن صایرن فاعلن لزوال فاعلاتن۔
مناسب کہ فریب نہ دے آدمی کو اسکا عیش کیونکہ کل عیش زائل ہو جانے والے ہیں۔ غر و لغت
فریب۔

(۳) بیت کشش رکنی عروض و ضرب دونوں مخدوف باقی سالم فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن
ۛ اَعْلَمُوْا اَنِّیْ لَكُمْ حَافِظٌ ۛ شَٰهَدًا مَّا كُنْتُ اَوْ عَلِيْبًا ۛ اَعْلَمُوْا نَ فاعلاتن فی کم فاعلن
حافظن فاعلن + شاہد ن فاعلاتن کنت او فاعلن غایمن فاعلن۔ واضح ہو کہ تحقیق میں تھا
نگہبان ہوں خواہ حاضر ہوں خواہ غائب۔ یہاں لفظ شاہد کنت کی خبر دو اور ماصدریت
کے واسطے ہو۔

(۴) چھ رکن کا شعر عروض مخدوف ضرب ابتر باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن
فاعلن فاعلن تسکین اوسط ۛ اِنَّمَا الدَّلَالَةُ قَوْلُهُ ۛ اَخْرِجَتْ مِنْ اَلَيْسَ دِهْقَانٌ ۛ اِن
نخل ذل فاعلاتن فاعی یا فاعلن قوتلن فاعلن + اخربت من فاعلاتن کیس وہ فاعلن فاعی فاعلن

سچ تو یہ ہے کہ ذلعا عورت اوس یا قوت کے مثل ہے جو میس وہ کی ایسی تھیلی سے نکالا گیا ہو پسین
جو اہر سعد نیہ ہون یعنی وہ عورت اچھوتی پڑشل اوس یا قوت کے کہ ابھی تھیلی سے نکالا گیا ہو ذلعا
بر وزن حمرا ذلف بفتح تین سے ہو جسکے معنی کوتاہی بینی اور زبے کا سدھ ہونا لہذا عورتوں کی
تعریف ہو۔ بقول سکا کی غلیل کے نزدیک اس وزن کی ضرب میں قافیہ مرد و ضرور چاہیے مگر اش
ر د ف لازم نہیں جانتا۔

(۵) شعر سدس عروض و ضرب دونوں منجھون مخدوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فعلن تخریک
دوم دوبارے۔ لِقَیْ عَقْلٌ یُعِیْشُ بِہِ ۛ حَیْثُ تَکْدِی سَاقُکَ ۛ قَدَمُکَ ۛ لَفْتِی عِی فاعلاتن
لن یعنی فاعلن ش ہی فعلن + حیث تہمی فاعلاتن ساقو فاعلن قدمہ فعلن۔ جو انہر کی لسی
عقل ہوتی ہو کہ عیش کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہو اوس سے اور جاتا ہو جیٹرف کہ اوسکا قدم اوسکی
ساقی پاکور نہائی کرتا ہو یعنی اوسکی پیش بینی اوسکے انجام کو ہدایت کرتی ہو۔

(۶) بیت شش کہنی عروض منجھون مخدوف اور ضرب ابتر باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فعلن تخریک
دوم + فاعلاتن فاعلن فعلن متسکین دوم ۛ رُبُّ نَادِیْثُ اَدْمُکَ ۛ تَقْصُمُ الْہِنْدِی وَالْعَادِی
رب بنارن فاعلاتن بت ارفاعلن مقما فعلن + تفصل ہن فاعلاتن وی یول فاعلن فعلن
مین بہت دیکھا کرتا تھا کہ اکثر آگ جلاتی تھی عود ہندی اور چوب غار کو یعنی مین ایسا تو انگریز تھا کہ یہ
گھر راتوں کو اکثر یہ خوشبو دار لکڑیاں جلا کرتی تھیں۔ غار بھی مثل عود ہندی ایک خوشبو دار لکڑی جو
صاحب نہایتہ الالغ بکستے مین کہ مار سے یہاں مراد جنگ و حرب ہو اور تقصم بقاوت وضا و تقصم
سے ہو جسکے معنی اطراف و دندان سے کھانا اور ہندی سے مراد شیر مرغہ اور غار ایک درخت کہ اوسکی
لکڑی کی تیر بناتے مین بدین صورت یہ معنی مین کہ بت لڑائی مین نے راتوں کو دیکھین کہ شیر
وتیر کو کھاتے مین۔

کسائی نے وزن پنجم و ششم کو فاعلن متفعّل فعلن تخریک و متسکین عین سے تطبیق کر کے تجزیہ
عروض و ضرب منجھون یا مقطوع مین شامل کیا اور کہا کہ پہلے متفعّل اس کے اوڑ گئے مولف نے کتاب

کہ آواز صاریح پانچواں جگہ مذموم زائد البتہ آتے ہیں صدر وابتدا سے رکن کے رکن اور جانے کا کوئی حکم اس علم میں نہیں اسلئے ان دونوں وزنوں کو بجز بسیط سے بھٹا دھوا سے بے دلیل ہے۔ مان ہو۔
ششم کورل سدس مخبون محذوف مملوس یعنی فاعلاتن فاعلاتن فع سے تقطیع کر سکتے ہیں اور وہ بھی مصرع دوم کو لیکن مملوس کے واسطے زبان فارسی کی دقت عارض ہوگی اور آسانی بھی بحر مدین میں ہو پس یہی مدین رکھنا اولیٰ ہوا اور اگر وزن نجم کورل سدس مملوف مخبون محذوف تقطیع سے تقطیع کریں تو معاقد آئے آئیگا۔

(۷) شعر سدس اور م رکن مخبون۔ فاعلاتن فعلن فاعلاتن۔ دوبارہ وصتی مایعیندک کلہا مایہ یستکلم فیحبک یعقل بہ شباغ۔ وصتی مایعیندک کلہا مایہ یستکلم فیحبک یعقل بہ شباغ۔ وصتی مایعیندک کلہا مایہ یستکلم فیحبک یعقل بہ شباغ۔ وصتی مایعیندک کلہا مایہ یستکلم فیحبک یعقل بہ شباغ۔
فاعلاتن فیحب فعلی فاعلاتن۔ وجہ وقت نکاد رکھتا ہو یعنی سنتا ہو تجھے کوئی کلام پس کلام کرتا ہو جواب دیتا ہو تو بمقتضائے عقل۔ یہ شعر موافق مفروض سکا کی کہ ہو کہ اوشے شمل عروش و ضرب کے ہر فاعلاتن و فاعلن میں ضبن اور ہر فاعلاتن کف و شکل بیان جائز جانا ہو بشرطیکہ حکیم یا قبیح نہ ہو اور اسکا مؤید منطق کا یہ قول ہو کہ بطریق زحاف ضبن و کف و شکل در ارکان دیگر وادارند یعنی جس رکن میں جو آئے۔ اسکے سنی لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ۔ در ارکان دیگر روادارند و در عروض روادارند۔ سعد الشارحین کا مفہوم یہ ہو کہ۔ ضبن و کف و شکل در ارکان دیگر جائز وادارند و عروض واجب دارند۔ مؤلف مستہام شارح معیار کا طرفدار ہو کہ عرض کرتا ہو کہ یہ وزن ہفتم کی مثال سعد الشارحین کی معاون ہو لیکن زحاف شکل اوس رکن سببی میں جائز ہوگا جسکے متقبل یا مابعد ضبن یا کف ہو۔ اس شعر میں معاقبے کا زور ہو کہ کوئی رکن سببی کا مملوف نہیں ہو سکتا۔

(۸) شعر شش رکنی عروض محذوف ابتدا مخبون ضرب مخبون مقصور۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ کنت احنی صوف نلک الوری۔ فرمائی سہا
فأجاب بہ باکان۔ کنت احنی فاعلاتن صرف فعل فاعلن کلوری فاعلن۔ فرمائی فاعلاتن سہما

فاعلن فاعصاب فعلات۔ اوس معشوقہ کو غلو کی طرف پھرنے سے مین ڈرتا تھا پس ناگاہ اوس گردش نے مجھے ایک تیر مارا اور وہ کارگر ہو گیا۔ بعضوں نے اجتمع ضبن وقصر کو جیسا اس ضرب مین ہر جانہ نہیں جانا ہر۔ یہاں عروض مکفوف و رشود و مخبون نہ آسکین گے بزور معاقبہ (۹) بیت مسدس سوائے ضرب سالم کے ہر رکن سباعی مکفوف۔ فاعلات فاعلن فاعلات تخریک آخر + فاعلات فاعلن فاعلاتن لکن یزال قومنا محضین + صالحین ما اتقوا واستقاموا + لکن یزال فاعلات قومنا فاعلن محضین فاعلات + صالحین فاعلات مست تقو فاعلن واستقاموا فاعلاتن۔ میری قوم کے لوگ ہمیشہ رفاه عیش مین نیکو کار رہیں گے جب کہ اتقا کریں گے اور اوسپر مستقیم ہوں گے۔ یہاں بزور معاقبہ صدر اور عرصہ اور ابتداء کے بعد کے ارکان مخبون نہیں ہو سکتے۔

(۱۰) چہر رکن کا شعر صدر و عروض مشکول باقی سالم۔ فاعلات فاعلن فعلات تخریک آخر + فاعلات فاعلن فاعلاتن لکم الدیار علیہن کل جون العز دانی الرکاب + فاعلات لکم فعلات یا رغو فاعلن یرین فعلات + کل جون فاعلاتن مزنا فاعلن نربا فاعلاتن یہ کسکا + یا رغو جبکہ ہر ابر سفید اور سحاب قریب نے متغیر کر دیا ہو۔ جون بالضم سفید و سیاہ۔ دانی قریب۔ رباب ابر۔ کسکا کی مصرع دوم کو یون لایا ہو۔ کل دانی العز جون الکراب تقطیع وہی یہی جو پہلے تھی صرف معنی مین ابر سفید اور سحاب قریب ادھر کے ادھر ہو جائیں گے۔ یہاں بزور معاقبہ شواوّل وابتداء مخبون نہیں ہو سکتے اور اگر رشود دوم کو مخبون کریں تو ابتداء مکفوف نہ ہو سکیگی۔

(۱۱) بیت مسدس ابتداء مشکول باقی سہا رکن سالم۔ فاعلات فاعلن فاعلاتن فعلات فاعلن فاعلاتن لیت یسعی هل لنا ذات یوم یوجوب فارغ من تلاک + فاعلات لیت شعری فاعلاتن ہل لنا فاعلن ذات یوم فاعلاتن + مجنوب فعلات فارغ فاعلن من تلاقی فاعلاتن۔ کاش مین جانتا کہ کوئی دن ہمارے واسطے ہوا ایسا حسین باد و جنوب

چلتی ہو اور اس شخص کی طرف سے جو کہ پر و اسے ملاقات نہیں رکھتا ہے۔ ذات یوم سے مراد آسم
یوم ہے جیسے سبت یا احد وغیرہ۔ جنوب بقیع اول با جنوب کہ انفی المنتخب۔ اسنوی کے نزدیک
فارع اس شعر میں بہ را و عین مہلتین ایک قلعے کا نام ہے۔ یعنی اکو کاش میں جانتا کہ آیا ہم کسی
اوس شخص سے ملاقات کریں گے جو قلعہ فارع کے جنوب طرف رہتا ہے۔ اس شعر میں بزر و معاقبہ
عروض مکفوف اور شہود دوم مخبون نہیں ہو سکتے۔ یہ گیارہ وزن با اعتبار اصل دائرہ مجز وین
(۱۲) چار رکن کا شعر ضرب مخبون باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فعلن تہرک دوم
یا لکیر لا تنوآ لکین ذآ حین وئی یا لکیرن فاعلاتن لاتو فاعلن + لیس ذآ حی
فاعلاتن نونی فعلن۔ اسکے معنی رمل کے وزن دوازدہم عربی میں تحریر ہو چکے۔ نہ خلیل نے
اسکا ذکر کیا نہ محقق نے اسکو محسوب کیا نہ جاج اسکی وجہ یہ سمجھتا ہے کہ رمل مجز وے مخبون بھی قوی
ہوتی ہے اس لیے اوسنے اس وزن کو رمل میں قائم کیا اور فرق بتانے کے لیے وہاں مؤلف
نے بھی ساتھ دیا۔ مگر ہر اسی نے اسکو بحر مدیہ میں بہتر جانا اور حق یہ ہے کہ رمل میں ضبن و حدف
دونوں زحاف تین جگہ آئینگے اور یہاں ایک زحاف یعنی ضبن ایک ہی جگہ۔ بدین سبب
اسی جگہ اسکو سمجھنا ادلی ہے۔ یہ ایک وزن اپنے مجز و کا مشطور ہے۔

اس بحر میں بقول محقق نون فاعلاتن اور الف فاعلن میں معاقبہ ہوا اور بقول صاحب
میزان الف اول فاعلاتن میں بھی معاقبہ ہے یعنی بوزن مجز و جب دونوں مصرعون کو ملا کر
ایک نظر سے دیکھو تو فاعلاتن عروضی اور فاعلاتن ابتدائی کے تن فامین بیشک معاقبہ
کا حکم قائم رہنا چاہیے۔

بزبان فارسی طویل کی طرح بتکلف مدیہ میں بھی اشعار آئے ہیں۔ انکے ہاں یہ بحر دوازدہم
میں مثنیٰ آئی ہے اور استعمال میں وافی المثنیٰ اور مجز و اور مشطور ملا کر نو وزنوں پر مستعمل ہے
اور اسکی اصل فارسی میں فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دائرے میں ہے۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلن۔ چار بار۔ جامی سے دل بھر

وانی ہین۔

انکے سوا عروض سالم کو ضرب ندال یعنی فاعلان کے ساتھ۔ یا عروض ندال کو ضرب سالم کے ساتھ۔ یا عروض وض و ضرب دونوں ندال۔ یا عروض سالم کو ضرب مجنون کے ساتھ۔ یا عروض سالم کو ضرب مقطوع یعنی فعلن بتسکین دوم کے ساتھ۔ یا عروض وض و ضرب دونوں مقطوع۔ یا عروض مجنون کو ضرب مقطوع کے ساتھ۔ یا عروض مقطوع کو ضرب مجنون کے ساتھ۔ لانا جائز ہوا ان عروض وض و ضرب سے آٹھ اوزان اور بن سکتے ہین اور اس حساب سے وانی کے چودہ وزن ہو جائیں گے۔

(۷) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دوبارے غالیہ زلفیہ سمن عارضینہ ہر سربالائے و زنجیر موعے ہر غالیہ زلفیہ سمن فاعلن عارضینہ فاعلاتن۔ سربالافاعلاتن یے یزن فاعلن جبر موعے فاعلاتن۔

(۸) شعر سدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن فاعلن فاعلاتن سے زندگانی تلخ کردی مرا + زندگانی بے تو ناید بکار + زندگانی فاعلاتن تلخ کر فاعلن دمی مرا فاعلن + زندگانی فاعلاتن بے تنافاعلن ید بکار فاعلاتن۔ یہ دو وزن مجز و مین۔ انکے سوا عروض سالم کو ضرب مقصور کے ساتھ۔ یا عروض وض و ضرب دونوں مقصور۔ یا عروض وض و ضرب دونوں محذوف۔ یا عروض مقصور کو ضرب محذوف کے ساتھ۔ یا عروض محذوف کو ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن بتجربیک دوم کے ساتھ۔ یا دونوں مجنون محذوف۔ یا عروض محذوف کو ضرب تبر یعنی فعلن بتسکین دوم کے ساتھ۔ یا عروض مجنون محذوف کو ضرب ابر کے ساتھ۔ لانا جائز ہوا ان عروض وض و ضرب سے آٹھ وزن اور لیاریہو کہ سب اوزان مجز و مین ہو جائیں گے۔

(۹) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلن۔ دوبارے یک رہ اکبید اوگر + لطف کن در مانگر + یک رہ بے فاعلاتن دادگر فاعلن + لطف کن در فاعلاتن مانگر فاعلن۔ یہ وزن بعینہ رمل مرجح ہے جسکے عروض وض و ضرب محذوف ہوں۔ لیکن رمل مین یہ وزن نقلی و

فرق بتایا ہو۔

(۲) بیت شمن ارکان سباعی سب کفوف اور خماسی سب سالم۔ مفاعیل فعولن مفاعیل فعولن دوبارہ۔ ہر ماہ تمام بقدر و روانی۔ بطلب راحت روحی بچشم آفت جانی۔ ہر ماہ مفاعیل تمامی فعولن بقدر و مفاعیل روانی فعولن۔ بطلب راحت مفاعیل ترویجی فعولن بچشم آفت جانی فعولن۔ اگر اسکو مستطیعہ رخاۃ لائین تو کسیدہ خوش آئینہ ہو جائے۔ اس شعر کو بھی تحقیق متنبہ میزان ہم نے وزن شمر بحر ہزج فارسی میں نقل کیا اور غلط لکھا اپنی رائے ظاہر کر دی۔ یہاں تک تین وزن وافی ہیں۔ اسکے سوا عروض سینغ ضرب سالم کے ساتھ۔ یا عروض سالم ضرب سینغ کے ساتھ لاسکتے ہیں۔

(۴) چھر کن کا ایک شعر صدر و ابند اغرب پہلا اشد مقبوض دوسرا اشد سالم عروض سینغ ضرب مقصور۔ مفعول مفعول مفاعیلان، مفعول فعولن مفاعیل۔ فرالامی سے پر نور جہان سیر تنگ بہت۔ بہت تابا شمن آن بت بنگ بہت۔ پر نور مفعول جہاں مفعول بیونگست مفاعیلان۔ تابا بش مفعول منابت فعولن بنگ بہت مفاعیل۔ اس شعر کو بحر غریب کے وزن نہم سے بھی تطبیق کر سکتے ہیں مگر بشو چہارم سالم اور ضرب اخذ مال وہاں لائی پڑی گی۔ سچ پوچھو تو زخاف کے شمار سے دونوں بحرون میں درجہ تساوی جہاں وزن بحر کوکی وقت یہاں زیادہ ہو اس لیے متدارک میں سمجھنا اولیٰ ہو۔ شمن یعنی بت پرست یہاں اس سے مراد عاشق۔ یہ ایک وزن مجز و ہو۔ اسکے سوا عروض مخذوف ضرب مقصور کے ساتھ۔ یا عروض مقصور ضرب مخذوف کے ساتھ۔ یا دونوں مقصور۔ یا دونوں مخذوف بھی لانا جائز ہو۔ صدر و ابند اکو کفوف بھی لاسکتے ہیں۔ الغرض یہ بحر فارسی زبان میں بھی قلیل الاستعمال ہو۔ اس بحر کا تیسرا نام ستطیل بھی ہو۔

بیض

یہ بحر بھی خاص اہل عرب کی ہو۔ دائرے میں شمن یعنی مستغفلان فاعلن چار بار اسکی اصل آئی ہو۔ اسکے عروض سالم۔ مخبون۔ مقطوع۔ مخبون۔ مخبون۔ یا پنج قسم کے اور

ضربن - سالم نذل - مجنون مقطوع - مجنون نذل - مجنون نذل - احد مسخ - مطوی نذل -
مجنون مقطوع - نو قسوں کی آئی میں اور یہ بحر وانی اور مجز و اوڑ شطو رمل کر کل میں و زان پتر مل - یون -
(۱) آٹھ کرکن کا شعر عرض و ضرب مجنون باقی ہر کرکن سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن - تحریک
دوم - و بارے یا حار کا اڑ مین منکر ہد اھیکہ - کہ یلقھا سؤ فة قبل و کاکمک - با شباع -
یا حار لاستفعلن اڑین فاعلن منکر ہد مستفعلن متین فعلن - لم یلقھا مستفعلن سوقت فاعلن قبل و لا
مستفعلن مکوف فعلن - ا - حار حارث مناسب ہو کر تھاری طرف سے مین اوس بلا مین جو دشوار جزو
ڈالا جاؤں جبین مجھے پیشتر کوئی رعایا مین سے چنسا ہونے کوئی بادشاہ - بلاتے مراد بیان جھوٹو
خلاصہ یہ کہ تم ایسا نہ کرو کہ مین تھاری جو کروں اور تم کو ایسا ذلیل کر دوں کہ کوئی امیر و غریب و سیا
ذلیل نہوا ہو - حار فخر حارث - لا اڑ مین نئی شکم نہی کا - و اھیکہ بلا - سؤ فة بالضم عیت -

(۲) شعر ہشت کرکنی عرض مجنون ضرب مقطوع باقی سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن - تحریک
دوم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن متسکین دوم - قَدْ اُشْهِدُ الْعَادَّةَ الشَّعْوَاءَ تَكْلِيْئًا - جوداً
مَعْرِفَةً الْخَيْبَيْنِ سُبْحًا - با شباع - قد اشدل مستفعلن حارثش فاعلن شعوائی تح مستفعلن
مائی فعلن - جود ایش مستفعلن رو قتل فاعلن جبین مستفعلن جوبو فعلن - مین اڑ ائیون اور اناستیا
متفرقہ مین اسپ مادہ کم موعے خشک کلد و راز پر سوار ہو کر حاضر ہوتا ہوں - غارۃ الشعواء غار تہاے
متفرقہ - جود ایش بالفتح والدما و یان کوتاہ و باریک مو - سر وقۃ الیمین با و یان کم گوشت پر ہر دو کلد -
سُحُوبٌ بضم اول اسپ طویل - خلیل و خشناس وزن کی ضرب مین قافیہ مردفہ لازم جانتے مین
جیسے او سر حوب - گلابن بانی لازم نہیں جانتا اور شعر وزن سوم کو سندا لایا ہو - بولف عرض کہ یہ ہو
کہ شعر مذکور اسکی مثال نہیں ہو سکتا ایسے کہ دونوں کے عروض مین اختلاف ہو سکھا بیظہر -

(۳) بیت ثمن عروض و ضرب و دونوں مقطوع باقی سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن متسکین دوم
و بارے لا تبتک لکلی ولا تظرب الی ہند - و اشیب علی الوردین حملاً کا کورد - با شباع
او آخر - لا تبتک لمستفعلن لی و لا فاعلن تطرب الی مستفعلن ہندی فعلن - و شرب علی مستفعلن

ورد من فاعلن حر اکیل مستفعلن وردی فعلن۔ یعنی کے واسطے گریہ کر اور بند کے لیے خوشی کر اور شراب پی زن سرخ رنگ مثل گل ورد کے رخسار کی یاد پر۔ ورد گل سرخ اپنی گلاب۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر صدر و حشا اول و عروض مخبون ضرب احد مسبق باقی سالم۔ مفاعلن فعلین مستفعلن فعلین تحریک دوم، مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلے اقول حین ادری کفیا وایسہ بہ لا بارک اللہ فی حسن وسینہ باسکان۔ اقولی مفاعلن ارسی فعلن کعبن مستفعلن تین فعلین لا بارک مستفعلن لاہنی فاعلن حسن وست مستفعلن تین فاعل۔ یہ ضرب یعنی فعل بسکتا آخر اہل صناعت کے خلاف فرائے نقل کی ہے۔ معنی شعر یہ تین۔ جب میں دیکھتا ہوں کعب و آریہ کو تو کہتا ہوں کہ خدا بکرت ندے شخصت و بیچ میں۔

(۵) بیت ثمن اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن فعلین مفاعلن فعلین تحریک دوم دوبارے لکھا خلعت حبب صوفیہا حجب، فاحذت غیثا و اعقبت دولا، لکھت مفاعلن حصن فعلین صوفیہا مفاعلن عجب فعلین، فاحذت مفاعلن غیرن فعلین اعقبت مفاعلن، ولفن فعلین بتحقیق ایسے زمانے گزرے کہ ان کے حوادث عجیب میں پس پیدا کیا تغیرات کو اور ادبار لائے دولتون پر۔ حجب بکسر حاء حطی وفتح قاف دہر اور سال کی ایک مدت۔ از میزان الامکار صروف بضم تین انقلاب زمان۔ غیر بکسر غین مجہد فتح تہائی جو امور کہ حادث ہوئے ہوں۔

(۶) شعر شہت رکنی ارکان سباعی سب مطوی عروض و ضرب مخبون باقی سالم۔ مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلین تحریک دوم دوبارے ارتحلوا اعدوا فانطلقوا استوا، فی زمر منہم ینبغیا زکوا، ارتحلوا مستفعلن غدو تین فاعلن فطلقوا مستفعلن سخن فعلین، فی زمرن مستفعلن نہمو فاعلین مستفعلن زمرن فعلین۔ انھوں نے کوچ کیا اول روز میں پس گئے صبح کو اون جماعتوں میں کہ ان کے پیچھے اور گروہ تھے۔

(۷) آٹھ رکن کی ایک بیت عروض ضرب مخبون اور ارکان سباعی سب بکسر مخبول باقی سالم فعلین فاعلن فعلین تحریک دوم دوبارے وزعموا انھم لقیہم رجل، فاحذوا ما لکم

وَضَرَبُوا عُنُقَهُ ۞ باسکان۔ وزعمو فعلین ان نعم فاعلین انیم فعلین جلبن فاعلین ۞ فاخذوا فاعلهما باسکان
 فاعلین وضربو فعلین عنقه فعلین۔ اور کہا کہ اون کو ایک شخص ملا پس انھوں نے اس کا ماتنج لین
 لیا اور اس کی گردن ماری۔ یہ سات وزن وافی ہیں۔ انکے سوا عرض و ضرب دونوں ال
 یاء عرض نال ضرب سالم کے ساتھ۔ یاء عرض سالم ضرب نال کے ساتھ۔ یاء عرض سالم
 ضرب مخبون نال کے ساتھ۔ یاء عرض سالم ضرب مخبون کے ساتھ۔ یاء عرض سالم ضرب
 اعرج کے ساتھ۔ یاء عرض سالم ضرب قطع کے ساتھ۔ یاء عرض مخبون ضرب مخبون نال کے
 ساتھ۔ یاء عرض مخبون نال ضرب مخبون کے ساتھ۔ یاء عرض مخبون ضرب اعرج کے ساتھ
 لانا جائز ہے۔ بدین شمار دس وزن اور بڑھکر وافی کے سترہ اوزان ہو جائینگے۔

(۸) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعل فاعل مستفعل۔ دوبارے مَآذَ اَوْ قَوْفِ
 عَلٰی رُبِّ عَقَابٍ ۞ مَحْلُوْلٍ ۞ دَارِ سِ مُسْتَعِجِمٍ ۞ بِاشْبَاعٍ۔ مَآذَ اَوْ قَوْفِ مستفعل فاعلین یعنی
 مستفعل فاعلین مستفعل درین فاعلین مستعجم مستفعل۔ میرا ٹھہرنا ایسے مکان نابود پیر یا ویران کرین
 ہی جو مشوقہ سے خالی ہو کر کنبہ ہو گیا اور گر کر زمین کے برابر ہو گیا ہوا ایسا کہ اپنے ساکن کا حال نہیں
 بیان کر سکتا۔ عفوئنا اور مٹنا۔ اخلو لقی الرسم وہ درو دیوار خانہ جو زمین کے برابر ہو گئے ہوں
 دارس کنبہ۔ مستعجم ساکت یا ریزہ ریزہ ہو جانے والا۔ یہ اصلی چوتھا وزن ہے۔

(۹) شعر شش رکنی ضرب نال باقی سالم مستفعل فاعلین مستفعل فاعلین مستفعلان
 اِنَّا ذَمَمْنَا عَلٰی مَا خَلَقْتَ ۞ سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ وَهَمُّ وَامِنْ يَمِيْنٍ ۞ باسکان۔ ان ناؤں ہم مستفعل
 نا علی فاعلین ناخولیت مستفعلین ۞ سعد بن زید مستفعلین ۞ و هم فاعلین رن من تیمم مستفعلان۔
 ہم نے سعد بن زید اور عمرو قبیلہ بن تیمم کی جھوکی اور اویسی جو پریشوقہ نے خیال کیا۔ اسنوی
 کہتا ہو کہ اسکی ضرب میں قافیہ مرد ضرور چاہیے جیسے تیمم یا تمام یا ہوم تاکہ اجتماع ساکنین سہل
 ہو جائے۔ یہ اصلی تیسرا وزن ہے۔

(۱۰) شعر سہ رکنی ضرب قطع باقی سالم مستفعل فاعلین مستفعل فاعلین مستفعل فاعلین

سید ذامعاً انما یعدا کم ۛ یوم الثلاثاء یطعن الوادی ۛ سیر و معین مستعملان نما فاعلن
 سیر و کم مستعملن یومث ثلما مستعملن ثلما ۛ بط فاعلن نمودی مفعولن - تم لوگ چلو سب اکٹھا ہو کر
 بالفعل اسکے سوا اور کوئی بات نہیں کہ تمہارا وعدہ باد یہ میں منگل کے دن ہر ثلثا کو بالفتح اور کسبھی بالضم
 لاتے ہیں اور لام کے بعد الف اشباعی بڑھاتے ہیں اور دوسرا الف ممدودہ لگاتے ہیں جنی شنیہ
 یہ اصلی وزن پنجم ہو۔

(۱۱) شعر مسدس عروض و ضرب دونوں مقطع باقی سالم مستعملن فاعلن مفعولن - دو بار
 ما ھیہم اسنوق من اطلاق ۛ ۛ اخضت قفارا کوکھی الواسی ۛ ماہر بخش مستعملن فاعلن
 فاعلن اطلاق مفعولن ۛ اخضت قفارا مستعملن رن کوچ فاعلن لیا وحی مفعولن - کون چہر شوق
 کو ہجیان میں لائی مشوقوں کے گھروں کے آثار دیکھنے سے کہ خالی ہو گئے ہیں حبیط مکتوب کا
 کی دلالت کرتے ہیں - یہ اصلی وزن ششم ہو - وحی الواحی مکتوب کا تب - ایسے مقطع عروض
 والضرب وزن کو مخلع کہتے ہیں بنجائے مجملہ - مخلع وہ شخص جسکے دونوں سرین فوج لیے ہوں اور
 ایسے کی رفتار کو مخلع کہتے ہیں - بعض کا گمان ہو کہ جو مفعولن مستعملن سے بنے اور سبیط مجزومین
 واقع ہو تو اس فعلن کا نام مخلع ہو اور یہ گمان غلط ہو بلکہ مخلع نہ فرع کا نام ہو اور مخلع زحاف
 کا نام - جب کوئی وزن سبیط مجزوم کا ایسا ہو جسکا عروض و ضرب مقطع یعنی مفعولن ہو تو اس
 وزن کو مخریض مخریض او جس مجزومے سبیط کا عروض و ضرب مخریض یعنی مفعولن ہو تو اس وزن
 کو مخریض مخریض کہنا چاہیے لکن انی الیغیار و قوس پندار نہ کہ مخلع اسم مفعولن ست کہ فرج مستعملن
 و در سبیط مجزوم - و نہ چنان است بل مخلع اسم ورنے است از سبیط مجزوم کہ عروض و ضربش مقطع باشد
 خواہ مخریض و خواہ غیر مخریض - سکا کی کی رائے میں بھی ایسے ہی وزن کا نام مخلع ہو - خلیل نے
 عروض مقطع کے واسطے ضرب مقطع لازم جانی ہو لیکن کسی لازم نہیں جانتا بلکہ وہ عروض
 مقطع کے ساتھ اس وزن میں ضرب مطومی ندال بھی لایا ہو جیسا کہ وزن دوازدهم میں موقوف
 ہو - مؤلف کہتا ہو کہ اگر ایسے وزن کے واسطے مخلع کی قید لگائیے تو عروض و ضرب دونوں کو

مقطع لاناً پڑیگی خلیل کی مراد ہوا اور اگر دونوں میں مقطع کی قید نہ ہوگی تو وزن کی صحت میں کچھ کلام نہیں مگر خلع اس کا نام نہیں ہی کسائی کا مفہوم ہو۔

(۱۲) بیت شش رکنی صدر وابتدا مجنون حشو سالم عروض مقطع ضرب مطوی مثال۔ فاعلن فاعلن مفعولن + فاعلن فاعلن مفتعلن سے وَهَكَذَا قَوْمٌ كُنَّا رَمَلًا ۞ وَتَرَوْنَ كَثِيرًا مِّنَ مَّوَالٍ وَصَحْبٍ ۞ تَبْكِينَ۔ وختفوق فاعلن من لانا فاعلن رما حاجن مفعولن + وثر و تن فاعلن منموا فاعلن لوصیم مفتعلن۔ ہم ایسے گروہ ہیں کہ ہمارے واسطے نیز گروہ معاون اور مخلص بہت ہیں ایسے وزن کو خلع نہ کہیں گے کیونکہ ضرب مثل عروض مقطع نہیں۔

(۱۳) شعر شش رکنی عروض ضرب مقطع مجنون باقی سالم مستفعلن فاعلن فاعلن۔ دوبار اَصْبَحْتُ وَاللَّيْلُ قَدْ عَلَانِي ۞ يَدْعُو أَحْيَانًا إِلَى الْخَضَابِ ۞ بِأَشْبَاعِ۔ اصبت و مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فاعلن + یہ عو حی مستفعلن شن ال فاعلن خضابی فاعلن۔ میں اس حال میں پونچا کہ پیری میرے سر پر خضاب کی طرف پکارتی ہوئی شتابان پونچی۔ یہ وزن خلع مجنون ہو۔

(۱۴) شعر سدس صدر مطوی ابتدا مجبول حشو سالم عروض مجنون اخضر مجنون مقطع۔ مفتعلن فاعلن فعل تحریک اوائل + فاعلن فاعلن فاعلن سے اِنْ سَوَاءً وَتَسْوَأَةٌ ۞ وَجَبَّ الْكَبَاذِلِ الْأَمْوُنَ ۞ بِأَشْبَاعِ۔ ان نشوا مفتعلن بن و نش فاعلن و تن فعل + و جب فاعلن بازل فاعلن امونی فاعلن۔ صاحب نہایتہ ال رغب کے نزدیک مستفعلن میں ضمن احسن ہوا اور مصلح اور خیل قویج۔

(۱۵) چہر رکن کا شعر عروض مجنون اخضر مجنون مقطع باقی سالم مستفعلن فاعلن فعل + مستفعلن فاعلن فاعلن سے مِنْ لَذَّةِ الْعَيْشِ وَالْفَنَى ۞ لَذَّةٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَالدَّهْرُ ذُو قُنُونٍ ۞ بِأَشْبَاعِ من لذت مستفعلن عیشول فاعلن فاعلن فعل + لذہر و مستفعلن دہر ذو فاعلن فنونی فاعلن اشعار وزن چار دہم و پانزدہم کے یہ متن ہیں۔ کباب اور نشاہ اور شتر سالہ کا دوڑنا قیوم

پیرین لذت عیش سے مین اور جوان دنیا کا تاج ہو اور دنیا ہو فلموں ہو۔

(۱۶) شش رکنی شعر ضرب مخبون نزال باقی سالم مستغفلن فاعلن مستغفلن + مستغفلن فاعلن مستغفلن
سے قد جاء كَمْ اَنْكَمْ تَوْ مَ اِذَا + مَا ذُقْتُ الْمَوْتَ سَوْتُ نَبْعَتُوْنِي + باسکان - قد جاء كَمْ
ان کم فاعلن یومین اذ مستغفلن + ما ذقتل مستغفلن موتو فاعلن فنبعثون مستغفلن فاعلن مستغفلن
حق میں پیغمبر خدا صلعم سے خبر وارد ہوئی ہو کہ تحقیق تم نے جب کہ موت کو چکھا تو ایک دن مبعوث
کیے جاؤ گے۔

(۱۷) بیت سدس ضرب بطوبی نزال باقی سالم مستغفلن فاعلن مستغفلن + مستغفلن فاعلن مستغفلن
سے یا صَاحِبَ قَدْ اَخْلَفْتَ اَسْمَاءَ مَا + کَا نْتَ تُمَنِّيْكَ مِنْ حُسْنِ وِصَالٍ + باسکان - یا صلح قد
مستغفلن خلعت فاعلن ایسا یا مستغفلن + کانت تمن مستغفلن نکمین فاعلن حسن وصال مستغفلن
ای میرے صاحب اسامعشوقہ نے وصال میں خلاف وعدگی کی ایسا وعدہ جبکہ تو مین اور آرزو
تھا - صلح صاحب کا مرخم - اسامعشوقہ کا نام - بعض رسائل میں تمنیک کے عوض تُمَنِّيْكَ
آیا ہو تنیت سے اور بعض میں تُمَنِّيْكَ تہ سے معنی آمادگی کردن۔

(۱۸) چھ رکن کا شعر ضرب مخبول نزال باقی سالم مستغفلن فاعلن مستغفلن + مستغفلن فاعلن
فعلتان سے هَذَا مَعَاكِي قَرِيْبٌ مِنْ اَخِي + كُلُّ اَمْوِيْ كَا شِعْرٍ مَعَ اَحْيَا + باسکان - ہاذا معا
مستغفلن می قری فاعلن بن من اخی مستغفلن + کل لم رین مستغفلن قایم فاعلن مع اخیہ
فعلتان - میرا مقام میرے بھائی کے قریب ہو اور ہر آدمی اپنے بھائی کے ساتھ اچھی طرح
رہتا ہو - لفظ مع بسکون عین وفتح عین و دونوں درست مین مگر یہاں مفتوح العین ہو۔

(۱۹) بیت سدس ضرب مخبون مقطوع باقی سالم مستغفلن فاعلن مستغفلن + مستغفلن فاعلن
فعلون سے قُلْتُ اَسْتَحْيِيْ فَلَکُمَا کَمْ تُحِبُّ + سَا لَتُ دُمُوْعِيْ عَلٰی رِدَائِيْ + قُلْتُ سَجِيْ
بی فلم فاعلن الم تحب مستغفلن + سالت دمو مستغفلن عی علی فاعلن ردائی فعلون - مین نے
کہا میرا کہا مان پس جب نہ قبول کیا تو میری چادر پر میرے آنسو جاری ہوئے - بعض ادیبوں

لکھا جو کہ مولدین اس بحر کے عروض و ضرب میں ضمن کا التزام ضرور کرتے ہیں اور وہ گویا لزوم لازم کی قبیل سے ہوا اختیار ہے یہ التزام کرین یا نکرین - وزن ششم سے یہاں تک بارہ اوزان مجزئین انکے سوا - عروض و ضرب دونوں نہال - یا عروض سالم ضرب عرج کے ساتھ - یا عروض و ضرب دونوں اعرج - یا عروض اعرج ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مقطوع ضرب اعرج کے ساتھ - لانا درست ہواں حسابوں پانچ وزن اور بڑھکر کل مجزوء کے سترہ اوزان ہو جائیں گے -

(۲۰) مولدین میں اکثر نے اس بحر کے مربع میں بھی شعر کہے ہیں جیسے محمد بن الحسن کی ایک نظم مشہور جو حسین ضرب مخبون اور عروض کدین سالم کدین مخبون آئے ہیں باقی سالم مستفعلن فاعلن یا فعلن تحریک دوم - دوبارے *أَنْتَ الْفَيْدُ عَلَى بَنِي الْخَيْدِ وَالْخَيْدُ بِبَنِي الْخَيْدِ* - یہ ایک شعر ہے - *أَنْتَ لَمْ تَفْعَلْ فَعَلْنِ* + *فَلْ خَبِرْ لَمْ تَفْعَلْ* خبری فعلن - *أَنْتَ الْمَقْدَمُ فِي* *وَرْدٍ وَفِي صَدَدٍ* + *بَنِي الْخَيْدِ* - یہ شعر دوم ہے - *أَنْتَ لَمْ تَفْعَلْ* دم فی فعلن + *وَرْدٍ* وفی مستفعلن صدری فعلن - *قَدْ لَحْتُ بِالْوَرْدِ فِي عَيْنٍ وَفِي آتَرٍ* + *بَنِي الْخَيْدِ* - یہ تیسرا شعر ہے - *قَدْ لَحْتُ* بل مستفعلن وتر فی فاعلن + *عَيْنٍ* وفی مستفعلن اثری فعلن - *فِي طَلْعَةٍ بِهَوَاتٍ* + *نَزْهَةٍ* *عَلَى الْقَمَةِ* + *بَنِي الْخَيْدِ* - فی طلعت مستفعلن بہرہ فعلن + *تَزْهَوُ عَلَى* مستفعلن قمری فعلن - یہ چوتھا شعر ہے - *تَهَادَتْ فِي حَبْرٍ مِنْ أَنْتَوْنِ الْحَبْرُ* + *بَنِي الْخَيْدِ* - یہ پانچواں شعر ہے - *تَهَادَتْ* مستفعلن جرن فعلن + *مِنْ أَنْتَوْنِ* مستفعلن خبری فعلن - *تَوَيْكَانَهُ* ہوا زور سے بلند علم او خبر کے - *تَوَيْكَانَهُ* ہوا زور و دوا اور بازداشت میں - تحقیق کہ ظاہر ہوا تو فرد ہو کر ذات اور ملت میں - ایسی شکل سے کہ جو غرکنان غالب آئی چاند پر - استہزاء کرتا ہو تو ایسے لباساے یانی میں کہ بہترین لباساے یانی ہیں - یہ ایک وزن مشطور ہے -

بزربان فارسی مثل عربی اس بحر کی اصل دائرے میں مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن - دوبارہ ہے - اور وافی و مجزوء ملا کر گیارہ اوزان پر متعلی ہوئے -

(۱) آئندہ رکن کا ایک پورا شعر اور ہر رکن سالم - مستفعلن فاعلن - چار بار - مولوسی جامی

۱۔ چون فارغ ہو روز و شب فتادہ ام در بہت + باشد کہ بر حال من افتد نظر ناگت + چو
 فارغ ہو مستفعل روز و شب فاعل فتادہ ام مستفعل در بہت فاعل + باشد کہ بر مستفعل حال من
 فاعل افتد نظر مستفعل ناگت فاعل - شیخ ولایت علی گویا شاگرد جرات ۱۔ میں نے کہا
 آئیں اپنے نہ گھر جائیں + تو ہوا کیا صنم میری قسم کہا صنم + مینے کہا مستفعل اصنم فاعل اپنے گھر
 مستفعل جا صنم فاعل + تو ہوا مستفعل کا صنم فاعل میری قسم مستفعل کا صنم فاعل - اگر
 اس شعر میں - میں نے - اپنے - تو ہوا - میری - ان چاروں کے اواخر کو اشباع نکرو تو مستفعل
 کے عوض متعلق طوی ہو جائیگا - یا جیسے جناب بحر فرقت کی آفت بری دن کا ٹٹا سال +
 یہ ہاتھ ہو مگر یہ سینہ گھریاں ہو + فرقت ک مستفعل فاعل بری دن کا ٹٹا مستفعل بال
 فاعل + یہ بات ہو مستفعل مگر یہ سینہ گھریاں فاعل یہ سینہ گھریاں فاعل - اگر اس وزن میں
 یا اسکے ساتھ والے شعر میں فاعل واسطہ کے مقام پر کسی جگہ فاعل آجائے تو پھر اس وقت تمام
 نظم کو بحر منہا بننا پڑیگا جیسے بحر کی اوسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہو + رشیم کے کچھ مین بال
 نخل کے ٹکڑے مین گال + ہو یہ نزاکت کا حال تہلی کر بال ہو + رشیم کل مستفعل ہے ہبال
 فاعلات نخل کل مستفعل ٹکڑے ہگال فاعلات + ہو یہ نزاکت مستفعل کت کحال فاعلات تہلی کر مستفعل
 بال ہو فاعل - اب یہ ساری غزل بحر منہا مین سمجھی جائیگی ہاں اگر تمام نظم کے کسی شعر میں فاعلات
 درسیانی نہ ہو تو اسکو بحر سبیط سے سمجھنا اولی ہو کیونکہ اس بحر میں بلا زحاف اور منہج مین زحاف
 کے ساتھ تقطیع ہوگی اور یہی حکم ایک فرد کے ارکان وسطی کے لیے کافی ہو۔

(۲) بیت بہت کہنی عروض و ضرب ہدال باقی سالم مستفعل فاعل مستفعل فاعلان - دو
 جانم ہلب آمدہ از حسرت روئے دوست + در بند غم ماندہ ام او یا دگیسوئے دوست +
 جانم ہلب مستفعل آمدہ فاعل از حسرت مستفعل ویدوس فاعلان - باقی علی ہذا القیاس -

(۳) شعر شمن ارکان سباعی سب جگہ سالم اور خاسی ہر جگہ مجنون - مستفعل فعل مستفعل
 فعلن دوبارہ روزم سیاہ چا اگر تو سیاہ خطی + احکم عقیق چا اگر تو عقیق ہی + روزم سیاہ مستفعل

ہجر افعلن گر تو سیاست فعلن خطی فعلن + انشکم عقی مستفعلن قجر افعلن گر تو عقی مستفعلن قلی فعلن
 جیسا اس شعر میں ہر سیطرہ اس وزن میں بہتر ہے کہ جب عروض و ضرب کو مخبون کر دین تو
 دونوں رکن خامی درسیائی کو سالم نہ کہیں بلکہ مخبون لائین بجا قال الحقق اگر عروض و ضرب
 مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن بہر جا مخبون کنند۔ اسی لیے سعدی نے ایک قطعہ میں تمام جملہ کا
 التزام کیا ہے و ہو ہذا والی چہ گفت مرآن بلبل سحری + تو خود چہ آدمی کر عشق بخیر
 اشتر بشعر عرب و حالت است و طرب + گرد و قریب تر کر طبع جانوری + اب ضرور ہو کہ صر
 سوم میں اسے شعر و اسے است کو شیع نہ کریں۔ اگر فاعلن درسیائی کو مخبون کر دین تو عروض و ضرب
 سالم کو بھی مخبون کرنا بہتر ہو گا کہ چنان بہتر کہ ہر زحاف کہ استعمال کنند در ہر مواضع آن
 قصیدہ مطر و بود۔ یعنی عام رکھیں شاید نہ کہیں۔

(۴) بیت شمن عروض و ضرب مخبون مثال باقی مثل وزن سوم مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن
 دوبارے کر اونسے شند و اوصاف اہل دلال + بارے ہے مگر د اوصاف خلق جہان بگرد
 مستفعلن شند و فعلن اوصاف مستفعلن لد لان فعلات۔ باقی مصرع دوم کی بھی تقطیع
 یونہی ہو۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر مستفعلن بہر جا مخبون اور فاعلن سالم اور عروض و ضرب مثال فاعلن
 فاعلن مفاعلن فاعلن۔ دوبارے خیال او از دم نیر و دیکیزان + چکوند دل بر کم عشق
 آن نوجوان + خیال او مفاعلن از دم نیر و دفاعلن یکیزان فاعلان۔ باقی علی
 ہذا القیاس۔ اس وزن میں عروض و ضرب سالم بھی بلاتا مل لاسکتے ہیں۔

(۶) شعر ہشت رکنی اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن۔ دوبارے بچہ
 چون قمری بلعل لب شکری + برج چو برگ گل بزلف مشک تری + بچہ جو مفاعلن قمری فعلن
 بلعل لب مفاعلن شکری فعلن + برج چو مفاعلن گل فعلن بزلف مشک مفاعلن تری فعلن
 اس وزن میں عروض و ضرب کو مثال بھی لاسکتے ہیں یوں س گلے چو عارض و نندیم جہان

ازان نشانہ اشن سخن گلشن جان بدگلچے چ عامناعلن رضل و فعلن ندید ام فعلن بھان
فعلات - و قس علیہ -

(۷) آٹھ رکن کی بہت ارکان سباعی ہر جگہ مطوی و نحاسی ہر جگہ سالم مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
دوبارے اور سب خوبت قمر و لب لعلت شکرہ محو تماشائے تودید و اہل نظرہ اور سب مفتعلن
بت قمر فاعلن و لب لعل مفتعلن بت شکرہ فاعلن محو تماشائے تودید فاعلن و دید می مفتعلن
لے نظر فاعلن - ایک مفتعلن یا سب مفتعلن کو بیان مسکن بنالینے کا اختیار ہر وزن مفتعلن
اگر اس وزن میں کسی فاعلن درمیانی کی جگہ فاعلات آجائے تو بلا تامل بحر منسرح ہی جیسے حافظ
شیرازی سے سر و گلستان من قامت دلجوے تست بد قامت دلجوے تست سر و گلستان
من بد قامت دل مفتعلن جوے تست فاعلات سر و گلستان من فاعلن - اب یہ وزن
بحر بسیط میں نہیں - اس غزل کا مطلع یہ ہے دلبر جانان من برد دل و جان من بد برد
دل و جان من دلبر جانان من بد اس شعر میں کمین بجائے فاعلن فاعلات نہیں آیا لیکن چونکہ
ایسے اشعار اسکے ساتھ ہیں جن میں اکثر فاعلات وسطی آگیا ہے بدین وجہ اس مطلع کو بھی بحر بسیط میں نہیں
کہہ سکتے بلکہ وہی بحر منسرح ہے - یا جیسے ماسخ ہے بحر کی شب جب ہوا جوش مرے رونے کا چہرے
کو تر تا نظر آیا پلنگ آب میں بد بحر کسب مفتعلن جب ہوا فاعلن جوش مرے مفتعلن رو نکھا فاعلن
و علی ہذا القیاس - اس تمام غزل میں دو جگہ فاعلن درمیانی کے عوض فاعلات آیا ہے جیسے
سے نرم طبیعت کو کیا پونچھے عدو سے گزندہ سنگ ہی ہو جائے غرق گر پڑے سنگ آب میں
سنگ ہنوت مفتعلن جائے غرق فاعلات گر پڑے مفتعلن گاب میں فاعلات - ایک شعر اس غزل
میں ایسا ہی اور ہے - اسلئے ماسخ کے اشعار کو بحر بسیط نہ کمین گے بلکہ بحر منسرح ہے - اگر چہ تاویلا کہتے
ہیں کہ یہ بسیط مضاعف المشطور ہو اور فاعلان نڈال آیا ہے لیکن یہ حجت ضعیف ہے اس سبب سے
کہ دوسری بحر بلا غدغہ موجود ہے - الغرض اگر کسی پوری نظم میں کمین بجائے فاعلن وسطی فاعلات
نہو تو منسرح اور بسیط دونوں کہہ سکتے ہیں مگر بحر بسیط میں سمجھنا اولیٰ ہے کہ زحاف کی تعدا سے

اس بحر میں بلا شک سہولت ہے۔

(۸) شعر پشت کرنی ارکان سباعی سب مجہول اور فاعلن سوم سالم باقی تین مخبون۔ فعلین فاعلین
فعلین فاعلن فاعلین فعلین ۵ چہوفا پسری چہنسر اضمی ۶ کہ زبان وری کہ تو چہرا
بغنی ۷ چہوفا فعلین پسری فعلین چہنسر افعلین جنمی فعلین ۸ کہ زبان فعلین ناوری فاعلین کہ چہرا
فعلین نبی فعلین۔ یہ وزن بقول صاحب میزان سب سے ناخوشتر ہے اور حق ہے اس پر طرہ یہ کہ
غبن کا التزام بھی نہیں شکست ہو گیا۔ یہ آئندہ وزن وافی ہیں۔

(۹) چہر کن کا شعراور ہر کن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن۔ دوبار ۵ ہر ستمند کے کن
چندین ستم ۶ کو برنے آرد عشق تو دم ۷ ہر ستمند مستفعلن دے کن فاعلن چندی ستم مستفعلن
کو برنے مستفعلن الرز فاعلن عشق دم مستفعلن۔

(۱۰) شعر مسدس عروض و ضرب مقطوع مخبون باقی سالم مستفعلن فاعلن فعلین۔ دوبار ۵
گشتم ہر دواز تو من نگارا ۶ آن بہ کہ یک رہ کنی مدارا ۷ گشتم ہر مستفعلن دز متن فاعلن نگار فاعلین
۸ ابہ یک مستفعلن رہ کنی فاعلن مدارا فعلین۔ یہ وزن مخلص مخبون ہے کیونکہ اس فعلین او انفر
کی اصل مستفعلن تہی قطع سے مفعولن بنا جب یہ مفعولن وزن مجزومین آیا تو وہ وزن مخلص
کہلایا پھر وہی مفعولن تو ہو جسکو غبن سے مفعولن بنا لیا ہے اور وزن اب تک مجزوم قائم ہے۔ اس
شعر کے اول لفظین سعد الشارحین کو دو شک ہوئے۔ اول گشتم بجان تازی مضموم کہا اور
عبارت یون مقدربائی۔ گشتم خود را از درد سبب تو او نگار۔ دوم گشتم بجان فارسی مکہ یون مقدربائی
بتایا۔ گشتم معارف برد از تو او نگار۔ مؤلف کی رائے میں بیان گشتم بجان فارسی مفتوح سجا
بر گشتم یعنی من از تو بر گشتم او نگار سبب رسانیدن درد۔ اور اسکا ثبوت مصرع دوم میں ہے کہ
تو مرا درد رسانیدی من از تو بر گشتم پس بہتر آنکہ یک بار مدارا کن تا از بر شکل باز آیم۔ اب رہا شتم
بجائے بر گشتن وہ مولوی معنوی کے ہاں موجود ہے چون از گشتی ہمہ چیز از تو گشت
چون از گشتی ہمہ چیز از تو گشت ۶۔

(۱۱) شتر شش کنی ارکان سباعی سب مطوی اور خماسی سب سالم مفتعلن فاعل مفتعلن۔ دو بار سے دور مدار ای صنم لب ز لبم تا بغیر اید بدل در طرجم دور مدار مفتعلن ری صنم فاعل لب ز لبم مفتعلن تا بغیر مفتعلن ید بدل فاعل در طرجم مفتعلن۔ بدل کے بعد در زائد آیا جو۔ وزن نم سے یہاں تک تین اوزان مجز و مین۔

آن گیارہوں کے سوا اوزان وافی مین۔ عروض نذال ضرب سالم کے ساتھ۔ یاعروض سالم ضرب نذال کے ساتھ۔ یادونون نذال۔ یاعروض سالم ضرب مجنون نذال کے ساتھ۔ یاعروض سالم ضرب مجنون کے ساتھ۔ یاعروض سالم ضرب اعرج یعنی فعلان کے ساتھ۔ یاعروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ۔ یاعروض مجنون ضرب مجنون نذال کے ساتھ۔ یاعروض مجنون ضرب اعرج کے ساتھ۔ یاعروض مجنون ضرب مقطوع یعنی فعلان کے ساتھ لانا درست جو۔

اوزان مجز و مین۔ عروض سالم ضرب نذال کے ساتھ۔ یادونون نذال۔ یاعروض سالم ضرب اعرج یعنی مفعولان کے ساتھ۔ یاعروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ۔ یاعروض مقطوع ضرب اعرج کے ساتھ یاعروض اعرج ضرب مقطوع یعنی مفعولن کے ساتھ۔ یادونون اعرج۔ لانا جائز جو۔ فارسی مین یہ بھی جائز جو کہ سب ارکان مجنون کر دین جیسے وزن ششم مین اسکی مثال گزر چکی یا صرف ارکان خماسی کو مجنون کرین جس طرح وزن سوم مین یا ارکان سباعی کو مطوی کر لیں جیسے وزن ہفتم مین اسکی نظیر آچکی۔ مگر بہتر یہ ہو کہ ایک سباعی یا ایک خماسی مین جو زحاف ممکن لائیں وہی ہر سباعی اور ہر خماسی مین استعمال کرین سو اسے تسکین اوسط کے یعنی خفیا ہو چاہیں ایک مفتعلن مین خواہ ایک فعلن متحرک اثنائی مین چاہیں سب خماسی و سباعی فروع مین تسکین کر لیں مگر نسبت یہ ہو کہ رکن تسکین کی معیت مین رکن سالم نالائین۔ تسکین اوسط تو جیسا لاسکو کہ رکن سباعی کو پہلے مطوی یا رکن خماسی کو پہلے مجنون بنا لو پس جب ایک کو مطوی یا مجنون بنایا تو اس قسم کے ہر رکن کو ویسا ہی بنالینا احوط ہو جیسا کہ وزن سوم آخر مین

نذکر ہو چکا۔ جب مسئلہ احوط جاری کیا تو رکن مسکن کے ساتھ رکن سالم لانیلو کہاں سے ملیگا۔

عمیق

یعنی مقلوب مدید۔ یہ بحر عربی میں بالکل متروک ورفاری میں کیاب اور اردو میں معدوم صاحب معیار نے مثلاً افضل نجم میں ایک صرح لکھا ہے اور وہ بھی اس بحر میں بے معنی۔ الغرض دائرے میں اس بحر کی اصل فاعلن فاعلاتن چار بار ہوا اور دو وزن اسکے ہاتھ لگے ہیں اور دو وافی اس طرح۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دو بار۔ ابن عمار و بسویش بگزری چون بکوشش و حرف سن گو بر ویش جان سپردم بکوشش و اصبا فاعلن رو بسویش فاعلاتن بگزری فاعلن چو بکوشش فاعلاتن و حرف سن فاعلن گو بر ویش فاعلاتن جا سپر فاعلن دم بکوشش فاعلاتن۔

(۲) بیت مثنوی عروض و ضرب بمقصور باقی سالم۔ فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دو بار۔ بوسہ روے او ما آرزو کردہ ایم و این گل باغ خوبی طرفہ ہو کردہ ایم و بوسہ فاعلن روے او ما فاعلاتن اروزو فاعلن کرد ایم فاعلاتن و اسی گئے فاعلن باغ خوبی فاعلاتن طرفہ فاعلن کرد ایم فاعلاتن۔ اسکے فاعلن میں ضمن اور فاعلاتن میں ضمن و کف آسکتے ہیں مگر اس طرح کہ محاقبہ نہونے پائے یعنی دوسرے فاعلن میں ضمن اور پہلے فاعلاتن میں کف نہوسکیگا باقی اور زحاف مناسب کا اختیار لاو۔ اس بحر کا تیسرا نام مثنوی بھی ہے۔ دائرہ مختلفہ کے اوزان بحر ختم ہو

مصرع

اس بحر کی اصل بزبان تازی دائرے میں متفعلن متفعلن متفعلنات بضم آخر دو بار ہو۔ اسکے عروض۔ مٹوی کشوف۔ مخبول کشوف۔ دو قسم کے ہیں اور معقدات کے حساب سے موقوف۔ کشوف۔ دو قسم کے اور بھی ہیں۔ ان حسابوں چار قسم کے عروض ہو جائیں گے۔ اسکی ضربیں۔ مٹوی موقوف۔ مٹوی کشوف۔ اصل مخبول کشوف۔ موقوف کشوف۔

موقوف بخنون - مکشوف مخبون - آٹھ قسموں کی ہیں - یہ بحر وافی اور شطور ملا کر کل بارہ اوزان پر یوں آئی ہے -

(۱) چھ کرکن کا شعر عرض مطوی مکشوف اور ضرب مطوی موقوف باقی سالم مستفعل مستفعلن فاعلن + مستفعلن مستفعلن فاعلات ۛ اذْ مَآ نَ سَلَى لَآ كِ يَرَى مِثْلَهَا الشَّوْكَ اَوْ كَ فِي شَاكٍ وَ كَافِي عِرَاقٍ ۛ باسکان - یہ شعر معتد اور راؤن کی رائے مملہ شدہ ہو کر ساکن مصرع اول میں اور سترک مصرع ثانی میں شامل ہو یوں - ا زمان سل مستفعلن می لایری مستفعلن مثل ہر فاعلن + ساوون فی مستفعلن شامن ولا مستفعلن فی عراق فاعلات حسن و خوبی میں سلمی مشوقہ کے زمانے شام و عراق میں دیکھنے والے نہیں دیکھتے ہیں - شام و عراق دونوں خوبی و حسن میں بہتر رکھتے ہیں اسلئے شاعر نے تخصیص کی ہے -

(۲) بیت شش کرکنی عروض و ضرب و دونوں مطوی مکشوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن دوبارہ ۛ ہَا كَرَّ الْهَوَى دَسْمَ بَدَا تِ الْعَصَا ۛ مَحْلُوْلٌ مَسْبُوحٌ ۛ بَاشِلٌ ۛ باہل ہوئی مستفعلن برمن بد مستفعلن تل غضا فاعلن + مخلولن مستفعلن مستعجم مستفعلن محلول فاعلن عشق کو پہچان میں لایا اون گھروں کا نشان جو کہ موضع ذات الغضائین ہو اور وہ نشان ایک تو دہریک ہو کر منقلب الاحوال ہو گیا ہو - ذات الغضا وہ جگہ جہاں غضا کے درخت بہت ہوں اور غضا ایک درخت عرب کا نام ہے - محول کہسروا و صاحب حول یعنی وہ شخص جیسے ایک سال گزر رہو اور بقول بعض وہ چیز جیسے کوئی حاجت گزری ہو -

(۳) شعر سبب عروض مطوی مکشوف ضرب سالم باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن سکون و ۛ قَالَتْ وَلَمْ يَقْصِدْ لِقَائِهَا ۛ مَهْلًا فَقَدْ أَبْكَتْ أَسْمَاعِي ۛ قَالَتْ وَلَمْ يَسْتَفْلِقْ لِقَائِي ۛ مستفعلن مل خفا فاعلن + ملن فقہ مستفعلن المبعث اس مستفعلن باغی فاعلن - ہنوز سخن پہچو اور فحش کا قصد بھی نہیں کیا گیا تھا کہ عشوقہ نے کہا تحقیق باز رہ کہ پونچا یا تو نے فحش کو میرے کانوں تک - اسنوی نے نہایت الراغب میں ہمزہ اسماعی کو بفتح و کسر دونوں طرح صحیح بانا ہے -

(۴) چھرن کی بیت عروض و ضرب و نون مجبول کشوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن
بتحرک دوم دوبارے اَلشُّوْصُكَا وَ اَلْوُجُوْہُ دَنَا یَدُوْا طَرَا فَا لَکَ اَلْکَفِ عَنَّمْ ۝ باسکان -
یہ شعر عقد ہوا ورنائیک کے الف پر مصرع اول ختم ہو یوں - ان نشتر مستفعلن کن و اوچہ مستفعلن ہونا
فعلن ۴ نیرن و اوچہ مستفعلن افل کف مستفعلن انغم فعلن معشوقون کی بوئے خوش بوئے مشک
کے مثل ہوا و اوچہ منہ حسن اوچہ یک مین دینارون کے مانند اور اوچہ کی اوچہ گلیان دخت نروب
شامی کی شاخون کے مثل مین - عنم بعین مملہ و نون ایک دخت کہ اوچہ کی شاخین سرخ ہوتی مین
اور بقول بعض ایک دخت حجازی کہ اوچہ پھل سرخ ہوتا ہو سر انگشت حنائی سے اوچہ تشبیہ
دیتے مین - کذا فی شرح بردہ -

(۵) چھرن کی بیت عروض مجبول کشوف ضرباً صلماً باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعلن بتحرک
دوم مستفعلن مستفعلن فعلن تسکین دوم ۝ یَا اَیُّهَا الزَّاکِرُیْ عَلٰی عَمْرِیْ ۝ قَدْ قُلْتُ فِیْہِ عَذْرَا
تَعْلَمُوْہُ ۝ یا اویہ مستفعلن زاری علی مستفعلن عمر فعلن ۴ قوت فی مستفعلن مین غیر مستفعلن
تعلّم فعلن - او عمر پر عتاب کرنے والے تحقیق کہ تو نے اوچہ حق مین وہ چیز کہی جسکو تو نہیں جانتا
خلیل و محقق نے وزن چارم و پنج کو ایک ہی جانا ہو کیونکہ وہ فعلن کی تحریک دوم و تسکین دوم
کو ایک ہی سمجھتے مین مگر انفس و زجاج نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ فرض کیا - مولف کے نزدیک یہ
دونوں وزن علیحدہ مین مگر دونوں کا اختلاط ایک قصیدے مین جائز ہو -

(۶) شعر مسدس عروض مطوی کشوف اور ضرب مطوی موقوف باقی مبنون - مفاعیلن فاعلن
فاعلن ۴ مفاعیلن مفاعیلن فاعلات ۳ اَرْدَمِنْ اَلْاُمُوْدِ مَا یَنْبَغِیْ ۝ وَمَا تُطِیْقُوْہُ
مَا یَسْتَقِیْمُ ۝ باسکان - اردنل مفاعیلن امور مفاعیلن ینبغی فاعلن ۴ و ما تطیق
تہو و ما مفاعیلن یستقیم فاعلات - سب موزن جس چیز کا تو نرا ہوا و جسکی تجھ کو طاقت ہو
اور جو کچھ مستقیم ہوا و سید کا ارادہ کر - بعض کے نزدیک مبن مستفعلن احسن ہو جیسا کہ شعر مذکور
مین گزرا -

(۷) بیت شش کنی عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن
 فاعلن مفتعلن مفتعلن فاعلات ۛ قال لها وهو بها عالم ۛ. وَجِئْتُ أَمَّا لَطَرِيفٌ قَلِيلٌ ۛ
 باسکان - قال لها مفتعلن وهو بها مفتعلن عاملن فاعلن + ویکم ام مفتعلن نال طری مفتعلن
 فن قلیل فاعلات - اس حالت میں کہ قائل مشکوفہ کو جا بٹا تھا - کہا اس مشکوفہ سے تجھ پر
 رحمت ہو اما نال محراب یا اما نال مال جدید یا اما نال مرد طریف کتر ترین - ویک کلمہ رحمت ہو -
 طریف بطای مطبہ عجیب یا مال جدید اور ایک شخص کا نام - بعض کے نزدیک طو مستفعلن
 احسن ہو جیسا کہ شعر ذیل میں ہو -

(۸) چھ رکن کا شعر عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مجبول - فعلتن فعلتن
 فاعلن + فعلتن فعلتن فاعلات ۛ وَبَلَدٍ قَطْعُهُ عَالَمٌ ۛ وَجَمَلٍ شَحْرُهُ وَالطَّيْنُ بِهَا سَاكِنٌ ۛ
 بلدن فعلتن قطعہ فعلتن عاملن فاعلن + وچملن فعلتن شحرہ فعلتن فط طریق فاعلات بہت
 شہروں یعنی زمینوں کو عامر نے طو کیا اور راہ میں بہت اونٹوں کو ذبح کیا مستفعلن میں اسنو
 کے نزدیک خبل قبیح ہو جیسا کہ اس شعر میں گزرا - اس بحر کے عروض ضرب کو موقوف یا مکشوف
 بنالین تو اوہمیں فبن لانا جا رہے ہیں جب تک کہ بچہ کان کل مسدس رہیں - اس شعر تک ٹھو وزن
 وانی میں - اس بحر کا وزن مجز و نیڈن آسکتا کیونکہ وہ بعینہ بحر جبرہ کا بحر ہو جائیگا -

(۹) تین رکن کا ایک شعر معتد بعین ڈیڑھ کا ایک مصرع ضرب موقوف باقی سالم - اسمین عروض
 وضرب ایک ہو زیادہ تعریف ثالث رجز عربی کے وزن نهم میں مذکور ہو چکی - مستفعلن مستفعلن
 مفعولات - ایک بار ۛ يَنْصَحْنِ فِي حَافَاتِهِ يَأْكُلُ الْبَوَالُ ۛ باسکان بنضمین فی مستفعلن عافاتی
 مستفعلن بل بوال مفعولات - ناتے پیشاب کرتے ہیں اپنی فح کے کناروں سے - یہ ایک
 شعر اپنی اصل کا ایک مصرع ہو - یہ اصلی وزن پنجم ہو -

(۱۰) بیت ستہ کنی ضرب مکشوف باقی ثقل وزن نهم مستفعلن مستفعلن مفعولن - ایک بار
 ۛ يَا صَاحِبِي رَحِلْ أَقْلًا عَذْلِي ۛ يَا صَاحِبِي مُسْتَفْعَلُنْ رَحِلْ أَقْلًا مُسْتَفْعَلُنْ لَا عَذْلِي مُفْعَلُنْ

ہم یہ شعر معنی رجز عربی کے وزن یا زدم میں لکھ چکے۔ سکا کی کہتا ہو کہ اس شعر کو رجز شطوری
مقطوع العروض میں رکھنے سے بیان لانا بہتر ہو اس سبب سے کہ رجز میں مستفعل کے لام کی
حرکت مع نون جائیگی اور بیان صرف مفعولات کی تا کے فوقانی متحرک سا قوط ہوگی اس لیے
یہیں آسانی ہو۔ یہ اصلی وزن ششم ہو۔

(۱۱) شعر ثلث ضرب موقوف مخبون باقی مثل وزن نہم۔ مستفعلن مستفعلن فاعولان۔ ایکبار
س کا بَدَّ مَنَّهُ فَأَخَذُوا زَنْ وَأَرْقَيْنِ بِدِ بَاسْكَان۔ لابد ومن مستفعلن ہوفن مستفعلن اوقین
فاعولان۔ یہاں ضمتہ نہ کا اشباع ہوگا اگر اسکا اشباع نکرو جب بھی درست ہو رکن دوم فاعل
مخبون ہو جائیگا۔ اے عورتوں ضرور ہو کہ اوس سے نیچے اُترو اور اوپر چڑھو۔ چونکہ یہ وزن اب
مستدس نہیں اس لیے مفعولات موقوف میں ضمن درست ہو۔ انخدرن انخدرن انخدرن انخدرن انخدرن
موقوف ہو اسطرچ ارقین رقی کا۔

(۱۲) ایک بیت میں تین رکن ضرب مکشوف مخبون باقی مثل وزن نہم۔ مستفعلن مستفعلن فاعول
ایکبار س کا یَا رَبِّ اِنْ اَخْطَاْتُ اَوْ نَسِيتُ ہ اشباع یارب باقی فاعل انطاط اوستفعلن مستفعلن
اے پروردگار میں نے اگر خطا کی یا نسیان کیا تو مجھ کو تو بخشدے۔ یہاں بھی وزن مستدس
نہیں بدنیوہ مفعول مکشوف میں ضمن جا رہا ہو۔ وزن نہم سے یہاں تک چار وزن مشطویہ
دیکھو یہ مکانف کا زور ہو کہ اس بحر کے مستفعلن میں خیل سے سببیں کے دونوں ساکنوں کو
گرانا یا ضمن سے ساکن اول کو گرانا اور دوم کو بحال رکھنا یا طرے ساکن دوم کو گرانا اور اول
ساکن کو بحال رکھنا اس رکن میں ساتھ ہی جائز ہو۔

بزبان فارسی بھی اس بحر کی اصل دائرے میں مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار آئی ہو۔
وانی اور مشطوریہ ملا کر بیت اوزان اسکے مستعمل ہیں یوں۔

(۱) چھ رکن کا شعر عرض و ضرب موقوف باقی سالم۔ مستفعلن مستفعلن مفعولات۔ باسکا
دوبار۔ اسیر خواہم ترا جویم ترا من ای بار۔ ہذا خواہم ترا جویم ترا اگر خسار ہذا خواہم ترا
مستفعلن

جو کم تر متفعّل من ای یا مفعولات + خاتم تر متفعّلن گویم تر متفعّلن کلّیاً مفعولات اس وزن کو سالم ہی سمجھنا چاہیے مگر یہ وزن خالی از تکلف نہیں محافی المعیار بر سالم و محبوب شعر نیامدہ بہت الا انچہ عرضیان بتکلف براسے مثال گفتہ اند از جہت تشبیہ عرب۔

(۲) شعر شش کنی عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی سالم متفعّلن فاعلن متفعّلن متفعّلن فاعلات سے دلخواہن برین ستمکارہ شدہ بے بیج جرے مرمر کر دخواہد دلخواہ متفعّلن برین ستم متفعّلن کار شد فاعلن سبب جہ متفعّلن سے مرمر متفعّلن کر دفا فاعلات - یہ وزن بھی خالی از تکلف نہیں۔

(۳) بیت مسدس الارکان عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی محبوب فاعلن مفاعلن فاعلن + مفاعلن مفاعلن فاعلات سے چرانہ مرد می کنی باری + چرانہ کنی کنی رابہ رد + چرانہ مفاعلن می کنی مفاعلن باری فاعلن + چرانہ مفاعلن کنی دلش مفاعلن رابہ رد فاعلات - اس میں بھی تکلف ہو۔

(۴) شعر شش کنی ابتدا سالم عروض ضرب مطوی موقوف باقی مطوی متفعّلن متفعّلن فاعلات متفعّلن متفعّلن فاعلات - سلمان ساوجبی سے صورت اقبال ترا بر جبین + انا فتنکنا لک فتنکنا صبیحہ صورت اق متفعّلن بال تر متفعّلن جبین فاعلات + ان نافع متفعّلن تاک فتنکنا جن صبیح فاعلات - جو لوگ اس شعر کو وزن ہفتم میں پڑھتے ہیں وہ انا کے الف ساکن کو باقاعدہ حذف کر کے عبارت قرآنی کو غلط کرتے ہیں۔

(۵) بیت شش کنی عروض و ضرب صرف موقوف باقی چار کن مطوی متفعّلن مفعولات - بوقف دوبارہ گریخ ہم ہجر ترا پائان نیست + درد مرا ہم ہوس در مان نیست گریخ متفعّلن ہجر تر متفعّلن پائان نیست مفعولات + درد مرا متفعّلن ہم ہوس متفعّلن و رائیس مفعولات۔

(۶) بیت مسدس عروض و ضرب صرف مکشوف باقی مطوی چار کن متفعّلن متفعّلن مفعولن۔

دو بارے دہر مار گنندہ دلاری بہ کیست کہ آید ز پئے غمخواری بہ دہر مہفتعلن گزگنندہ مہفتعلن دلاری مفعولن - وقس علی ہذا -

(۷) چہر کن کا شعر عروض و ضرب مطوی موقوف باقی چار رکن مطوی مہفتعلن مہفتعلن فاعلات دو بار - حرفی اصفہانی سے میرسد آن شوخ شہیدان عشق بہ مزدہ شمارا کہ قیامت رسید بہ میرسد مہفتعلن شوخ شہی مہفتعلن و انشعق فاعلات + مزدہ شمارا مہفتعلن را کیا مہفتعلن مت رسید فاعلات - میر تقی میر سے سربفلک ہوئے کوہ کسکی خاک بہ گرداک اوٹھی ہو بیابان سے آج بہ سربفلک مہفتعلن ہوک بہ مہفتعلن کسک خاک فاعلات + گرداک مہفتعلن ٹی بہیہا مہفتعلن باں الج فاعلات -

(۸) شعر شش رکنی عروض و ضرب مطوی مکشوف باقی مطوی مہفتعلن مہفتعلن فاعلن - دو بار سے رفتے و پروانہ رویش شدے بہ شمع اگر بال و پر سے داشتے بہ رفت سے مہفتعلن انی و مہفتعلن بیش شدے بہلن + شمع اگر مہفتعلن بال پر سے مہفتعلن داشتے فاعلن - حکیم مومن خان سے آنکھ نہ گنے سے سب احباب نے بہ آنکھ کے گھانے کا چہر چاکیا بہ اک نلک مہفتعلن نے س سبج مہفتعلن باب نے فاعلن + اک گلک مہفتعلن جان کچہ مہفتعلن چاکیا فاعلن -

(۹) چہر کن کا شعر مثل وزن ہفتم و ہشتم مکرر سوائے عروض و ضرب اکثر مطوی اور اکثر مطوی مسکن - اس میں اختیار ہو خواہ ایک کن کو مسکن کیجیے مصرع اول میں جیسے مولوی جامی تحفۃ الاحرار میں فرماتے ہیں سے چون زنگل آن گلبن سہر بر کشید بہ غنچہ نور ستہ دل در رسید بہ چو زنگل مہفتعلن گلبن مہفتعلن بر کشید فاعلات - خواہ دو و نون رکن کو جیسے سہل الدین فقیر سے قمری از دستا خاموش گشت بہ فاخۃ از کن فرویتاد بہ قمری از مفعولن دستا خاموش موش گشت فاعلات خواہ ایک رکن کو مصرع دوم میں - خاقانی سے حلقہ ارکم شود از زلف تو بہ خاتمہ حرم خواہی وان آن - خاتمہ حرم مہفتعلن خواہی تا مفعولن وان ان فاعلات - خواہ دو و نون رکن کو جامی سے بستر حروفش تبق مشک نام بہ حور مہفتعلن کات فی الحیاتم بہ حورن مق مفعولن صورتن

مفعولن فل خیا م فاعلات۔ مؤلف نے بتیج اساتذہ اپنی مثنوی قضا و قد میں بزبان اردو تسکین کا استعمال کیا اور یوں سے بیج بھی اور نہ کچھ منہ سے بول ہے۔ واہ جی گھر گھر انخاس مول ہے۔ واہ جگر مفتعلن گویا رخ مفعولن خاص مول فاعلات۔ اسید طرح مکشوف العوض و الضرب میں بھی تسکین کا وسط جائز ہے۔ جامی سے قمری بہادہ ہمشاد دل ہے سوخت بدایخ غم او شاد دل ہے قمری بن مفعولن ہا دہشم مفتعلن شاد دل فاعلن۔ لمولفہ سے سایہ صفت شاعر علی کار ہا ہے حکمت الحی احمد نے کہا ہے کہ مکسج مفتعلن می احمد مفعولن نے کہا فاعلن۔ یہ تسکین دونوں مصرعون میں بھی معاروا ہے۔ جامی سے زان نسر و تمت این درج راہ زین نرسہ ظمت این بیج را ہے۔ زان نسر و مفتعلن تمت ای مفعولن درج را فاعلن + زی نرسہ مفتعلن ظمت ای مفعولن بیج را فاعلن۔ صاحب حدائق وغیرہم اس مفعولن درمیانی کو مستفعلن کا مقطع کہتے ہیں اور صریح غلط ہے کیونکہ قطع عروض و ضرب کے سوا اور کمین آہی نہیں سکتا اسلئے یہ کہو کہ مستفعلن کو مطوی کیا تو مفتعلن ہوا پھر مفتعلن کو مسکن کیا تو مفعولن ہو گیا۔ عوام اس تسکین کو سکتہ سمجھتے ہیں اسلئے ایک پوری نظم میں مکرر لانا بہتر ہے کہ اونکا وہم تو بٹ جائے۔ وزن چہام و ہفتم و ہشتم و نهم کا اجتماع باہمی بلا تکلف جائز ہے۔

(۱۰) شعر مسدس لارکان عروض مطوی موقوف اور ضرب مجبول مکشوف باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن فاعلات + مفتعلن مفتعلن فعلن تحریک و م سے ماہر خا بر بہر رو سے زمین ہے جہ تو م بار بار گز نسر و ہے ماہر خا مفتعلن بر بہر مفتعلن یہ زمین فاعلات + جہ تو م مفتعلن بار گز مفتعلن نسر و مفتعلن۔ (۱۱) شعر شش کئی عروض مطوی مکشوف ضرب مجبول مکشوف باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن فاعلن + مفتعلن مفتعلن فعلن تسکین دوم سے پستہ تو بہت شفا سے دلہم ہے زاکہ شداو خستہ یا دامت ہے پستہ تو مفتعلن بہت شفا مفتعلن یہ دلہم فاعلن + زاکہ مفتعلن خستہ یا دامت فعلن۔ اگر شفا کے تحتانی کو شباع نکر و تو یہی شعر عروض مجبول مکشوف یعنی فعلن شباع اور ضرب مجبول مکشوف مسکن یعنی فعلن مسکن الا وسط کی مثال ہو سکتا ہے۔ لوگوں نے اسکی ضرورت

اصول کہا ہو یعنی مفعولات سے لات کر گیارہ مفعو وہ برابر فعلن کے ہو۔ محقق فرماتے ہیں کہ یہ اونکا سوچو کیونکہ بصورت صلح ضرب مطوی کب ہو سکیگی باوجودیکہ طو بیان لازم جانتے ہیں جب مفعولات میں طو کیا تو فاعلات رہا پھر جب عمل صلح سے لات نکالا تو فاع باقی رہتا ہو فعلن کب ہو سکتا ہو اسلئے طو کے لزوم سے یہاں مجبول مکشوف مسکن ہی اسکا نام ٹھیک ہو۔

(۱۲) بیت سدس عروض مجبول مکشوف اور ضرب مجبول موقوف۔ مفتعلن مفتعلن فعلن فتح کب دوم مفتعلن مفتعلن فعلات تجرک دوم قبلہ من روے چوماہ تو شدہ قبلہ ازن بہ بنود بھجان بلا اشباع کسر ماہ۔ قبل من مفتعلن روے چا مفتعلن بہت شد فعلن قبل ازی مفتعلن بہ بنود مفتعلن بھجان فعلات۔ معیار من بھجان کے عوض در بھجان کاتب کا السوالم ہو ورنہ خیل نہو سکیگا۔

(۱۳) چھ رکن کا شعر چار رکن مطوی باقی محقق اسکا عروض و ضرب صلح مقصور بتاتے ہیں۔ مفتعلن مفتعلن فاع۔ دوبارہ سنگدل آن یاربے آرم۔ یک شہم از خود کند شادہ سنگدل مفتعلن یاربیا مفتعلن زرم فاع یک شہم مفتعلن خود کند مفتعلن شاد فاع۔ اسمین عروض یا ضرب یا دونوں کو اصل محذوف یعنی فاع بھی اگر لائیں تو درست ہو جیسے وزن چار دہم۔

(۱۴) شعر سدس الارکان عروض و ضرب اصل محذوف باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن فاع۔ دوبارہ کیست کہ گوید تو یارب۔ حال دل خستہ مارا۔ کیس ک گو مفتعلن یدیت یا مفتعلن رافع۔ حال وے مفتعلن خست یا مفتعلن رافع۔

(۱۵) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب موقوف باقی مجبول۔ مفاعلن مفاعلن مفعولات ذوو صبا کین تو کو تہ از زلفش دست۔ ہزار دل بہر خم مولیش بہت۔ صبا کین مفاعلن تلو تہ مفاعلن زلفش دست مفعولات۔ باقی علی ہذا القیاس۔

(۱۶) عروض و ضرب مکشوف باقی مثل وزن پانزدہم مفاعلن مفاعلن مفعولن۔ دوبارہ کہے کہ از خست شد شرمندہ۔ بکام خویش میرسد جویندہ۔ یک از مفاعلن خست شد

مفاعلن شمرندہ مفعولن - باقی قس علیہ - ان دونوں وزنوں کو تکلف سے خالی بنانو۔

(۱۷) بیت مسدل الارکان صدر وابتدا مطوی دونوں حشو مطوی مسکن عروض و ضرب سالم مقصور متفعّل مفعولن فاع - دوبارہ جامی ۵ اوگل رویت آتش بیزند زلف سیامت بنبل خیزند اوگل متفعّلن بیت آتش مفعولن بیز فاع + زلف سیامت متفعّلن بیت بنبل مفعولن خیز فاع - اس وزن کو متعارف شمرنا اثر مقبوض مقصور محقق یعنی فاع مفعولن فاعلن فاع سے بھی تقطیع کر کے بین عمل کی سہولت اور تسکین کی آسانی اور صلح کی دقت سے اسکو متقارب کے وزن ہی کو فارسی میں رکھنا اولیٰ ہے - ہم نے فوق بتانے کے لیے یہاں وزن مہد ہم لکھا - شمس لدین فقیر نے حدائق البلاغ میں بشمول وزن ہذا اپنا ایک شعر لکھا ہے یوں ۵ تیج مکف ازنا زیبا چہ تانشہ عمر سپرے پی متفعّلن متفعّلن فع - یہ لکھ کر فرماتے ہیں کہ حشوکفوف ہیں اور عروض و ضرب کے سنجر - حال آنکہ بیان نزاعات میں خود تحریر فرما چکے ہیں کہ کف عبارت ہے از اسقاط ساکنین تم سببہ مستفعّلن مجموعی کے آخر سبب کہان ہے جس میں کف کی گنجائش ہو اور مستفعّل کا نام مکفوف رکھا جائے پس اس شعر کو متقارب فارسی کے وزن چہل و چہارم میں شامل کرو بر وزن فاع فاعل فاع فاعل -

(۱۸) چہر کن کا شعر عروض و ضرب مکشوف مخبون باقی سالم مستفعّلن مستفعّلن مفعولن - دوبارہ ۵ او نازنین از کو سے ماکزرن کن + و مہ جبین بر رو سے مانظر کن + او نازنی مستفعّلن از کو یا مستفعّلن گزرن فاعلن + و مہ جبین مستفعّلن بر رو یا مستفعّلن نظر کن فاعلن - یہ وزن بقول صاحب حدائق در فارسی متعلّیٰ نیست - اور عربی کے مسدس میں خبن عروض و ضرب میں روانہ ہیں ورنہ نتیجہ سمجھا جاتا - بدینوچہ اس وزن کو بحر جزر فارسی سے شمار کرو جو کہ وزن بست و ششم میں ہے - یہ اٹھارہ وزن وافی ہیں -

(۱۹) تین کن کا ایک شعر معقد ضرب موقوف باقی ارکان مطوی - اس میں عروض و ضرب ایک ہی ہے جسبیا کہ عربی کے وزن نم میں ذکر ہو چکا - متفعّلن متفعّلن مفعولات - اکیسار ۵ در سرین جز

ہوس جانان نیت ۛ در سر منفتعلن جو ہو سے منفتعلن جانان میں منفعولات۔

(۲۰) شعر ثلث معقد ضرب مکشوف باقی مثل وزن نوزدہم منفتعلن منفعولن۔ ایک بار ۛ بار دو گراں بت میں باز آید ۛ بار دو گراں منفتعلن اببت میں منفتعلن باز آید منفعولن۔ نوزدہم و بستم ۛ دو و بستم مشطوری میں۔ بحر سیرج کے اکثر اوزان بحر جز سے ملے ہیں ہم نے رجز مسدس میں اونی تحقیق بتا دی۔ پس جس بحر میں اولویت ہو وہ میں اول اوزان کو شمار کرو۔

جدید

یہ بحر عربی میں متروک الاستعمال اور فارسیوں کی خاص مگر قلیل الاستعمال ہو۔ اسکی اصل اوزان میں فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار ۛ اس کے چھ وزن آئے ہیں اور چھوں وانی حسب تفصیل ذیل۔

(۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار ۛ ہر شیم گوئی کہ فوایت خوش کنم ۛ چند فردا رفت شاید فردا کنی ۛ ہر شیم گو فاعلاتن لی کفر دافاعلاتن بیت خوش کنم مس تفع لن ۛ چند فردا فاعلاتن رفت شاید فاعلاتن فردا کنی مستفعلن۔

(۲) شعر شش رکنی اور ہر رکن مجہول۔ فاعلاتن فاعلاتن مفاعلن۔ دو بار ۛ سیفی ۛ چو قوت گر چہ صنوبر کشد سر ۛ نہ بود چون قدس روت صنوبر سے ۛ چقدرت اگر فاعلاتن چہ صنوبر فاعلاتن کشد مفاعلن ۛ نہ بود چو فاعلاتن قدس روت فاعلاتن صنوبر سے مفاعلن۔ بحکف سیر انشاء اللہ خان نشا نے زبان اردو میں اس میں پانچ شعر کی غزل کی ہو۔ یوں ۛ تجھے لازم ہو تغافل یہا قیام ۛ موم عشرت سے تھی ہوا بلخ دل پہ تچ لازم فاعلاتن تغافل فاعلاتن یہا قیام مفاعلن ۛ موم عشرت فاعلاتن تھی ہو فاعلاتن بلخ دل مفاعلن۔ استعمال اردو کا حکم اس پر جاری نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ شاذ ہو۔

(۳) چھ رکن کا شعر عرض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن منفعولن۔ دو بار ۛ یاد ف و ل و م و ن و ر دم بادیر ۛ کو بیام روز عشرت زین خوشتر ۛ باد ف و ل و فاعلاتن موم و ن و ر دم فاعلاتن

بادل مفعول + کو بیام فاعلاتن روز عشرت فاعلاتن زی شتر مفعولن۔

(۴) شعر مسدس الارکان عروض مقصور باقی مخبون۔ فاعلاتن فاعلاتن مفعولن۔ دوبارہ
چرخ خوب تو بنیم در را ہے، بدر اید ز دل نمکش آ ہے، چرخے خو فاعلاتن بت بینم فاعلاتن
در را ہے مفعولن + بدر اید فاعلاتن زدے غم فاعلاتن کشا ہے مفعولن۔

(۵) بیت مسدس صدر وابتداء سالم شکوف عروض و ضرب مقصور۔ فاعلاتن فاعلات
مفعولن۔ دوبارہ غضا ئری رازی مہ جینا روسے روشنت بکشا، نازنیا بدر خوشیتن

بنما، مہ جینا فاعلاتن روسے روش فاعلاتن نت بکشا مفعولن + نازنیا فاعلاتن بدر خیش
فاعلاتن تن بنما مفعولن۔ صاحب تقویۃ الشعرا نے اس وزن کے عروض و ضرب میں ضمن

کر کے بروزن فاعلاتن فاعلاتن مفاعلتن شعرا دیون کہا ہے عاشقون پر دیکھ یا رنگر

ستم، انکا ہو خو د حال زار نکتر ستم، عاشقو پر فاعلاتن دیک یا فاعلاتن نکتر ستم مفاعلتن +

انک ہو خد فاعلاتن حال زار فاعلاتن نکتر ستم مفاعلتن۔ اول تو یہ اردو میں غیر مستعمل دوم

بحکم عاقبہ فاعلاتن دوم کا نون اور س تنفع لن کا سین معا کر نہیں سکتے بدین سبب یہ شعرا ردو

اور اسکا وزن دونوں غلط۔

(۶) شعر شش رکئی عروض و ضرب مقصور مخبون باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مفعولن۔ دوبارہ

برسن ای جانان کن این ستمہا، خورہ ام اندر فرقت چہ غمہا، برمنو جا فاعلاتن

ناکمن اسی فاعلاتن ستمہا مفعولن + خرد ام ان فاعلاتن در فرقت فاعلاتن چنم مفعولن۔

دیکھو یہاں بحکم عاقبہ شکوف شاعر نے لایا۔ یہ چہ اوزان وافی ہیں۔ باقی وزن اس کے اور

بحرون سے مشتق ہیں اور خوش آئند بھی نہیں۔ دوسرا نام اس بحر کا بھی غریب جو اوتیر

نام اسکا بزر جہری اس سبب کہ بزرگ مہر نے اسکو ایجاد کیا۔

مقرب

یہ بحر بھی خاص فارسی گویوں کی ہے۔ اسکی اصل دائرے میں مفاعیلین مفاعیلین فاعلاتن

دو بار ہوا و قبول محقق طوسی علیہ الرحمہ استعمال میں مکفوف لائے ہیں۔ مگر شاذ سالم بھی فی اس کے اوزان وافی اور وافی المضاعف ملا کر سب بارۃ متعل بہین اس طرح۔

(۱) چھ رکرن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن۔ دو بار ے سرم از عوش بالائرگز رانی ۛ اگر گوئی کہ ہستی از بند گانم ۛ سرم از عو مفاعیلن شبالائر مفاعیلن بگز رانی فاع لاتن ۛ اگر گوئی مفاعیلن کہستی از مفاعیلن بند گانم فاعلاتن۔

(۲) بیت شش رکنی عروض و ضرب سالم باقی مکفوف۔ مفاعیل مفاعیل فاع لاتن۔ دو بار ے خداوند جهان بخش شاہ عادل ۛ شہنشاہ جوان بخت راد کامل ۛ خداوند مفاعیل ۛ شہ مفاعیل شاہ عادل فاع لاتن ۛ شہنشاہ مفاعیل ۛ بخت مفاعیل راد کامل فاع لاتن۔

(۳) شعر شش رکنی عروض و ضرب مستغنی باقی مثل وزن دوم۔ مفاعیل مفاعیل فاعلیان۔ دو بار ے کسے کو بود از جام عشق مدہوش ۛ غم ہستیش از دل شود و فراموش ۛ کسے کو فاعیل و دز جام مفاعیل عشق مدہوش فاعلیان۔ غمے ہست مفاعیل ۛ شہ دلش مفاعیل ۛ فراموش فاعلیان۔

(۴) شعر مسدس عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف۔ مفاعیل مفاعیل فاعلات۔ دو بار ے بسودے سر زلف مشکبار ۛ پریشانم و ہم تیرہ روزگار ۛ بسودے مفاعیل ۛ سر زلف مفاعیل مشکبار فاعلات ۛ پریشان مفاعیل ۛ ہم تیرہ مفاعیل روزگار فاعلات۔ اسمین عروض و ضرب مخدوف بھی آتے ہیں۔

(۵) بیت مسدس الارکان صدر و ابتدا اخرج بشو مکفوف عروض و ضرب سالم مفعول مفاعیل فاع لاتن۔ دو بار ے سیفی ے تابع رہی برقرار باشد ۛ مداح در شہر یار باشد ۛ تابع مفعول رہی برق مفاعیل رار باشد فاع لاتن ۛ مداح مفعول درے شہر مفاعیل یار باشد فاع لاتن۔ اس وزن کو شمس الدین فقیر بحر مضارع میں غلطی سے لائے ہیں۔

(۶) شعر شش رکنی عروض و ضرب مستغنی باقی مثل وزن پنجم۔ مفعول مفاعیل فاعلیان۔ دو بار ے

لانغوری شیرازی سے چون عرصہ رنگ و صداے رنگ ست چسیت شمش در جهان اسکان
چو عرص مفعول یزنگوس مفاعیل داسے رنگست فاعلیان، صیتیں مفعول نفس درج مفاعیل
ہاں اسکان فاعلیان۔

(۷) بیت شش رکنی صدر وابتدا اعراب خشو مکفوف مسکن عروض سالم ضرب مستغنی مفعول
مفعول فاع لاتن، مفعول مفعول فاعلیان سے شمشیر بڑہ کف دہندہ، خود ہر چہ
جز این بود حال ست، شمشیر مفعول بر رند مفعول کف دہندہ فاع لاتن + حد ہر چہ
مفعول جز ایب مفعول و دحا است فاعلیان۔ کاتب معیار کے سہو القلم سے بجائے
مفعول مفعول نکلا اور سعد الشاعین نے بھی غور کر کے شعر نکال کو موزن مفعول مفعول فاع لاتن
و فاع لیان قائم کیا اور نہ سوچے کہ دشوین ضرب جائز نہیں یا وجود دیکھ راسے شمشیر اور ہاے
ہر چہ کے اشباع سے یہ قائم نہ جاتا تھا یعنی صدر وابتدا اعراب اوشوین مکفوف مین باہم تسکین
ہو کر وہی وزن قائم ہو گیا جو ہم نہ بتایا۔ اگر خواجہ نے صدر وابتدا کو اعراب کہا تو کیا نقصان
یہ بھی تو وہ پہلے فرما چکے مین کہ در بنا مکفوف بکار دارند۔ بعدہ صدر وابتدا عروض و ضرب کی
تصحیح کی اور خشو کو مکفوف ٹھہرا کر اس بحر کے آخر بیان مین خود فرمایا کہ حکم تسکین وسط ہاں ست
کہ گفتہ آمد۔ پھر ہم خشو کو مکفوف کہہ کر کن اوائل ورا واسطہ مین تسکین کیوں نہ کہیں۔ عیل
(۸) بیت سہدس صدر وابتدا اعراب خشو مکفوف عروض و ضرب مقصور۔ مفعول مفاعیل
فاعلات۔ دوبارے بامردم ناسازگار طبع، بیچارہ بود مرد سازگار، بامرد مفعول
ناساز مفاعیل گار طبع فاعلات + بیچار مفعول بود مرد مفاعیل سازگار فاعلات۔ حساب
حداائق اسکو بحر مضارع بتاتے مین اور دھوکا کھاتے مین۔

(۹) شعر شش رکنی عروض و ضرب مخدوف باقی مثل وزن ہشتم مفعول مفاعیل فاعلن
دوبارے آئے اگر طلبگار وصل شد، از جور رقیبان چہ غم بود، اراک مفعول طلبگار
مفاعیل وصل شد فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ اس وزن کو شمس الدین بحر مضارع

مین فاعل شامل کیا ہے۔

(۱۰) چھ رکن کا شعر صدر وابتدا اشتہر شو کشف وروض و ضرب مخدوف۔ فاعل مفاعیل
 فاعلن۔ دوبار۔ مضاف سہمی رازی سے اکر گل رخت نیرت سمن + و عود و نرگست نرس
 چمن + اکر گلے فاعلن رخت غیر مفاعیل سے سمن فاعلن + و دی و نر فاعلن گست نرگست مفاعیل
 سے چمن فاعلن۔

(۱۱) بیت شش رکنی عروض و ضرب مقصور باقی مثل وزن دہم۔ فاعلن مفاعیل فاعلات
 دوبار۔ ملا خطائے نرائی سے خواہر حسین بے برادر است + چنجر حسین زیر خنجر است + خواہر
 فاعلن جسم مہیب مفاعیل را درست فاعلات + خنجر سے فاعلن جسم زیر مفاعیل خنجر است فاعلات۔
 ہم ان دونوں اوزان کو متحد کر کے وزن یازدہم و دوازدہم فارسی مین لکھ چکے اور وہ ان کو
 غلط بتا کر بھی اوزان قریب بتا دیئے مین صرف غلطی بتانے کے لیے متدارک کے وہ دونوں
 اوزان قائم کیے۔ یہ گیارہ اوزان وافی مین۔

(۱۲) بارہ رکن کا شعر وزن دہم کا مضاعف الارکان۔ فاعلن مفاعیل فاعلن فاعلن مفاعیل
 فاعلن۔ دوبار۔ محب و دہوی سے جان و دل را بر من گدا انقدر جفا سیکتی چرا + از رہ و نا
 یکدے بیا پر وہ بر کشتارخ مین نامہ جان و دل فاعلن را بر من مفاعیل نے گدا فاعلن انقدر
 فاعلن جفا سیک مفاعیل فی چرا فاعلن۔ باقی علی بن القیاس۔ یہ ایک وزن مضاعف الوافی ہے
 یوسف عروضی نیشاپوری نے خلیل بن احمد کے دو سو برس بعد یہ بحر استخراج کی مگر تاجربین
 اسکو متروک کر دیا۔

منسرح

اس بحر کی اصل دائرے مین بزبان تازی مستفعل بن مقولات مستفعلن۔ دوبار۔ اسکے عروض
 سالم۔ مخبون۔ مطوی۔ تین قسم کے مین۔ اور ضمیر مین۔ موقوف مکشوف۔ مطوی۔ مقطوع۔ متونین
 مخبون۔ مکشوف۔ مخبون۔ چھ اقسام کی آتی مین۔ وافی اور منہو کہ ملا کر نو اوزان پر یہ بحر متعل
 ہر

[illegible]

(۲) شعر سداں ضرب ہوئی باقی مخبون۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
منفعلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
اور کاف اراک مصرع دوم میں شامل ہو یوں۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن
ذی الاراک میں بڑی بڑی بوندوں والے منہ کی جھڑی نے مٹا دیا ہو۔ ذی الاراک وہ جگہ جہاں
اراک کے درخت ہوں اراک پیلو کا درخت۔ وابل باران بزرگ قطرہ۔ سبیل برابرندہ۔
ابن بری کہتا ہے کہ فہم مستفعلن میں بیان صالح ہے اور مفعولات میں قبیح اور یہی شعر اس حسن و
قبیح کی مثال ہے۔

(۳) بیت شش کنی اور ہر کلمہ طوی منفعل فاعلات منفعل۔ دو بارے اِنَّ سَمِعُوا اَرَائِي عَشِيْرَتَكَ ۚ قَدْ جَدُّوْا دُوْنَهُ وَقَدْ اَنفَوْا ۚ اِنْ اَنْتُمْ مِّنْكُمْ مِّنْ مُّنفَعِلٍ۔ و ہنو فاعلات قد الفو منفعل۔ بتقیق سہمی سمیر نے اپنے اقارب کو دکھایا کہ اوس سے ننگ و عار اور گریز کر کے مبتلا سے تخط تھے یعنی سمیر سے اوکے اقارب علیحدہ ہو گئے اور اوسکے احسان کو ننگ و عار جانا اور قحط زدہ ہو گئے۔ اسنوی کہتا ہو کہ طو مستفعل و مفعولات و دونوں حسن بین اور یہی بیت او کی نظیر ہو۔

(٢٤) شعر مسدول الاركان عروض سالم ضرب مطوى باقى مخبول - فَعِلْتَن فَعِلَاتِ سَتَفْعَلُنْ
فَعِلْتَن فَعِلَاتِ سَتَفْعَلُنْ وَبَلَدٌ مُتَنَابِهٌ سَمْنُهُ ❖ قَطَعَهُ رَجُلٌ عَلَى جَمَلِهِ ❖ بِاسْكَانِ

و بلدن فعلتین متشاب فعلات ہن بہتہو مستفعلن قطعہو فعلتین رطلع فعلات لی جملہ مفتعلن بہت ایسی زمینوں کو مردنے اپنے اونٹ پر ٹوکیا۔ جنگی راہین مشتقہ میں۔ اسنوی کتیا ہو کہ مستفعلن اور مفعولات میں خیل قبیح ہو اور یہی شعر اس قباحت کی مثال ہے۔ محقق قزاقین کہ بطریق زحاف ضرب کے سوا سب ارکان میں ضرب و طر و خیل استعمال کرتے ہیں مگر عروض میں خیل نقل چاہیے کہ اگر اوہمین خیل کرن تو اول مفعولات کی تاسے متحرک بیت پانچ متحرک توائی ہو جائیں اور وہ خالی از نقل نہیں۔ مؤلف کہتا ہے یہی سبب ہے کہ ضرب میں خیل ممنوع ہو ورنہ تاسے مفعولات دوم ملا کر بیان بھی پانچ متحرک کیجا ہو جاتے پس بیت ہذا حکم محقق اور قول مؤلف کی شاہد ہے۔

(۵) چھ کرن کا شعر ابتدا سالم ضرب مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن مستفعلن فاعلات مفعولن ۵ ذَاكَ وَقَدْ اَذْعَمَ الْوَحُوشُ بِصَلْتِ الْحَدِيدِ رَحْبًا لِمَا نُهُ جُفُورًا ۶ باسکان۔ یہ شعر معقدہ ہو اور تاسے صلت سے مصرع دوم آغاز ہو یوں۔ ذاک قد مفتعلن اذعر لو فاعلات حوش بصل مفتعلن ۶ تل خد درج مستفعلن بن لبان فاعلات ہو مجرر مفعولن یہ شخص ہو در حالیکہ ڈرایا وحشیوں کو کشادہ رخسار نے کہ او کا سینہ فراخ اور واسع ہے۔ ۶ وزن غلیل نہیں لایا اگر سکا کی نے مفتاح میں لکھا ہے۔ یہ پانچ وزن وافی ہیں۔

(۶) دو کرن کا ایک شعر ضرب موقوف باقی سالم ۵ مستفعلن مفعولات بسکون آخر ۵ صَدْرًا بَنِي عَبْدِ الدَّارِ ۶ باسکان۔ صبر بن بنی مستفعلن ۶ عید و دار مفعولات۔ صبر کر و او سپر بن عبد الدار۔ عبد الدار مثل عبد الکعبہ ایام جاہلیت کا نام ہے۔ اس وزن کی ضرب میں ردف ضرور ہے یعنی رومی کے پیشتر عروض ملت میں سے کوئی سا گن حرف چاہیے اسی وزن میں سیفی نے بھی یہ شعر لکھا ہے ۵ مَن يَشْتَرِي الْبَاذِخَانَ ۶ بیگن کو بیگن اسکے صدر و ابتدا و عروض وغیرہ کی شناخت قاعدہ ہفتم میں مذکور ہو چکی یہ وزن اصلی دوم ہے۔

(۷) شعر ثنی ضرب کشفون باقی سالم مستفعلن مفعولن ایکبار ۛ و یلکم سعد سعدی
 و یلم مسع مستفعلن بن سعدی مفعولن - ام سعد پر عذاب ہو جسکا نام سعد ہی ہے۔ و یلم کی
 اصل ویل ام ہو۔ اس وزن کو رجزینہ کہتے ہیں نہ کہنا چاہیے اس سبب سے کہ اس ضرب
 کا اجتماع مفعولات متحرک الآخر کے ساتھ درست ہو اور و رجزین کمان ممکن ہے۔
 اصلی وزن سوم ہو۔

(۸) بیت دو رکعتی ضرب موقوف مخبون باقی سالم مستفعلن مفعولان - ایکبار ۛ
 مکتوب کلا ۛ سو کلا ۛ یا منزلن مستفعلن مفعولان - ام منزل سولافین - سولاف
 خورستان میں ایک قصبہ کا نام ہے۔ نصیر المحققین فرماتے ہیں کہ در ضرب ہائے شہوک ضرب یکبار
 دارند - اس لیے غلبن اس ضرب میں بیان جائز ہے بخلاف وافی۔

(۹) دو رکن کا شعر ضرب کشفون مخبون باقی سالم مستفعلن مفعولن - ایکبار ۛ
 بالذی یارائش ۛ ہل بدیا مستفعلن انسو مفعولن - کیا اہل دیار کے ساتھ انس ہے بقول
 بعض انس یہاں بروزن فاعل وصیغہ اسم فاعل ہے یعنی اہل دیار کے ساتھ انس کرنا اور
 اسکو بھر مضارع ضرب یعنی مفعول فاعل لاتن میں شمار نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں دو رکن کا
 ایک شعر نہیں آیا ہے۔ وزن ششم سے یہاں تک چار اوزان منہوک ہیں۔ دیکھیے جب چھر رکن
 سے دو تہائی یعنی چار رکن نخل ڈالے تو دو رکعتی وزن کا نام منہوک ہو گیا۔

بزبان فارسی شرح کی اصل دائرے میں مستفعلن مفعولات چار بار ہے۔ وافی اور مجز
 اور مشطور ملا کر یہ بحر میں طرح مستعمل ہے حسب تفصیل ذیل۔

(۱) شعر آٹھ رکن کا اوسمین عروض و ضرب موقوف باقی سالم مستفعلن مفعولات
 مستفعلن مفعولات - دو بار ۛ یکدم بیا ام دلدار بنام آآن خسار ۛ کز رشک گل در گلزار
 در پیرین دار و خار ۛ یکدم بیا مستفعلن ام دلدار مفعولات بنام مستفعلن از خسار مفعولات
 کز رشک گل مستفعلن در گلزار مفعولات در پیرین مستفعلن دار و خار مفعولات - صاحب شجرۃ العرب

یہ شعر لائے ہیں مگر اسکو نا در سمجھنا چاہیے۔

(۲) بیت ششم رکن متفعّل ہر جگہ سالم اور مفعولات ہر جگہ مطوی عروض و ضرب موقوف۔
 مستفعّل فاعلات متفعّل فاعلات۔ دوبارے بریاز من بگینا بے جرم گرفت راہ بہ آن
 حاسد عیب خواہ و آن شہمن زشت گوے چہ بریاز من متفعّل بگینا فاعلات بے جرم بگ
 مستفعّل رفت راہ فاعلات + حاسدے متفعّل عیب خواہ فاعلات اور شہمنے متفعّل زشت
 فاعلات۔ جناب بحرے بیچین کہان دل سامال یعقوب کا ہر مقال چہ جنس وفا کا بکول
 کہنان میں ہتال ہو چہ نیچے کما مستفعّل دلسال فاعلات یعقوب کا مستفعّل ہر مقال فاعلات
 جنسے وفا مستفعّل کا بکال فاعلات کناعت متفعّل تال ہر فاعلن۔ ضرب بیان مطوی
 مکشوف ہو۔ اگر اس وزن میں مفعولات کو سب جگہ مطوی مکشوف لائیں تو مشطور کو مضاعف
 فرض کر کے درست ہو جائیگا اور اسکی تصریح وزن چہارم میں کیجائیگی جیسے بحر کا یہ دوسرا شعر
 روتا ہون شام و سحر کڑے ہو غم سے جگر پہ بہ ر کچہ رخم کہ میرا حال ہو چہ روتا ہوا مستفعّل
 موحرفاعلن۔ وقش علی ہذا۔ اگر تین ایسی ایک پوری نظم ہو کہ فاعلات درمیانی کے عوض سب
 اشعار میں فاعلن ہی آئے تو اسکو سبیط سالم سے فرض کرنا اولیٰ ہو والا فلا۔ اسکا ذکر وزن
 اول فارسی سبیط میں آچکا ہو۔

(۳) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی متفعّل فاعلات متفعّل فاعلات
 دوبار۔ رفیعی کاشی سے عزم سفر کردیار مازمیان سے رویم بہ او اگر از شہر رفت ماز جہان
 سے رویم بہ عزم سفر متفعّل کردیار فاعلات مازمیان متفعّل سے رویم فاعلات۔ الی آخرہ۔
 میرتبلی دہلوی سے بیٹہ تو پہلو میں یا رکچہ تو ہو دلو قرار بہ تو جو گیا تو کھار صبر و تحمل کہان
 بیٹ تپہ متفعّل لو میرا فاعلات کچت ہل متفعّل کو قرار فاعلات + تو جو گیا متفعّل او کھار فاعلات
 صبر و تحمل متفعّل ہل کہان فاعلات۔ اسکے رکن درمیانی کو موقوف کہنے کی کچھ ضرورت نہیں لیکن
 دوم کو بقاعدہ تقطیع متحرک کر سکتے ہیں اور در صورت فرض وقف اسکا جواز اسدہ مذکور ہوتا ہو

(۴) شعر ہشت کرنی رکن دوم و چہارم و ششم و ہشتم مطوی مکشوف باقی مطوی مفتعل فاعلن
مفتعل فاعلن۔ دو بار ظہوری سے بند نقابے کشر تیغ و تیغ آورم پد یوسف و یعقوب را
کف بریدن دہم پد بند نقابے مفتعل بے کشر فاعلن تیغ ترن مفتعلن جا ورم فاعلن۔ وقف علی
ہذا۔ میر تقی میر سے میر نہیں پیر تم کا بلی اللہ ری پد نام خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہیے پد میر نی
مفتعلن پیر تم فاعلن کا بل مل مفتعلن لاہ ری فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ وقف اکشف
درمیانی جائز نہیں اسلئے نصیر محققین ارشاد کرتے ہیں کہ چون این وزن چارخانہ شود سہمط
یا غیر سہمط رکن دوم ہر دو صراح ہم مطوی مکشوف یا معقوف بکار دارند برقیاس عروض ضرب
اسکا منشا یہ ہے کہ جب وزن چارخانہ ہو جائے تو ہر ایک خانہ قائم مقام یک صراح یعنی پورا وزن
گو یا مشطور ہو کر مضاعف ہو گیا ہے بدین صورت نصف صراح اس وزن کا دراصل یک صراح
ہو جائیگا جب یہ ہو تو اکشف یا وقف برقیاس عروض ضرب ٹھیک واقع ہو کر درمیان میں
جائز ہوگا۔ اس وزن کو بحر بسیط میں مطوی کر کے لانا بہتر ہے جب تک کہ اسکے ساتھ کسی
شعر میں وقف درمیانی نہ ملے مثلاً ظہوری کا دو سہ شعر سے فرق ہر دم چو پیش دست نکند
زخم پد در پس زانو سے حیف لب بگزیدن دہم۔ بیان فاعلات مابین یعنی وقف وسطی ہو جو
ہو اسلئے پوری نزل منسرح میں سمجھی جائیگی۔ وزن سوم و چہارم کو اگر سہمط لائیں تو لطیف
ہو جاتا ہے جیسے میر تجلی کا شعر مذکور ہو چکا یا حسب طرح مولف سے خط کی بھی کیا بات ہے۔ دور
کی سوغات ہے پد نصف ملاقات ہے۔ سمجھیے امر یا رخط پد۔

(۵) شعر شمس صدر مخبون مسکن باقی مثل وزن سوم و چہارم مفعولن فاعلن مفتعل فاعلات
مفتعل فاعلات مفتعل فاعلن۔ خاقانی سے گیرم چون گل نہ ساختہ خونین لباس پد
کم زینفہمہ لباس دوختہ نیلی و طاب گیرم چو مفعولن گل نیلی فاعلن۔ باقی معلوم۔ و طاب کبر
اول و ہمزہ آخر سکھال کا چٹھکا اور ہر لباس۔ کذا فی الغیث۔ اس صورت میں ضرب بھی
مطوی موقوف ہو سکتی ہے ہر وزن فاعلات۔ اس وزن میں جس مفتعل کو چاہو مسکن

بر وزن مفعولن بنا لو۔

(۶) آٹھ رکن کا شعر صدر مرفوع باقی مثل وزن سوم و چہارم۔ فاعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن۔ ملا محمد ظاہر نراقی سے السلام السلام اویسیر آتشہ کام پد جان پدراز بریم دور مشو صبح و شام پد اس سلا فاعلن س سلام فاعلات کجی مفتعلن تشکام فاعلات + جان پد مفتعلن از بریم فاعلن دور مشو مفتعلن صبح شام فاعلات لیکن ایسا صد قلیل الاستعمال ہو اگر چہ غلط نہیں۔

(۷) بیت شمن ابتدا انجھون رکن ہفتم سالم باقی مثل وزن پنجم مفعولن فاعلن مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن۔ خاقانی شروانی سے گوید خاقانیا این ہمہ کہ شوب چیست پد نہ کہ گوید و دہیت نسبت بخاقان برد پد گوید خامفعولن قانیا فاعلن ای ہم مفتعلن شوب چیست فاعلات + نہ کہ گوید فاعلن ید دہیت فاعلات نسبت بخا مستفعلن قابر د فاعلن۔

(۸) شعر ہشت رکنی مستفعلن سب جگہ مجنوں اور مفعولات سب جگہ مطوی عروض و ضرب موقوف۔ مفاعلن فاعلات مفاعلن فاعلات۔ دو بارے مرا ازان روے لعل ازان و وزلف سیاہ پد ز روز گہ شب کنی و ز شب گئے باز روز پد مرا ازا مفاعلن روے لعل فاعلات ازا دزل مفاعلن فی سیاہ فاعلات + ز روز گہ مفاعلن شب کنی سی فاعلات ز شب گئے مفاعلن باز روز فاعلات۔ نصیر الحقین فرماتے ہیں کہ اگر ہر مستفعلن مجنوں ہو جیسے اس شعر میں ہو تو نہایت برا معلوم ہوتا ہو بان اگر دو مستفعلن مجنوں اور دو مطوی ہوں تو چند ان ناگوار ہوگا۔ وزن دوم سے یہاں تک سات اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہے۔

(۹) شعر ثمن عروض و ضرب صلم مقصور باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع دو با سعدی سے بخت جوان دارد آنکہ با تو قرین است پد پیر نگر دد کہ در بخت برین است پد بخت چو مفتعلن دارد اک فاعلات با تقری مفتعلن نیست فاع پیر نگر مفتعلن دد کہ در فاعلات

ہشت برہمی مفتعلن نسبت فاع جیسے اس شعر مؤلف کا مصرع اول سے عرش نشینان صلح سیر
کنان بین چہ کوٹھے سے کوٹھا ملا ہر دیر و حرم کا چہ عرش نشی مفتعلن نان صلح فاعلات سیر کنا
مفتعلن بین فاع۔ باقی بروزن و ہم۔ لوگوں نے اس عروض و ضرب کا نام مجذوع رکھا
ہو لیکن جذوع سے و تمذقوق کی حرکت دوم بحال رہتی ہو اسلئے اصل مقصود کہو۔

(۱۰) شعر شمن عروض و ضرب اصلم مخذوف باقی مطوی۔ مفتعلن فاعلات مفتعلن فع و دو
حرزین اصفہانی سے مشہد پروانہ است عالم بالا چکشت تہ شمع قدرت مزار ندارد وہ مشہد پر
مفتعلن وان است فاعلات عالم با مفتعلن لافع چکشت شیم مفتعلن ع قدرت فاعلات ناز
مفتعلن روف۔ استاد سے دیتے ہیں جنت حیات دہر کے بدلے چہ نشاہ باند ازہ خار
نہیں ہو چہ دیت جہن مفتعلن حیات فاعلات دہر کہہ مفتعلن لے فع چہ نشی ب ان مفتعلن از شمع
فاعلات مار نہی مفتعلن ہو فع۔ لوگ اس عروض و ضرب کو منخور کہتے ہیں اور اسکی خرابی
ہم نے قاعدہ نم بین بہ تحت نخر بیان کی۔

(۱۱) بیت شمن مستفعلن اول و سوم مخبون اور مستفعلن دوم و چہارم و ہر مفعولات و بیانی
مطوی عروض و ضرب اصلم مخذوف۔ مفاعلن فاعلات مفتعلن فع۔ دوبارے مرا بعل
و در تو نیست نصیب چہ مرا ز چرخ سیاہ تست گزندے چہ مرا زع مفاعلن لودرے فاعلات
نیس نصی مفتعلن بے فع + مرا ز چرخ مفاعلن غے سیاہ فاعلات تست گزندے کو ان مفتعلن بے فع۔
وزن نم و دہم و یا ز دہم کا اجتماع باہمی جائز ہو۔ یہ گیارہ اوزان وافی ہیں۔

(۱۲) چہ رگن کا شعر خوشو مطوی عروض و ضرب نذال باقی سالم۔ مستفعلن فاعلات مستفعلن
دو بارے ہر چہ اگر وہ دراز این زبان چہ بگزار تا دارم این زبان در وہاں چہ بر چہ
مستفعلن کر دید فاعلات رازی زبان مستفعلن + بگزار تا مستفعلن از میر فاعلات با و رہا
مستفعلن۔

(۱۳) بیت شش رکنی صدر وابتدا مخجون ضرب مطوی نذال باقی مطوی۔ مفاعلن فاعلات

مفتعلن + مفاعِلن فاعلات مفتعلان = زہر خوبی نہ از براسے وفا ہے ترا گزیدیم تبار خلق
جہان ہے زہر خود مفاعِلن بی ن از ب فاعلات رایو فاعلتعلن + ترا گزیدی مفاعِلن دم تبار
فاعلات خلق جہان مفتعلان -

(۱۴) شعر مسدس کل ارکان مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن - دوبار سیفی = شاعر
باد تازمانہ بود کہ کز کیش خلق شادمانہ بود ہے شاہ جہا مفتعلن باد تاز فاعلات مانہ بود مفتعلن
کز کیش مفتعلن خلق شاد فاعلات مانہ بود مفتعلن -

(۱۵) بیت مسدس لارکان عروض و ضرب مطوی نذال باقی مطوی مفتعلن فاعلات
مفتعلان - دوبار = یارن آن سر وقد و موسے میان ہے سیم بر و مشک زلف بدر جمال
یارننا مفتعلن سر وقد فاعلات موسے میان مفتعلان + سیم بر و مفتعلن مشک زلف فاعلات
بدر جمال مفتعلان -

(۱۶) بیت شش رکبی عروض و ضرب مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولن - دوبار
سیفی = بسکہ بموت اسیر شد جانم ہے گر بگزاری گزشت نتوانم ہے بسکہ بموت مفتعلن بیت
فاعلات شد جانم مفعولن + گر بگذا مفتعلن ری گزشت فاعلات نتوانم مفعولن - بگزاری کے
کاف فارسی کو اگر ساکن پڑھو تو ابتدا مطوی مسکن ہو جائیگی بر وزن مفعولن رو بھی جائز ہے
(۱۷) چھ رکب کی بیت ضرب اعرج عروض مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولن +

مفتعلن فاعلات مفعولات = چون ز تو باشد عنایت اے مہتر ہے بیج نترسم ز حاسد و
بدخواہ ہے چو زبنا مفتعلن شد عنای فاعلات اے مہتر مفعولن + بیج نتر مفتعلن ہم ز حاسد فاعلات
دو بدخواہ مفعولات = مستفعلن کے لام کو ساکن کر لیا تو مفعولان ہو گیا یہی عجز ہی ممکن ہے کہ اس
ضرب کو بھی مقطوع کہیں اور ایک ساکن پڑ جائیں لیکن اصل و نقل پر نظر کر کے اذالہ و اسباغ
کا جھگڑا باقی رہیگا اسلئے عجز ہی مناسب ہے - اس وزن میں عروض کو بھی اعرج لانا درست
ہے - بعض قدما نے اس وزن میں عروض و ضرب یا ایک کو جنہوں مطوس یعنی فاعلات بھی

استعمال کیا ہو۔

(۱۸) بیت شش رکنی عروض و ضرب احد مقصور باقی مطوی مفتعلن فاعلات فاع۔ دو بار
اے بدو رخ چون گل بہار پہ چون تو ندیم کی نگار پہ اے بدو رخ مفتعلن چو گلیب فاعلات ہا
فاع + چوتھی مفتعلن دم مکین فاعلات گا رفاع۔ اسمین عروض و ضرب دونوں یا ایک کو
احد مخدوف یعنی فاع بھی لانا درست ہے جیسے اے اے لب تو ایہ حیات پہ چشم تو سر فتنہ بود
اے لب تو مفتعلن ہا می تیج فاعلات یات فاع + چشم تو مفتعلن فت ن میب فاعلات و دفع
وزن دو آدھم سے بیان تک سات اوزان مجزو ہیں۔

(۱۹) چار رکن کا شعر عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات دو بار
چون ز تو رنجم فرود پہ صابری اوسن نخواہ پہ چوز ترن مفتعلن جم فزو و فاعلات +
صابر زیر مفتعلن سن فواد فاعلات۔

(۲۰) بیت مربع عروض و ضرب مطوی کشوف باقی مطوی مفتعلن فاعلن۔ دو بار
شمع شبافر وزن پہ عشق تو جانسوز من پہ شمع شبف مفتعلن روز من فاعلن عشق تجا
مفتعلن سوز من فاعلن۔ وزن نوڑ دھم و لہتم کا اجتماع باہم جائز ہے۔ اس وزن کو سبب
مین شمار نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں وزن مشطو کا اعتبار نہیں۔ یہ دونوں وزن مذکورہ
منسرح کے مشطو رہیں۔

اس بحر میں واجب ہر عروض ضرب میں فعلیات کو سالم نہ لائیں اسلئے کہ حرکت آخر کی برداشت
زبان فارسی نہیں کر سکتی۔ اسمین سب ارکان کو مطوی استعمال کرنا چاہیے مگر بہ ندرت
مجبور بھی لاتے ہیں کچھ کھٹکائی الصدد۔ اسکے مستفعلن کو مطوی کر کے مسکن کرنا
ہر جگہ جائز ہے ہر وزن مفعولن جب تک کہ بحر تبدیل نہ ہو مثلاً اگر وزن نم و دھم کو مسکن
کرین تو اول مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع اور دوم مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع ہوگا
اور یہ دونوں تراٹہ ہر جہن ہیں پس یہاں تسکین بچا ہیے اسکے۔ و اجماع ایسا واقع ہو تو اس

نظم کے اور مصاریع سے بھی فرق کر سکتے ہیں یعنی اگر کہیں رکن سالم یا رکن مزاحف مخصوص
تمام نظم میں نکل آئے تو بحر کا فیصلہ ہو جائے ورنہ زحاف کی آسانی اور وضع پر غور کرنا بھی تو
بڑے کام آتا ہو۔

خفیف

اس سحر کی اصل بزبان تازی دائرے میں فاعلاتن مس تفع لمن فاعلاتن دوبارہ اس کے عروض - شالم مخبون مخبون مخذون مکفون مشعث مشكول مخذون سات قسم کے آتے ہیں۔ اور ضربین - شالم مخبون مخبون مقصور مشعث مخبون مخذون مخذون چھ طرح کے دانی و محر و ملا کر اسکے اوزان مستعملہ بارہ ہیں یون -

(۱) چھ رکن کا شعر عقد اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن مس تفع لمن فاعلاتن۔ دو بار
 حل اھلی ما بین دُرّنی فبکاد وٹلی وحکمت علویۃ لیسکال بدب باشباع۔ بادولی
 کے واو پر صرغ اول تمام ہی یوں۔ حل ل اہلی فاعلاتن مابین دُرّس تفع لمن لی فبکاد و
 فاعلاتن + لی وحل لت فاعلاتن علوی یتین مس تفع لمن بس سخالی فاعلاتن۔ میرے لوگ
 اوترے موضع دُرّنی اور موضع بادولی کے درمیان اور ساکنان عالیہ قرۃ سخال میں فروش
 ہوئے۔ درنی بضم وفتح وال۔ سخال بکسر اول۔ بادولی۔ یہ سب مواضع کے نام ہیں۔ حالت
 چند قہریے حوالی مدنیہ اور نجد پر زمین تمامہ اور مکہ میں ہیں۔

(۲) بیت شش رکنی ضرب مجذوف باقی سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن + فاعلاتن
مس تفع لن فاعلن ۛ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ تَمَّ هَلْ اَتَيْنَهُمْ ۛ اَوْ يَكُونُ لَنْ مِنْ دُونِ ذَاكَ
الَّذِي ۛ لَيْتَ شِعْرِي فاعلاتن ہل ثم مہمل مس تفع لن ااتین ہم فاعلاتن ۛ اویحی لن
فاعلاتن سن دونذا مس تفع لن کرودی فاعلن ۛ کاش میں جانتا کہ آیا اونکے پاس اونکا
یا بغیر اونکے ہلاک حاصل ہوگا یعنی بن دیکھے مر جاوے گا۔ اَتَيْنَهُمْ صِيْنُهُ مَضَارِعُ تَكْلَمْ بَنُوْنَ خَفِيفُ
ہو۔ یحی لن مضارع غائب بنون خفیفہ۔ دوسرا ہل پہلے ہل کی تاکید ہو۔

(۳) شعر سدس عروض و ضرب مخدوف باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلن - دوبار
 ۛ اِنْ قَدَرْنَا يَوْمًا عَلَىٰ عَامٍ ۞ نَنْصِفُ مِنْهُ اَوْ نَدَعُهُ لَكَ ۞ ۛ ہاے منہ و ندعہ کا شائع
 ہوگا یون - انقدرنا فاعلاتن یومن علی مس تفع لن عامرن فاعلن + من نصف من فاعلاتن
 ہوا و ندع مس تفع لن ہوکم فاعلن - اگر ہم قدرت پائینگے عامر پر کسیدن تو اوس سے انتقام
 لینگے یا اوسکو تمہاری خاطر سے چھوڑ دینگے - اگر منہ اور ندعہ کو نہ کھینچیں تو مصرع دوم بروزن
 چارم ہو جائیگا اور اونکا اختلاط ناجائز -

(۴) چھ رکن کی بیت اور ہر رکن مخبون - فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن - دوبار ۛ وَفَوَّاهِ
 كَعْبَدَ ۛ لِسُلَيْمٍ ۛ يَهْوَىٰ لَمْ يَحُلْ وَلَمْ يَغْدِ ۛ ۛ وفواد می فاعلاتن کعبد ہی مفاعلن سلیم
 فاعلاتن + ہو می لم فاعلاتن یحل ولم فاعلن یتغیر فاعلاتن - میرا دل اپنے عہد کے مانند ہی
 معشوقہ کے عشق میں اوس سے نہ پھرا اور نہ متغیر ہوا -

(۵) بیت شش رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مخدوف باقی مخبون فاعلاتن
 مفاعلن فاعلن بحرکت دوم - دوبار ۛ بَيْنَمَا هُنَّ يَاسَدَاكَ مَعًا ۛ اِذْ اَتَىٰ رَاكِبٌ عَلَا
 جَبَلًا ۛ ۛ بینا ہن فاعلاتن نبل ارا مفاعلن کمن فاعلن + اذاتی را فاعلاتن کبرج
 مفاعلن جبلہ فاعلن - وہ عورتیں موضع اراک میں مجتمع تھیں اسی مابین میں ناگاہ ایک
 شتر سوار اپنے اونٹ پر آیا -

(۶) چھ رکن کا شعر ضرب سالم باقی مکفوف - فاعلاتن مستفعل فاعلاتن + فاعلاتن
 مستفعل فاعلاتن ۛ يَا عَمْرُو مَا تَنْظُرُ مِنْ هَوَاكَ ۛ اَوْ تُجِنُّ سَيْتًا تَوَحَّيْنَ يَكْدُو
 یاعمیر فاعلاتن ما نظہر مستفعل من ہواک فاعلاتن + او تجن فاعلاتن سیتا توحین مستفعل
 صین یدو فاعلاتن - او عمیر تو اپنے عشق سے جو بات ظاہر کرتا ہو یا پوشیدہ رکھتا ہو اوسکی
 کثرت ہو جاتی ہے جب کہ اوسکے آثار ظاہر ہو جاتے ہین - بقول رضیر المحققین کف رکن اول
 میں درست ہے اور بقول سکا کی کے سوا ضرب سبب رکان میں کف جائز ہو اور یہی شرط سکا کی شان

(۷) بیت مستس صدر و عرض و مشور و م مشکول حشواول وابتدا و ضرب سالم فعل
 مس تفع لن فعلات + فاعلاتن مفاعل فاعلاتن ۛ حرمتك اسماء بعد وصالها
 فاصبحت ملكتيك حینا ۛ یہ شعر معقد ہوا ولام وصال پر صرع اول ختم ہو یوں - حرمتك
 اسما سے مس تفع لن و وصال فعلات + ہا فاصبح فاعلاتن تک نے مفاعل بن حوشن
 فاعلاتن - تجھ کو اسما معشوقہ نے اپنے وصال کے بعد منع کیا پس تو رنجیدہ اور غمگین ہو گیا
 شکل بھی نصیر المحققین کے نزدیک رکن اول میں روا ہو - اور سکا کی وغیرہ کف کی طرح سکو
 بھی سوا سے ضرب جائز جانتے ہیں اور یہی بیت اوسکی مثال ہے - اس شعر میں معاقبہ
 طرفین کی یعنی حرف آخر فاعلاتن اور حرف دوم مس تفع لن میں اور علی ہذا القیاس
 فاعلاتن فاعلاتن میں اور اسی طور سے تفع لن فاعلاتن میں ایک سقوط اور ایک ثبوت جائز ہے
 (۸) شعر شش رکنی حشواول مکفوف ابتدا مشکول ضرب شعث باقی سالم - فاعلاتن مفاعل
 فاعلاتن + فعلات مس تفع لن مفعولن ۛ ان قومی بحاجۃ کرام ۛ متقاد م
 جحدہم احیاء ۛ باشباع - ان لقومی فاعلاتن حجاج مفاعل تن کر امن فاعلاتن +
 متقاد فعلات میں مجہد ہم مس تفع لن اختیار مفعولن - تحقیق کہ میری قوم سردار بزرگ ہیں
 قدیم ہواؤں کی بزرگی اور بہت نیک ہیں - حجاج جمع جمع معنی سردار - حجاج جمع خیر بہ تشدید تھمتا
 بمعنی بسیار نیک -

(۹) بیت مستس صدر وابتدا سالم حشواول منجون مشور دوم سالم عرض و ضرب شعث
 فاعلاتن مفاعل مفعولن + فاعلاتن مس تفع لن مفعولن ۛ دُمیۃ عند راہب
 قسین ۛ صَوْرُوہا فی جانب الخراب ۛ باشباع - دم تین عن فاعلاتن و راہب
 مفاعلن قس سی سن مفعولن - صوروہا فاعلاتن فی جانبل مس تفع لن محرابی مفعولن
 زاہد عالم نصاریٰ کے پاس ایک تصویر ہے کہ اوسکو محراب کی طرف کھینچا ہے - یہ نوودن
 وافی ہیں -

(۱۰) چار کزن کا ایک شعر اور ہر کزن سالم - فاعلاتن مس تفع لن - دوبارہ لیت شیعوی
مَا ذَا قَوْلِي بِهِ اَمْ عَمِّي كَوْفِي اَنْوَاعًا بِهِ لَيْسَتْ شِعْرِي فاعلاتن ما ذاتری مس تفع لن + ام معر فاعلاتن
فی امرنا مس تفع لن - کاش ہکو علوم ہو جاتا کہ مادر عمر ہمارے مقدمے میں کیا راسے دیتی ہو -
یہ اصلی وزن چہارم ہو -

(۱۱) بیت مربع ضرب مخبون مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن + فاعلاتن فاعولن
كُلُّ خُطْبٍ اِنْ لَمْ يَكُنْ كَوْفِي اَوْ اَعْضَبْتُمْ لَيْسَ بِهِ بَاشِيع - یہ شعر عقد ہو اور تکیو نو کے نون سے
مصرع دوم شروع ہو یوں - کل لفظ بن فاعلاتن ان لم تکیو مس تفع لن + نو غضبتم فاعلاتن
یسیر و فاعولن - اگر تم غضب نہ کرو تو بہ کار دشوار آسان ہو - یہ وزن اصلی پنجم ہو -

(۱۲) شعر چار کزنی عروض و ضرب مخبون باقی سالم - فاعلاتن مفاعلن - دوبارہ لے ان
سَلَى الْقَلْبُ بِحُفْرَتِهِ مَهْدًا لِحَبِّ عَذْرَاكَ كَوْفِي - یہ ایک شعر ہو - کو را کی تکیو تکیو کھو کھو فی فوادی
لَمْ يَكُنْ كَوْفِي یہ دوسرا شعر ہو - ان شکل قل فاعلاتن ہجر کم مفاعلن + م ہ دل حب فاعلاتن
بند کر کم مفاعلن + لورا تیم فاعلاتن محل لکم مفاعلن + فی فوادی فاعلاتن لسر کم مفاعلن
دونوں شعر کے یہ معنی ہیں - اگر شکایت کرے دل تمہاری مفارقت کی تو تنہید کرے محبت
عذر کو تمہارے واسطے - اگر تم دیکھتے اپنی جگہ میرے دل میں تو البتہ خوش ہوتے - ایسے
وزن میں خبن مولدین لائے ہیں - وزن دو از دہم سے یہاں تک تین اوزان مجز و بین -
زبان فارسی میں بحر خفیف ثمن بھی آئی ہو بدینوجہ انکے ہاں اسکی اصل دائرے میں
فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہو - وافی اور مجز و اور مشطور ملا کر اسکے تیسریں اوزان مستعمل
ہیں حسب تفصیل ذیل -

(۱) آٹھ کزن کا ایک شعر اور ہر کزن مخبون - فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن مفاعلن - دوبارہ
بیدل سے - ادا نے تجھے بفسون تہمتے سے شکریے راقوام وہ نیکے راگداز کن + باد کے
فاعلاتن تکل لے مفاعلن بفسون نے فاعلاتن تبس سے مفاعلن + شکریہ فاعلاتن قوام وہ مفاعلن

نکھرے رافعلاتن گدا زن مفاعلن - صاحب خواند عامرہ فرماتے ہیں کہ اس وزن میں اصل غزل رو دو کی سمرقندی کی جو مسکا مطلع یہ ہے کہ کند یاری مرا بنم عشق آن صنم کہ کہ تواند زد و دازین دل غمخوارہ رنگ غم کہ -

(۲) بیت ثمن عروض و ضرب بسیغ مخبون باقی ارکان مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن - دو بار محب و بلوی ۵ ہمہ مسمورہ وجود پرانہ وہ آفت ست کہ بگزین ادبی عدم کہ بہر گوشہ راحت ست کہ ہم معمول فعلاتن ریے وجود مفاعلن دہرند و فعلاتن ہفتست مفاعلن - باقی علیٰ ہذا القیاس - یہ دو وزن وافی المثنیٰ ہیں -

(۳) چھر رکن کا ایک شعر اوہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن - دو بار ۵ چند گویم باسن کمن بد نگار کہ تاز عشقت پیدا نگردد نہ نام کہ چند گویم فاعلاتن باسن کمن مس تفع لن بد نگار فاعلاتن + تاز عشقت فاعلاتن پیدا انگردد مس تفع لن د نہ نام فاعلاتن -

(۴) بیت مسدس خسود و مخبون ضرب بسیغ باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن مفاعلن فاعلیان ۵ خواجہ عبدالرحمن مادر کتابت کہ ہجو عبدالحمید ابن حمید است کہ حاج عبدال فاعلاتن رحمان ماس تفع لن در کتابت فاعلاتن + ہجو عبدال فاعلاتن حمید اب مفاعلن نل عمید ست فاعلیان -

(۵) چھر رکن کا شعر عروض و ضرب بسیغ باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن مفعولن ۵ دبا ۵ دلر بایا شد پاک پیدا ارازم کہ نزد ہر کس زین دیدہ غمازم کہ دلر بایا فاعلاتن شد پاک مس تفع لن دارازم مفعولن یزد ہر کس فاعلاتن زین دیدیے مس تفع لن غممازم مفعولن -

(۶) بیت مسدس ضرب بقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن + فاعلاتن مس تفع لن فاعلات ۵ روے یارم مر لالہ را کو پسند د کہ لالہ چون او کو برد در بہار کہ روے یارم فاعلاتن مر لالہ را مس تفع لن کو پسند د فاعلاتن + لالہ او فاعلاتن کو برد مس تفع لن در بہار فاعلات -

(۷) شعر شش رکبی عروض و ضرب دونوں مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن - دوبارے پیشم آمد دلدارن بامداد ہر دو رخ آراستہ چون بہشت ہے پیشماد فاعلاتن لکڑ مس تفع لن بامداد فاعلاتن + ہر دو رخ آراستہ مس تفع لن چو بہشت فاعلاتن -
 (۸) بیت مسدس عروض مقصور ضرب شعث مخدوف باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن + فاعلاتن مس تفع لن وقت حمت نامد ترا ایو نگار ہر چند داری مارا بدین زاری ہے وقت حمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن ایو نگار فاعلاتن + چند داری فاعلاتن مارا بدی مس تفع لن زاری فعلن -

(۹) بیت شش رکبی خسو مخبون باقی سالم - فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن - دوبارے ختم دل بعشق تو ایو شکر پیڑے نسازی تو بر دلم ہیج رحے ہے سو ختم دل فاعلاتن بعشق تو مفاعلن ایو شکر فاعلاتن + مے نسازی فاعلاتن شبر دلم مفاعلن ہیج رحے فاعلاتن -

(۱۰) چھ رکبن کا شعر صدر وابتدا سالم باقی مخبون - فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن - دوبارے ایو صبا بوسہ زن زمن دراوارا ہے ورنہی لب چو شکر اورا ہے ایو صبا بو فاعلاتن سزن زن مفاعلن دراوارا فاعلاتن + ورنہی فاعلاتن بے چو شک مفاعلن کراوارا فاعلاتن -

(۱۱) شعر شش رکبی اور ہر رکبن مخبون - فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن - دوبارے تن تو درود بو دو دل من ہے صنما پنج بر کہ میتر آمد ہے تن تو در فاعلاتن و مند بو مفاعلن و دلے من فاعلاتن صنما رن فاعلاتن جبر کہے مفاعلن شتر آمد فاعلاتن -

(۱۲) چھ رکبن کا شعر عروض و ضرب مخبون مسبغ باقی مخبون - فاعلاتن مفاعلن فاعلیان - دوبارے گل رویت بتازگی چو گلستان ہے تن صافت مقابل درغلستان ہے گل رویت فاعلاتن بتازگی مفاعلن گلستان فاعلیان - تن صافت فاعلاتن مقابلے مفاعلن درغلستان فاعلیان -

(۱۳) بیت مسدس صدر وابتدا سالم خسو مخبون عروض و ضرب شعث - فاعلاتن مفاعلن

مفعولن - دوبارہ جامی سے وقت گل شد ہوا سے گلشن دارم بہ ذوق جام مدام روشن دارم بہ وقت گل شد فاعلاتن ہوا گیل مفاعِلن شند ارم مفعولن + ذوق جانے فاعلاتن مدام رو مفاعِلن شند ارم مفعولن - اگر وقت و ذوق کی اضافت کو اشباع کرو تو یہ شعروں ترا مین ہو جائیگا بروزن مفعولن فاعِلن مفاعِلین فع -

(۱۴) شعر شش کرنی صدر روا بتد مخبون باقی شمل وزن سیزدہم - فاعلاتن مفاعِلن مفعولن دوبارہ سن اگر دل بتن پو شتم بارے + رخ چون زعفران بچہ پوشانم بہ سنگردل فاعلاتن بتن پو مفاعِلن شتم بارے مفعولن + رخ چون فاعلاتن فرائجے مفاعِلن پوشانم مفعولن - (۱۵) چھ کرن کی بیت عروض مشعث ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - فاعلاتن مفاعِلن مفعولن + فاعلاتن مفاعِلن فعلات بحرکت دوم سے چکنم چون مرانخواہ یارم بہ بکہ نالم ازین تکتا و حال بہ چکنم چو فاعلاتن مرانخوا مفاعِلن ہدیارم مفعولن + بکنالم فاعلاتن ازی حکما مفاعِلن میت حال فعلات -

(۱۶) شعر سہدس صدر روا بتد اسالم خوشنخون عروض و ضرب مخبون مقصور - فاعلاتن مفاعِلن فعلات - بحرکت دوم دوبارہ مخلص سے عکس ابرو سے او در آئ نہ نیست بہ مسجد سے در طلب بنا شدہ ہست بہ عکس ابرو فاعلاتن می او در مفاعِلن بن نیست فعلات + مسجد سے در فاعلاتن طلب بنا مفاعِلن شد ہست فعلات - جناب فتح الدولہ مرزا محمد رضا برق لکھنوی مرحوم سے خاک مین بھی مجھے قرار نہیں بہ کان سیما بہ ہر مزار نہیں بہ خاک سے بی فاعلاتن مجھے تو مفاعِلن رنمین فعلات - وقس علی ہذا -

(۱۷) چھ کرن کا شعر صدر روا بتد اسالم خوشنخون عروض و ضرب مخبون مخدوف - فاعلاتن مفاعِلن فعلن - بحرکت دوم دوبارہ - میر آزاد سے گرز خود دور کردہ اندمرا بہ باتوختور کردہ اندمرا بہ گرز خود فاعلاتن رکردان مفاعِلن دمر فاعِلن + باتوختو فاعلاتن رکردان مفاعِلن دمر فاعِلن - استاد سے زخم گرد گیا لہو نہ تھا بہ کام گرک گیا روانو اچہ زخم گرد فاعلاتن گیا لہو

مفاعِلن تَمّا فَعِلن + کام کرک فاعلاتن گیاروا مفاعِلن نہوا فَعِلن۔

(۱۸) بیت سدس صدر وابتدا سالم خوشنجنون عروض مشعت مقصور۔ فاعلاتن مفاعِلن فَعِلان۔ لبکون دوم۔ دوبار۔ نظیری نیشاپوری سے شاہد ان چمن تیدست اندیچہ چاہ سر و تاسیرانوست چہ شاہدائے فاعلاتن چمن تسی مفاعِلن دستند فَعِلان + جالیے سر فاعِلان و تاسیر مفاعِلن زانوس فَعِلان۔ جناب بحر سے دار پر فخر کنز او منصور + ایسے کانٹے ہیں اپنے جنگل میں چہ دار پر فخر فاعلاتن رکرن او مفاعِلن منصور فَعِلان + ایسے کانٹے فاعلاتن ہ اپن جن مفاعِلن گل میں فَعِلان۔

(۱۹) شعر شش رکنی صدر وابتدا سالم خوشنجنون عروض و ضرب مشعت محذوف۔ فاعلاتن مفاعِلن فَعِلن لبکون دوم۔ دوبار سرعت شیرازی سے وقت نزع است و یارے آید چہ درخز انم بہار است آید چہ وقت نزع اس فاعلاتن تیارے مفاعِلن اید فَعِلن + درخز انم فاعلاتن بہارے مفاعِلن اید فَعِلن۔ شیخ امان علی بحر مرحوم سے وصل کی بعد مرگ ٹھہری ہو چہ اسیلے گور پر مسہری ہو چہ وصل کی ی فاعلاتن درگڑ مفاعِلن ری ہو فَعِلن + اسیلے گور فاعلاتن رپر مسہر مفاعِلن ری ہو فَعِلن۔

(۲۰) چھ رکن کی بیت صدر یا ابتدا یا دونوں مجنون باقی مثل وزن شانزدہم یا ہندہم یا بیجدیم یا نوزدیم۔ اسکی تین صورتیں ہیں۔ اول صدر وابتدا دونوں مجنون۔ فی المعیار سے چکنم صابری چو صبر نہاند چہ تم از پنج صابری بگذاخت چہ حکیم صفا فَعِلاتن بری چصب مفاعِلن رنما فَعِلات + تمیز ن فَعِلاتن جصا بری مفاعِلن بگذاخت فَعِلات۔ یا جیسے استاد سے شکن زلف عنبرین کیوں ہو چہ نگہ چشم سر سے سا کیا ہو چہ شکے زل فَعِلاتن فَعِبری مفاعِلن کو جو فَعِلن + نگہ چشم فَعِلاتن سر سے سا مفاعِلن کا ہو فَعِلن دوم صدر مجنون ابتدا سالم۔ مسعود سعد سلمان لامہوری سے تن ما زیر جامہاے تنک چہ گشت تازہ ز باد ہائے تنک چہ تن ما ز فَعِلاتن رجا ما مفاعِلن می تنک فَعِلن + گشت تازہ فاعلاتن ز باد ہا مفاعِلن ی تنک فَعِلن۔

سیر علی اوسط رشک سے شجر عشق کا سننے رکھتا ہے + جر مین مہنی مین پتے مین پھل مین +
 شجر سے عشق فعلاتن فکا ٹرک مفاعلن تاہو فعلن + جر م مہنی فاعلاتن مپت تھے مفاعلن
 پل مین فعلان - ستوم صدر سالم ابتدا مجنون - مسعود سے زینہارش وہ اپنا ہلوک +
 کہ جسے خواہد از تو زینہارش + زینہارش فاعلاتن وہ اپنا مفاعلن ہلوک فعلات + کہینا فعلان
 ہد زتزن مفاعلن ہارے فعلن - سحر م حوم سے بے محل عاشقی سے درگزر سے کہین
 پرچہ لگے خبر گزرے + بے محل عا فاعلاتن شقی صدر مفاعلن گزرے فعلن + کہیں جہ فعلاتن
 لگے خبر مفاعلن گزرے فعلن - وزن شاد دہم سے یہاں تک پانچ اوزان کا اجتماع باہمی جائز
 ہے اور اردو میں بحر خفیف کے یہی پانچ وزن مستعمل ہیں -

(۲۱) شعر مستس صدر وابتدا سالم خوشو مجنون عروص و ضرب مجحوف - فاعلاتن مفاعلن
 فع - دوبارے چون کند دل کہ یار آید + چشم شاید بکار آید + چون کند دل فاعلاتن کیا -
 مفاعلن یہ فع + چشم شاید فاعلاتن بکار مفاعلن یہ فع - وزن ستوم سے یہاں تک
 اونیس^{۱۹} اوزان مجز و ہیں -

(۲۲) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن - دوبارے تاکو احو دل
 اندہ خوری + تو بشادی اولی تری + تاکو دل فاعلاتن اندہ خری مس تفع لن + تو بشادی
 فاعلاتن اولی تری مس تفع لن -

(۲۳) شعر مربع اور ہر رکن مجنون - فعلاتن مفاعلن - دوبارے چکنی ہا کسے جفا +
 کہ بود از تو مبتلا + چکنی با فعلاتن کسے جفا مفاعلن + کہ بود از فعلاتن تہبتلا مفاعلن -
 اس وزن میں صدر وابتدا یا ایک سالم بھی درست ہے - رکن فاعلاتن مین سواس
 عروص و ضرب کے بعد ضبن سکین اوسط بھی روا ہے تاکہ مفعولن ہو جائے اور اگر عروص
 و ضرب مین ایسا واقع ہو تو وہ تشعیش ہے - الغرض وزن سبت و دوم و سبت و سوم
 دونوں مشطور ہیں -

مضارع

بزبان عربی اس بحر کی اصل دائرے میں۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن۔ دوبارہ اور بنامین اسکو ہمیشہ مجز و لاتے ہیں۔ اسکے عروض سالم۔ مکفوف۔ دو قسم کے اور ضرب۔ سالم۔ ایک قسم کی جو اور چار وزن اسکے مستعمل ہیں۔

(۱) چار رکں کا ایک شعر صدر وابتد مکفوف باقی سالم۔ مفاعیل فاع لاتن۔ دوبارہ دَعَانِي إِلَى سَعَادٍ ۞ دَوَانِي هَوِي سَعَادٍ ۞ بَشَاءٍ اَوْ اَخِر۔ دعائی اسفاعیل لی سعادٰی فاع لاتن ۞ دو اعیہ مفاعیل وی سعادٰی فاع لاتن۔ مجھ کو سعاد معشوقہ کی طرف اوسی سعاد کے اسباب عشق نے مائل کیا۔ بیان یا دونوں مفاعیلن میں مراقبہ یعنی دونوں معاسقات منین ہو سکتے ہیں اور یہ شعر کو یا سقوطیوں کی اور ثبوت یا کی مثال ہو۔ اس شعر میں ہوی اور الی قافیہ اور سعاد ردیف ہو اسیمواسطے مکرر ہو۔ صاحب خزانہ عامرہ فرماتے ہیں کہ در شعر عربی ردیف نیست مگر تبعت فوس اما لطف ندارد اور یہ شعر انبیا بوزن بحر کامل نقل کیا ہے۔ تَارُ الْوَبَاكِ مِدْنِيَّةٌ فَوْكَذَا ۞ تَارُ الْوَدَادِ مِدْنِيَّةٌ أَفْلَاذَا ۞ آتَشِ چوب لوبے کی گلانیولی ہو اور آتش محبت پارہائے جگر کی گلانی والی۔ اسین دور ردیفین بطور حاجب قافیوں سے پیشتر واقع ہیں ایک نار دوسری مذنیہ۔ سعد الشارحین نے مفتاح سے بحر سبط مخبون کا ایک شعر لکھا ہے جس میں ردیف بلا حاجب موجود ہو وہو ہذا ۞ حَتَّامٌ تَنْكَرُ قَدَرِي أَيُّهَا الزَّمَنُ ۞ بَغِيَا دُوْعُ صَدْرِي أَيُّهَا الزَّمَنُ ۞ اور زمانے تو میری قدر سے کب تک اٹھ کر گیا از روے بغاوت کے اور کب تک توجوش میں لایگیا اور زمانے میرے سینے کو۔

(۲) بیت چہار کئی صدر وابتد مقبوض عروض مکفوف ضرب سالم۔ مفاعیلن فاعلات ۞ مفاعیلن فاع لاتن ۞ لَقَدْ رَأَيْتُ الْجَحَالَ ۞ مِمَّا أَرَى مِثْلَ زَيْدٍ ۞ بَشَاءٍ ۞ لَقَدْ رَأَى مِثْلَ مِثْلٍ ۞ فاعلات ۞ فاعاری مفاعیلن مثل زیدی فاع لاتن ۞ تحقیق کہ میں نے فرقہ مروان کو دیکھا مگر تعین دیکھتا ہوں زید کا مثل۔ بیان بزور مراقبہ یا مفاعیلن کا سقوط ہو اور اسو اسکے نون کا ثبوت۔

(۳) بیت مربع صدر وابتداء خرب باقی سالم مفعول فاعل لاتن۔ دوبارہ اِنْ كُنْتُ مِنْهُ مُنْبِئًا ۞ يَتَوَلَّيْكَ مِنْهُ بَا عًا ۞ ان تدن مفعول منہ شبرن فاعل لاتن + یقریب مفعول منہ باعن فاعل لاتن۔ اگر تو ایک بالشت بھر اسکے نزدیک ہو جائے تو وہ تیری طرف دو ہاتھ کی درازی کے برابر ہٹ آئے۔

(۴) چار رکن کا شعر صدر اشتراک مکفوف عروض و ضرب سالم۔ فاعلن فاعل لاتن + مفعول فاعل لاتن سَ سَوْتٌ اُھْدِیْ لِسَلْمٰی ۞ نَنَاءٌ عَلٰی نَنَاءٍ ۞ باشباع۔ سون او فاعلن دی سلمیٰ فاعل لاتن + ننانیع لی ننانی فاعل لاتن۔ مین سلمیٰ مشوقہ کے واسطے تعریف پر مبنی ہدیہ بھیجوں گا۔ یہ چار وزن مجز و مین۔

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین مفاعیلن فاعل لاتن۔ چار بارہ۔ اسکے رکن درمیانی مکفوف مستعمل ہوتے ہیں اور ارکان صدر وابتداء مکفوف یا خرب۔ بدین سبب اس بحر کی دو قسمیں ہو گئیں ایک مکفوف ایک خرب جیسے ہرج کے تین اقسام ہوئے تھے۔ صفا شجرۃ العروض بندرت اسکے وزن سالم بھی لائے ہیں اور صدر وابتداء کو مقبوض بھی مانی اور مجز و او مشطور اور منہوک ملا کر اکتالیس اوزان اسکے مستعمل ہیں حسب تفصیل ذیل۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیلن فاعل لاتن مفاعیلن فاعل لاتن۔ دوبارہ زخموری رنج دارم بیاساقی ساغرم وہ ۞ دگر نقطہ خواہم از تو ز گنج لب شکرم وہ ۞ زخموری مفاعیلن رنجدارم فاعل لاتن بیاساقی مفاعیلن ساغرم وہ فاعل لاتن + دگر نقطہ مفاعیلن خواہم فاعل لاتن ز گنج لب مفاعیلن شکرم وہ فاعل لاتن۔

(۲) شعر شہت رکنی عروض و ضرب بقصور باقی مکفوف۔ مفاعیلن فاعلات مفاعیلن فاعلات۔ دوبارہ جامی س خوش ان موسم بہار کہ بر طرف لالہ زار ۞ نند یار گلعدا ز کف جام خوشگوار ۞ خشا موس مفاعیلن مے بہار فاعلات کہ بر طرف مفاعیلن لالہ زار فاعلات + نند یار مفاعیلن گلعدا فاعلات کہت جام مفاعیلن خشا زار فاعلات۔ طالب دہلوی س دل تیرہ و خرب فقط و کیہ آں تاب

نہ کہ ہلکوا ہاتھاب وہ ہور شک آفتاب + وے تیر مفاعیل یو خراب فاعلات فقط ویک مفاعیل الیبتا
 فاعلات + نہ کہ لک مفاعیل ماہتاب فاعلات + و ہور شک مفاعیل اافتاب فاعلات اگرچہ
 یہ وزن اردو میں مستعمل نہیں مگر مسطہ چار خانہ لانے سے ناگوار مذاق بھی نہیں۔ اس وزن
 میں عروض و ضرب کو محذوف بھی لانا جائز ہے۔

(۳۲) بیت ثمن عروض و ضرب محذوف مقصور باقی مکفوف۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل فعلن
 بسکون دوم دوبارے تو کوئی مرا کہ از چہ چنین ستندی + ازیراک پنج لموز جاتم بکندی + نگویم
 مفاعیل راک ازج فاعلات چنی ست مفاعیل مندی فعلن + ازیراک مفاعیل پنج لموز فاعلات
 ز جاتنب مفاعیل کندی فعلن۔ لوگوں نے اس عروض و ضرب کو اتر کھدیا اور سو کیا کیا کیو
 قطع فاعلاتن مفروقی میں نہیں آسکتا اس سبب سے کہ اسکے آخر و تہ مجموعہ نہیں ہوا اور برتن
 قطع ضرور چاہیے۔

(۳۴) شعر مثبت کنی صدر وابتدا ضرب عروض و ضرب سالم باقی مکفوف۔ مفعول فاعلات
 مفاعیل فاعلاتن۔ دوبارے فریاد من ز عشق پر پچہرہ سمن بر + کر عشوہ عمر برد و نیامد شبے
 بہ برد + فریاد مفعول من ز عشق فاعلات پر پچہرہ مفاعیل یے سمن بر فاعلاتن + کر عشوہ مفعول
 عمر برد فاعلاتن نیامدش مفاعیل بے برد فاعلاتن۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا ضرب رکن دوم و سوم مکفوف مثل وزن چہارم اور دونوں
 کے درمیان میں باہم تحقیق عروض و ضرب سالم۔ مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن۔ دوبارے
 بنائی ہر وی سے خواہم غبار گردم در کوے او بر آیم + تاہر کہ میند اوراد چشم او در آیم + غامخ
 مفعول بار گردم فاعلاتن در کوے مفعول او بر آیم فاعلاتن۔ دس علی انہا۔ شیخ امان علی سحر مر
 سے ہلکوا اگر مٹایا تو نے تو کیا بنایا + ناحق بگاڑتا ہے نقشہ بنایا + ہلکوا مفعول اگر مٹایا فاعلاتن
 تو نے ت مفعول کا بنایا فاعلاتن + ناحق ب مفعول بگاڑتا ہے فاعلاتن نقشہ مفعول بنا بنایا
 فاعلاتن جن لوگوں نے فاعلاتن دوم کو سالم کہا ہے وہ اس سے غافل ہیں کہ رکن سوم یعنی مفعول

اخر درمیانی نہیں آسکتا۔ کبھی اس وزن کے رکن دوم میں التقاے ساکنین ہو جاتا ہے جیسے
 ہمالی استر ابادی سے پشت و سپاہ من بود دیوار دلبر من ۔ از گریہ بر سر افتاد ای خاک بر سر من
 اسکی تقطیع لوگ یوں بتاتے ہیں۔ پشتوپ مفعول ناہن بود فاعلیان دیوار مفعول دلبر من
 فاع لاتن۔ وقس علی ہذا۔ اگر اسکے مصرع دوم میں الف وصل سمجھو اور تسبیغ درمیانی کا مانع
 جانو تو دوسرا شعر بھی موجود ہے یوں محتشم کاشی سے تادست راحنا بست دل بر دین شکستہ
 دل بردنی باین رنگ کارست دست بستہ ۔ بیان بست اور رنگ میں التقاے ساکنین
 موجود ہے اور بقول جمہور اسکی تقطیع یہ ہے۔ تادست مفعول راحنا بست فاعلیان دل بردنی
 زنی شکستہ فاع لاتن + دل برد مفعول نی بای رنگ فاعلیان کارست مفعول دست بستہ
 فاع لاتن۔ یہاں لوگ کہتے ہیں کہ رکنہائے ثانی مستقیم ہیں اور سوم اعراب۔ آہن و خطان
 ہیں۔ اول تسبیغ عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہے درمیان میں جائز نہیں۔ دوم
 ضرب صدر وابتدائے لیے خاص ہے ووسط میں درست نہیں۔ اسلیے مولف کی تحقیق میں
 یوں ہے کہ رکن دوم کو سالم کہیں اور سوم کو ملفوف تاکہ بروزن مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع
 دوبارے دو نون مصرعوں کی تقطیع بلا ہر دو غرضتہ صحیح ہو جائے اس طرح۔ تادست مفعول راحنا
 فاع لاتن ت دل برد مفاعیل زنی شکستہ فاع لاتن + دل برد مفعول نی بای رن فاع لاتن
 اگر کارست مفاعیل دست بستہ فاع لاتن۔ التقاے ساکنین کا حکم بیان تقطیع میں مذکور ہو چکا
 کہ ساکن دوم کو وسط مصرع میں متحرک کر لیتے ہیں۔ اسدی طرح اردو میں۔ شیخ ادا علی جبر سے
 ہر عقل و عشق میں جنگ دل زندگی سے ہر تنگ ۔ اچھے نہیں ہیں یہ ڈھنگ یہ گھر خراب ہو گا
 ہر عقل مفعول عشق سے جن فاع لاتن گدل زند مفاعیل گی سہر تنگ فاعلیان + لچ چین
 مفعول ہی یہ ڈن فاع لاتن گ یہ گرن مفاعیل راب ہو گا فاع لاتن۔ یہاں عروض مستقیم ہے
 باقی مہر محتشم کے مثل۔ سہمط چارخانہ اس وزن میں خوش آئند ہوتا ہے جیسے حافظ شیرازی سے
 ہنگام تنگ دستی۔ در عدیش کوش وستی ۔ کہین کیسیاے ہستی۔ قارون کند گد ارا ۔ یا جسطرح

سحر حرم سے تیر دعا سے مضطر۔ تاعرش پونچا کیونکر ہے۔ یہ تو سحر برابر۔ سات آٹھ آسمان تھے ہے۔
 (۶) بیت ثمن صدر وابتدا اخرج رکن ووم و سوم مکفوف ہو کر متبقی بہر و مصرع عروض و ضرب
 مستغ۔ مفعول فاعل لاتن مفعول فاعلیان۔ دوبار۔ علی قلی خان والہ و غسانی سے از و ز
 جغائیش دل را چو سنگ کریم ہے با یا راہین دل سامان جنگ کریم ہے از و ز مفعول ثمن جنگ
 فاعل لاتن دل را چو سنگ کریم فاعلیان + با یا مفعول راہین دل فاعل لاتن سامان
 جنگ کریم فاعلیان۔ میر تقی میر سے برقع میں کیا چھپیں وہ ہو وے جنوں کی یہ تاب ہے۔
 رخسار سے تیرے پیار سے میں آفتاب متاب ہے برقع م مفعول کا چہ وہ فاعل لاتن ہو وے مفعول
 نوکیہ تاب فاعلیان + رخسار مفعول تیرے پیار سے فاعل لاتن ہوا م مفعول تاب متاب فاعلیان
 زبان اُردو میں فی زمانہ انون غنہ کے ساتھ تسبیح الکر کیا کرتے ہیں۔ منشی اسیر سے مروعلیل ہوں
 میں لیکن ذلیل ہوں میں ہے تیغ اصیل ہوں میں لیکن ہوں دست زن میں ہے لیکن مفعول
 لیل ہو میں فاعلیان + لیکن م مفعول دست زن میں فاعلیان۔ اس وزن میں بھی مثل
 وزن پنجم التقاسے ساکنین درست ہو جیسے وجدان سر بند ہی سے جان حاضرست بستان دل
 میکنی طلب نیست ہے یک شمشیر بود شکست پہلو سے ماحلب نیست ہے ہم بیان بھی رکن دوم
 دوم کو سالم اور سوم کو مکفوف کہتے ہیں یوں۔ یک شمشیر مفعول بود شکست فاعل لاتن پہلو سے
 مفاعیل ماحلب نیست فاعلیان۔ اگر اس وزن کو بھی مسط لا میں تو لطیف ہو جاتا ہے جیسے اسیر کا
 شعر مذکور ہو چکا۔

(۷) شعر ثبت رکنی صدر وابتدا اخرج ارکان او اسط مکفوف مسکن مثل وزن پنجم باقی عروض
 و ضرب مقصور۔ مفعول فاعل لاتن مفعول فاعلات۔ دوبار سے دوش از و رم درامد مرست و
 بقرار ہے بچوں پہ دو ہفتہ ہر ہفت کردہ یار ہے دوش و مفعول رم درامد فاعل لاتن مرست مفعول
 بقرار فاعلات + بچوں م مفعول ہے دو ہفتہ فاعل لاتن ہر ہفت مفعول کردہ یار فاعلات۔
 (۸) بیت ثمن عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن ہفتم مفعول فاعل لاتن مفعول فاعل

دوبار۔ سعدی سے گل درچمن نباشد ہرنگ روے او بہ بلبل بگل مباحی عاشق ہوے او۔
گل درچ مفعول من نباشد فاعل لاتن ہرنگ مفعول روے او فاعلن۔ بلبل ب مفعول گل مباحی
فاعل لاتن عاشق ب مفعول ہوے او فاعلن۔

(۹) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اغرب حشا اول و دوم مکفوف عروض و ضرب سالم اور حشو سوم
و چہارم باہم مکفوف مسکن مثل وزن پنجم۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاعل لاتن۔ مفعول فاعل لاتن
مفعول فاعل لاتن۔ خاقانی سے جانے کہ یافت از خیم زلفین تورہائی۔ از کار بازماند ہچون
بت از خدائی۔ جانیک مفعول یا فخر فاعلات مفعولین مفاعیل تورہائی فاعل لاتن۔ از کار
مفعول بازماند فاعل لاتن ہچون مفعول تر خدائی فاعل لاتن۔ اسین اگر ہلا مصرع مثل دوم ہو
اور دوم مثل اول تو بھی ہلا بخلف درست اور اگر اسکے عروض و ضرب میں تسبیح کرین جب بھی جائز
ہو۔ وزن پنجم سے یہاں تک پانچ وزنوں کا اجتماع باہمی جائز ہو۔

(۱۰) شعر مشبہت رکنی صدر وابتدا اغرب عروض و ضرب تصور باقی مکفوف۔ مفعول فاعلات
مفاعیل فاعلات۔ دوبار۔ مرزا سعد الدین راقم شہدی سے عادت کجج بودن احباب
کردیم چہا بونے کنیم گلے را کہ دستہ نیست۔ عادت مفعول جمع بود فاعلات احباب مفاعیل
کردیم فاعلات۔ مابون مفعول سے کنیم فاعلات گلے را کہ مفاعیل دست نیست فاعلات سحر
مرحوم سے ساتی بسا ہوا ہول ناشکیب مین۔ کنتر لگا ہوا ہوا دے کی حبیب مین۔
ساقیب مفعول سا ہوا ہ فاعلات دے ناش مفاعیل کیب مین فاعلات۔ وقس علی ہذا
(۱۱) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اغرب عروض و ضرب محذوف باقی مکفوف۔ مفعول

فاعلات مفاعیل فاعلن۔ دوبار۔ میر عبد الغنی تفرشی سے گلگل زباده چون یرطاوس
گشتہ۔ مادہ ہزار دہن بوس گشتہ۔ گل گل مفعول باد چوپ فاعلات رطاوس مفعول
گشتی فاعلن۔ اما مفعول سے ہزار فاعلات دہن بوس مفاعیل گشتی فاعلن۔
جناب مرزا محمد رضا بقر مغفور سے کیا شوخیان مین ابلق لیل و نمار کی۔ چہ جہتی نہیں

ران کسی شہسوار کی پہ کا شفع مفعول یا ہ اہل فاعلات قلمون مفاعیل ہار کی فاعلن چہین
مفعول ہی ہران فاعلات کسی شہس مفاعیل وار کی فاعلن ۔

(۱۲) بیت شمن صدر وابتدا ضرب عروض و ضرب مجذوف مقصور باقی مکفوف ۔ مفعول
فاعلات مفاعیل فعلن بسکون دوم ۔ دوبارے داتی کہ از چہ عمر گزارم باندہ چہ زیر کہ توز
اندہ من شادمانی چہ دانیک مفعول از چہ عمر فاعلات گز از سب مفاعیل اندہ فعلن ہزیرک
مفعول توز اندہ فاعلات ہمن شاد مفاعیل مانی فعلن ۔ اس عروض و ضرب کو لوگ اتر کشتین
اور وہی غلطی کرتے ہیں جو ہم نے وزن سوم میں بیان کی ۔

(۱۳) شعر شمن صدر وابتدا ضرب عروض و ضرب محبوب موقوف باقی مکفوف ۔ مفعول
فاعلات مفاعیل فاع ۔ دوبارے عاشق شدم ہران بت ناسازگار چہ صبرم دہا در غم
روزگار چہ عاشق ش مفعول دم ہراب فاعلات تناساز مفاعیل گار فاع ۔ صبرم مفعول دہا
فاعلات م اور روز مفاعیل گار فاع ۔

(۱۴) آخر کزن کا شعر صدر وابتدا ضرب عروض و ضرب محبوب مکشوف ۔ مفعول فاعلات مفاعیل
فع ۔ دوبارے تنہا تیر غمرہ ند دل دوخت او چہ کز آتش فراق مرا سوخت او چہ تنہا مفعول
تیر غمر فاعلات ندل دوخ مفاعیل او فع ۔ کز ات مفعول شے فراق فاعلات مرا سوخ مفاعیل
او فع ۔ صاحب شجرۃ العروض نے محبوب مکشوف کی جگہ مطبوس لکھ دیا جو اور طمس کی تعریف
خلاف واقع کی مولف نے اسکی تصریح بیان طمس میں کر دی ۔ یہ چو ڈا و دن وانی لشمن میں ۔
(۱۵) چہ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم ۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ۔ دوبارے نمے خجرام
از تو یکدم جد اباشم چہ تو باشی ہمراہ من ہر کجا باشم چہ نمے خاہم مفاعیلن از تو یکدم فاع لاتن جد اباکا
مفاعیلن ۔ تباشی ہم مفاعیلن راہ من ہر فاع لاتن کجا باشم مفاعیلن ۔

(۱۶) بیت مسدس عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف ۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل ۔ دو
ہا ہم از عاشقیت چہین زار چہ کنون بر من ایو نگار نجیاسے ۔ ہا دم مفاعیل عاشقیت فاعلات

چنی زار مفاعیل + کنو بر مفاعیل نے نگار فاعلات پنجنا سے فَعُولان -

(۱۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب مجذوف باقی مکفوف - مفاعیل فاعلات فَعُولن - دو بار

جامی سے خوشا جلوہ جمال تو دیدن + خوشا میوہ وصال تو چیدن + خوشا جلوہ مفاعیل
یے جمال فاعلات تدیدن فَعُولن + خوشا میوہ مفاعیل یے وصال فاعلات تچیدن فَعُولن -

(۱۸) چھر رکن کا شعر صدر وابتدا اُخر ب عروض و ضرب سالم باقی مکفوف - مفعول فاعلات

مفاعیلن - دو بار سے احو مجبین کہ یار دل آزاری + سویم نگاہ کن ز سر یاری + احو مج

مفعول سبک یار فاعلات دلازاری مفاعیلن + سویم مفعول گاہ کن ز فاعلات سرے یاری

مفاعیلن -

(۱۹) بیت سہدس صدر وابتدا اُخر بشو مکفوف عروض و ضرب مقصور - مفعول فاعلات

مفاعیل - دو بار سے از کار رفتہ بچ میندیش + وز نامہ ہنوز مکن یاد + از کار مفعول رفتہ بچ

فاعلات میندیش فَعُولان - وز نامہ مفعول وہ ہنوز فاعلات مکن یاد و مفاعیل -

(۲۰) شعر شش رکنی صدر وابتدا اُخر بشو مکفوف عروض و ضرب مجذوف - مفعول فاعلات

فَعُولن - دو بار - رود کی سے آغ کہ خون خویش بخور دم + در غم چہ صبر پاک نکردم + اوانک

مفعول خون خویش فاعلات بخور دم فَعُولن + در غم مفعول صبر پاک فاعلات نکردم فَعُولن -

(۲۱) بیت سہدس صدر وابتدا اُخر بشو مکفوف عروض و ضرب محبق - مفعول فاعلات

مفعولن - دو بار سے دارم برد و ہجرش بیتابی + بہر مچر انا باشد بخوابی + دارم مفعول

در و ہجرش فاعلات بیتابی مفعولن + بہر مچر مفعول انا باشد فاعلات بے خالی مفعولن -

(۲۲) چھر رکن کی بیت عروض و ضرب محبق مقصور باقی مثل وزن بسبت وکیم مفعول فاعلات

مفعول - دو بار سے آن میو فائگار سے دل برد + زیر قدم بخواری بسپرد + اایو مفعول فاعلات

فاعلات دل برد مفعول + زیر قدم بخواری فاعلات بسپرد مفعول -

(۲۳) بیت شش رکنی صدر وابتدا اُخر بشو مکفوف عروض و ضرب محبق مجذوف باقی مکفوف

مفعول فاعل لاتن فعلن۔ بسکون دوم۔ دوبار۔ امید می راوی سے رخسار در نقابش بنگرے۔
خورشید در سخا بنگرے۔ رخسار مفعول در نقابش فاعل لاتن بنگر فعلن + غمخیزید مفعول در نقابش
فاعل لاتن بنگر فعلن۔

(۲۴) شعر سہ س صدر وابتدا اخرج بشو مكنفوف عروض و ضرب ازل۔ مفعول فاعلات
مفعول۔ دوبار سے مانند رو سے خوب نگارے۔ تا بدشب چہار گزہ ماہ بہ مانند مفعول رو سے خوب
فاعلات بنگار مفعول + تا بدشب مفعول بے چہار فاعلات دماہ مفعول۔ اس وزن میں عروض
ضرب محبوب بھی لانا جائز ہے بروزن فعل بکرات اوائل۔

(۲۵) چہر کن کا شعر مگر معقد اس طرح کہ چہون ارکان ملا کر ایک بیت بروزن مفعول فاعلات مفعول
بحرکت آخر + فاعلات مفاعیل فاع۔ یوں سمجھو کہ ایک شمن تھا بروزن مفعول فاعلات
مفاعیل فاعلات + مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لاتن۔ سوائے ضرب سب ارکان
متحرک لاواضرا کے مصرع دوم کے آخر سے اس قدر (لات مفاعیل فاع لاتن) نکال لیا تو وہی
باقی رہ گیا جو اوپر مذکور ہوا پھر بقیہ کے دو حصے کر کے دو مصرعے تین تین رکن کے بنالیے اس طرح
کہ عروض مفاعیل بحرکت آخر مكنفوف (اسی کف کے سبب شعر معقد ہے) اور ضرب فاع محبوب
موقوف اور صدر مفعول اخرج وابتدا فاعلات مكنفوف فی المعیار کے تاکو بوم باندہ و
تیمار عشق آن بت نامہ زبان بہ عین عشق سے مصرع دوم شروع ہو یوں۔ تاکیب مفعول مہم
فاعلات ہ تیمار مفاعیل۔ یہ ایک مصرع ہے۔ عشق اب فاعلات تیمار مفاعیل بان فاع + میصع
دوم ہو۔

(۲۶) شعر شش رکنی معقد سب مثل وزن بست و نیم مگر رکن دوم و نیم اپنے او آخر کے ساتھ سکون
مفعول فاعل لاتن مفعول + فاعل لاتن مفعول فاع۔ فی المعیار کے سر و سہی ببالا رخ سیب و
سیم دندان لب نار دان + سین سیم سے مصرع دوم آغاز ہو یوں۔ سر و سین مفعول ہی ببالا
فاعلاتن رخ سیب مفعول + یہ مصرع اول ہوا۔ سیم دندان فاع لاتن لب نار مفعول دان فاع۔

یہ صغ و دوم جو۔

(۲۷) بیت مسدس بروزن مفعول مفاعیل فاع لاتن۔ دوبارہ اسکا نام شمس الدین فقیر دہلوی نے حدائق البلاغۃ میں مضارع مسدس اخرب مکفوف رکھا۔ اس نام سے تو وہ وزن بنجائی کا جو مولف نے وزن جید ہم میں بتایا۔ الغرض حضرت فقیر اسکی مثال میں انوری کا یہ شعر کہتے ہیں کہ تا ملک جہان را مدار باشد چہ فرمان و دہ آن شہر یار باشد چہ تاملک مفعول جہاں مفاعیل را بشا فاع لاتن + فرما د مفعول ہا شہر مفاعیل یا رہا باشد فاع لاتن۔ اور فرماتے ہیں کہ درینجا کیکن فاع لاتن از اصل شمن و خشو کم شدہ۔ مولف عرض کرتا ہے کہ قاعدہ استعمال سے بات کا مفہومی ہو کہ ہر ایک وزن شمن کے آخر سے رکن کم کر کے مجز و بناتے ہیں یہ خلاف استعمال ہو کہ شمن کے درمیان مصرع سے کوئی رکن نکال کر زبان فارسی میں مجز و بنایا جائے۔ ایسے میری رائے میں یہ وزن و وزن نجم بحر قریب مسدس الاصل اخرب مکفوف سالم العروض والقرب سے ہو جسکو مولف بحر مضارع سے تراشا۔

(۲۸) بیت مسدس بروزن مفعول مفاعیل فاعلات یا فاعلن۔ اسکا نام بھی فقیر دہلوی نے مضارع مسدس اخرب مکفوف مقصور یا محذوف رکھا۔ اس نام سے تو وہ وزن بنجائی کا جو ہم وزن نوزدہم میں نقل کیا۔ خلاصہ یہ کہ صاحب حدائق نے اسکی مثال میں انوری کا یہ قطعہ لکھا ہے کہ گواصف جم کو بیا بیہن + بر تخت سلیمان راستین + پیش بل دیو و دام و دزد + در ہم زدہ صفماے حور عین + گواصل مفعول نجم کوب مفاعیل یا بیہن فاعلات + بر تخت مفعول سلیمان مفاعیل راستین فاعلات + پے کشب مفعول دے و یو مفاعیل دام و دزد فاعلن + در ہم مفعول و صفماے مفاعیل حور عین فاعلات + اس بحر میں پھر جناب فقیر نے وزن بست و ہفتم کا غوطہ کھایا اور درمیان مصرع سے ایک رکن کم بتایا۔ اب ہم پھر وہی کہتے ہیں کہ یہ وزن و وزن ہفتم و نجم بحر قریب مسدس اخرب مکفوف مقصور یا محذوف سے بلا وقت بن سکتا ہے۔ طرہ یہ کہ صاحب میزان الافکار کو بھی سولانا صاحب اپنے ساتھ لے ڈوبے میزان کا

وزن دوازدهم مضارع ملاحظہ طلب ہو۔ صرف بوجہ رفع معالطہ صاحب حدائق ہم نے وزن بست و ہنتم و بست و ہنتم بیان قائم کیے ورنہ ضرورت کیا تھی۔

(۲۹) شعر شش کنی حشو سالم باقی مقبوض۔ مفاعیلن فاعل لاتن مفاعیلن۔ دو بار مفاعیلن تو رفتن کیا شود۔ پھر زنا تو انی مگر از خدا شود۔ پھر مفاعیلن مفاعیلن یہ ترفتن فاعل لاتن کیا شود مفاعیلن زنا تو انی مفاعیلن فی مگر از فاعل لاتن خدا شود مفاعیلن۔

(۳۰) چہر کن کا شعر صدر مکفوف ابتدا الخرب عروض و ضرب محذوف باقی مکفوف۔ مفاعیل فاعلات فاعولن + مفعول فاعلات فاعولن۔ رو و کی سرقتی سے جوانی گسست و چہر زبانی طبع گرفت نیز گزرائی۔ پھر جوانیک مفاعیلن ست چہر فاعلات زبانی فاعولن + طبع گرفت فاعلات گزرائی فاعولن۔ یہ وزن گویا اوزان ہفدہم و ہستم کا مجموعہ ہو۔ وزن پانزدہم سے یہاں تک سولہ اوزان مجز و ہیں۔

(۳۱) چار کن کا شعر صدر وابتدا مکفوف عروض و ضرب سالم۔ مفاعیل فاعل لاتن۔ دو بار سے چہ کر دم بتا بگوئی۔ پھر کہ برن چنین یکینی۔ پھر چکر دسب مفاعیلن تا بگوئی فاعل لاتن۔ کبرنچ مفاعیلن فی یکینی فاعل لاتن۔

(۳۲) شعر مربع صدر وابتدا مکفوف عروض و ضرب مقصور۔ مفاعیل فاعلات۔ دو بار نہ مینی کہ عشق یار پیمہن دست بر کشاد۔ پیمہن نیک مفاعیلن عشق یار فاعلات + مہن دست مفاعیلن بر کشاد فاعلات۔

(۳۳) بیت چہار کنی صدر وابتدا مکفوف عروض و ضرب محذوف۔ مفاعیل فاعلن۔ دو بار سے ایک اندر زما شنو۔ پھر کہ پیش عدومرو۔ پھر یکیند رزم فاعیلن ماشنو فاعلن + یکے شے مفاعیلن دوم فاعلن۔

(۳۴) چار کن کا شعر صدر وابتدا الخرب عروض و ضرب سالم مفعول فاعل لاتن۔ دو بار سے آمد بہار خرم۔ پھر وقت گل اندر آمد۔ پھر ادب مفعول ہار خرم فاعل لاتن + وقتیک مفعول

لند را مد فاع لاتن -

(۳۵) بیت مربع صدر وابتدا الخرب عروض سالم ضرب مخدوف + مفعول فاع لاتن + مفعول فاعلن + افتد چنانکہ دانی + در عشق آن صنم + افتد چ مفعول ناگذاری فاع لاتن + در عشق مفعول اصنم فاعلن -

(۳۶) شعر چار رکنی صدر وابتدا الخرب عروض مسبق ضرب مقصور + مفعول فاع لییان + مفعول فاعلات + ای دلبر نگارین + بامایکے بسازد + ای دلرب مفعول رے نگارین فاع لییان + بامایکے مفعول کے بساز فاعلات -

(۳۷) چار رکن کا شعر صدر الخرب ابتدا موفور یعنی خرب سے بچکر مکفوف قائم عروض ضرب مقصور + مفعول فاعلات + مفاعیل فاعلات + ای یار دلرباے + یکے کے بارہی بسازد + ای یار مفعول دلرباے فاعلات + یکے کے بار مفاعیل ہی بساز فاعلات - یکے کے بعد لفظ بار تقد اور رہی بفتح اول بندہ -

(۳۸) بیت چار رکنی صدر الخرب ابتدا موفور یعنی مکفوف عروض مقصور ضرب مخدوف + مفعول فاعلات + مفاعیل فاعلن + ای عشق الغیاث + برین بندہ رحم کن + ای عشق مفعول الغیاث فاعلات + بری بند مفاعیل رحم کن فاعلن - سنی و سہتم اور سنی و شتم کا اجتماع درست ہے بلکہ چارون اوزان اخیر کا اجتماع باہمی جائز ہے اور اگر بطریق دقیق دیکھو تو اوزان سنی و سہتم و سنی و شتم کے عروض وابتدا میں باہم تسکین لانے سے وزن سنی و شتم و سنی و شتم بن جائیگے کما صحت فی المعیار - وزن سنی و یکم سے یہاں تک آٹھ اوزان مشطوریں -

(۳۹) تین رکن کا ایک شعر معقد صدر مکفوف ضرب محبوب عروض ندارد - مفاعیل فاعلات فعل بحر تین اوائل ایک بار - فی المعیار + دل از یار سنگدل گسل + دلرباے مفاعیل سنگدل فاعلات گسل فعل - قدما اسطر کے چار شعر کہتے تھے تین شعرون میں ایک قسم کا قافیہ اور چوتھے شعر میں اور قسم کا قافیہ لاتے تھے اور اسکو ایک خاص فرض کرتے تھے

جسکو عوام ہند کڑی کہتے ہیں مگر ایک خانے کا قافیہ اخیر دوسرے خانے کے قافیہ اخیر سے ہوتا تھا یوں سے دلت گرچہ مبتلا کہند بگینوت در بلا کہند اگر باتو یک جفا کہند دل از یار سنگدل گسل یہ چار شعر مثلث هموزن ہیں اور سب ملا کر ایک خانہ ہر سطح دو خانہ سمجھو مگر گسل کا قافیہ اس خانے کے چوتھے شعر میں لانا پڑیگا لیکن بند مطلع کے چاروں اشعار کا قافیہ کیساں چاہیے پھر وہی ہر بند کے چوتھے شعر میں بولنا جائیگا۔ الغرض مطربان پارس میں بعض اسکو (پارسی باربد) کہتے ہیں اور بعض (جادورہ) نام بتاتے ہیں۔ راہ کے معنی نغمہ اور راگ وردھن۔ باربد خسرو پر ویز کے گویے کا نام جو وہ اسی قسم کی راہیں لاتا تھا۔ صاحب معیار فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اوزان پر طول طویل نظم مثل قصیدہ یا غزل کے نہیں کہی گئی۔

(۴۰) بیت سے کہنی سب مثل وزن سی و نغم مگر کن دوم و سوم با هم محبق یعنی ضرب محبوب محبق۔ مفاعیل فاع لاتن فع یکبار۔ بنا مرد می چرا کو شنی بنا مرد مفاعیل می چرا کو فاع لاتن شنی فع۔ یہ بھی جادورہ ہے۔ متاخرین شعرا میں ایک شاعر نے اسکے صدر و ابتدا کو ا ضرب اور رکن دوم کو بہر ستور سابق مکتوف اور ضرب کو محبوب مقطوع استعمال کیا اور اس جادورہ میں ایک نوہ لکھا۔ وزن مفعول فاعلاتن فع۔ جسکا ایک بند یہ ہے۔ اششب عزا بود آہ و فغان بجا بود ماتم مصطفی بود۔ این غم بر تفضی بود۔ اششب مفعول بے عذاب فاعلاتن و دفع + ا ہو مفعول غا بجا فاعلاتن و دفع + ماتم مفعول مصطفی فاعلاتن و دفع + ای غمب مفعول مرتضی فاعلاتن و دفع۔ یہ بھی پارسی باربد چار شعر ہیں (۴۱) شعر مثلث سب مثل وزن چلک مگر ضرب زل محبق۔ مفاعیل فاع لاتن فاع۔ یکبار۔ ازیرا چنین گزیدم یار۔ ازیرا لاج مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یار فاع۔ یہ بھی جادورہ کا ایک شعر ہے۔ وزن سی و نغم سے یہاں تک تین اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہے اور یہ تینوں اوزان منہو کہ مشطوریہ یعنی وزن مشطوریہ کے چار حصوں میں سے ایک حصہ اخیر نکال کر تین حصوں

کے برابر استعمال کیا ہو۔

تنبیہ ۸۸۔ اس بحر میں بھی لوگوں نے طوفان بے تمیزی اڑھایا ہے اور ایک شعر لائے ہیں بروئے
مفعول فعلن مفعول فعلن۔ بحرکت دوم۔ دوبارہ یوں ۵ گریم شب غم سوز و چول میں ۶
گل شمع بکند از آب و گل میں ۶ گریم بفعول شب غم فعلن سوز و چ مفعول دل میں فعلن۔ جس
علیہ کہتے ہیں کہ مفعول آہیں ہر جگہ ضرب ہو اور فعلن بحرکت دوم ہر مقام پر بخون محذوف
یا رب ہم کہاں تک سمجھاؤں ایک ایک وزن میں تین تین خطائیں۔ اول ضرب درطانی
نا درست ہو۔ دوم عروض و ضرب کے مواضع اور جگہ غلط۔ سوم بحر مضاع کا فاعل لاتن مفروق ہو
پھر وہ مفروق میں جنہیں کرنا سراسر خطبہ ہے لہذا یہ وزن مہمل درمہمل و غلط در غلط اور سراپا ہے بظہر

مقضب

یہ بحر خاص اہل عرب کی ہے۔ اسکی اصل مفعولات مستفعلن مستفعلن اور سے میں دوبارہ اور بنا
میں اسکو مجز و لاتے ہیں۔ اسکے عروض و ضرب دونوں ایک ہی قسم کے آئے ہیں یعنی مطوی
اور پانچ وزن اسکے مستعمل ہیں یوں۔

(۱) چار رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی۔ فاعلات متفعلن۔ دوبارہ ۵ اَعْرَضَتْ فَلَاحَ
لَهَا بِعَارِضَانَ كَالْبَرْقِ ۶ اَعْضَتْ فِ فاعلات لاهلها متفعلن ۶ عارضان فاعلات
کبروی متفعلن۔ معشوق نے منہ پھیرا تو اسکے دونوں رخسار اس کے مانند شفاف اور
سفید ظاہر ہوئے۔

(۲) شعر رباعی صدر مخبون باقی مطوی۔ مفاعیل متفعلن ۶ فاعلات متفعلن ۵ اَتَانَا
مُبَشِّرًا ۶ بِالْبَيَانِ وَالْتَذَابِ ۶ اَتَانَا مفاعیل لبش ثمرنا متفعلن ۶ بل بیان فاعلات
ون نذری متفعلن۔ بیان اور ہم سے ہمارا بشارت دینے والا آیا۔

(۳) بیت چار رکنی صدر و ابواب دونوں مخبون باقی مطوی۔ مفاعیل متفعلن۔ دوبارہ
۵ يَقُولُونَ كَابِدًا ۶ وَهُمْ يَدْفَنُونَ نَفْسَهُمْ ۶ اِبشاع۔ يقولون مفاعیل لالاعدو متفعلن ۶

دوم یدف مفاعیل نوئمہ مفتعلن۔ کہتے ہیں ہلاک نہوں بجا لیکہ دفن کرتے ہیں یعنی دفن کیا
دعا کرتے ہیں کہ ہلاک نہوں۔ یہاں بعد بکسر دوم یعنی ہلاک ہو جو بفتح دوم ہو۔ یہ فنونم کا سیم
ساکن نہیں ہو سکتا ورنہ بروزن فاعلن ہو جائیگا اور وہ غلط ہے کیونکہ یہاں رفع جائز نہیں
اس بحر میں مفعولات کی ہے اور واو میں مراقبہ یعنی ایک کا سقوط جائز ہو اور ایک کی بجائی
واجب ہے اگر ضمیمہ ہوگا تو طوٹوگا اور طوٹوگا تو ضمیمہ ہوگا یعنی ایک ہی مفعولات میں ضمیمہ
طو ساقی ہی ہو کر فعلات نہیں ہو سکتا۔ ابن قسطل کہتا ہے ضمیمہ سے طو مفعولات حسن ہے۔ قرا
کے نزدیک اس میں مراقبہ نہیں ہے ورنہ چارم میں اسکی مثال موجود ہے۔

(۴) بیت چہار کنی صدر وابتدائجول باقی مطوی۔ فعلات مفتعلن دوبارے صحت
جَارِیَةٌ ۖ تَوَكَّنَتْ فِي نَعَبٍ ۖ بِبِشَاءٍ۔ صریح فعلات جاریتن مفتعلن + ترکتک فعلات
فی تعبی مفتعلن۔ قطع کیا تجھکو جاریہ نے چھوڑا تجھکو تعبی میں۔ یہی شعرا کا مراقبہ کے لیے فرما
لایا ہو پس اس صورت میں مکافہ ہوگا یعنی ساکنین مفعولات کا معاً سقوط جائز ہے۔

(۵) شعر مع صدر وابتدائسالم باقی مطوی۔ مفعولات مفتعلن۔ دوبارے مَا بِالذَّارِ مِنْ حَاجَةٍ
إِلَّا النَّوْمُ وَالْوَكْدُ ۖ بِبِشَاءٍ۔ مابعد مفعولات من اصدن مفتعلن + ال لن نوی مفعولات
ول وند مفتعلن۔ نہیں ہے مگر میں کوئی مگر خندق اور میخ۔ نوی بضم نون و سکون ہمزہ
وہ خندق اگر دگر و خیمہ کھودین تاخیمے کے اندر پانی نہ آئے اور اوسے میں رہ جائے۔ یہاں
دونوں مفعولات میں برستی ہو یعنی اس میں معاقبہ ہو سکتا تھا اور نہ کیا۔ یہ شعر بھی فرمایا ہے۔
یما نیک پنج اوزان مجز و بین۔

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے میں مفعولات مستفعلن چار بار کا ایک مصرع ہے۔
فارسی میں وافی و مشطو ملا کر اسکے نو وزن متعل میں حسب تفصیل ذیل۔

(۱) آٹھ کن کا شعر اور ہر کن سالم مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن۔ دوبارے
مے سوزم ز داغ جگہ مے نالم زورد و الم ۖ مے غلم ز شب تا سحر خون گیرم ز اندوہ و غم ۖ مینوم

مفعولات واسخے جگہ مستفعلن سے نام المفعولات در دوالم مستفعلن سے غلام مفعولات شبانہ
مستفعلن خواہ عزیز مفعولات اندوہ غم مستفعلن۔

(۲) بیت شمن اور ہر کن مطوی۔ فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن۔ دوبارہ جامی سے
سر و گلہذا زنی فصل نو بہار زنی۔ من اگر چہ ننگ نام عروا فتی زنی۔ سر و گلہ فاعلات ذواتی
مفتعلن فصل نوب فاعلات ہار زنی مفتعلن۔ من اگرچہ فاعلات ننگ نام مفتعلن عروا فتی
فاعلات خازنی مفتعلن۔

(۳) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مطوی نزال باقی مثل وزن دوم۔ فاعلات مفتعلن
فاعلات مفتعلن۔ دوبارہ ہر زمان از غم تو اضطراب بیشتر است۔ چہ کہ جہائی از برین و
رخ تو در نظر است۔ ہر زمان فاعلات مرغم تو مفتعلن اضطراب فاعلات بیشتر است مفتعلن
باقی اسطرح۔ وزن دوم کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہو۔

(۴) شعر بہشت رکنی مفعولات ہر جگہ مجنون اور مستفعلن جیسو سومین مطوی مسکن باقی ہر جگہ
مطوی۔ مفاعیل مفتعلن مفاعیل مفتعلن۔ مفاعیل مفعولن مفاعیل مفتعلن سے دلم
بروہ صنہا چہرانا لہا لکنم۔ پے این در غمتان بہر سنگ چون نہ زخم۔ دلم برو مفاعیل یے صنہا
مفتعلن چہرانا ل مفاعیل بانکنم مفتعلن۔ پے اید مفاعیل سے غمتان مفعولن بہر سنگ مفاعیل
چون نہ زخم مفتعلن۔ اس میں عروض و ضرب یا ایک نزال بھی جائز ہو یعنی مفتعلن۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر مستفعلن ہر جگہ مطوی مسکن باقی مطوی۔ فاعلات مفتعلن فاعلات
مفعولن۔ دوبارہ حافطہ کام بخشی دوران عمر در عوض دارد۔ چہ کہ کن کہ از عشرت
جام خویش بستانی۔ کام بخشی فاعلات یے دوران مفعولن عمر در عوض فاعلات و ضرار مفعولن
چہ کہ کن فاعلات از عشرت مفعولن جام خویش فاعلات بستانی مفعولن۔ ناسخ سے بننے
والے روتے ہیں ایسی نیند سوتے ہیں۔ اونپہ نوے ہوتے ہیں اپنی وہ کہانی جو پسن نوال
فاعلات روتے ہو مفعولن ایس نیند فاعلات سوتے ہیں مفعولان۔ ان پینوچ فاعلات

ہوتے ہوئے مفعول اپنے وہ فاعلات ہانی ہو مفعولن۔ اس وزن کو پنج شمن اشتہر مکفوف مقبوض
مسکن سے بھی تقطیع کر سکتے ہیں لیکن زحاف کے حساب سے اسکو مقتضب ہی میں شمار کرنا اولیٰ
ہو بلکہ پنج کے وزن مذکورہ کو بھی اسی جگہ سمجھنا انسب ہو کہ آسانی مقتضب ہی میں ہو۔

(۶) بیت شمن عروض و ضرب ارج باقی چھ کرکن مثل وزن پنجم۔ فاعلات مفعولن فاعلات
مفعولن و بان استادے اشب آتشین روئے گرم زند خوانی ہاست پد کرلبش نواہر دم در شہر
نشانی ہاست پد اشبات فاعلات شہی رویے مفعولن گرم زند فاعلات خانی باس مفعولن
وقس علیہ۔ مولفہ ہم اگر قیامت میں جگہ ٹکٹکی باندھیں پد آفتاب محشر بھی رسیا رہو جا پد
ہم اگر ق فاعلات یاست مفعولن جم ٹکٹ فاعلات کی باندھیں مفعولان۔ باقی مثل وزن
پنجم۔ پنجم و ششم اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہو۔

(۷) شعر ثبت کنی سب مثل وزن پنجم و ششم مگر کسی درمیانی مفعولن مطوی مسکن کو برو وزن مفعولان
لائے ہیں وہاں یہ سمجھو کہ یہ وزن دراصل مشطور تھا اور اوہمین عرج لائے تھے اس کے بعد بعضا
کر لیا یون۔ فاعلات مفعولان فاعلات مفعولن یا مفعولان۔ صائب تبریزی کہے ہو
وزن بر سنگ کہ بیائے خشم فتم پد سا قیام پنج از من عالم جو اینہا ست پد کہ سبوز فاعلات
نم بر سنگ مفعولان کہ بیائے فاعلات خرم فتم مفعولن۔ استادے حال دل نہیں معلوم
لیکن اس قدر یعنی ہم نے بار بار ڈھونڈا تم نے بار بار پایا پد حال دل فاعلات ہی معلوم مفعولان
لیکن فاعلات در یعنی مفعولن۔ وقس علی ہذا۔ لوگوں نے ناقص ایسے عرج درمیانی کا نام
(مزحرف مروج) رکھا اور کہتے ہیں کہ ایک حرف تقطیع سے زیادہ موزون ہوا۔ یہ سیات
وزن وافی الشمن ہیں۔

(۸) چار کرکن کا ایک شعر اور ہر کرکن مطوی۔ فاعلات مفعولن۔ دوبارہ ترک خوب روے
مرا پد گوچران خوش بخشی پد ترک خوب فاعلات روے مفعولن۔ گوچران فاعلات
خوش منشی مفعولن۔

(۹) شعر مربع رکن فعلوات ہر جگہ مخبون اور مستفعل بن طوی - مفاعیل مفتعلن - دو بار سہ چار
کشتی از گنم پد پشیمت کہ پکینم پد چر کشت مفاعیل یز گنم مفتعلن + پشیمتک مفاعیل یز گنم مفتعلن -
وزن ہشتم سے یہاں تک دو اوزان مشطوین -

مجتہد

اس بحر کی اصل زبان تادی مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن داسے میں دو بار جو گدہ بنائیں جو
لاتے ہیں - اسکے عروض - سالم - مخبون - مکفوف - تین قسم کے اور ضربین - سالم - مخبون -
مشعث - تین طرح کی آتی ہیں - پانچ وزن اسکے مستعمل ہیں اور پانچوں مجزوء تفصیل فیل -
(۱) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مس تفع لن فاعلاتن - دو بار سہ البطن فہما
خیمینص + والوجه مثل الہلال + باشباع - البطن ہر مس تفع لن باخمینص فاعلاتن +
ول وجہٹ مس تفع لن لل ہمالی فاعلاتن - اوس معشوقہ کا شکم خالی ہو یعنی وہ نازک کمزور اور
اوس کا رخ مثل ہلال کے روشن ہو -

(۲) شعر مربع اور ہر رکن مخبون مفاعیل فاعلاتن - دو بار سہ وکوعلقت یسملی + علمت
ان ستموت + باشباع - ولوعلق مفاعلت سملی فاعلاتن + علمت ان مفاعیل ستموت فاعلاتن
اگر تو عاشق ہو سملی پر تب تو جانیگا کہ میں جلد مر جاؤں گا -

(۳) بیت چار رکنی ضرب سالم باقی مکفوف مس تفعل فاعلاتن + مس تفعل فاعلاتن -
سہ ماکان عطاؤھن + الا عدا کا صما کا + ما کان مس تفعل طامین ن فاعلاتن + الا
مس تفعل تن ضمار فاعلاتن - اون عورتوں کی کوئی عطا نہیں مگر وعدہ تو اوسین فامین -
ضمار بالکسر وہ وعدہ جبکی وفا کی امید نہو - اس بحر میں ضربن و کف ہر جگہ جائز ہو مگر ضرب میں
کف جائز نہیں اور یہی شعر اوسکی مثال ہو -

(۴) چار رکن کا شعر عروض و ضرب سالم باقی مشکول مفاعل فاعلاتن - دو بار سہ اولمک
خیر قوم + اذا ذکر الیخیاک + باشباع - الایک مفاعل خیر قوم فاعلاتن + اذا ذکر مفاعل

رل خیار و فاعلاتن جب کہ نیک لوگ مذکور ہوئے ہیں اور سوقت یہ بہتر قوم ہیں یعنی جہان
نیکوں کا ذکر کرتے ہیں تو انکو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔ مس تفع لن کے نون اور فاعلاتن
المثال میں پھر فاعلاتن کے نون اور مس تفع لن کے سین میں معاقبہ ہو۔

(۵) بیت مربع ضرب ثبوت باقی سالم۔ مس تفع لن فاعلاتن۔ مس تفع لن مفعولن۔
لَا يَلْعَنُ مَا أَقُولُ بِبَشْبَعٍ - ذَا السَّيِّدِ الْمَأْمُولِ بِبَشْبَعٍ - لم لا یعنی مس تفع لن ما قولو
فاعلاتن + ذس سیو دل مس تفع لن ما مولو مفعولن۔ کیون محفوظ نہیں رکھا جو کچھ کہ میں
کہتا ہوں یہ سید اسید دانستہ شدہ۔ یہاں تک پہنچ اوزان مجزومین۔

بہ زبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے میں۔ مس تفع لن فاعلاتن چار بار آئی ہو۔ وافی
اور مجزوم اور مشطو رمل کر پندرہ اوزان اسکے مستعمل میں حسب تفصیل ذیل۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعراور ہر رکن سالم۔ مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن۔
من شجرة العروض۔ در عشق تو ای پر یرو دیوانہ خواہم شدن من + فو فاعلاتن
خواہم شدن من + در عشق تو مس تفع لن ای پر یرو فاعلاتن دیوانہ خواہم شدن من
فاعلاتن + فو فاعلاتن مس تفع لن گفتمی رافاعلاتن فزانخا مس تفع لن ہم شدن من فاعلاتن۔
(۲) شعر شمن اور ہر رکن مجنون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ دوبار نفی کہہ

شب فراق چرخ زدل فروزم و گریم + چو شعلہ اقم و خیزم چو شمع سوزم و گریم + شب فراق
مفاعلن تفرغ فعلاتن زدل فرومفاعلن زم گریم فعلاتن + چشعلہ اف مفاعلن تم خیزم فعلاتن
چشمع سو مفاعلن زم گریم فعلاتن + سید محمد خان زند لکھنوی۔ موافقت میں عناصر کی گرفتار
نموتا۔ فراق روح کا قالب سے اتفاق نہوتا + موافقت مفاعلن معانہ فعلاتن ک گرفتار
مفاعلن ق نموتا فعلاتن + فراق و مفاعلن حک قالب فعلاتن سات افامفاعلن ق نموتا
فعلاتن۔

(۳) بیت شہت رکنی عروض و فرب مجنون سبع باقی مجنون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

دوبارہ شاہ آفرین لاہوری سے مزدوران کو درانکار بادہ مست جدال اندہ ہفتہ درتہ چمن
پیالہ بھوجو ہلال اندہ مزدور امعا علن کدرنگا فعلاتن رباد مس مفا علن تجدل اندہ فعلیایان +
نہفتہ مفا علن تہ ناخن فعلاتن پیالہ مفا علن چلا اندہ فعلیایان - یا جیسے آتش کا یصح
اول سے فرار کرتے ہیں صورت سے تیری دل کے جو غم میں بد نشاط و عیش ہمارا تو موز
ہمارا فرار کر مفا علن تہ مصورت فعلاتن ستیر دل مفا علن کج غم میں فعلیایان -

(۴) بیت شمن عروض و ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - مفا علن فعلاتن مفا علن فعلات
بحرکت دوم - دوبارہ - رفیع قزوینی سے فلک دو یار موافق ہم رفیق نکرد کہ کباب گر نکیش
شراب بے نمک ست بد فلک یا مفا علن موافق فعلاتن ہم رفیق مفا علن قنکرہ فعلات
کباب گر مفا علن نکیش فعلاتن شراب بے مفا علن نکست فعلات - ذوق دہلوی سے
آنگہ وہ ترک کہ جسکی نہیں جفا کی پناہ بد اور او سکی آنکھ وہ کافر کہ بس خدا کی پناہ بد نگہ و ترخان
ک کہ جسکی فعلاتن نہی جفا مفا علن کپناہ فعلات - باقی علی نہی القیاس -

(۵) بیت شمن عروض و ضرب مخبون مخدوف باقی مخبون - مفا علن فعلاتن مفا علن فعلات
بحرکت دوم دوبارہ - ہلاکی ہدانی سے زبس کہ حسن فزود و غمش گذشت مرا بد من شنا ختم
اور اندہ شناخت مرا بد زبس جس مفا علن نفرد و دو فعلاتن غمش گذشت مفا علن خمر فعلان +
من شنا مفا علن ختم و فعلاتن ان او شنا مفا علن خمر فعلان حکیم میر ضامن علی جلال کھنوی
شاگرد جناب مرزا برق مرحوم سے خبر جو آمد پیری کی آکے ضعف کے دی بد شباب لینے کو
خود پیشتر روانہ ہوا بد خبرج امفا علن بد پیری فعلاتن کیا ضعف مفا علن فندی فعلان - باقی علی
(۶) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مغث مقصور باقی مخبون - مفا علن فعلاتن مفا علن
فعلان - بسکون دوم دوبارہ - ملا فح اندہ شو شتری سے معان کہ دائرہ انگو آب میسا زندہ
ستارہ سے شکمندہ آفتاب میسا زندہ مفا کد مفا علن نے انگو فعلاتن را اب سے مفا علن
سازند فعلان - ستارہ سے مفا علن شکمندہ فعلاتن آفتاب سے مفا علن سازند فعلان - فشی

سے پہنچنے میں دام حوادث میں عاشق و معشوق بہ نفس میں بند ہو بلبل گلاب شیشے میں
پسے بہ اسفا علن حوادث فعلاتن معاشقو مفا علن معشوق فعلان - وقس علیہ -
(۷) بیت بہشت رکنی عروض و ضرب شعشٹ مخدوف باقی مخبون - مفا علن فعلاتن مفا
فعلن - بسکون دوم - دوبار - آذری اسفرائی سے سحر خیال رخت بستم اولین مصرع
چو آفتاب برآمد تمام شد مطلع بہ سحر خیال مفا علن ل رخت بس فعلاتن تمولی مفا علن مصرع
فعلن ہج اقام مفا علن ب برآمد فعلاتن تمام شد مفا علن مطلع فعلن - استاد سے
ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہو بہ تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہو بہ ہر کیا مفا علن بیت
فعلاتن ہتم کہو مفا علن کا ہو فعلن - وقس علیہ -
(۸) شعر ثمن مثل وزن چارم بل پنجہ پیشہ شرم یا ہفتم مگر کوئی فعلاتن بیانی سکون - مفا علن
مفعولن مفا علن فعلن - کاتبی نیشا پوری سے بہ تحت باغ زخم سیدہ نشان نرگس
کہ جام دار و دست زرفشان نرگس بہ کجام مفا علن رد و دوس مفعولن تزر فشان مفا
نرگس فعلن - یا جیسے خواجہ آتش سے کسی کی محرم آب روانکی یاد آئی بہ حساب کہ جو برابر
کوئی حساب آیا بہ کسیک حج مفا علن رم ابل مفعولن روا کیا مفا علن دالی فعلن - باقی
علی نہ القیاس - میان محرم کو مضاف ٹھہر کر آب روان کو مضاف الیہ فارسی نہیں کہہ سکتے کیونکہ
محرم لفظ فارسی یا عربی بدین معنی نہیں فارسی میں اگیا کو شامال و رشما کہہ سکتے ہیں جب
اسمین اضافت نہوئی تو فعلاتن سے تقطیع نہوگی بلکہ مفعولن ہو کر رکن سکون کھلائیگا
فامسم - انداز محرم کا ہم دوم بیان ساکن ہو اور ترکیب ہندی مضاف و مضاف الیہ -
(۹) شعر بہشت رکنی عروض شعشٹ مخدوف ضرب مخدوف مقطوع مخبون - مفا علن فعلن
مفا علن فعلن بسکون دوم بہ مفا علن فعلاتن مفا علن فعلن بحر کتین ا وائل سے مرا
دے بہت کہ دائم شتم کند برین بہ چو بود سے ا شتم از شگام آمد سے بہ مراد لے مفا علن
سک دائم فعلاتن شتم کند مفا علن برین فعلن بہ چو بود مفا علن شتم از فعلاتن شگام مفا

مدے فعل۔ وزن چہام ت لیکر پانچک چھ اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہو۔

(۱۰) بہیت ثمن عودض مخبون مخذوف مطوس اور ضرب مخبون مخذوف مدروس خشو سو مخزون مسکن باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فع۔ مفاعلن مفعولن مفاعلن فاعلن فاع سے ملے پر آتش و چشم پر آب دارم + ازا کما بمن بدخوشد ہست جانان + دلے پر مفاعلن تشریف فاعلاتن پر آب و مفاعلن رمفع + ازا کما مفاعلن من بدخوش مفعولن شدست مفاعلن فاعلن فاع (۱۱) شعر شہت کنی ہر س تقیع لن مشکول و ہر فاعلاتن سالم۔ مفاعل فاعلاتن مفاعل فاعلاتن۔ دوبارے بدان نیک الملوکے کہ ہر دو جہان بامرش + شدند زہیچ چیزے بفتن کاف و نو نے + بادل مفاعل کل ملوکے فاعلاتن کہ فوج مفاعل بابامرش فاعلاتن۔ شدند مفاعل بیچ چیزے فاعلاتن بفتن مفاعل کاف و نو نے فاعلاتن۔ یہاں تک گیارہ وزن وافی ہیں۔

(۱۲) چہر کن کا ایک شعر ضرب مخبون مسنن باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن + مفاعلن فعلاتن مفاعلن دلہم برودا و یایے بہا + بہا یار و لبان را بمن سپار + دلہم بر مفاعل دی و یا فعلاتن ربے بہا مفاعلن + بہا یار مفاعلن ربارا فعلاتن بمن سپار مفاعلن یہ ایک وزن مجز ہو۔

(۱۳) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن فعلاتن۔ دوبارے بحق خوبی رویت + کم ازغان بر لانی + بحق تفعو مفاعلن بی رویت فعلاتن مکر مفاعلن برانی فعلاتن کم معنی کہ مرا ہم سہین ضمیر مفعول ہو۔

(۱۴) شعر مع ضرب مخبون مقصود باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن + مفاعلن فعلاتن۔ بحرکت دوم۔ منم زیار بحرکت + منم دشتن سچو رہد منم زیار مفاعلن بحرکت فعلاتن + منم زعش مفاعلن قبحو فعلاتن۔ اس میں ضرب مخبون مخذوف بھی جائز ہو بروزن فعلن بحرکت دوم۔

(۱۵) بیت چار کنی عروض مخبون محذوف ضرب شعث محذوف باقی مخبون۔ مفاعیلن فعلن
بحرکت دوم۔ مفاعیلن فعلن۔ بسکون دوم۔ تو آگهی منما کہ من چہ غم خردم بیت الگی مفاعیلن
صنما فعلن۔ لمن چہ غم مفاعیلن خردم فعلن۔ وزن سیزدہم سے یہاں تک میں اوزان مشطوبین
اس بحر میں ہر جگہ فاعلاتن کو مخبون کر کے تشکیل جائز ہے تاکہ بروزن مفعولن ہو جائے۔ لکھوی
تشکیلن عروض و ضرب میں واقع ہو تو اسکو تشعیت کہیں گے۔

بعض متاخرین اسکے مفاعیلن صدر و ابتدائی میں خرم لائے ہیں اور دھوکے کھائے ہیں
کیونکہ اسکی اصل مس تفعیلن مفروقہ ہے آنا زکر کن پر سبب واقع ہو و تہ نہیں ہو کہ اوہیں خرم
ہو سکتا۔ ایسے محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ در صدر و ابتدائے این بحر خرم روا نہ بود۔
تنبیہ۔ بحر محبت میں بھی بعض متاخرین ایک شعر لائے ہیں اور کہتے ہیں کہ مطوی مخبون
ہی بروزن یفتعلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن۔ یون سے غمرہ و ناز و ادایت بحسب کرا گزارد
خبر و تیر و سنات بعشق سینہ و آمد غمرینا مفتعلن ز ادایت فاعلاتن بحسب کا مفاعیلن رگڑا
فاعلاتن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ اسکے مس تفعیلن کا تفع و تہ مفروق ہو پھر فاع تفع طوسی
کیونکہ ساقط ہو سکیگی لہذا یہ وزن محض غلط ہے۔

متشاکل

یہ بحر خاص اہل فارس ہی کی ہے۔ دائرے میں پہلے مسدس الاصل ٹھہری اور فاعلاتن
مفاعیلن مفاعیلن۔ دوبارہ کا ایک ایک شعر قرار پایا اور دو وزن مسدس مستقل ہوئے
پھر ایک اسکا بحر و یون۔

(۱) چہر کن کا ایک شعر عروض و ضرب بقصور باقی ہر کن مکفوف۔ فاعلات مفاعیل مفاعیل
دوبارہ سیغی۔ بار غم شدہ ام در شب و بچور بہ زان سبب کہ نشد در و جب دور بہ یارش
فاعلات و آم درش مفاعیل بچور مفاعیل۔ زان سبب کہ فاعلات نشد در مفاعیل مجب
مفاعیل۔

(۲) بیت شش کنی عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن اول - فاعلات مفاعیل فاعلن - دوبار - محب و ملوی سے جان من زغم عشق تو زارم + حاصلے بجز اندوہ ندارم + جان من زفاعلات غم عشق مفاعیل تزارم فاعلن + حاصلے بفاعلات جزدوہ مفاعیل ندارم فاعلن -

(۳) بیت ججزو یعنی مسدس سے مربع صدر وابتدا مکفوف عروض و ضرب قصور - فاعلات مفاعیل - دوبار - روزگار خزان است + بازگردے ازان است + روزگار فاعلات خزانست مفاعیل - وقس علیہ -

بعدہ متاخرین نے دائرے میں اسکو شمن قرار دیا اوس طریقے سے جو کہ قاعدہ ششمین بیان کیا اور فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن - دوبار کا شعر مقرر ہوا یوں -

(۴) آٹھ کن کا ایک شعر عروض و ضرب قصور باقی مکفوف - فاعلات مفاعیل فاعلات مفاعیل - دوبار - جامی سے خیز و طرف چمن گیر باحریف سمن رو + گاہ سنبل تر چمن گاہ شاخ سمن بوے + خیز و طرف فاعلات چمن گیر فاعیل باحریف فاعلات سمن روے مفاعیل گاہ سنب فاعلات تر چمن مفاعیل گاہ شاخ فاعلات سمن بوے مفاعیل - اگر روے و بوے سے تحتانی آخر کمال ڈالو تو یہی شعر مکفوف محذوف کی مثال ہو سکتا ہو مفاعیل کے عوض فاعلن عروض و ضرب میں ہو جائیگا -

چونکہ وزن اول و دوم یعنی مسدس وزن شمن کے مجز و نین ہین بدین سبب ول و دو و ہپارم تینوں وزن وافی ہین اور سوم مجز و -

اسکے باقی اوزان شمن سبب لتباس متعل نمین مثلاً اسکے مفاعیلن کو ہر جا قبوض کہ + اور فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن دوبار کا ایک شعر کہو تو اوسکو بحر نفیس شمن کا ایسا وزن کہہ سکتے جسکے مس تغلن کو ہر جگہ بخون کر لیا ہو اور فاعلاتن کو ہر مقام پر سام لانے ہوں یہ بحر مستحذت ہو - دائرہ مشتبہ کی بحرین او ریل اوزان تصد بالخیلو -

کے نمونے

جس طرح ہم نے پیشتر قاعدہ شکر میں مذکور کیا اوسے طرح دائرہ شکر کی فوجوں کا استعمال سبیل شاذ آیا جو وہ سب سالم کو کیا ہیں۔ ہاں اوسکے اوزان مزاجت محمد بن قیس نے معیار المعجم میں درج کیے ہیں۔ اگرچہ انہیں بھی وہ تلاش بیان کرتے ہیں کہ ان بحر وں کے کل اوزان مزاجت بحر وں کا نہایت قریب ہوئے ہیں۔ لیکن مولف نے نظر غور کے بعد ایسا پایا کہ البتہ انہیں پانچ چھ اوزان آہل بھی ہیں۔ پس وہ مثالین اور ایراد جو صاحب معیار المعجم لکھے ہیں اور اوسکے جواب اکثر جو ہمارے ذہن میں آئے ہیں ہم بیان درج کرتے ہیں اور جن اعتراضوں کو صحیح جانتے ہیں اونا کو ہم بھی مانتے ہیں۔

صمیم

اسکی اصل دائرہ میں دو بار مفعولین فعلی لاتن فاعل لاتن جو اور دو اوزان اس کے مستعمل ہیں یوں۔

(۱) چھ کرن کا ایک شعر عروض و ضرب قصہ و رباعی مکتوف۔ مفاعیل فاعلات فاعلان دو بار مفعول مخور پنج در دیار نا بکار۔ کند یار نا بکار دل نکار۔ مخرب پنج مفاعیل و در دیار فاعلات نا بکار فاعلان۔ و قس علی ہذا۔ قال الخجند۔ یہ وزن شرح مسدس مکتوف اشتر مقبوض مسجع جو بروزن مفاعیل فاعلان مفاعلان۔ اقول۔ شتر خرم سے مرکب ہوا سیلے در میان میں خرم کے موافق شتر بھی نہیں آسکتا بدین سبب اس وزن کو جو صمیم بھی میں شمار کرنا پڑ گیا۔

(۲) بیت مسدس صدر و ابتداء خرب باقی سالم۔ مفعول لاتن فاعل لاتن۔ دو بار۔ امر و ذکر دیارم قصد لشکر۔ ہما گشت جانم از در و دش پر آدر۔ امر و مفعول کرو یا رم فاعل لاتن قصد لشکر فاعل لاتن۔ ہما گشت جانم از در فاعل لاتن دش پر اور فاعل لاتن۔ قال۔ یہ مضارع شتمن خرب اشتر مجموع جو بروزن مفعول فاعل لاتن فاعل فاعل۔ دو بار۔ اقول۔ بیان بھی کرن سوم یعنی مفاعیلین سے اشتر درمیانی نہیں بن سکتا اور فاعل لاتن مخوفی میں محض

نہیں ہو سکتا کیونکہ اس رکن میں نہ مذہل سکتا ہو نہ ضعیف اور محض انھیں سے مرکب ہو سکتا ہے۔
یہ وزن بحر صریح کا ہے۔

کبیر

اس بحر کی اصل دائرے میں مفعولات مفعولات مستفعلن۔ دوبارہ اور دو وزنوں پر لینی ہوگی۔
(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی۔ فاعلات فاعلات مستفعلن۔ دوبارہ آن گنا خوب
سیم ذقن۔ روئے خوب و زنمان نمودن۔ ان گنا فاعلات خوب چھ فاعلات سیم ذقن مستفعلن
روئے خوب فاعلات و زنمان فاعلات مودہ بن مستفعلن۔ قال۔ یہ وزن بحر وافر اجم معقول سے
بوزن مسدس بن سکتا ہو فاعلن مفاعلن مفاعلتن کے وزن پر۔ اقول۔ میں بیان محمد
بن قیس سے ہنر زبان ہوں۔

(۲) بیت مسدس عروض و ضرب مخبون مسبق۔ باقی مخبون۔ مفاعیل مفاعیل مفاعیلان
دوبارہ دلم بردیکے ترک زامردان۔ رخم کرد زیما رچوزعفران۔ دلم برد مفاعیل یکے ترک
مفاعیل زامردان مفاعیلان۔ رخم کرد مفاعیل زیما مفاعیل چوزعفران مفاعیلان۔ قال
یسی ارکان بعینہ ہر ج مسدس مکفوف عروض و ضرب مقبوض مسبق کے ہیں۔ اقول۔ لاشک
نہی

مذیل

اسکی اصل اربعے میں سس تقع لمن تقع لمن فاعلاتن۔ دوبارہ اور ایک وزن اسکا متعلی ہوں۔
(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن مفاعلن فاعلاتن۔ دوبارہ گکار من
سوار من سفری شد۔ ہے رود چو سکرشان بجان ور۔ گکار من مفاعلن سوار من مفاعلن
سفری شد فاعلاتن۔ ہے رود مفاعلن چو سکرشا مفاعلن بجان ور فاعلاتن۔ قال۔ بحر کامل
موقوف منقطع مسدس سے بلا تغیر یہ وزن بن سکتا ہو۔ اقول۔ سلمنا۔

قلیب

دائرہ منکسہ میں اس بحر کی اصل۔ فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن۔ دوبارہ اور دو وزنوں

اسکا استعمال جاری ہے مقبیل ذیل۔

(۱) بیت شش رکنی عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف۔ فاعلات فاعلات مفاعیل۔
دو بارے دو ضرب ہی مکش کہ منہ نیست + این جفا کن تبا کہ رو نیست + او صغر فاعلات
ہی مکشک فاعلات منہ نیست مفاعیل + ای جفا م فاعلات کن تبا کہ فاعلات رو نیست
مفاعیل۔ قال۔ بحر مدید مکفوف مجنون مسبق مسدس کا وزن ہو۔ فاعلات فاعلن علیان
اقول۔ ہان ہلاتا مل۔

(۲) شعر مسدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم۔ فاع لاتن فاع لاتن فاعولن
فاع لاتن فاع لاتن مفاعیل۔ مستندم راز دارم نگار + ہختہ داری جان را بجان
مستندم فاع لاتن راز دارم فاع لاتن نگار فاعولن + ہخت داری فاع لاتن جان را فاع لاتن
بجران مفاعیل۔ قال۔ یہ بحر مدید مسدس ہو مسبق الضرب باقی ارکان سالم ہر وزن
فاعلاتن فاعلن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن فاعلیان۔ اقول۔ ہان ہان۔

حمید

اسکی اصل دائرے میں مفعولات مستفعلن مفعولات۔ دو بار ہر او دو وزن کے
مستعمل ہیں یوں۔

(۱) بیت شش رکنی عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی۔ فاعلات مفتعلن
فاعلات۔ دو بارے دوش باز کشت مرا چون ستاد + تا بوصل جان مرا کرد شاد +
دوش باز فاعلات کشت مرا مفتعلن چو ستاد فاعلات + تا بوصل فاعلات جان مرا مفتعلن
کرد شاد فاعلات۔ قال۔ یہ وزن بحر مقبض مسدس ہو۔ اقول۔ یہ تو ہم نے مانا مگر
مقبض زبان فارسی میں مسدس نہیں آئی اگر بطور عربی مقبض کو بیان مسدس
سمجھیں تو عربی میں مفعولات مستفعلن مستفعلن ہو پھر حمید سے کیونکر مطا بقت ہوگی
بدین علت یہ وزن حمید ہی کا ہے۔

(۲) شعر چرکن کا عروض و ضرب مخبون مکشوف باقی مخبون۔ مفاعیل مفاعیلن فعولن دو بارے ہیں دل بزد آن نگار دلبر کہ کلوغ نہ بجان و دل بر پد ہے و لب مفاعیل رد مفاعیلن رد لبر فعولن مکشا داغ مفاعیل نہ بجا مفاعیلن ندل بر فعولن۔ قال۔ بعینہ پنج مسدس مکشوف مقبوض مخدوف ہو۔ اقول۔ بیشک بلکہ پنج میں آسانی ہو۔

صغیر

دائرے میں اسکی اصل مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار ہو۔ دو وزن اسکے بھی مستعمل ہیں یون۔

(۱) چرکن کا ایک شعر اوپر چرکن سالمے بر خیزہ جانان بسن وہ آن جام ہو کہ کز نوار جان مارا شد روشنی پد بر خیزہ جامس تفع لن تا میں وہ فاعلاتن ا جام موس تفع لن کہ کز نوار مس تفع لن مارا فاعلاتن شد روشنی مس تفع لن۔ اسکو صاحب معیار بحجہ نے کسی دوسری بحر سے نہیں بتایا۔

(۲) بیت مسدس اور ہرکن مخبون۔ مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن۔ دو بارے بہار بود۔ پنجم خزان و دو کہ کشا بود برویم نگار من پد بہار بو مفاعیلن و پنجم فاعلاتن خزان و مفاعیلن کشا بو مفاعیلن و برویم فاعلاتن نگار من مفاعیلن۔ قال۔ یہ مجتہد مسدس مخبون ہو۔ اقول۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں بلکہ ٹھیک یہی وزن مجتہد فارسی کے وزن دواز دہم میں لکھ چکے ہیں۔

اصم

اسکی اصل دائرہ منعکسہ میں فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن۔ دو بار ہو۔ اسکے دو وزن مستعمل ہیں اور دونوں ناجائز یون۔

(۱) چرکن کا شعر عروض و ضرب مقبوض باقی مخبون خلاف قاعدہ۔ فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن۔ دو بارے عجمی ترک من برفت بغربت پد زغم عشق او بنگ زیرم پد عجمی ترک فاعلاتن کمن برف مفاعلاتن بغربت فاعلاتن۔ وقس علی ہذا۔ قال۔ بنا سے بحر برد و مدغود

نہا وہ والف فاعلاتن راغبین کردہ لہذا بے بیج تغیر لین مسدس خفیف مخبون است۔ اقول
فی الواقع فاعلاتن مفروقی میں غبن نہیں ہو سکتا کیا فاسمین سبب خفیف ہو چنبن حل سکے۔
(۲) بیت شش رکنی صدر وابتدا مکفوف حشو محقق عروض من مقصور ضرب مخبون مقصور غلات
قیاس۔ فاعلاتن مفعولن فاعلات + فاعلاتن مفعولن فعلات ۵ تیر تو چوبین سخته ہنہین
عاشق مسکین چون بکنند این ۵ تیر تو چو فاعلاتن بی سخته مفعولن ۱۱ ہنہین فاعلات + عاشق
فاعلاتن کی چوبیش مفعولن کنند فعلات۔ قال۔ رمل مسدس مخبون مشعش مقصور ہو۔
اقول۔ اس ضرب نے وزن غلط کر دیا وزن اول کا احراض یہاں بھی جتا ہر بد سبب
رمل سے شمار کرنا اولیٰ ہو۔

سلیم

وائرے میں اسکی اصل مستفعلن مفعولات مفعولات۔ دو بار ہو اور تین اوزان اسکے مستعمل ہیں۔
(۱) بیت چھ رکن کی عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مستفعلن فاعلات فاعلات
دو بار ۵ امیبتک ماہر وے حوزا د ۵ بادہ بمن دہ چورنگ باداد ۵ امیبتک مستفعلن
ماہر وے فاعلات حوزا د فاعلات + بادہ بمن مستفعلن دہ چورنگ فاعلات باداد فاعلات۔
قال۔ یہ وزن نسج مسدس مطوی مخبون مکشوف ذال ہو بروزن مستفعلن فاعلن مفاعلاتن
اقول۔ کشف در میان مصرع کیونکر حل سکتا ہو ایسے نسج ناجائز بان اگر بسیط مجر وے
مطوی مخبون ذال کہد تو کیا مضائقہ۔
(۲) شعر شش رکنی عروض و ضرب موقوف باقی مطوی مستفعلن فاعلات مفعولات۔ دو بار
۵ امیضم حوزا د نیکو روے ۵ جنگ مجو باریب کتر گوے ۵ امیضم مستفعلن حوزا د
فاعلات نیکو روے مفعولات + جنگ مجو مستفعلن باریب فاعلات کتر گوے مفعولات۔ قال
یہ وزن نسج مسدس مطوی مقطوع ذال ہو۔ اقول۔ سب نام درست مگر اسکے عروض و ضرب
کا لقب میں اعرج کہتا ہوں۔

(۳) بیت مسدس عروض و ضرب مخبون موقوف باقی مخبون۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
دو بارے مکن بتا مبن پیدہ آزار کہ مروے ام کم آزار ول آزار کہ مکن بتا مفاعیلن
مبن بے ہ مفاعیلن د آزار مفاعیلن کہ مرویم مفاعیلن کما زار مفاعیلن ولا زار مفاعیلن۔
قال۔ یہ ہر ج مسدس مقبوض مکفوف مقصور ہے۔ اقول۔ مبن بیان محمد بن قیس سے
ہم زبان ہوں۔

حمیم

اس بحر کی اصل دائرہ منعکسہ مبن۔ فاعلاتن مس تفع کن مس تفع لن۔ دو بار ہے اور ایک وزن
اسکا استعمال اس طرح۔
(۱) بیت مسدس الارکان اور ہر کن مخبون۔ فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن۔ دو بارے
بچہ ماند رخاں آن نگار من کہ ہے تابدان رخش چو مشتری چہ بچاند فاعلاتن رخاں ا مفاعیلن
نگار من مفاعیلن کہمے تا فاعلاتن بد افش مفاعیلن چہ مشتری مفاعیلن۔ قال محمد ابن وزن
کامل موقوف مست کہ صدر وابتداءے آزا قطع کردہ اند۔ اقول۔ قطع کا زحاف سوا عروض
و ضرب کے اور کہیں جائز نہیں لہذا یہ وزن بحر کامل سے بن نہیں سکتا بلا شک بحر حمیم
شمار کرنا پڑے گا۔

قاعدہ ہفتم بحر مستحضرہ و مستزاد

بحر دائرہ منعکسہ کے علاوہ رسالہ محب دہلوی اور کافل العروض اور رسالہ میزان الا
سے واضح ہوتا ہے کہ گیارہ بحرین اور ایسی احداث ہوئی ہیں جنہیں دو تین کے سوا سب تقطیع غیر
اور زحافات بے موقع سے ناجائز ہیں ہم بیان وہ سب درج کر کے ان کے سودا غلطیاں
کرتے ہیں اس طرح۔

مشابہ

اس بحر کی اصل آٹھ بار مفعولات بضم آخر کا ایک شعر ہے۔ بنامین اسکو موقوف لاتے ہیں او

وانی اور مجرہ و ملا کر سات اوزان اسکے مستقل کیے ہیں یوں۔

(۱) شعر ثمن عرض و ضرب موقوف باقی سالم مفعولات مفعولات مفعولات
دوبارہ محب سے بیمار ان عشق راہ ام از در و بیتابی است جو مشتاقان و مجلس را بہ شب کا
بیخوابی است جو قطع کی ضرورت کیا جو قواعد العروض تمام ہوئی لوگ مشاق ہو گئے۔ یہ وزن
در اصل پنج ثمن اخرم مسبق ہو بر وزن مفعولن مفاعیلن مفاعیلان۔ دوبارہ پھر
یہ بحر محل ہو گئی پہلی بسم اللہ غلط۔ اس بحر کے موجد حضرت محب ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ بحر دائرہ
مجتلبہ سے استخراج ہوتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بلا زحاف کسی بڑی ٹانگ نہیں توڑ جائی مفعولات کے
آخر و تہ مفروق ہو وہ خود ایسے زحاف آہیں لائے ہیں جو و تہ مفروق کے واسطے خاص ہیں
پھر مفعولابا بر مفاعیلن کے اور مفاعیلن سے فاعیلن م برابر مفعولات کے کس طرح بچکا
جب یہ نہ آیا یعنی پنج اس سے استخراج نہ ہوئی اور ہرج سے یہ نکل نہ سکی تو دائرہ مجتبہ سے اسکا
نکلنا بالاسے طاق ہے۔ اس بحر کے سوا حضرت نے دوزحاف بھی ایجاد کیے ایک تنوین
دوسرے نقل اور حکایان آئندہ ہے۔

(۲) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن منون۔ مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن
کہتے ہیں کہ جب مفعولات کے آخر ایک نون ملا تو اس زحاف کا نام تنوین ہو یوں
جانم برب آمدے تو وز غم دارد ہر دم زاری۔ جانان آخر سے فرما تا کو از خود و درم داری
سبحان اللہ جو متدارک مجنون مسکن شادہ رکنی اور جو متقارب اثرم مقبوض محقق شادہ رکنی
سے یہ وزن پنجویں نکل سکتا ہے بر وزن فعلن فعلن متولہ بار پھر متقاربہ منون بے اصل
ٹھہری۔ اس وزن کے نصف کا نام بعضوں نے بحر وافر رکھا ہے اور وہ بھی مل ہے۔

(۳) بیت ثمن ایک رکن سالم ایک رکن مکشوف۔ مفعولات مفعولن مفعولات مفعولن
دوبارہ در بیتان محبوبی بنو چون تو رنگین گل ہے وز افسون حسن است این چنین
شورش بلبل ہے اول کشف در میانی نا جائز دوم بحر پنج اخرم مکشوف محقق سے یہ وزن

بخوبی بن سکتا ہے۔ بروزن مفعولن مفاعیلن مفاعیلن۔ پھر مشتاہ غلط اور بیکار
(۴) آٹھ رکن کا شعر ایک رکن سالم ایک رکن مبطوی مکشوف۔ مفعولات فاعلن مفعولا
فاعلن۔ دوبارہ مقتولان چترم و نحو راندا تا ہے۔ کوشمیشہ غزہ را آب از مریحے وہد۔ چنان
بھی جبلت کشف مابین وزن ناجائز۔ یہ چاروں وزن وافی ہیں۔

(۵) چھر رکن کا شعر صدر وابتداء سالم ششون مجنون مکشوف عروض و مضرب کشوف مفعولاً
فعلون مفعولن۔ دو بارے دل در زلف پر پیروے بستم۔ اذا افکار و دواعلم و ارستم۔
کشف و میانی نے وزن غلط کر دیا۔

(۶) بیت سہمیں صدر وابتدا مجبول خوشمجنبون مکشوف عنہم ضرب مکشوف۔ فعلات مفعولن۔ دو بار ہنجیال تو محفل شد گلشن چ ز جمال تو دیدہ شد روشن چوز
میں خوش غلام تقطیع غیر حقیقی آئے۔ یہ تو کھلا کھلا متارک مٹمن مجنون ہی بر وزن
فعلن فعلن فعلن فعلن۔

(۷) شعرش کنی عروض و ضرب موقوف باقی مثل وزن ششم۔ فعلات فعولن
مفعولات۔ دوبارہ زغم تو چنانہم سرگردان کہ مباد کہے چون من حیران نہ یہ بھی
ستادکٹھن خجوں مسکن اعرج ہر وزن۔ فعِلن فعِلن فعِلان۔ یہ تین وزن مجرب ہیں
کلینتہ سات وزن نکلے ساتوں ندارد۔

مختص

اس سحر کی اصل مُتِفَاعِلُن مِفَاعِلَتُن۔ چار بار کا ایک شعر ہے۔ اس بحرین ایک کن
کامل کا ایک رکن وافر کا علی الترتیب مرکب کیا ہے۔ وافی اور مجز و ملا کر محبہ وزن
اسکے مستعمل ہیں یوں۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
دو بار۔ محب سے مکن انیقدر جفا صنما کہ بجان و دل گد اسے توام چہ سرنبدگی بخا

بنیادہ وفدے تو ام پے قطع آسان ہے۔ جناب بحرے میں غم دل مزین کو رہا کبھی غم کی
شب سحر نہ ہوئی پے دم مرگ بھی وہ آنہ پھر کبھی مہر کی نظر نہ ہوئی پے اسمین عروض و ضرب مسیغ
بھی آتے مین ہر وزن مفاعلتان۔

(۲) بیت ہشت رکنی کبھی اسمین متفاعلن سالم اور مفاعلتن معصوب آتے مین اور عروض
و ضرب مسیغ لاتے مین اور سالم بھی۔ متفاعلن مفاعیلن متفاعلن مفاعیلان۔ دو بار
محب دہلوی سے من مستند را تنہا بعشق او سرکار است پے بکنند زلف شکینش دل علی
گر گرفتار است پے اور کبھی صرف عروض معصوب آتا ہے باقی ارکان سالم۔ بروزن متفاعلن
مفاعلتن متفاعلن مفاعیلن + متفاعلن مفاعلتن متفاعلن مفاعلتن۔ جناب بحرے
نہ ڈر کسی سے بادہ کشو پیوشوق سے مگر کچھ دو پے ابھی تھی حلال قاضیونکو مرسخ آب ز
نہوئی پے۔

(۳) شعر ثمن۔ اس وزن مین اختیار ہے کہ رکن متفاعلن کو سب جگہ یا جہان لیا چکا
وہاں مضمون یعنی بروزن مستفعلن لاوا اور مفاعلتن کو سالم محب سے من در طلب کی
انکم ہر چند نا امید شوم پے چند انگہ اوز من برد من نیز در پیش بروم۔ یہاں ضمائر متفاعلن
مین ہے۔ جناب بحرے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے کوئی مین معنی عکرفت ہی پے جو بات او سے
چاہی ہوئی مری چاہی عمر بھر نہ ہوئی پے یہاں خسودوم اور ابتدا مضمون باقی سب ارکان
سالم۔ اس وزن مین عروض و ضرب مسیغ بھی جائز مین۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر خواہ اول و سوم و عروض مسیغ باقی مثل وزن اول۔ متفاعلن
مفاعیلان متفاعلن مفاعلتان، متفاعلن مفاعلتان متفاعلن مفاعلتن۔ یہاں
رکن دوم معصوب بھی ہے۔ جناب بحرے کو بچ کیا ہوائی الفور مین نہ کہتا تھا برسے مین
یہ طور پے تم ذلیل یا کوئی اور کوئی بات کا گر نہ ہوئی پے یہ وزن گویا مرجع تھا اسکو
مضاعف کیا اسلئے تبیغ در میانی بمنزلہ آخر ہو گئی۔

(۵) شعر ثبت کرنی ایک کرن مضمر ایک کرن معصوب علی الترتیب تا ضرب مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن۔ دو بار۔ محب دہلوی ۵ یکدم جدا شدن از تو ای دلربا بود مشکل + کزدیدن رخت مار آرام جان شود حاصل + یا جیسے سید محمد خان زند گفندی ۵ مدت ہوئی نہیں دیکھا دلہ کو قیامت ہو + تدبیر کچھ نہیں نبی کیا موت سے نہ امت ہو + اسمین عروض وضرب مستغ بھی روا ہیں۔ یہ پانچ اوزان وافی ہیں۔

(۶) چھ کرن کا ایک شعر صدر روا ابتدا مضمر شو سالم عروض وضرب مخزول نال مستفعلن مفاعیلن مفتعلن۔ دو بار ۵ احسن تو ز شمس و قمر پردہ نمود + در حیرتم کہ دیدہ چرا بے خبرست + اسکے عروض وضرب مخزول یعنی مفتعلن اور مقطع یعنی مفعولن اور اعرج یعنی مفعولان بھی روا ہیں۔ یہ ایک وزن مجزو ہو۔

مزید

اس بحر کی اصل فاعلن متفاعلن۔ چار بار ہو۔ وافی اور مجز و ملا کہ دو وزن متعمل کیے ہیں اس (۱) آٹھ کرن کا ایک شعر اور ہر کرن سالم۔ فاعلن متفاعلن فاعلن متفاعلن۔ دو بار محب ۵ آنکہ دل زمین گدا برد وصف جمال + میر و م سر راہ او بر امید وصال او + بیان عروض وضرب نال بھی جائز ہیں۔ یہ وزن وافی ہو۔

(۲) چھ کرن کا شعر اور ہر کرن سالم۔ فاعلن متفاعلن فاعلن۔ دو بار ۵ ہر کر غم عشق او کم بود + دم بدم بدل حزن غم بود + اسکے عروض وضرب نال بھی لاسکتے ہیں۔ یہ وزن مجزو ہو۔

مستوی

اس بحر کی اصل مفعولات فاعلاتن مفعولات فاعلاتن۔ دو بار ہو اور ایک وزن وافی متعمل ہو یوں ۵ درد لہلہ اہل دنیا از عشقش اثر نہ باشد + بید روان نرذلت این معذورانہ گر نہ باشد + اسمین عروض وضرب مستغ یعنی فاعلیان بھی روا ہیں۔

(۱) شعر ثمن اور برکن سالم - فاعلن فعولن فاعلن فعولن - دوبارے قامت صنوبر
عارضت گل تر پہ زلف مشک وغیر تاج حسن بر سر پہ بیان علی الترتیب ارکان ہر دو بحر
مخلوط ہیں - یہ وزن وافی ہو -

(۲) بارہ رکن کا ایک شعر یعنی مسدس لمضا عف - اہمین ارکان فعولن و فاعلن
بلا ترتیب مرکب کرتے ہیں اور مزاحف لاتے ہیں اور چار خانے ٹھہراتے ہیں یوں سننے
از من این حدیث + رشوت رومدار پہ آلائی و المشرقی + کلاھما فی الناز + ہر دو
فعلن فعلن فاعلان فعلن فعول فاع + فعلن فعلن فاعلن + فعلن فعلن فاع - ایسے
اوزان میں جہاں درمیان شعر فعلن مسکن لا وسط ہو او سکومتد ارک کا مخبون مسکن یا متفاد
کا بحق جانو اور جہاں آغاز پر ہو او سکومتقارب کا اٹم اور آخر میں ہو تو متد ارک کا مقطوع
یا متقارب کا وہی بحق سمجھو جب فاع عوض یا ضرب میں ہو تو وہ غریب کا مطبوع اور
آغاز پر متقارب کا اٹم اور درمیان متقارب کا بحق ہو - کبھی فاع آخر کے عوض فع لاتے ہیں
اور اخذ نام بتاتے ہیں جب فعول بکرت آخر ہو تو متقارب کا مقبوض او جب آخر میں ہو
آخر ہو تو متقارب کا مقصور ہو - فعل بکرتین متقارب کا محذوف ہو بشرطیکہ عوض یا ضرب
میں ہو - اسطرح طالب کو حسب قواعد زحافات مقام کا جانچنا ضرور ہے - یہ وزن دو بار
اور سور ٹھاسے ملتا جلتا ہے جسکا ذکر ہم قاعدہ ہجدم میں کرینگے انشاء اللہ -

(۳) آٹھ رکن کا ایک شعر درہم ہجدم مقبوض و مخبون و مخبون مسکن - فعول فعلن فعول
فعولن + فعلن فعلن فعول فعلن - ایک بارے نیا و نہ کن کن حکمائی + بن کینھے
لکھ لہن برائی + آگاہ کی مثنوی اور مثنوی امیر خسرو دہلوی واقعات فرزند پتھورامین اور
خالق باری کے اکثر اوزان و رازق باری وغیرہ اسی بحر میں ہیں - صاحب میزان لائے
کے قول کا خلاصہ یہ کہ یہ بحر بھاشا کی چوپائی سے ملتبس ہے اور چوپائی کے اوزان سہیل
استقرار چھیا سٹھ ہیں جو کہ بحر خمسیہ سے مستخرج ہوتے ہیں - مؤلف چوپائی کا ذکر قاعدہ ہجدم

مین کرگیا۔ الغرض وزن اول و سوم دونوں دانی مین در دوم بحر و مضا عفت۔

اگفت

اس بحر مین دو فاصلہ صغریٰ سے ایک رکن اور چار رکن سے ایک مصرع تمام ہوتا ہے۔
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن۔ دوبار۔ بیدل ۵ اگر مفاعلینک طلبہ مین
و گرم زمین فگند ز فلک ۶ بقبول اطاعت حکم قضا نتوان در عذر و بہانہ زدن ۶ چونکہ
اسکا ہر مصرع آٹھ فعلین متحرک لسانی سے تقطیع ہو سکتا ہے ایسے یہ وزن بحر متدارک شمن
منجہون مضا عفت الارکان مین شمار کیا جائیگا اور گفت محض بے اصل ہے۔

زل

دو سبب خفیفہ و ایک فاصلہ صغریٰ سے اس کا ایک رکن اور دو رکن سے ایک
مصرع پورا ہوتا ہے بروزن مفتعلاتن چار بار یون ۵ زلف درازت دایم دل من ۶
بوسہ رویت کام دل من ۶ چونکہ ہر مصرع۔ فاع فعلین فاع فعلین۔ ایک بار سے تل سکتا ہے
لہذا یہ وزن بحر مقارب شمن اثر م مقبوض محقق مین شمار ہوگا اور زل سلسلہ ضلل ہے۔

خبیب

اس بحر کا ایک مصرع۔ مفعول فعلان مفعول فعلان۔ ایک بار سے ختم ہوتا ہے یون ۵
چندہ اگہ لغتیم غم با طیبیان ۶ و زمان نکر دند مسکین غریبان ۶۔ یہ بحر فعلین فعلان فعلان
فعلان سے بحر مین پوری اور ترقی ہے جسکو ہم مقارب کے وزن ہفتم مین لکھ چکے پھر خبیب
دھوکے کی ٹٹی ہے۔

مواسع

اس بحر کا ہر مصرع۔ فاعلتن مفعول فعلان۔ ایک بار سے پورا ہوتا ہے اسطرح ۵ این صیف
مژگان فوج و سپاہش ۶ میر سپاہش چشم سپاہش ۶ اس شعر کو بلا تکلف بحر زل سے
تقطیع کر سکتے ہیں اور زل کو مقارب سے پھر زل کی طرح یہ بھی پر ضلل ہے۔

مرکن

اس بحر کا ایک ایک مصرع پانچ پانچ رکن کا قرار دیتے ہیں یعنی مشعر کہتے ہیں۔ مفعول
مفاعیل مفاعیل فاعولن مفعولن۔ دو بار۔ یوں ۵ عشاقِ توجان باختہ در راہ صبا
اندر سحرت پہ کہ گرم سرور اندو گئے گرم ملال اندر سحرت پہ عشق شاق مفعول تباہ مفاعیل
تد راہ مفاعیل وصالن فاعولن در سحرت مفعولن + کہ گرم مفعول سرور تد مفاعیل گئے گرم
مفاعیل ملال فاعولن در سحرت مفعولن۔ اول تو پانچ رکن کا ایک مصرع یعنی دس رکن کا ایک
پورا شعر خلاف قرار داد فن عروض ہے۔ دوم بتسلیم محال بحر پنج سے یہی ارکان بن سکتے ہیں
اگر پنج رکنی فرض کرو یوں۔ صدر ا ضرب باقی دو رکن مکفوف پھر رکن چارم یا رکن پنجم مکفوف
محبوب اور خاص رکن پنجم مخدوف۔ بروزن مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن
بلا تکلف شعر مذکور کی تقطیع کر لو۔ لہذا بحر مرکن غلط اور مہمل ہے۔

اسی طرح اوروں نے بھی ایجادین کی ہیں اور تقطیع غیر حقیقی کے دھوکے کھائے ہیں۔
وہ بھی کوئی بحر جو جہان نہ کچھ اصول ہو نہ کوئی دائرہ پھر استخراج کیونکر ہو سکیگا۔

بیان مستزاد

ہمارے نزدیک مستزاد کا تعلق بھی علم عروض سے ہے۔ لیکن بعض حضرات فرماتے ہیں کہ
مستزاد ایسا شعر ہے جسکے ہر مصرعے یا ہر بیت کے آخر شعر کا ایک فقرہ بڑھا دیتے ہیں اور وہ
فقرہ اپنے فقرہ ماقبل یا مابعد سے منقطع ہوتا ہے اور معنی میں کلام سابق کے ساتھ مربوط
مگر ضرور نہیں کہ معنی بیت بغیر اسکے تمام ہو سکے جیسے ابن حصام ۵ آن کیست کہ
تقریر کند حال گدا + در حضرت شاہے + وز غفلن بلبل چہ خبر یک صبارا + جز نالہ و
آہے + یا جسطح فخری ۵ رفتم بطیب و گفتش پیارم + ازاو شب تاب سحر بیدارم +
در نام چیت + بنضم چو طبیب دیگر گفت از سر لطف + جز عشق نداری مرضے پندارم +
محبوب تو کیست +۔

اگرچہ صاحب مناظر الانشاء و صاحب مجمع الصناع کا اتفاق اسی بات پر ہے کہ مستزاد کا
نکڑا فقرہ نثر ہوتا ہے۔ حکما فی المناظر۔ المستزاد کلام منظوم لیسْتَزَادُ بَعْدَ وَضْعِهِ اَوْ
بَلَّتِيْهِ فِقْرَةً مِّنَ النَّثْرِ۔ یعنی مستزاد ایک کلام منظوم ہے کہ بڑھایا جاتا ہے اور اسکے ہر مصرعے یا ہر
بیت کے بعد نثر کا ایک فقرہ۔ لیکن فقیر مولف کو جزو مستزاد کے نثر ہونے میں دو دلیلوں
سے حجت اور گفتگو ہے۔

اول خود وہ جزو موزون ہوتا ہے میں اور شعر مرع کے ایک مصرعے کے برابر مثلاً۔ درخست
شاہے بروزن مفعول فاعل۔ ہوا سیطرح۔ جزو نالہ و آہے۔ بھی بروزن۔ مفعول فاعل
ہو۔ یونین۔ درانم حسیت۔ بروزن۔ مفعول فاعل ہو۔ اور محبوب تو کیست۔ بروزن
مفعول فاعل۔

دوم بالفرض و التسلیم اگر یہ بٹھائے ہوئے جزو نثر میں تو ہم کو اختیار تھا کہ جس ٹکڑے کو چاہتے
جس نظم کے بعد بڑھا دیتے مثلاً ابو ظفر بہادر شاہ کا یہ مستزاد ہے۔ دل اپنا پہلے زنگ کہ ورت
سے صاف کر۔ ماندا آئندہ پھر تو بغور دیکھ کہ اس آرسی میں ہے کیا حسن جلوہ گر ہے اگر
مستزاد کے اجزاء کو ہم بدل دین اور بجائے جزو اول (مثل آئینے کے) اور بمقام جزو دوم
(آٹھ پہ کیا حسن) لگا کر یوں پڑھیں۔ دل اپنا پہلے زنگ کہ ورت سے صاف کر۔
مثل آئینے کے پھر تو بغور دیکھ کہ اس آرسی میں ہے آٹھ پہ کیا حسن۔ تو کبھی اسکو کسی کا
مذاق قبول نہ کرے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اجزاء مستزاد اپنے مستزاد کے ساتھ ہموزن
ہوتے ہیں اور فقرات نثر نہیں ہوتے۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ جس شعر میں مستزاد کا جزو بڑھایا جاتا ہے اس بیت کے صدر و عروض کے
برابر۔ یا ابتدا و ضرب۔ یا صدر و ضرب۔ یا ابتدا و عروض۔ یا اس کے اخوات کے ہموزن
دو کرن لیکر ایک ایک مصرعے کے بعد یا ایک ایک شعر کے آخر لگا دیتے ہیں مثلاً طلب
بوسہ کیوں اتنا بڑا ماننے ہو۔ ہمیں بچا نئے ہو۔ ہم وہی عاشق صادق ہیں جو تم جانتے ہو

کر تے ہیں جان فدا + جلیے ہو فعلاتن سبکدات فعلاتن نہرا فعلاتن نت ہو فعلن +
ہم بچا فعلاتن نت ہو فعلن + ہم وہی عافا فعلاتن شق صادق فعلاتن بچ تم جا
فعلاتن نت ہو فعلن + کہ تو جا فاعلاتن نقدا فعلن + دیکھے بیان (جلیے ہو فعلاتن
نت ہو فعلن) مجموعہ - فعلاتن فعلن کے ہوزن ہو اسی کے برابر (ہم بچا فعلاتن +
نت ہو فعلن) مجموعہ - فعلاتن فعلن کے ہوزن مصرع مذکور کے آخر لگا دیا یوں ہیں
مصرع دوم کو سمجھو -

جسطح علم عروض میں صد غزلیوں اور سالم - اور اضر بواخرم کا اختلاف + اور
عروض و ضرب مجنون مقصور - اور مخجون مخذوف - اور اہتم محبوب وغیرہ کا اختلاف +
جائزہ ہو اسی طرح مستزاد میں یہ اختلافات درست ہیں - اسی گوہم نے اخوات سے تعبیر
کیا ہو مثلاً ۱۵ اویطیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہیں + نکرو فکر دوا + اوس مسیحا کو
دکھا دو تو کچھ آزار نہیں + ابھی ہو جاے شفا + دیکھو بیان (اویطیبو فاعلاتن +
رنہیں فعلاتن) مجموعہ فاعلاتن فعلاتن ہو مگر جزم و مستزاد میں (نکرو فک فعلاتن +
ردو فاعلن) مجموعہ فعلاتن فعلن کے برابر لکھ لگایا یوں - اویطیبو فاعلاتن رنہیں
فعلاتن کہ کچھ آثار نہیں فعلاتن رنہیں فعلاتن + نکرو فک فعلاتن ردو فاعلن - یونہیں
مصرع دوم کی تقطیع بھی ہو -

مستزاد کے واسطے کوئی خاص بحر مقرر نہیں مختلف بحر میں اجزائے مستزاد لکھتے
ہیں - کبھی ایک ہی بار وہ اجزائے ہیں جیسے جناب بحر کیا قہر ہو متخون کی
پھر ٹک و بت بے باک + عشاق میں غمناک + اور اوس پہ غضب ہو تری خود بینی
و شخوت + نکتہوری کی عادت + کا قہر مفعول ہ نت نوک مفاعیل پڑک و مفاعیل
تہے باک مفاعیل + عشاق مفعول ہ غمناک مفاعیل + اور سب مفعول غضبت
مفاعیل رخصت میں مفاعیل سی شخوت فعولن + نکتہور مفعول کعادت فعولن +

کبھی اجزائے مستزاد کو ہر مصرعے کے بعد دوبار بھی لاتے ہیں۔ شیخ محمد جان شاد نے نالہ زن
 باغ میں ہو بلبل ناشاد نہیں + بند رک کا مہ زبان + کر نہ فریاد و بکا + ڈر ہی ہو کہ خطا ہو
 ستم یہ کجا و نہیں + یاغبان دشمن جان + گھونٹ ڈالیکا کلا + نالہ زن باغ اعلاتن غم ہو بل
 فعلاتن بل ناشاد فعلاتن و نہیں فعلاتن - بند رک کا فاعلاتن مر زبان فعلاتن + کر فریاد
 فاعلاتن و بکا فاعلن + ڈر ہی جو فاعلاتن کننا ہو فعلاتن ستمی جا فعلاتن و نہیں فعلاتن
 باغ بادش فاعلاتن من جان فعلاتن + گوٹ ڈالے فاعلاتن گ کلا فعلن + اجزائے مستزاد
 کا دوبار لانا اکثر من کے کلام میں پایا ہو مگر بطریق شاد و زیادہ بھی مستزاد کے ٹکڑے
 لکھائے جاتے ہیں۔

میر انشا اللہ خان نے ایک ریختی میں ہر مصرعے کے بعد پانچ مرتبہ اجزائے مستزاد لکھا
 میں اسطرح : میں پچھانہ کے دیوار جو کل رات بجاتی + کنڈی نہ ہلاتی + جا کر نہ بجاتی +
 غیتہ نہ سکونہ آتی + جو بن کی وہ ماتی + تیوری نہ ملاتی + اور چٹکیوں میں میرے تین
 صبح اڑاتی + ہاتھوں پہ بجاتی + گاتی نہ بجاتی + کھانے کو نہ کھاتی + پھر تو نہ ہلاتی + سو بک کاتی
 تقطیع - مو پا و مفعول کہ یو اور مفاعیل جکل رات مفاعیل بجاتی فعلن + کنڈی مفعول
 ہلاتی فعلن + جا کر مفعول بکاتی فعلن + نید سک مفعول ن آتی فعلن + جو بن ک
 مفعول و ماتی فعلن + تو رین مفعول ملاتی فعلن + ارچک مفعول سی سے میر مفاعیل
 تہی صبح مفاعیل اڑاتی فعلن + ہاتھ مفعول بجاتی فعلن + گاتین مفعول بجاتی فعلن
 کانیک مفعول بکاتی فعلن + پرتون مفعول ہلاتی فعلن + سو سوہ مفعول لکاتی فعلن
 ایک حق یہ کہ دوبار سے زیادہ بیت یا مصرعے میں مستزاد لکھنا خالی از تکلف نہیں
 بلکہ دراصل در ناوارط ہے۔ یہ کتاب بحر پنج اور بحر دل میں بکثرت آتے ہیں۔ اکثر اوزان مزہب بشتن
 مستزاد کا پیوند لکھتے ہیں۔ مسدسات و ثمنات مہیا نہ مسدسات مثل تقارب غیرہ میں یہ مستزاد ہیں
 لاتے ہیں۔ باقی خود و بزرگ وزن اسی حکم میں سماتے ہیں۔ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَاَلَا كُورَامُ۔

قاعدہ ہجرت سنان پنگل

کتاب یعنی علم شعور زبان سنکرت اور برج بھاشا میں عربی و فارسی کے طرح چند فنون کے مرتبہ
مثل پنگل یعنی علم عروض اور انتراس یعنی قافیہ اور انکار یعنی علم بریج اور ناچا بھید یعنی حال و حال
عاشق و معشوق اور سنگیت یعنی علم موسیقی لیکن یہاں صرف پنگل کا بیان منظور ہے لہذا
جو کچھ ہکوز بانڈان سحر البیان عالم گرامی استاد نامی جناب پنڈت جٹاشنک پانڈے بہٹا
چاہے نے تعلیم فرمایا اور سالہاے پنگل مثل چند مہود وہ اور چند سارا اور چند اڑنیا اور چند
بنو اور بھاشا بھاسکر اور بانی بہوشن پوتھی اور سکھ دیو پنگل اور تحفۃ الہند سے پڑھ لیا اور بھایا
وہ ہم نے ایک رسالے میں جمع کیا اور پنگل میں المعروف بہ مارمھڑہ اور سکا نام رکھ دیا
اب اسی کا خلاصہ بطور مشتمل نمونہ از خرد اور اس مقام پر دس مضمون میں نقل کرتے ہیں۔
اگر کراہت یک حرف بر است واللہ الموفق وعلیہ التکلیل۔

فصل اول استخراج و وجہ تسمیہ پنگل

پنگل کہہ رہی پارسی و نون غنہ و کاف عجمی مفتوح مع لام آخر۔ سانپ کا نام اور
اصطلاحاً علم عروض کو کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ شیش ناگ نام ایک سانپ سانپوٹھا
سرو اور اور ہندوؤں کا دیوتل ہے اور سکی اولاد میں ایک سانپ پنگل نام ہے اور
پاتال لوک یعنی تحت الثری میں اس کا مقام ہے۔

گر تر بفتح کاف فارسی و رای مہملہ مضموم مع راء ہندی آخر ایک عظیم الجثہ طاؤس
پنگل کا بی مات یعنی علاقہ بیہائی ہے جسکی شکل طاؤس وار اور خوراک اور سکی مار ہے۔
دشن دیوتا کی سواری اسپر مقرر ہے اور اسی طاؤس کا نام رخ قصد خوانان فارس
کی زبان پر ہے۔ سوتیلے بھائیوں کی عداوت مشہور ہے گر پنگل کے ناک
میں تھا۔ ایک بار پنگل پاتالی سے نکل کر بنارس کو گیا اور کایا پلٹ

کر کے برہمنوں کی شکل میں جا بیٹھا اگرچہ گزرنے والے دور سے دیکھ بھال کر پہچان
 لیا مگر یہ تعظیم برہمن پنگل پر حملہ کیا ناگ پنجابی کے دن رسم مذہب کے موافق
 بنارس والے سانپوں کو دو وہ پلاستے ہیں اس برہمن نواداروں نے کہا کہ
 جانور کی خدمت سے تو یہ بہتر ہے کہ کسی برہمن کا پیٹ پالو اگر سانپ ہی پر
 مدار ہے تو کیا دشوار ہے ہم ابھی سانپ ہوئے جاتے ہیں برہمن کا تصرف
 ازما لویہ کہا اور لوٹ پوٹ کر جائیداد اصلی میں آگیا ۵۵ کا چشمہ حلیان پر نشہ
 سانپ سنتے ہی گر پڑا پنگل کے کپڑے اوپر ٹوٹ پڑا۔ پنگل بولا افسوس
 میں نے ایک وسیع علم ایجاد کیا ہے جسکو ابھی تک کسی نے مجھ سے نہیں
 سیکھا تم پہلے وہ علم سیکھو پھر اختیار ہے۔ فتنہ کو ناہ گزرا رضی ہو گیا
 اور پنگل سیکھنے پاؤں ملک نے لگا اور پھر سے زمین پر لگہ اور گڑ گئے
 نشانیاں بنانے لگا جسکا ذکر آئندہ ہے پس او نہیں تانیوں سے چہرہ
 یعنی بخور و اوزان پیدا ہوتے گئے۔ گزرنے پنگل سے کہا کہ اگر فتنہ تم کسی
 بائیس میں گھس جاؤ تو ہم تمہارا کیا بنا لیں علم او ہو رہا ہے اوسنے کہا جاتے
 وقت میں تم کو خبر کروں گا۔ رفتہ رفتہ بنارس سے سمندر کے کنارے تک
 پہنچ گیا اب اس علم کی وسعت قابل غور ہے کنارے پر کہا کہ دیکھو اس
 چند کا نام ہجنگیہ بات ہے یہ کہ سمندر میں اتر گیا میان گڑ منہ دیکھتی ہو گی
 بہت زار مار کر کہے تو جواب دیا کہ ہجنگیہ بات کے معنی یہی ہیں کہ سانپ جاتا ہے۔
 الغرض اوسی سانپ کے نام سے حوض کا نام پنگل مقرر ہوا۔ پھر گڑ سے یہ علم بھام نے
 سیکھا اور بھام سواگت فرما لہذا پنگل کو اسکا سجدہ نامی ہیں اور بھام اور گٹ کو سجدہ جانتی ہیں۔
 فصل دوم احاطات یا کرن جب ضرورت
 یا کرن یعنی علم صرف و مخنذین اس اکثر حروف پنجی کو کہتے ہیں عوام اسکو چہرہ بولتی ہیں

موقوف وہ حرف جبکہ دہنے طرف دو نقطے دیدین ان نقاط سے اوس اکثر کے آخر ہی موقوفی موقوف
ہو مثلاً ۱۱ یہ ہندی میں م ہے اگر اس کے دہنی طرف دو نقطے دجسے: ۱۲ تو یہ سر پر ہا جا بیگا اور ب
یہ نقطہ برگ کہلائیگا۔ اسکو عربی میں ہای مظهر ہوتے ہیں (۱۳ اشار) بفتح اول وضم نون سین مہلہ شد
مع الف کشیدہ در آ مہلہ موقوف ہ اکثر جبکہ او پر ایک نقطہ دینی ی نون غنہ کی آواز و سین آجائے مثلاً ۱۴
یہ گای پہلو کاف پر بند ی یعنی نقطہ دینے سے لگتا ہو جائیگا اور وہی بند اشار کہلائیگی یون ۱۵ ۱۶
سجوقی) بفتح سین مہلہ و نون ساکن و حیم نازی بواو مجہول کاف پارس یا بای معوض حرف مرکب موقوف کو کہتے ہیں
مرکب تین حرف ہیں کثرتاً گیا۔ بای محلو ط۔ باقی جب زیادہ غن کجا ہوں تو وہ بھی سجوقی ہیں جسے کثرتاً
بہ ساکن یعنی سطر ا حروف مقررہ کے سوا ای محلو کسلی و حرف میں و صیر و تھایا تختای محلو ط صیر کیا ترجمہ ہے سجوقی

فضل سوم اصطلاحات سنگل

(دیکھو) بفتح کاف تازی سم لام ساون اسولہ ماترو کو کہتے ہیں جنکا ذکر فیصل دوم میں آچکا ہے لکن کلام یہی کہتے ہیں (دیکھو) بغین لکشر کو کہتے ہیں خواہ ایک تراوالموجون خواہ ایک سے زیادہ (دیکھو) کبیر بای موحده و رای مہلہ مفتوح و رای فوقانی شد و کسو تراون یا برنوں کی ترتیب کہتے ہیں یعنی بڑی یا چھوٹا یا ایسی ہی برن کسی شمار مقررہ سے عبارت میں لانا (چند) بفتح جیم فارسی مع نامی مخلوط و دون ساکن اول عملہ موقوف بحرا و فروغ بحر کو کہتے ہیں۔ اکثر چند چار مصرعون کہے ہوتے ہیں (دیکھو) بفتح جیم پارسی در اسے مہلہ مفتوح ایک مصرعہ کو کہتے ہیں اسکا نام بد بفتح بای فارسی موال مہلہ (دیکھو) بشرام) کبیر بای موحده و شین سجدہ و اسے مہلہ۔ وہ مقام جہان چند میں ٹھہرا ہو (دیکھو) انپراس) بفتح ہمز و ضم نون و باے فارسی شد و مفتوح و اسے مہلہ بالف کتبہ و سین مہلہ آخر باننا میں قافے کو کہتے ہیں سنکرت میں یونانی کی طرح انپراس لازم نہیں۔ کبھی تک بضم فوقانی و کام تازی۔ قافیہ اور کبھی ایک۔ چرن کا نام ہے۔ کذا نے تحفہ لہند۔

۱۰) تگات (بضم نای فوقانی و کاف عربی مع الف کشیده و نون ساکن) قن فوقانی و نون قبول حلقه

کہتے ہیں جیسے ۵ جیب ہے چام کے ۶ جھوٹ کے ٹھام کی ۷ جام و تھام اینس اس اور کی
 کھانت ہے (۸ جھک) بفتح جیم تازی دیمم مفتوح و کاف عربی ساکن۔ چرنون کے درسیانی
 نوافی کو کہتے ہیں جھکا نام نظم عربی و فارسی میں جمع ہے جو کہ سسط میں فی ہین جسی ۵
 تریبنگی نا اچند سد المات ابھر انکرت لے ۶ کہون جکن آوے کب میں بہاؤے
 سرون سہاؤے گنی گئے ۷ بیان نا۔ سد نا۔ ابہرا۔ اور آوے۔ بہاؤ۔ سہاؤ
 جب ہین (۸ نہت برت) بفتح اے ہوز و تازی نوافی مفتوح و کسبای موحده ورا بہاؤ
 مع تازی نوافی۔ ایک قسم کا دو کہہ یعنی جب سی۔ دہنی جانب کے بزم کی ماترایا اکثر کا ٹکڑا زر کی
 وزن بامین طرف کے خانے میں اسطرح ملا نا کہ معنی میں خلل پڑ جاے جیسے دو با ۵ دووی
 جھک پریات سن۔ تبار تریبنگی بان ۶ بنتا ایک لفظ ہے اسکو شاعر و فطال کر کے سن خانہ اول
 اور تبا خانہ دوم میں تقسیم کیا اسکو فارسی میں قطع خانہ کہتے ہیں آتش ۵ شمشیر کھینچی ای یا
 تجھی بڑگی ۶ تصویر کرنے میری۔ طیار۔ تباہ گردن ۷ بیان ای مانی نذا سادی کو دو خانہ زمین بانٹا
 اسکو جت ہینگ بھی کہتے ہیں۔ (۹ اچند ہینگ) خلاف قاعدہ مقام ماترایا برن کا گھٹ
 بڑہ یا گنوں کا بے محل لانا (۱۰ سنگھابلوکت) بکسر اول و کسر ششم و او مجہول و کسر نہم
 دوم غنہ ایک چرن کا آخر کلمہ دوسرے چرن کے شروع پر لانا بقول صاحب تحفہ اسکو
 گانہہ کہتے ہیں۔ فارسی میں اسکا نام سہاؤ ہے۔

فصل چہارم احسن الاولین علم نگل

یہاں دو باتیں بیشتر قابل لحاظ ہیں۔ اول ناگری خط میں جو لفظ یا عبارت
 علامت ہوتی ہے وہ بامین طرف سے دہنی جانب کو تہریر آجاتی ہے۔ جہاں
 علامتیں لکھی جائیں وہاں اسکی پابندی ضرور ہے۔ دوم۔ برج بہا شامین لفظ
 کا آخر ہمیشہ متحرک رہتا ہے جب تک کہ آخر میں گریاہل ہنو جطی عروض وغیرہ میں ایسا نہیں

چھ اجزا ہیں اور سیطرہ پچھل میں سب دو جز ہیں۔ لگبہ اگر۔ جسطرح اجزای عسرو صی
 ارکان بنتے ہیں اور سیطرہ لگبہ اور گرت سے گن مرتب ہوتے ہیں۔ اجزائی نصرت
 یون ہے۔ اول لگبہ بفتح لام و کاف فارسی مخلوط بہا مضموم۔ بخنون میں پانچ سان
 ماتر این لامنے سے ہر بخن پچھل کی اصطلاح میں لگبہ کہلاتا ہے ایکویا کرن
 میں ہر س کہتے ہیں۔ جیسے کسل میں کاف اور ہیم اور لام تینوں اکثر بخن تھے ہر ایک
 میں ایک ماتر اٹھنے سے سب لگبہ ہو گئے۔ یون پن بہت میں سب بخن تھا ایک ماتر
 ب لمفوظ ہو کر لگبہ ہو گیا۔ یون پن کسم پن ایک ماتر اسے دو حرف اور یون دو
 لگبہ پن۔ یون پن پر تہوی کے پ میں ریر کی ماتر اسے پ پر ہو کر لگبہ ہو گیا
 (لہذا پ مع ر) ایک حرف سمجھا جائیگا۔ یون پن کلریت کے کاف میں ریر کے
 ماتر اٹھنے سے وہ ک لگبہ ہو گیا لہذا ک۔ پ۔ ل۔ و۔ ایک ہی اکثر سمجھا جائیگا یہ دونوں
 ماتر این لفظ سنکر کے واسطے خاص ہیں۔ الغرض ایک حرف تحرک کو لگبہ کہتے ہیں۔
 جب دو لگبہ متوالی ہوں جیسے دل نوا و سکوپری کہ ہر میں ہلکے و با سے فارسی
 شد و مفتوح و راے ہلکے مسور مع ستانی شد و معروف کہتے ہیں۔ جب تین لگبہ
 متوالی آئیں جیسے چور نوا و سکا نام ناری بنون و با سے معروف ہے۔ جب چار
 لگبہ متواتر ہوں جیسے بھو بھی تو او سکوپرم پد کہتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھو کہ ایک
 ایک لگبہ ہمیشہ ایک ایک ماتر کے برابر آتا ہے۔ پچھل میں لگبہ کے واسطے
 ایک نشانی مقرر کی گئی ہے جو کہ خط عمودی بشکل الف ہی یون (ا)
 دوم۔ اگر بضم کاف فارسی و راے ہلکے مضموم۔ پانچ سان ماتر این جب
 باقی کے گیارہ ماتر این جب بخنون میں متقی ہیں تو وہ ہر بخن اصطلاح پچھل میں گرت
 کہلاتا ہے ایکویا کرن میں دیر گھ یا لٹ کہتے ہیں جیسے را و ما میں ر۔ اور
 وہ۔ بخن تھے ہر ایک میں۔ ایک ماتر اٹھنے سے را و ما دونوں گرت ہو گئے یون ہی میں ہر

بنجن تھے اوسین اسی بیاسے سو دھ کی مازا سے ہی گر ہو گیا۔ یون ہین بدھو ہین
 وہ بنجن تھا او بو او سو دھ کی مازا سے دھو گر ہو گیا۔ یون ہین پشتر بن نین
 بنجن تہا رری کے مازا سے نری ہو گر ہو گیا لہذا (تہا رری) دو ہی مازا میں
 سمجھی جائینگے۔ یون ہین کلیرین میں ک بنجن تہا رری کی مازا سے کلری ہو گر ہو گیا
 لہذا (ک رری) دو ہی مازا میں ہین یہا خیر کی دو مازا میں لفظ سنگرت کے
 واسطے خاص ہین۔ یون ہین۔ ارے میں ر بنجن تھا اوسین اسے بیاسے مجھول
 کی مازا ملنے سے رے گر ہو گیا۔ یون ہین رین میں ر بنجن تھا اوسین اسے بیاسے
 ملنے کی مازا اگر ہی گر ہو گیا۔ یون ہین سورین م بنجن تھا اوسین او بو او ملنے کے
 مازا سے سو گر ہو گیا۔ یون ہین کچھ میں ک بنجن تھا انار سے کن گر ہو گیا۔ یون
 ہین براتہ کال میں ت بنجن تھا اوسین لہر گ سے تہ گر ہو گیا۔ الغرض ایک حرف
 متحرک مع یک ساکن کو گر کہتے ہین۔ اسی کو عوض عربی و فارسی میں سبب کہتے ہین
 جب دو گرتوالی ہون جیسے بالی تو او سکو کرن کہتے ہین۔ جب ایک لگھ بعدہ ایک گرتو
 او سکو تو مر بو او مجھول کہتے ہین جیسے کلا۔ یہہ تو مر ہے۔ جب ایک گر بعدہ ایک لگھ
 اسی جیسے تالی تو او سکنا نام کرتا ہے۔ جب دو لگھ بعدہ ایک گرتا ہے جیسے کلا
 تو او سکو کر بفتح کا ف تازی و راے مہلہ ساکن بولتے ہین۔ جب ایک گر بعدہ دو لگھ
 ستوالی آئین جیسے جام تو او سکنا نام دہن بفتح دال مہلہ دہائی ہوز رفیع ہر جب ایک لگھ
 دو گرتا ہین جیسے پانا تو او سکوا ہست کہتے ہین بفتح حمزہ و کسری ہوز و فانی جب ایک لگھ
 ایک گر ہر ایک لگھ واقع ہو جسے مر تو او سکو بھی یعنی مرا کہتے ہین۔ جب دو لگھ مع میں ایک لگھ
 پہنچا جیسے کالکا تو او سکو گر کہتے ہین۔ لگھ کے بیان سے لیکر بیان تک جن جن کا نام ہنر ایک
 ایک بتایا ہو اوس میں ہر ایک کے نام کہی ہین (مار مہر) دیکھو۔ ان علاوہ اور تریکین پرستار
 سے آئندہ معلوم ہونگی۔ یہہ بات نہ بہو لو کہ ایک ایک گر ہمیشہ دو دو مازاؤں کے برابر مانا جاوے۔

پگل میں گر کیواسے ایک علامت مقرر کی گئی ہے جو خط منحنی شکل کا نصف یا نصف چٹائی کی شکل
یا مخروط کے مانند ہر یون (۷) یا (۵) یا (۶) لکھ کر بصورت خط عمودی کی طرح بنا کر جوہر پہنایا
کہ بہا شاسان مازا وین واند یون ہی ہوتی ہے پس لکھ کر کو دانگی شکل پر ان لپایا اور گر کی صورت
کو بطور خط منحنی بنایا گیا ہے سبب کیا کہ اگر دو لکھ کر (۱۱) کو محرف خط سی با ہم ملا دو گر کی شکل پر
ایک صورت بن جائیگی یون (۱۶) اور یہ بات نشٹ کر قاعدہ میں ثابت ہو جائیگی۔ دو لکھ کر دو مازا
کے برابر ہیں اور دو مازا ایک گر کے برابر ہذا دو لکھ کر ملانے سے ایک گر بن جاتا ہے (لطیفہ) ہم
کے خیال میں آتا ہے کہ سانپ کی دو چالین ہیں ایک سیدھی ایک لہر مار کر گر کو پگل نے
سیدھی چال چکر لکھ اور لہر یا چال دکھا کر گر بنایا ہو گا اسی لیے لکھ کر گر کی سیدھی اور
لہر یا دار شکلین ہو گئیں۔

فصل پنجم بنٹ یعنی تقطیع کا بیان

بنٹ بفتح بای موحده و نون غنہ و نامی ہندیہ مفتوح مع تابی فوقانی۔ چند کر اکثر و نحو لکھ کر یا
مازرا برن سے ملانا یعنی برابر کرنا اسی کو عربی و فارسی میں تقطیع کہتے ہیں بنٹ کر زمین
جو صرف گھٹنے پاؤں پر ہوتی یا گرتے ہیں وہ جب تفصیل ذیل بارہ قسم کے ہیں یون۔

۱) جب وزن شعر کے واسطے گر کو اشباع نکرین تو وہ گھٹ کر لکھ کر آواز میں
بولا جاتا ہے یعنی لکھ ہو جاتا ہے جیسے ۵ سا پنچا کیسن برابر و دین بندہ ہو
نام + بارن کو مارن کرے + دکھ چھڑاے دیو دنام + یہاں دیو کے آخر گر ہے
لیکن اشباع نہونے سے لکھ ہو گیا۔

۲) جن اکثر و ن میں مازا نہون تو ہمیشہ لکھ بنتے ہیں جیسے دک۔ بساکن آخر میں
کاف تازی لکھ ہے جسکے معنی طرہ۔

۳) چھوٹے۔ آ۔ ا۔ ا۔ بنجن میں ملنے سے لکھ بنتے ہیں جیسے گمٹ۔ بمعنی عقل خراب
بضم اول و فتح دوم و کسر سوم۔ مین۔ م۔ اورت۔ اورک لکھ ہیں۔

- (۴) جب پلٹ کو وزن شعر کے سبب نہ بڑھائیں تو وہ لکھ ہو جاتا ہے جیسے **سے** اسے
سے کاغذ تو چھانڑے، مگر گر پر ہو تھ **۔** ایسے کت اوچے بچ **۔** تھا پو گو پ **۔** ہمتہ **۔**
 بیان لفظ **(سے)** بجائے دوم پلٹ تھا مگر اشباع نہونے سے لکھ ہو گیا۔
- (۵) سنجوگی حرف کے ماقبل کا حرف گڑہوتا ہے مگر کمین کمین لکھ ہی قائم رہتا ہے جیسے
سے جاگ مانا نہ شوت **۔** مراکت یکت **۔** دے مو نہ **۔** بیان سرسوت ہوا **۔** عدولین
 (۶) گڑہتا لیکن سنجوگی اوسکے بعد **۔** ایسے لکھ ہو گیا۔
- (۶) وہ نون غنہ جب کو ساں ناسک کتے مین چرن کے آخر بخلاف فارسی ہمت کے
 وقت شمار مین نہیں آتا اور فارسی مین بھی نصیر الحقین کا یہی مذہب ہے جیسے **سے**
 کہو بھجین **۔** کھل سنگ تبین **۔** مین بھجین **۔** ور تبین کے نون مائراؤن مین گنے جائینگے۔
- (۷) سنجوگی حرف سے ماقبل کا حرف اگر تراسمیت لے تو وہ گڑہوتا ہے جیسے بھنگ پات
 مین (گ) گڑہو۔
- (۸) ہسک اور انسا رہیشہ گڑہوتا ہے جیسے رانہ کے آخر ہائے ملفوظ گڑہو اور انک مین
 نون غنہ گڑہو۔
- (۹) چرن کے آخر کا حرف تلفظ کے موافق رہتا ہے خواہ لکھ ہو خواہ گڑہی جت کھچکا
 تو لکھ کھلا یگا اور جب اشباع کیا جائیگا تو گڑہی جائیگا۔
- (۱۰) جب حرف **(سے)** کلمے کے آخر یا درمیان آتا ہے تو وہ اکثر چندون مین ہمت کے
 وقت گڑہانا ہے جیسے **سے** بھجون کرشن مکند کپال **۔** کپال رسال سودین مپال
 بیان کرشن کشن اور کپال کپال رجائیگا۔ یونین راتر سے رات۔
- (۱۱) جب حرف متحرک کے بعد **(ل)** آتا ہے تو وہ اکثر چندون مین ہمت کے حساب
 سے سا قہ ہو جاتا ہے جیسے **سے** رٹو گو پنتا **۔** برو کلیش چنتا **۔** بیان کلیش کے عوض
 کلیش محسوب ہوگا۔

(۱۲) جب دو لگہ متوالی واقع ہوں اور دوسرے کو ساکن کرو تو پہلا لگہ مابعد کے دوسرے لگہ سے ٹکڑھا کر یعنی ٹکڑا کر بنانا جو جیسے چمکت بچار حرکت کے سیم او بتاے فوقانی کو مل کر دو توجہ بسکون سیم پورا ایک گز اور کت بسکون تا پورا ایک گز ہو جائیگا حال آنکہ پہلے بچار لگہ تھے۔ باقی منت کہ حکم تقطیع عربی و فارسی و اردو کے مثل سمجھو۔ ان زبانوں کی طرح بھاشا میں بھی چند کے الفاظ و صرف کو لگہ یا گرو غیر وہ برابر کرنے میں وہی قطع و برید منت کے وقت جاری ہوتی ہے جو تراش خراش لسان ثلثہ میں بحالبت تقطیع کرنی ہوتی ہے مثلاً ما مو دکاری + اہلیا سو تاری + یہان مو دکی دال قطع ہو کر مابعد میں شامل ہوگی اور لام مشدود و بار محسوب ہوگا اور یائے مخلوط اساقط ہوگی اور واو وغیرہ محسوب ہوگا یون۔ ما مو دکاری + اہلیا سو تاری + اہل لا و اتیں

اسی طور پر ہم ہر چند کو منت کر سکتے ہیں تم تخفیفاً سب مقاموں پر تقطیع نہ کھینچنا

فصل ششم پتے کا بیان مع قواعد

پرتے یکسر بے فارسی وراے مملہ مکسور و تائے فوقانی مشد و مکسور با تحتانی مجهول
اصطلاحاً وہ ٹیلے بن جن سے جھنڈون کے استخراج اور کیت و کیفیت و ماہیت کے قواعد
دریافت ہوتے ہیں۔ انکے ادراک کے بغیر جھنڈون کے اصول پر عبور نہیں ہوتا۔
وہ سب آٹھ ٹیلے بن اس طرح۔

اول۔ پرستار بفتح باے پارسی وراے مہملہ مفتوح و سین مہملہ ساکن و تاے فوقانی
بالف کشیدہ مع راے مہملہ پنچل مین فلک بجور کا کام دیتا جو۔ یعنی ایک چھند سے
دوسرا چھند نکالنا اور اوپر کے لگھ و گر کا انتظام اسی قاعدے سے پیدا ہوتا جو۔ پرستار کی
دو قسمیں ہیں۔ ایک نثر اہرت کا پرستار۔ دوسرا برہن ہرت کا پرستار۔ پھر ہر ایک پرستار
میں چند سلسلے ہوتے ہیں جنکو بھیجید بیایے مجولہ کہتے ہیں۔ ہر بھیجید چھند کا ایک چرن

اور چرن کی چند بار تکرار سے ایک چھند پورا ہو جاتا ہے۔ تم اکثر بھیدوں کو لکھو گریہ حساب سے اصول و فروع عروض عربی کے ساتھ بحساب اجزا ملا سکتے ہو۔

ماترا برت کے پرستار کا قاعدہ۔ اگر ماترائین جنبت ہوں تو سطر اول میں سب گز رکھو ورنہ پہلے لکھ پھر گز۔ اور فی گردو ماترا اور فی لکھ ایک ماترا سمجھلو۔ پھر پہلے گز کے نیچے لکھ رکھو بعدہ اوپر کے بقیہ اکثر اوتار لو۔ اوسکے بعد غور کرو کہ اب ماترا کی کل تعداد میں کیا کمی ہے اگر ایک سے زیادہ ماترائین باقی ہوں تو پہلے گز لکھ پھر اوپر اور پھر اگر اتنی کمی ہو جو ایک لکھ سے پوری نہ ہو سکے تو پھر گز رکھو اور جب صرف ایک ماترا کی کمی رہے تو ایک لکھ رکھ دو۔ کیونکہ ایک لکھ ایک ماترا کے برابر ہے۔ الغرض جب تک آخر کے بھید میں سب تراؤں کے شمار کے برابر لکھ نہ آجائیں یہی عمل جاری رکھو۔

مثلاً یہ چھ ماترا کا پرستار ہے اور آہن تیرہ بھید ہیں
 اور ہر بھید سے چھند کا ایک چرن ہے اوسکی چار باری
 تکرار سے پورا ایک چھند بن جائیگا یونہی تیرہ چھند
 علیحدہ علیحدہ ہاتھ لکھئے۔

(۱) ۵ ۵ ۵ = مفعولن

(۲) ۵ ۵ ۱۱ = فعلتان

(۳) ۵ ۱ ۵ ۱ = مفاعیلن

(۴) ۵ ۱ ۱ ۵ = مفتعلن

(۵) ۵ ۱ ۱ ۱ ۱ =

(۶) ۵ ۵ ۱ = مفاعیل

(۷) ۵ ۱ ۵ = فاعلات

(۸) ۵ ۱ ۱ ۱ = فعلتان

(۹) ۵ ۵ ۱ ۱ = پس تفعیل

(۱۰) ۵ ۱ ۱ ۵ ۱ =

(۱۱) ۵ ۱ ۱ ۱ =

(۱۲) ۵ ۱ ۱ ۱ ۱ =

(۱۳) ۵ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ =

برن برت کے پرستار کا قاعدہ۔ پہلے گر کے نیچے لکھ رکھے اور اوکے آگے یعنی دہنے طرف اوپر کے اکثر اوم رے اور پیچھے یعنی بائیں جانب گرتے خالی جگہ اوپر کے مقابل بھرے

(۱) = ۳۳۳ = مفعول

(۲) = ۱۴۳ = فعلون

(۳) = ۳۱۳ = فاعلن

(۴) = ۱۱۳ = فعلن

(۵) = ۳۳۱ = مفعول

(۶) = ۱۳۱ = فعلول

(۷) = ۳۱۱ =

(۸) = ۱۱۱ =

مثلاً یہ تین برن کا پرستار ہو اور تین
آٹھ مجید تین اور ہر مجید نے چھند کا ایک
چرن ہو اسکی چار بار تکرار سے پورا ایک چھند
بن جائیگا یونین آٹھ چھند علیحدہ علیحدہ ہاتھ لگینے

دوم سنگھیا بفتح سین مملہ و نون غنہ و کاف تازی مخلوط بہا کسور و یاسے تختانی مخلوط بافت زدہ۔ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ اتنی ماتراؤں یا اتنے برنوں میں کتنے مجید ہیں۔

ماترا سنگھیا کا قاعدہ۔ اول ماترا پر ایک کا ہندسہ رکھے دوسری ماترا پر دو کا ہندسہ تیسری ماترا پر دو اور ایک کا مجموعہ یعنی تین کا ہندسہ رکھے چوتھی ماترا پر تین اور دو کا مجموعہ یعنی پانچ اور پانچویں ماترا پر پانچ اور تین کا مجموعہ یعنی آٹھ کا ہندسہ علیٰ ہذا لکھا رکھتا چلا جائے اخیر ماترا پر جو ہندسہ آئیگا وہی شمار درجہ ہوگا۔ اس میں یہ خیال رکھنا ضروری کہ جب ایک ماترا یعنی لکھ ہو تو صرف اس کے سر پر ہندسہ رکھا جائیگا اور جب دو ماترا یعنی گر ہو تو اس کے تلے اوپر دو نون جبکہ ہندسہ رکھ کر اون دونوں کا مجموعہ ماترا سے ماترا یعنی دہنے طرف کی ماترا پر رکھنا پڑیگا۔ اگر آخر کی ماترا اگر ہوگی تو ماترا کے نیچے کا ہندسہ جواب ہوگا ورنہ اوپر کا ہندسہ۔ ظاہر ہو کہ گر کو دو ماترا ماننے میں

اسکی مثال مہ ذیل ہے۔

مثال (۱) $1 + 1 = 2$ یہ آٹھ ماترا کی سنگھیا ہو اور چونتیس آخر کا ہندسہ پندرہ سو کہ چونتیس بھید آٹھ ماترا کی سنگھیا میں ہونگے اگر اسکا پرستار کیا جائے تو چونتیس سے ضرور پنجائیں گے یہی امتحان سب جگہ ہے۔

مثال (۲) $1 + 1 = 2$ یہ پانچ ماترا کی سنگھیا ہو اور آٹھ بھید پچیس میں بوجہ معلومہ صدمہ

مثال (۳) $1 + 1 = 2$ یہ چھ ماترا کی سنگھیا ہو اور پچیس تیرہ بھید میں فاضل

برن سنگھیا کا طریقہ۔ شروع برن پر ایک کا ہندسہ رکھے اس سے دو گنا کرے دوسرے

برن پر رکھے یونہی آخر تک وگنا کرتا پہلا جائے تو اخیر والا ہندسہ جو آخر برن پہ پہلا وگنا

دو گنا شمار دیجہ ہوگا۔ دیکھو سات برن کی مثال۔ سات برن میں ایک سو گنا میں

بھید ہونگے یوں (۱۲۸) $1 + 1 = 2$ کیونکہ آخر برن پر چھٹا

کا ہندسہ ہے اور ۶۴ کا مضاعف ۱۲۸ میں یہ پرستار سے ثابت ہو سکتا ہے۔

شوم۔ شوچی شین مجہ باو او معروف و ہم پارسی باتحانی معروف۔ اس قاعدے

در یافت ہوتا ہے کہ پرستار کے بھیدوں میں کتنے بھید ایسے ہیں جنکے اول میں گزرا

اور کتنے ایسے ہیں جنکے آخر میں گزرا ہوں اور کتنے بھید ایسے ہیں جنکے اول میں لگے

اور کتنے ایسے ہیں جنکے آخر میں لگے ہوں۔

ماترا پرستار کی شوچی کا قاعدہ۔ پہلے سنگھیا نکالے سنگھیا کے اخیر کا جو ہندسہ ہوگا

ما تقدم کا ہندسہ شمار ایسے بھیدوں کا بتاتا ہے جنکی ابتدا میں لگے ہوں یا جنکے اخیر میں لگے

ہوں۔ اور اس ہندسہ ما تقدم کا قبل ہندسہ شمار ایسے بھیدوں کا بتاتا ہے جن کے

اول ول گزرا ہوں یا جنکے آخر گزرا ہوں۔ (ماترا سنگھیا) (پارماں کا پرستار۔)

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶

دیکھو چار ماترائ کی سنگھیا کی تو معلوم ہوا کہ اخیر کا ہندسہ (۵) ۵ اور پانچ کا ہندسہ ماتقدم (۳) ۳ ہے پس دریافت ہوا کہ چار ماترائ کے پرستار میں تین ایسے بھیجہ ہیں جنکے اخیر میں لکھ میں اور تین ہی بھیجہ ایسے ہیں جنکے اوائل میں لکھ میں پھر (۳) کا ہندسہ ماتقدم دو ہے۔ پس دریافت ہوا کہ چار ماترائ کے پرستار میں دو بھیجہ ایسے ہیں جنکے اوائل میں گرہ میں اور دو ہی بھیجہ ہیں جنکے اوائل میں گرہ میں۔ برن پرستار کی شوچی کا طریقہ۔ برن سنگھیا نکالے۔ سنگھیا کے اخیر کا جو ہندسہ ہو اس کے ماتقدم کا ہندسہ شمار ایسے بھیجہ دن کا بتاتا ہے جنکے اوائل میں لکھ ہوں یا جنکے اوائل میں لکھ ہوں اور وہی ہندسہ شمار ایسے بھیجہ دن کا بتاتا ہے جنکے اوائل میں گرہ ہوں یا جنکے اوائل میں گرہ ہوں

(چار برن کا پرستار)

(۱) ۵ ۵ ۵ ۵ = مفعولاتن

(۲) ۵ ۵ ۵ ۱ = مفاعیلن

(۳) ۵ ۵ ۱ ۵ = فاعلاتن

(۴) ۵ ۵ ۱ ۱ = فاعلاتن

(۵) ۵ ۵ ۱ ۵ = مستعلن

(۶) ۵ ۵ ۱ ۵ = مفاعیلن

(۷) ۵ ۱ ۱ ۵ = مفتعلن

(۸) ۵ ۱ ۱ ۱ = فاعلاتن

(۹) ۵ ۵ ۵ ۱ = مفعولاتن

(۱۰) ۵ ۵ ۱ ۱ = مفاعیلن

(۱۱) ۵ ۱ ۵ ۱ = فاعلاتن

(۱۲) ۵ ۱ ۱ ۵ = فاعلاتن

(۱۳) ۵ ۵ ۱ ۱ = مسفعلاتن

(۱۴) ۵ ۱ ۱ ۱ =

(۱۵) ۵ ۱ ۱ ۱ =

(۱۶) ۵ ۱ ۱ ۱ =

(۵۰ کی سنگھیا)

(۱۶) ۵ ۵ ۵ ۵

دیکھو چار برن کا پرستار کیا تو معلوم ہوا کہ اسے پرستار میں (۱۶) بھید ہیں کیونکہ اسکی شکلیا کا اخیر ہندسہ (۱۶) اور رسول کا ہندسہ ماتقدم (۸) ہیں دریافت ہو کہ چار برن کے پرستار میں آٹھ بھید ایسے ہیں جنکے اوائل کچھ ہیں اور آٹھ ہی ایسے ہیں جنکے اوآخر میں لکھ ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چار برن کے پرستار میں آٹھ بھید اوائل میں گروا لے اور آٹھ ہی بھید اوآخر میں گروا لے ہیں۔

چہارم۔ اودنشت بضم اول وواو معدولہ ووال مملہ مشد وکسوروشین عجیب سا کن مع تاسے ہندی موتوف۔ اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہے کہ ماتر ایا برن کے پرستار میں فلان بھید کو تھا ہے۔

ماتر اودنشت کا قاعدہ۔ شکلیا کر کے گر کے سروں کے ہندسون کو اکٹھا کر کے پھر کل جمع کو شکلیا کے اخیر کے ہندسے سے گٹھا دے جو باقی رہے وہی ماتر پرستار کے بھید کا عدد ہے اور وہی عدد جواب ہے۔

مثلاً کوئی پوچھے کہ چھ ماتر کے پرستار میں (۳۱۵۱) یہ کو تھا بھید ہے۔ تو اول اسکی شکلیا نکالے جیسے (۱۱۱۲۳۴۵) تو کل جمع شکلیا کی (۱۲) ہے اس تیرہ میں سے گر کے سروں کے ہندسون کا مجموعہ یعنی (۵+۱) = ۶ کو گٹھا یا تو باقی بچے (۷) ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ بھید سا تو ان ہے۔

برن اودنشت کا قاعدہ۔ شکلیا کر کے گر کے سروں کے ہندسون کو اکٹھا کر کے مجموعہ کو شکلیا کے اخیر کے مجموعی ہندسون سے تفریق کر کے جو باقی رہے وہی برن پرستار کے بھید کا عدد ہے۔ اسکا دوسرا قاعدہ یہ کہ گھنوں کے سروں کے ہندسون کو جمع کر کے ایک کا ہندسہ اوس میں جوڑ دے تو مجموعہ جواب ہو گا۔

مثلاً کوئی پوچھے کہ چار برن کے پرستار میں (۱۵۵۱) یہ بھید کو تھا ہے۔ پس اسکی شکلیا نکالی یوں (۱۶۱۱۱۲۳۴۵)۔ تو کل جمع شکلیا کی (۱۶) ہوئی

اس سولہ میں سے گروں کے سروں کے ہندسوں کا مجموعہ یعنی $6 = (2 + 4)$ کو گھٹا دیا تو باقی رہے (۱۰) لہذا معلوم ہوا کہ وہ ہجیمہ و سوال ہو۔

(مثال قاعدہ دوم) گھون کے سروں کے ہندسوں کا مجموعہ $9 = (1 + 8)$ ہوا اس نو میں ایک کا ہندسہ بڑا تو مجموعہ (۱۰) ہوا۔ پس دریافت ہوا کہ وہ ہجیمہ و سوال ہو۔

پہلے نقشہ - بفتح نون و سکون شین ہجیمہ و تاسے ہندسی موقوف - اس قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ماترا یا برن کے پرستار میں فلان ہجیمہ کی کیا شکل ہو یعنی کس مقام پر اوہین لگھ میں اور کس جگہ اوہین کر۔

ماترا پرستار کے نقشہ کا قاعدہ - جتنی ماترا کا پرستار ہو اوتنی ماترا انشکل لگھ لکھے اور اوہین لکھیا نہ جائے۔ پھر اس پوچھے ہوئے ہجیمہ کے شمار کو سنکھیا کے اخیر ہندسے سے تفریق کر دے۔ جو باقی بچے اس ہندسے میں سے سنکھیا کے ایسے بڑے ہندسے کو (جو اوہین سے ٹکٹ سکتا ہو) تفریق کرے اور اب اس ہندسے کو گھٹا یا جو اور سیکے نیچے کی ماترا کو دہنے طرف کی ماترا سے ملا کر انشکل کر بنائے۔ پھر غور کرے کہ تفریق کرنے سے کچھ باقی تو نہیں رہا۔ اگر رہے تو اوہین سے بھی بقاعدہ مذکورہ سنکھیا کا بڑے سے بڑا ہندسہ (جو کہ تفریق ہو سکتا ہو) تفریق کرے اور پھر بقاعدہ و شکل مذکورہ دو ماتراؤں کو ملا دے۔ اگر پھر بھی باقی رہے تو وہی قاعدہ کرتا چلا جائے الی غایت انہیات۔ پس وہ شکل جو اس طرح بنائی جائے گی وہی جواب ہو۔ مثلاً کوئی پوچھے کہ (۵ ۵ ۵) یعنی چھ ماترا کے پرستار میں نوین ہجیمہ کی کیا شکل ہو۔ تو پہلے ان چھ ماتراؤں کو انشکل لگھ لکھے یوں = (۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱) پھر عمل موافق ذیل کے کرے۔ (دیکھ صفحہ ۳۵۳ میں صورت عمل)

عمل مثال اول-	عمل مثال دوم-
(۱) $12 = 1 + 11$	(۱) $12 = 4 = \frac{12}{3}$
(۲) $12 = 4 = \frac{12}{3}$	(۲) $12 = 3 = \frac{12}{4}$
(۳) $12 = 1 + 2$	(۳) $12 = 1 + 3 = 4$ کے اور $\frac{12}{4} = 3$ (۵)
(۴) $12 = 2 = \frac{12}{6}$	(۴) $12 = 1 = \frac{12}{12}$
(۵) $12 = 1 = \frac{12}{12}$	
دیکھو چار برن کا نشٹ تھا اس لیے چار درجے آئے	دیکھو چار برن کا نشٹ تھا اس لیے چار درجے آئے
(چار برن)	(چار برن)
جواب (۱ ۱ ۱ ۱ ۱) یعنی ایک گرا ایک لکھ	جواب (۱ ۱ ۱ ۱ ۱) یعنی ایک گرا ایک لکھ
پھر ایک گرا ایک لکھ۔	پھر ایک گرا ایک لکھ۔

ششم۔ میر۔ میم بایا کے مہول آخر اسے مہملہ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ فلان پر ستار میں کو لکھ اور کو گروالے کتنے بھید میں۔

ماترا میر کا قاعدہ۔ پہلے ایک چکر یعنی نقشہ موافق ذیل بنائے جسکو میر چکر کہتے ہیں اور اسکا ہر خانہ کوٹھا کہلاتا ہے چونکہ ایک ستار کا ایک ہی پر ستار ہوتا ہے اس لیے چکر کے درجہ اول میں ایک ہی کوٹھا رکھا اور درجہ دوم میں ایک اور بڑھا کر دو کوٹھے بنائے اسطرح درجہ سوم میں بھی دو ہی کوٹھے بنائے بعدہ درجہ چہارم میں ایک اور بڑھا کر تین کوٹھے بنائے اور اسبقدر درجہ پنجم میں بھی پھر درجہ ششم میں چار کوٹھے بنائے اور اسبقدر درجہ ہفتم میں بھی علیٰ ہذا القیاس ایک ایک کوٹھا بڑھاتے گئے۔ مگر یہ خیال رکھو کہ دو درجہ میں ہر جگہ برابر کوٹھے ہوتے ہیں مثلاً دوم و سوم میں دو اور چہارم و پنجم میں دو اور ششم و ہفتم میں دو قس علیٰ ہذا۔ ہر درجے کے دہنے طرف کے خانے آخر میں ایک کا ہندسہ

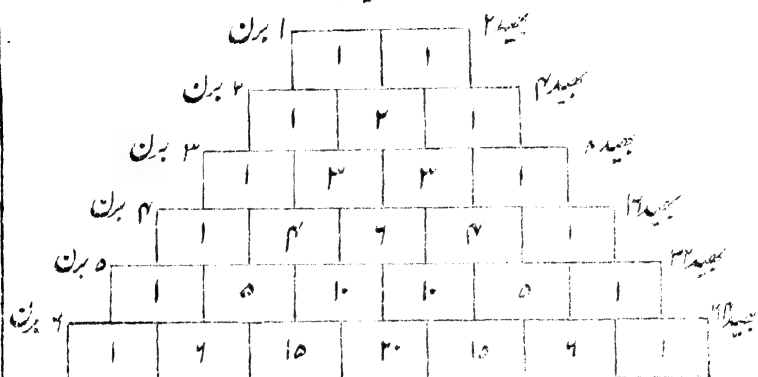
نکل گئے ہو جائیں گے (اجتناب اجزائے سے مراد پندرہ ہے جو کہ آئندہ مرکب میں مذکور ہے)
مثال جفت۔ چار ستار کے میر پر مبن دیکھا تو پہلے کوٹھے میں (۱) پایا پس معلوم ہوا
کہ ایک بھید ایسا ہے جنہیں چار ستار (۵ ۵) یعنی دو گرہین پھر اوسکے دہنے طرف (۲)
پایا تو دریافت ہوا کہ تین بھید ایسے ہیں جنہیں ایک گرہ اور دو گھٹن کیونکہ $11 = (5 + 5 + 1)$
پھر اوسکے دہنے طرف (۱) دیکھا تو دریافت ہوا کہ ایک بھید ایسا ہے جنہیں چاروں گھٹن
میں کیونکہ $11 = (5 + 5 + 5 + 1)$

مثال طاق۔ پانچ ستار کے میر پر مبن دیکھا تو پہلے کوٹھے میں (۳) پایا پس یافت
ہوا کہ تین بھید ایسے ہیں پانچ ستار (۵ ۵ ۵) یعنی ایک گھٹن دو گرہین پھر اوسکے
دہنے طرف (۴) ملا تو سمجھے کہ چار بھید ایسے ہیں جنہیں تین گھٹن دو گرہین کیونکہ
کے $11 = (5 + 5 + 5 + 1)$ پھر اوسکے دہنے طرف
(۱) دیکھا تو جانا کہ ایک بھید پانچوں گھٹن والا ہی کیونکہ۔ کے ہے۔

$$11 = (5 + 5 + 5 + 1)$$

برن میر کا طریقہ۔ پہلے ایک چکر یعنی نقشہ موافق ذیل بنائے جسکو میر چکر کہتے
ہیں اور اوسکا ہر خانہ کوٹھا کہلاتا ہے۔ چونکہ ایک برن کے دو پر ستار ہوتے ہیں
اس لیے درجہ اول میں دو خانے رکھے اور درجہ دوم میں ایک اور بڑھا کر تین خانے
بنائے اور تیسرے میں ایک اور بڑھا کر چار خانے بنائے علیٰ ہذا القیاس ایک
ایک خانہ بڑھاتے گئے۔ پس جتنے برن ہونگے کوٹھے میں اتنے ہی درجے ہونگے۔
ہر درجے کے دہنے اور بائیں طرف کے آخر خانوں میں ایک کا ہندسہ رکھا جائیگا پھر
جس خانہ درمیانی کو بھرنایا ہو اوسکے سر کے دو خانوں کے ہندسوں کو جوڑ کر اوسین کھڑ
علیٰ ہذا درجہ آخر تک پہنچ جاؤ۔ کوٹھے کے سر وئی کو فون پر بائیں جانب جو ہندسہ
ہیں وہ برن کے شمار میں اور دہنے گوشوں پر کے ہندسے بھیدوں کی تعداد میں

برن میسر حکم



پہلے خانے کو باغیچہ پچھلے سے برن کے شمار کے موافق گر جانے پھر دوسرے خانے میں ایک گر کم کر کے ایک لکھ بڑھانے اور اوس خانے کے ہندسے کے موافق بھی کا شمار جانے اس پیکر میں ایک گر کے جو محل ایک ہی لکھ بڑھایا کیونکہ برن کے عوض برن ہی ملنا چاہیے یونینیں بائیں طرف سے دہنے طرف کو چلا جائے اور ہر خانے پر ایک گر کم کر دیا جواور ایک لکھ بڑھاتا ہوا دہنے طرف کے آخر خانے تک پہنچ جائے حسب تفصیل مثال ذیل۔

- یہ تین برن کے پرستار کی مثال ہو
- (۱) ۵ ۵ ۵
- (۲) ۱ ۵ ۵
- (۳) ۵ ۱ ۵
- (۴) ۱ ۱ ۵
- (۵) ۵ ۵ ۱
- (۶) ۱ ۵ ۱
- (۷) ۵ ۱ ۱
- (۸) ۱ ۱ ۱

دیکھو تین برن کے پرستار میں آٹھ بھید میں وہی (۸) درجہ سوم کے دہنے طرف سے
 ۱ اور وہی (۳) یعنی برن کا شمار اس کے بائیں جانب ہر اب قانون میں غور کر
 کہ اول خانے میں ایک ہندسہ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تین برن کے پرستار میں ایک
 بھید ایسا ہے جن میں تین گرہیں۔ بعد خانہ دوم میں تین کا ہندسہ ہے۔ پس معلوم ہوا
 کہ اوہی پرستار میں تین بھید ایسے ہیں جن میں۔ کے میں۔ (۱ ۱ ۱) =
 (۱ + ۱ - ۱) یعنی دو گرہ اور ایک لکھ میں۔ بعد خانہ سوم میں پھر
 تین کا ہندسہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ پرستار نمبر کو میں پھر تین بھید ایسے ہیں جن میں
 کے میں۔ ۱۱ = (۱ + ۱ - ۱) یعنی ایک گرہ دو لکھ میں۔ پھر خانہ
 چارم میں ایک کا ہندسہ پایا۔ پس معلوم ہوا کہ پھر ایک بھید ایسا ہے جن میں۔ کے
 میں۔ ۱۱۱ = (۱ + ۱ - ۱) یعنی تین لکھ میں۔ لیجیے آٹھوں بھید
 پورے ہو گئے۔ یہ کل درجہ سوم کی مثال ہوئی۔ یونہی سب درجوں کو
 آزمالو۔

ہفتم۔ مرکبی۔ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی ماترا یا اتنے برن
 کے پرستار میں کل بھید اس قدر اور کل ماترا اور کل لکھ اور کل گرہ اور کل برن
 اور کل پنڈ (جسکی تعریف ذیل میں ہے) اس قدر ہیں۔ یہ قاعدہ گویا سب کی
 فرست ہے۔

تعریف پنڈ

سب لکھوں کے مجموعے کو نصف کر کے گریباٹے اور اس کو گروں میں جوڑ کر
 سب گروں کا مجموعہ پنڈ کہہ رہے ہیں۔ پارسوی و نوں ساکن و دال ہندی موقوف
 کہلاتا ہے۔ جیسے کسی پرستار میں دس لکھ اور پانچ گرہیں تو دس گرہوں ہی دس
 گرہ ان سب کا پنڈ ہے۔

ماترا مرکبی کا چکر							
درجہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	ہندوستان سے معمولی پرستار۔
۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	ماترا کی سنگھیا کے اعداد۔
۲	۱	۲	۳	۴	۵	۶	درجہ سے (۱) و (۲) کے اعداد کا حاصل ضرب
۳	۱	۲	۳	۴	۵	۶	خانہ اول میں (۱) رکھا پھر اوپر سے دو لٹا کر کے اوپر سے خانے کے عدد سے گٹھا کر باقی کو رکھ دیا۔ اسی حساب سے خانہ راست سے طرف خانہ چپ کے چلے جاؤ۔ الی آخر
۴	۱	۲	۳	۴	۵	۶	خانہ اول میں صفر رکھا البتہ صف کے اوپر کا عدد دہا کر صف کے دس خانے میں لکھا پھر اس خانے کے اوپر کا عدد دہا کر اس دس خانے خانے کے دس خانے میں لکھا۔ علیٰ ہذا اقلیت اس آخر تک
۵	۱	۲	۳	۴	۵	۶	درجہ سے (۴) و (۵) کے اعداد کا مجموعہ۔
۶	۱	۲	۳	۴	۵	۶	درجہ سوم کے اعداد کا نصف۔

(نتیجہ) مثلاً ۶ مازا کے پرستار میں ۱۳ بھید ہوتے ہیں وہی ۱۳ خانہ ۶ کے نیچے ہیں اور اسی پرستار میں سب بھیدوں کی مازا میں جمع کرو تو ۷ ہوتی ہیں وہی ۸ خانہ ۳ کے نیچے ہیں اور اسی پرستار میں سب بھیدوں کے لگھ جمع کرو تو کل ۲۸ ہوتے ہیں یہی ۳۸ خانہ ۸ کے تلے ہیں اور اسی پرستار میں سب بھیدوں کے گرج جمع کرو تو کل ۲۰ ہوتے ہیں وہی ۲۰ خانہ ۳۸ کے تلے ہیں اور اسی پرستار میں کل بھیدوں کے اکثر جمع کرو تو سب ۵۸ ہوتے ہیں وہی ۵۸ خانہ ۲۰ کے تلے ہیں اور اسی پرستار میں سب بھیدوں کے لگھوں کو جمع کر کے اوس مجموعے کا نصف پرستار کے گردوں کے مجموعے کے ساتھ ملاؤ تو اگر ۳۹ ہوتے ہیں وہی ۳۹ خانہ ۵۸ کے تلے ہیں۔

برن مرکبی کا چکر						
برن ۱	برن ۲	برن ۳	برن ۴	برن ۵	برن ۶	ہندہا سے مجموعی پرستار
۱	۲	۸	۱۶	۳۲	۶۴	برن نکھیا کے اعداد کو شروع کر کے رکھو
۲	۴	۱۶	۶۴	۲۵۶	۱۰۲۴	اعداد درجہ (۱) و (۲) کا حاصل ضرب
۳	۶	۲۴	۱۲۸	۸۰	۱۹۲	اعداد درجہ سوم کا نصف
۴	۸	۳۲	۲۵۶	۸۰	۱۹۲	ایضاً ایضاً
۵	۱۰	۴۰	۳۲۰	۶۴	۱۶	درجہ سوم و چہارم کے اعداد کا مجموعہ
۶	۱۲	۴۸	۳۸۴	۱۲۰	۲۸۸	درجہ ششم کے اعداد کا نصف

ہشتم - پتا کا - بفتح با سے پاری و تاسے فوقانی بالفت کشیدہ و کاف تازی بالفت

اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہو کہ فلان ماترا یا برن کے پرستار میں کس کس

بھید میں کتنے گر اور کتنے لگھ تعداد ہیں۔

پتا کا کے دو جز ہوتے ہیں۔ ایک دند بفتح دال معلوم و نون ساکن آخر وال ہندی

یعنی علم کی چھڑ کی شکل۔ ایک پتا کا یعنی پھر ہرے کی شکل۔

ماترا پتا کا کا قاعدہ۔ جتنے ماترا کا پتا کا لکنا منظور ہو۔ پہلے او تنی ماترا کی نکھیا لکھو

اوسکے درجہ اعداد جہدہوں او تنے ہی خانے دند میں بنائے اور خانوں میں نکھیا کے اعداد

ترتیب وار رکھ دے۔ چونکہ پہلے بھید کی ماترا میں تو معلوم میں کہ سب کثر گر ہیں۔ لہذا اوسکے

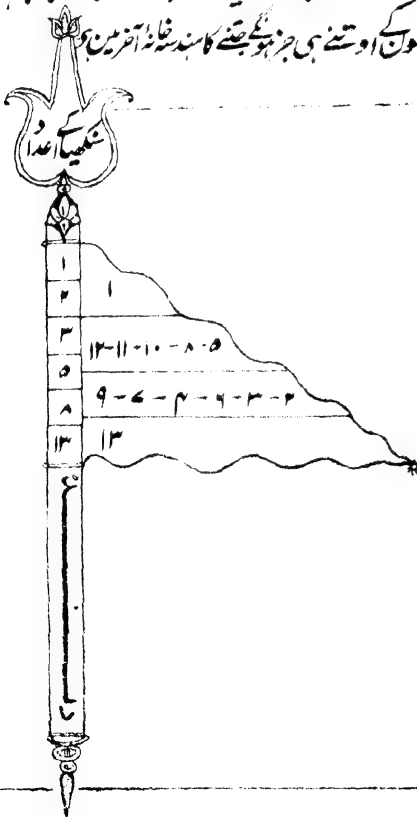
بعد یہ دیکھنا چاہیے کہ پہلے سے کم اور سب سے زیادہ کتنے گر آ سکتے ہیں۔ جتنے

آ سکیں او تنے ہی خانے پتا کا میں بنائے۔ پھر نکھیا کا اول عدد اوس نکھیا کے

دہنے طرف مقابل میں رکھے اور اخیر عدد نکھیا کے دہنے جانب اخیر عدد کے مقابل میں

رکھے۔ اب خانے وسط کی خانہ پری کا قاعدہ سنو۔ دند کے پہلے خانے کے عدد کو نکھیا کے

آخر خانے کے مقابل کے عدد سے گھٹا کر باقی کو پتا کا کے حصہ اول میں رکھے۔ پھر نو مین
 ونڈ کے دوسرے خانے کے عدد کو عدد مذکور سے گھٹا کر باقی کو اس کے دہنے طرف رکھے۔
 اس طرح ونڈ کے ہر خانے کے عدد کو دفعہ دفعہ گھٹا کر حاصل تفریق کو حصہ اول میں ترتیباً برعکس
 بعدہ ونڈ کے دو دو خانوں کا مجموعہ اسی عدد مذکور سے گھٹا کر حاصل تفریق کو پتا کا کے
 حصہ دوم میں بھرے بشرطے کہ جو ہندسہ حصہ اول میں آچکا ہو اس کی تکرار نہ ہونے پائے۔
 پھر اگر حصہ سوم بھی ہو تو اس میں وہ اعداد رکھے جو سنگیہ کے تین تین خانوں کے مجموعہ کے
 گھٹانے سے حاصل ہوں بشرطے کہ اعداد صدر مکرر نہ آنے پائیں۔ اس طرح جتنے خانے
 ہوں سب کی خانہ پوری کر دے۔ پتا کا کے اعداد کا مجموعہ سنگیہ کے ہندسہ اخیر کے برابر ہوا۔
 یعنی پتا کا کے کل خانوں میں ملا کر ہندسوں کے اتنے ہی جز ہونگے جتنے کا ہندسہ خانہ آخر میں ہو۔
 مثلاً چارہ اتر کے پرستار کا پتا کا یہ ہو۔



چھ ماترا کے پرستار کی سنگھیا (۱۳) جو آخر تک یون = $\frac{13}{13} = 1$ لے۔

ایسے - دند کے خانوں میں چھ دند کی سنگھیا کے اے اور کٹ میں ترتیب وار۔

پتا کا کے حصہ دوم کی خانہ پری اس طرح کی ہو

عمل - ۱۳ - ۱ - ۱۲	میں - ۱۳ - (۲ + ۱) = ۱۰	اسکو حصہ دوم کی خانہ پری کا حصہ دے
چہر - ۱۳ - ۲ = ۱۱	چہر - ۱۳ - (۳ + ۱) = ۹	اسکو بوجہ صدر نہ رکھا۔
چہر - ۱۳ - ۳ = ۱۰	چہر - ۱۳ - (۵ + ۱) = ۷	
چہر - ۱۳ - ۴ = ۹	چہر - ۱۳ - (۸ + ۱) = ۴	
چہر - ۱۳ - ۵ = ۸	اور - ۱۳ - (۳ + ۲) = ۸	اسکو بوجہ صدر نہ رکھا۔
چہر - ۱۳ - ۸ = ۵	چہر - ۱۳ - (۵ + ۲) = ۶	
	چہر - ۱۳ - (۸ + ۲) = ۳	
	اور - ۱۳ - (۵ + ۳) = ۵	اسکو بھی بوجہ صدر نہ رکھا۔
	چہر - ۱۳ - (۸ + ۳) = ۲	

دند کے حصہ

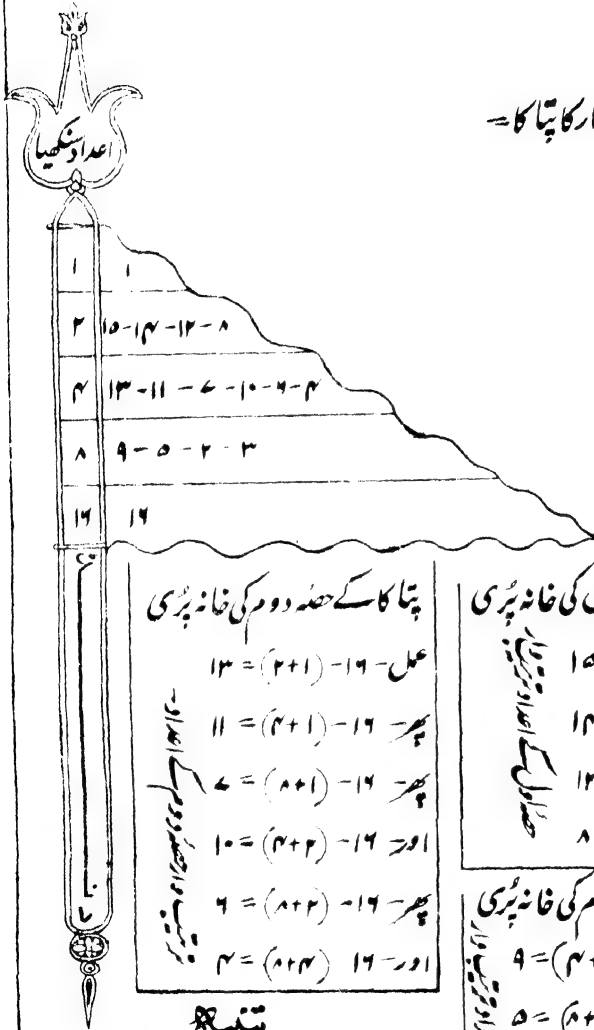
اگر پتا کا میں اور حصہ ہوتے تو پانچ مثبت فلان فلان کو اس عدد سے گھٹاتے جو سنگھیا کا عدد آخر ہوتا۔ اور ظاہر ہو کہ پچھتے زیادہ ماترا کے پرستار میں تیرہ سے زیادہ کا عدد سنگھیا کا آخر ہوگا۔ فافہم۔

برن پتا کا کا قاعدہ۔ اس کا قاعدہ بھی ماترا پتا کے کے قاعدے کے مثل ہو لیکن بیان دند کے خانوں میں برن سنگھیا کے اعداد بھرے جائینگے۔ دیکھو چار برن کے پرستار میں سنگھیا کا عدد آخر متوالہ ہو۔

یون (۱۶) $\frac{16}{16} = 1$

پس برن کے نمبرن کے اعداد ترتیب وار مع عدد آخر مضاعف یعنی (۱۶) دنڈ میں بھردو

چار برن کے پرستار کا پتا کا =



تنبیہ

دیکھو بیان پتا کا میں تین حصے تھے بدین وجہ دنڈ کے خانہ سوم تک کے اعداد جمع کر کے نکھیا کے ہندسہ تفرستہ نکھیا

پتا کا کے حصہ سوم کی خانہ پُری

عمل - ۱۶ - (۲+۲+۱) = ۹

پھر - ۱۶ - (۸+۲+۱) = ۵

اور - ۱۶ - (۸+۴+۲) = ۲

پھر - ۱۶ - (۸+۴+۱) = ۳

حصہ سوم کے اعداد ترتیب وار

(پتا کا نتیجہ)

نہ ورنہ جو کہ ماترا اور برن کے پرستار کے پتلے جبیدین سب گروہوں اور اخیر جمیدین سب لکھ باقی جمید نامعلوم ہوں۔ انہذا ان کے دریافت کے واسطے۔ پتا کا کے جتنے حصے یعنی خانے اعداد سے بھرے ہوئے ہوں انہیں خانہ (۱) کے لیے (۱) گروہ قرار دو۔ اور خانہ (۲) کے واسطے (۲) گروہ اور خانہ (۳) کی خاطر (۳) گروہ علیٰ ہذا القیاس جتنے درجہ یعنی خانے نیچے اترتے جاؤ فی خانہ ایک ایک گروہ بڑھاتے جاؤ یعنی جتنے جاؤ۔ پھر خانے کے اعداد کو علیحدہ علیحدہ موافق خطافصل پرستار کا ایک ایک جمید جانو۔ پس خانہ اول کے ہر جمید میں ایک ایک گروہ کا باقی لکھ پھر خانہ دوم کے ہر جمید میں دو گروہ ہونگے باقی لکھ پھر خانہ سوم کے ہر جمید میں تین تین گروہ ہونگے باقی لکھ۔

جیسے چھ ماترا کا پرستار گروہ تو اوہ میں ۱۲ و ۱۱ و ۱۰ و ۹ و ۸ و ۷ جمیدوں میں ایک ایک گروہ کا باقی رہے دو گروہ لکھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مذکورہ ماترا پتا کا کے خانہ (۱) کے ہیں۔ اسی طرح ۹ و ۸ و ۷ و ۶ و ۵ و ۴ جمیدوں میں دو گروہ ہونگے باقی رہا ایک ایک گروہ وہ ہوگا کیونکہ اعداد مذکورہ پتا کا کے خانہ (۲) کے ہیں۔

یونہی چار برن کا پرستار گروہ تو اوہ میں ۱۵ و ۱۴ و ۱۳ و ۱۲ و ۱۱ و ۱۰ جمیدوں میں ایک ایک گروہ کا باقی رہے تین تین گروہ ہونگے کیونکہ اعداد مذکورہ برن پتا کا کے خانہ (۱) کے ہیں۔ اسی طرح ۱۳ و ۱۲ و ۱۱ و ۱۰ و ۹ و ۸ و ۷ و ۶ و ۵ و ۴ جمیدوں میں دو گروہ لکھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مسطورہ پتا کا کے خانہ (۲) کے ہیں۔ اسی طرح ۹ و ۸ و ۷ و ۶ و ۵ و ۴ و ۳ جمیدوں میں تین تین گروہ ہونگے باقی رہا ایک ایک گروہ وہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اعداد خانہ (۳) کے ہیں۔ اب دونوں پتا کا سے ملا کر سمجھ لو اور امتحان چاہو تو پرستار کر کے جانچ لو۔

فصل ہفتم بیان گن

چند ماترا یا چند برن کو اکٹھا کر کے اوستا لیس قسم کے الفاظ بنائے گئے ہیں ان کو سنسکرت میں (گنٹر) بفتح کاف غازی و نون غنہ و رے بند ہی ساکن کہتے ہیں اور ہما شامین (گن) بفتح اول و سکون نون۔ یہ سب گن چند و ن میں ارکان لینی اصول افاہیل کا کام کرتے ہیں۔ اوستا میں ماترا کے واسطے پانچ گن مقرر ہیں اور برن کے لیے آٹھ گن۔ ماترا گن میں کچھ پہلے جو نہ کوئی دیوتا۔ وہ پانچوں میں (۱) گن جبین چار ماترا ہوں جیسے سری گنگا (۲) گنگن۔ پانچ ماترا اہ ال جیسے کالا (۳) گن جبین چار ماترا ہوں جیسے کالی (۴) گن جبین تین ماترا ہوں جیسے نگر (۵) گن۔ دو ماترا اہ ال جیسے دل پھر اول گن کے پرستار سے یہ کھید اور دوم سے آٹھ اور سوم سے پانچ اور چارم سے تین اور پنجم سے دو کھید پیدا ہوتے ہیں جنکا مجموعہ اکٹیس ہے۔ لہذا ماترا گن کے سب اقسام اکٹیس ہیں اور ہر ایک کے واسطے علیحدہ علیحدہ نام مقرر ہوئے۔ (باقی مرقمہ و کھو)

برن گن کے لیے خاص خاص دیوتا اور مخصوص مخصوص پھل مفروض ہیں جو طرہ و نحو تیوں کے ہاں حروف کے واسطے مولا کین اور تاثیرات و خواص ہیں۔ پھر ان سب کے دو اقسام ہیں۔ ایک گن وہ کھدائی کھاتے ہیں یعنی مین۔ دوسرے گن۔ وہ کھدائی مشہور ہیں یعنی بد مین۔ پھر ہر ایک کی چار قسمیں ہو کر مجموعہ آٹھ گن گن ہو جاتے ہیں ان آٹھوں میں ہر ایک تین تین جڑ کا ہوتا ہے یا تو تینوں لگے ہوتے ہیں یا تینوں کر لگے اور گرسے مرکب مگر تین جڑوں سے زیادہ نہیں ہوتے۔ یہ آٹھوں گن تین تین برن پرستار سے علی الترتیب نکل سکتے ہیں۔

اب ہم آٹھوں برن گنوں کے نام اور اونکے لکھ و کر کی ترکیب اور اونکی نشانی بحساب لکھ و کر اور مثال اور دیوتا اور پھل اور اقسام نقشہ (۱) میں بتاتے ہیں اور یہی بت کام آتے ہیں

نقشہ الف برنون کے گن گن کا بیان						
رقم	پہلے	دو	تین	چار	پانچ	اٹھ
۱	گن	نہن کر	۹۹۹	سیتا	زمین	کشمش یعنی دولت ہے
۲	گن	ایک گن دو گن	۱۹۹	ہوائی	پانی	دھن یعنی اسباب ہے
۳	گن	ایک ایک ایک	۳۱۹	کالکا	آگ	موت اور سوزش دے -
۴	گن	دو گن ایک کر	۱۱۹	مسترا	ہوا و کال	خوف عظیم دے -
۵	گن	دو گن ایک گن	۵۱۹	پاتال	آسمان	پنج یعنی کچھ نہ دے -
۶	گن	ایک ایک ایک	۱۹۱	مرار	سویج	در و پید کرے -
۷	گن	ایک گن دو گن	۹۱۱	باسن	چاند	حسن و رسک دے -
۸	گن	تین گن	۱۱۱	کھل	سانپ	عقل اور سکھ دے -

قطعہ شناخت گن باشارہ حرف آغاز

آغاز و وسط و آخر گن آئین تو مجھیں جان
 سب گن جو ہون گن سب گن جو ہون گن
 ان درجن پر جو گن ہوں انکو برست پہچان
 ترکیب صد مین تو کہ لفظ و نشر پر دھیان
 ان آٹھوں مین دو دو ایک قسم کے مین بدین سبب انکے چار اقسام ہوں ہو جاتے ہیں
 دو برست یعنی دوست - دو داس یعنی غلام - دو اودا سین یعنی بیگم - دو ار یعنی گن
 سب تفصیل نقشہ (ب) -

نقشہ (ب)			
۱	گن	اور	گن
۲	گن	اور	گن
۳	گن	اور	گن
۴	رگن	اور	گن

نقشہ اتر یعنی (ج) مفصلہ ذیل سے دریافت ہوا کہ اگر دو دو اگن یا گن ملے
نقشہ (ب) چند میں شوالی آئین تو کیا خاصہ پیدا کریں

نقشہ اتر یعنی (ج)	
۱	دوست دوست شوالی آئین
۲	پہلے دوست پھر غلام
۳	پہلے غلام پھر دوست
۴	غلام + غلام
۵	پہلے دوست پھر بیگانہ
۶	پہلے دوست پھر دشمن
۷	پہلے غلام پھر بیگانہ
۸	پہلے غلام پھر دشمن
۹	پہلے بیگانہ پھر دوست
۱۰	پہلے بیگانہ پھر غلام
۱۱	بیگانہ + بیگانہ
۱۲	پہلے بیگانہ پھر دشمن
۱۳	پہلے دشمن پھر دوست
۱۴	پہلے دشمن پھر غلام
۱۵	پہلے دشمن پھر بیگانہ
۱۶	دشمن + دشمن

خوشی ہو
کام پیشہ کی صورت مقبول ہو
کام پورا ہو یا نہ ہو
کام اپنے اختیار میں رہے
کام پورا ہو
دروپیدہ ہو جائے
دولت کا نقصان ہو
خوف کا مقام ہو
نکمتا چلے
آفت پیدا ہو
کوئی فائدہ نہ ہو
بھائیوں بھائیوں عداوت ہو
اسکا پھل پتہ ہو
بیوی مر جائے
خاندان اور دولت کی تباہی ہو
انصر اور راج اور مدوح مر جائیں

نقشہ (جہ) کہ نقشہ (ب) سے ملاتے ہی اور نقشہ (ب) کو نقشہ (الف) سے ملاتے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قسم کے الفاظ اور کس کس وزن کے لفظ چھند میں متوالی لانا بہتر ہو یا متوسط ہو یا برا ہو۔

(تتمہ) انکے علاوہ سترہ حروف و گدھ برن کھلاتے ہیں جب وہ چھندوں کے آغاز پر آتے ہیں تو دولت کو تباہ کرتے ہیں۔ یوں۔

لجی یعنی گان لایان ملاٹان ملاجھ ہر لکھ لپ لچھ لہ لہ نام لہ ملا
ملاٹ ملاٹھ ملاٹھ ملاٹھ۔ واللہ المؤمنون علیہ التائبون

فصل مشتمل اقسام وحدود برت

ہم ہمسایہ ہمن برت کی تعریف کر چکے۔ یہاں اس کے دو اقسام ہیں۔ اول ماترا برت اسکو کہ بفتح کاف فارسی و تشدید وال مطلب بھی کہتے ہیں۔ دوم برن برت اسکو پڑہروں کہ بھی بولتے ہیں۔ ان دونوں میں ہر ایک کی چند قسمیں ہیں۔

(۱) ہم برت بفتح سین سہ۔ وہ چھند جسکے ہر چرن کی ماترائیں یا ہر چرن کے برن از رو شمار برابر ہوں جیسے گے گنج مال پہرے کپال ہر نو گپاش جن کو سرکش
یہاں ہر چرن کے لکھ و گریکھا کی لکھ ایک ماترا اور فی گدھ و ماہر کے حساب سے جمع کر لو تو ہر ایک چرن میں کل آٹھ ماترائیں ہیں۔ جہاں ماتراؤں کا شمار ہوتا ہو وہاں یونہی گنا کرو۔
یا جیسے کنجن میں ملا لا سیکھ لیسے مچ بالا کیل کرن سکھ کدا ہر دو کو کل چند
یہاں ہر چرن کے لکھ و گریکھا کی ماترائیں نہ بناؤ بلکہ صرف اوصین لکھ و گریکھا شمار کر لو
تو آٹھ اکثر ہر چرن میں ہیں۔ برن گننے کو یہی قاعدہ بکار آدہو۔

(۲) اردو ہم برت۔ بفتح ہمزہ و سکون اسے مملہ و دال مطلقہ مع ہائے مخلوط موقوف۔ باقی معلوم۔ وہ چھند جنہیں پہلے اور تیسرے یعنی طاق چرن کی ماترائیں یا ہر از رو سے شمار باہم برابر ہوں اور باقی کی باہم برابر ہوں جیسے چپلا چکلت چپل چت

برکت گھن گنگوڑ پینیا پیا پیا رت نت + کوکت چو نہ دس مور + پیاں ملو ست مین
تیرہ تیرہ ماترا اور ملو ست مین گیارہ گیارہ مین۔ یا جس طرح سے مور کپش سوہ شنیں
گھوڑ بھال + چھری پر سون یا تھ مین گل گنج مالا + پتیر بتر نیام گات نیتز لال + گنج
مین یے چرین سنگ گوال بالا + پیاں ملو ست چرن مین بارہ بارہ برن اور ملو ست
مین چوڑہ چوڑہ مین۔

(۳) بشم برت۔ بکسر بابے موصدہ و خین معجمہ مفتوح۔ وہ چھند جسکے چرن اڑو ست
یا اڑو ست برن تین یا تین سے زیادہ مختلف التعداد ہوں جیسے ۳ پریشتر مدھ ریٹ
دیب + مادھو جا دو گرو دھریک بھوپ + جگ تارن پر بھو ہوا حبیب + تم مین سب کے
ان روپ + پیاں ملو ست چرن مین تیرہ تیرہ مت۔ اور ملو ست تیرہ۔ اور ملو ست مین
چوڑہ مین۔ یا جیسے ۳ برج توکامے کے + مدھ نگر ی ہر جاسے کے رہو + پر کم حصو
چت تیرو + مین گو پال جو دین کو بسارو + پیاں ملو ست چرن نو برن کا ملو ست بارہ کا ملو ست
دش کا ملو ست تیرہ کا ہی۔ ان تینوں مین بشم برت بقول بھکاری داس صاحب چھند نند
کم مستند ہے۔

(۴) جات۔ وہ چھند مین جو دو چھندوں یا زیادہ سے مرکب ہوں جیسے ہلاسن
چھند ایک پا دا کوک اور تر بھنگی سے مرکب ہوتا ہیون سے کا نہ جنم دن ستر نہ پو +
بندھ دھرش با سر سم تولے + مہ تے مہر اپر اوڑا وین + دو ست دیو سمن برسا وین +
سمنن برسا وین۔ ہرش بڑھا وین۔ تچ حج آوین۔ یانن کو + سج تو نہ بھشیں۔ سہت
الیشیں۔ کرین اشیشیں۔ گانن کو + تن لوگن کی گت۔ دانن کی ات۔ نہرکھ سچی پت۔
بھول رہ + برج شو بھ پرکاسہ۔ نند بلا سہ۔ داس ہلا سہ۔ کون کے + خواہ دو دو قسم
کے چرن یا زیادہ یا زیادہ قسم کے چرن سے مرکب ہوں جیسے اردھ سم برت اور بشم برت۔
(۵) ماترا سوتیا۔ بفتح سین مملو و او مفتوح و تحتانی مشدود مع الف کشیدہ۔ ماترا برت کی

ایک صد کا نام ہو۔ بقول صاحب چھند بنو وہ چھند جنکا ہر چرن کم سے کم تیس ماترا کا اور زیادہ سے زیادہ چونتیس ماترا کا ہو۔ لیکن صاحب چھند فرمودہ تین تین ماترا سے لیکر تیس تک واسلہ چھندون کو سویا کہتے ہیں۔ اور یہی اصح ہے کیونکہ اس سے بڑھکر وندک کہلاتا ہے۔

(۶) برن سوٹا۔ برن برت کی ایک حد ہے۔ وہ چھند جنکا ہر چرن کم سے کم بائیس^{۱۲} برن کا اور زیادہ سے زیادہ چھبیس^{۱۳} برن کا ہو۔

(۷) ماترا وندک۔ بفتح وال حملہ ونون ساکن و وال ہندی و کاف تازی ساکن ماترا برت کی حد آخر کا نام۔ وہ چھند جنکے چرن تیس^{۱۴} ماترا سے زیادہ ہوں۔ چٹیا لیس ماترا تک کے وندک سم برت استعمال میں ہیں جیسے چرچری چھند۔ اگر اس سے بھی زیادہ کو تو کوئی مزاحم نہیں۔

(۸) برن وندک۔ برن برت کی حد اخیر ہے۔ وہ چھند جنکے چرن چھبیس^{۱۵} برن سے زیادہ ہوں۔ اکیاون برن تک کے وندک سم برت مستعمل ہیں جیسے آگم چھند۔ اگر اس سے زیادہ بھی کو تو کوئی مانع نہیں۔

(تکملہ) چھندون کی کچھ انتہائیں جنہی ماترائیں یا برن بڑھاتے جاؤ چھند بڑھتے جاتے اگر صرف چالیس چالیس ماترا یا برن تک کا پرستار کرو تو دونوں اقسام ملکر دنل کھرب ننانوے ارب تیر ٹھہ کرو ربتر لاکھ سات ہزار نو سو سترہ سے چھند شمار میں آتے ہیں اور اس شیطان کی آنت کو جب چاہو سنگھیا سے ناپ لو۔ پھر انہیں ہر ایک کی ترتیب و شکل از روئے لکھ و گر تم نشٹ کے قاعدے سے نکال سکتے ہو۔ ہم نے ماترا اور برن کے ہر مراتب کے ساتھ انکی تعداد علیحدہ علیحدہ سنگھیا سے بتادی ہے (مارمرہ دیکھو) اب رہے ان سب کے نام۔ پس ہمیں بڑا خلفشار ہے کیونکہ اکثر ان نے اسمائیں مختلف کیا ہے بلکہ پرستار میں جو بھیج جبکو پس آیا ہے اوسمیں کچھ قیدین لگا کر اوسکا نیا نام گھڑ دیا ہے

(۳) کاما - مگرے رامو + نامو + یامو + کامو + رام کے نام ہی سے اس دنیا میں غرض جو - بردوزن فنلن بسکون دوم - متدارک نجون مسکن -
 (۴) مندر رگرونگہ - دسیاوت + لاوت + بندر + مندر + ہنومان مندر پہاڑ کو دوڑتے لیے آتے ہیں -

(۵ مت)

(۵) شش - جی سے می مین + سہی مین + جشی سے + ششی سے + عمائد لوگ دنیا میں چاند کے مانند روشن ہیں - فعلوں - متقارب -
 (۶) پریا - سے ہو کھرو + پتھرو + توہیا + ری پریا + اری پیاری تیرا دل تھیکے مانند سخت جو - بوزن فاعلن - متدارک -

(۶ مت)

(۷) رام - مگرے جگ ماہین + سکھ ناہین + تچ کامو + بھج رامو + دنیا میں نہیں جو خواہش انسانی کو چھوڑ رام کی طرف منہ موڑ - فعلاتن - رل نجون -
 (۸) کلا - گر - مگرے دھیگو + آج لو + نند للا + کام کلا + اوسری کرشن جبر کرؤ آج ہی تم سے وصل ہوگا - فعلتلی - رجز مٹوی -

(۷ مت)

(۹) شیشہ گت - بھنٹنیم بھجہ - فی چرن سات اترا سے کر پائندہ ہو + دین بندہ ہو سب سُرپٹ + دی شیشہ گت + اوسر جرمت غیب پرور فرشتوں کے مالک ہیکو نبات دو اسکا نام سوگت بھی جو اور چار وزن اسکے اور ہیں (مارہرہ دیکھو) مفاعیلن - فاعلاتن سے اکثر ہوزن جو -

(۸ مت)

(۱۰) مدبھار - بفتح میم و وال مملہ و موصدہ مغلوط ہا آخر اس مملہ - فی چرن ۸ مت چنن

آخر ایک بگن سے نہٹ وںجیکہ + ہج بزمین دیکہ + لگت نہٹیکہ + من چتر لیکہ + کرشن کی وضع داری دیکہ بچ کی عورتین حیرت سے تھویر ہو گئیں۔ مدبجا کو چھب بھی کہتے ہیں۔
(۹ مت)

(۱۱) ہاری ۲ گری سے ٹومان ہجاری + ٹھانے پیاری + سوتین سکھاری + ہوتین مہاری + اہی پیاری تورو ٹھی ہوئی غور میں بیٹھی اس سبب سوتین خوشن ہوئیں۔
نکلن فعلن۔ متقارب مربع اٹلم۔

(۱۰ مت)
(۱۲) ونیک۔ دس کل جنین آخروالا آشر لگہ سے جو جیت جگ بند پس گوی چند + تر لوک انہیں + دشر تہ کل دیپ + جو دنیا کا معبود ہر سب عابد نیلو فرہین او وہ چاند ہر اورتین لوک کا زمین داور ہر اور دسرتو کے دودمان کا چراغ ہر او کی جو ہو
(۱۱ مت)

(۱۳) آہیر۔ فی چرن ۷ مت پھر آخر میں ج سے کوٹک سنیہ نہ ہیر + نھان و منسی ڈنیر + چیر دھرو لکھ تیر + لونج کھو اہیر + کیون بھائی یہ تماشا بھی سنا ہر کہ ایک عورت جمنائین نہانے اتری پوشاک کنارے دیکھ کر گھسیا جی لے بھاگے۔

(۱۲ مت)
(۱۴) آل پنلا۔ ۸ مت پھر ایک بھ سے اہو جئو سوت نندن + کل دل ونج کمندن + بھکتن کے ارجندن + جئو بھو بھی چندن + ارجند و جئو ا کے صاحبزاد + چلن اور خیشون کے بنگن عابدون کے کلیچون کی ٹنڈک میری دنیاوی و شہت کے پھندون کو توڑیے۔

(۱۵) ٹوڑ۔ بوا و مجبول۔ س۔ س۔ ج۔ ج۔ رام کرشن کمنند + سچ ناتھ گوکل چند + گھنشیام کانت اماند + چھب دھام شرمی نندن + رام کرشن کو یاد کرو جو کرجات و ہند

اور محافظہ راج اور گول کے چاند اور ابرہہ سیاہ کے مانند شوق رنگ اور حسن کے مکان اور نند کے
فرزند ہیں۔ اس چند کو ہم ہرون متفاعلین فعلات کا مل مربع اخذ سینغ کہتے اگر آخر میں لگے
نہو تا ایسے اعلا صاحب تحفۃ المند نے اکثر کیے ہیں۔ فتاقل۔ بنت یون ہونج را۔ ۱۱۵۔
کشن۔ ۱۵۱۔ مکند۔ ۱۵۱۔ بعضوں نے اسکو ۹ برن میں شامل کیا ہے۔

(۳۱ ست)

(۱۶) فراچکا۔ بفتح نون و کسہ جیم پارسی و کاف تازی۔ ۲ گرج۔ ۳ بھونہیں لکی
کمان میں ۴ نینا پر چنڈ بان میں ۵ رکھا سہری جو میں دئی ۶ نار اچکا بھو بھلی ۷ دونوں
ابرو سخت کمان اور اکھین تیز تیر میں تو نے مانگ جو نکالی وہ بھی تیر بنگی ۸ بھاشا میں بھون
کو بھونہ بہاے آخر بولتے ہیں اوسی کی جمع بھونہیں ہو مستعملن مفاعلن۔ رجز مربع بھون
اسکو آٹھ برن میں بھی لوگوں نے شامل کیا ہے۔

(۳۲ ست)

(۱۷) بالکل کا۔ ہر دو کاف تازی و لام مفتوح۔ ۱۴ ماترا میں آخر والا کشتہ گرا سمین شرط
ہو کہ کمین بگن نہ آئے ۳ پر نی گرتی تول گنو ۴ پردھن گرل سمان بھون ۵ ہی نہت
رگبہ نام ری ۶ تاس کمال کال کری ۷ جو شخص پرانی عورت کو اُستانی جانے اور
غیر کی دولت کو سہم قاتل مانے اور دل میں شرب روز رام رام کیا کرے کلجک و سکا بال
نہ بچا کرے۔ اسکے اکثر چرن متقارب اثر مٹمن کے ہوزن ہیں۔ فاع فاعول فاعول فعل
(۱۸) من موہن۔ بواو مجول۔ ۹ ماترا پھر۔ ۱۰ پھر گھ ۱۱ سند ر سکھہ ہر شیا مٹن
۱۲ جات ال ابھرام تن ۱۳ مٹنیک چلو تچ دھام دھن ۱۴ کر دوش پور و کام من ۱۵ ہر جو
خوبصورت آرام دہندہ چھیلے دیکھو یہ جاتے ہیں دولت اور گھر چھوڑ کر میرے ساتھ چلو
اور زیارت کر کے اپنی مراد میں پوری کرو۔

(۱۹) متور مان۔ بواو مجول۔ ۱۰۔ ر۔ ج۔ گرے جبہ بال پاکھی چڑھی ۱۱ تہاؤ

بستی پر بھاڑھی ۽ لکمت داس پور نو پکان ۽ مکمل مین بسی منور مان ۽ جسوقت وہ عورت
پاکلی پر چڑھی اسوقت عجب تماشائظر آیا داس نے یہ تشبیہ کامل پائی کہ مکمل مین لکشتنی
ہو (داس تخلص ہو)۔

(۵ امت)

(۲۰) گو پال۔ ہوا و بھول۔ انا ترا۔ بھرج۔ ۸۔ مت پر شبرام ۽ پرچرن تمام سے
دیکھینی دش۔ شری رگراے ۽ پوچھن لاکے سیج سبھائے ۽ کون بیت پڑی۔ رشن
لکھائے ۽ بسی سوسب۔ کو بھجائے ۽ ستیا کی طرف رام متوجہ ہو کر یون ہین پوچھنے لگے
کہ اوی پیاری تم رشیون کو دیکھ کر ہنسیں کیوں اسکی وجہ بتاؤ۔

(۲۱) چو پٹی۔ بفتح جیم عجمی و موحده مفتوح و ہمزہ مع تحتانی معروف۔ فی چرن ہاترا
بقول صاحب چھند ہود دھ پتلے چرن کے آخر ج۔ دوسرے کے آخر ت۔ تیسرے
کے آخر س۔ چوتھے کے آخر ر۔ جوا و خین پنارہ مین شامل۔ جیسے پنڈت رام لال
رام تخلص شاہ آبادی سے پد مین کے اگج مین ل ۽ پیک بھاس پد رم سی لال ۽
مین مین جب تا پڑ پرے ۽ نیلم مین کی شو بھاہرے ۽ پد مین کے گلے مین موتیوں کا
مالا ہو جب گلے کی پان کی سرخی کا عکس پڑتا ہو تو وہ مونگکا بنتا ہو اور جب چوٹی کا عکس
اوپر پڑتا ہو تو وہ نیلم کی خوبصورتی کو لے لیتا ہو۔ جمہور کے نزدیک چوہی کے آخر
لگون کی قید نہیں ہو۔

(۶ امت)

(۲۲) پادا گھک۔ اول باسے پارسی و ضم کاف تازی و فتح لام و کان عربی آخر
بقول صاحب چھند ہود دھ چارچرن اور ہرچرن کے آخر ایک۔ سی۔ او خین سولہ ماترا
مین شامل سے میری مانوسیکہ جلی ری ۽ آس اوسر پتو نہ آلی ری ۽ روس مان
اب بھول نکجے ۽ درشن کر مین آند لیجے ۽ اوی پیاری میری نیک صلاح بان ایسا موقع

۱۔ لیگا اب غرور دھوکے میں نہ کر عاشق کو دیکھ کر خوش ہو۔ کہتے ہیں کہ اگر بادا کلک میں مین کی شہر طر نہ رکھو تو اس کا نام موبن ہو لیکن بانی بھون پتی میں یہ شرط کی ہو نہ موبن نام بتایا ہو سولہ ماترا والے چھند کو بادا کلک ٹھہرایا ہو۔ طرہ یہ ہو کہ مہمور ۱۵ و ۱۶ است کے سب چھندوں کو بادا کلک و چوپئی و چوپائی کہتے ہیں علی العموم بلا شرط۔ لیکن تحقیق یہ ہو کہ ۱۵ است والا چوپئی ہو اور ۱۶ ماترا والا چھند بادا کلک و چوپائی بالغ بلا شرط۔ چوپائی چھند میں بڑی بڑی کتابیں منظوم ہیں شنوی کی طرح جیسے رامائن وغیرہ۔ پھر چار چرن کی قید بھی حشوراند۔ (۲۳) پد دھرمی۔ بفتح باے پارسی و دال مملہ دوم مع ہاے مخلوط مفتوح آخر یاے معروف۔ فی چرن ۱۲ است پھر ج۔ ۵۔ بھیرین لنگمن غم بھیرینال ۶۔ پد اکت کٹنک و بھجال ۶۔ من نہرت بھونجن گپال ۶۔ پد دھرمی پریم مدست بال ۶۔ رات کو کالی گھٹا چھائی جو تاریکی سے ہول آتا ہو پاؤں بھاری میں اونچے ہیں مگر خوف کے دفع رام کو دل میں یاد کرتی ہوئی عورت نشاہ عشق میں چور قدم بڑھاتی چلی جاتی ہو بعضوں نے دس ماترا پر بشرام اور چھ پر چرن تمام کیا ہو۔

(۲۴) ڈال۔ دال ہندی بالغ کشیدہ و راے مملہ مکسور مع لام۔ فی چرن۔ ہست پھر۔ بھ۔ پھر اگر ۵۔ لے ہر نام لگند ماری ۶۔ نارائن بھگونت کھاری ۶۔ رادھا بلب گنج بھاری ۶۔ سیتا ناتھ سد اسکھ کاری ۶۔ ہر کا نام لے جو نجات دینے والے اور مروت کے دشمن اور چھیر سمندر کے ساکن اور بڑے نامی اور کھرا کھچس کے قاتل رادھا کے شوہر کنجون کے سیر کرنے والے اور سیتا کے وارث اور دایمی سکھ دینے والے میں۔ اسکا نام اچھتر ابھی جو بھیم بڑہ و فتح باے پارسی و کسر جیم عجی و فو قانی شد و مفتوح و راے مملہ بالغ کشیدہ۔ تقارب دشمن انکم یا اثرم مبق۔ فاع فاعول فاعول۔ وغیرہ۔

(۲۵) پرجلیا۔ بکسر باے پارسی و راے مملہ مفتوح و ضم جیم تازی و لام مکسور و تختانی بالغ کشیدہ۔ فی چرن ۱۲ ماترا پھر ج۔ ۵۔ نیر دھر بر سین ال گھنگمور ۶۔ نیل کٹھ پک

جسم کمرت سور پو پتیم بن ناہن پرت چین ۛ دیت دکھ تا پرت اوٹھ مین ۛ اوکھی گھنکھو
گھٹا برس ہی ۛ مور او پر پدیا اور جھینگڑ شور چار سبے مین پیا کے بغیر مجھے چین نہیں پڑتا
او سپر غضب ۛ کہ گھڑی گھڑی جوش جوانی ستا تا ۛ

(۱۷ مست)

(۲۶) دھاری - ۛ ج - سی ۛ میو کپھاس مین تھر کائے ۛ سو پیت پٹا مین
اُرمائے - چلین کھو چند بلوک کھاری ۛ گئے تلسی بن مین گرد دھاری ۛ مور کے پردن کا
تاج سر پر کھے زرد دو پٹا گلے مین لٹکائے شو شون کا منہ دیکھتے ہوئے تلسی بن کو کنیا جی
گئے - فنول فنول فنول - متقارب مقبوض -

(۱۸ مست)

(۲۷) راجیو گن - راے مہلہ بالف کشیدہ وجیم تازی با تختانی معروف فتح داود وٹ
بارسی مفتوح باتن - فی چرن ۛ ۛ ماترا پھر ایک گڑ - نو پڑ بشرام - نو پڑ چرن تمام ۛ گھنا تھ
شری پت - چرن منا دوسے ۛ کام کرو دھو لو بھو - سوہ نشا دوسے - مان سو رکھ جت در
باور سے ۛ پٹن ناہ پڑ ۛ اس پھل داورے - رگھنا تھ یعنی گھنشی کے شوہر کے قد مونکو
پوچ اور شہوت و غصہ و طمع و محبت دنیوی کو ترک کر - اے عقل میری نصیحت بگوش
ہوش سن لے پھر ایسا موقع نہ ملے گا -

(۱۹ مست)

(۲۸) بر ۛ ۛ ۛ باے موصدہ مفتوح وراے مہلہ و فتح داود بالف کشیدہ - ۛ چرن فی
چرن ۛ ۛ ماترا پھر ایک ج - یا ۛ ۛ ماترا پھر ایک ت - ۛ ۛ بشرام - ۛ پر تمام - علامہ میر عبد الحلیل
واسطی بلگرامی مغفور ۛ تنیک دیا کے چترے - مور بچاؤ ۛ جل و پر چوٹی کو تنکو ہی ناؤ ۛ نظر
ترحم سے ذرا سا بھی دیکھ لیجئے تو میرا بیڑا پار ہو پانی پر چوٹی کو ایک تنکا ہی ناؤ کا سہارا دیتا ۛ
مور کے معنی میرا بیان بطریق ایہام ہو - بیان عروض و ضرب و دونون ج مین - بچاؤ - ۛ ۛ

۱۵۱- ولہ ۵ بھر کٹ لکھ من تھا کیو۔ نہن اُپاؤ ۶ برتن کاہ نہ بورے۔ اولیٰ ناو ۶
 دل بیدوست و پا برد کو دیکر تھک گیا اور کچھ زور نہیں چلتا عاشقہ کیونکر نہ ڈوبے ناو اولٹ
 گئی ہر۔ بیان عروض ج ہر یون۔ اُپاؤ۔ ۱۵۱۔ اور ضربت ہر یون ٹی ناو۔ ۵ ۵ ۱۔ ہمنے
 اس چھند میں فنوی دیکھی ہر۔ بعضوں نے اوآخر میں کسی گن کی قید نہیں کی ہر۔ برد
 کو نندادو ما بھی کہتے ہیں۔

(۲۰ مت)

(۲۹) جل دھرمالا۔ بفتح جیم تازی و دال ہملا مفتوح مخلوط بہامع اسے ہملا باقی معلوم
 ۴ چرن فی چرن۔ م۔ بھ۔ س۔ م۔ ۵ جہان ناچین پل کلا پی اری ۶ پی پی بولے
 پہر پاپی پیری ۶ کیسے را کھین ہرن بالاجی کو ۶ جابین کارے جل دھرمالا ہی کو ۶ چارون
 طرف مورنا پتے ہن پمیا کبختہ پی پی بولتا ہر مجور عورتین کیونکر جین کالی گھٹاؤں کے دل
 جلائے دیتے ہن۔ پہلے اپنا اس سے ثابت ہر کہ جہان میں بھی فارسی کی طرح اور شعر نافرست
 اول ہر۔

(۲۱ مت)

(۳۰) پل شکم۔ بفتح باسے پارسی و سوم و ہمدہ مفتوح مع نون نیم غنہ و ففتح کاٹ فارسی۔
 پہلے بھ۔ پھر ۱۲ مت۔ پھر یہ ایک چرن۔ ۵ ایک کو ڈولیا گر کھو دہا و تو ۶ تو کت و کھن ہون
 تیان سا تو ۶ پناکل پر ہن بال جھنکے بھرنین کو ۶ بندت بارہ بار پونگم سین کو ۶ اگر کوئی شخص
 ملیا کر کو (جہان صندل پیدا ہوتا ہی) کھو ڈالتا تو او دھری خوشبو دار ہوا فراق زدہ عورت کو
 کیوں ستاتی۔ اس طرح وہ مجور عورت عاشقہ آسو بھرے ہوئے اپنی قسمت کو جھکتی ہر اور بار بار
 ہنومان کے لشکر کی توہین کرتی ہر کہ انکا کے پل باندھنے کو ملیا کر کیوں نہ کھو دے گئے۔ صاحب
 چھند ہودو نے گیارہ پریشرام اور دس پرچن تمام کیا ہر۔ بعضوں کے نزدیک چرن کے آغاز
 پر جگن کی قید نہیں ہر وہ پہلے ۱۲ مت پھر ایک رگن منستے ہن۔ اس کا نام پونگم بھی ہر۔

(۲۲ مت)

(۳۱) پھیر - ہاے ہوز باباے تختانی معروف واسے مہلہ - پہلے ایک - سال - تین بار پھر ایک - ر - (ایک گرجا رنگھ) کو سال کہتے ہیں ۵ سیام ہرن موو کرن دکھ ہرن گاوکے + بیت بسن مند ہنسینو چرن باورے + نندن وشت کدن رتھ سدن دھیاورے + گر بھ ہرن دھیر دھرن تاہ شرن آورے + کنھیا جی سبزہ رنگ خوشی دینے والے دکھ دور کرنے والے کو یاد کر زرد لباس خندہ پیشانی والے کے قدموں کو یاد ان پوج مند کے فرزند برون کے بچکن ولینعت کو نہ بھول دافع غرور تلی دینے والے کی پناہ مین ۲ -

(۲۳ مت)

(۳۲) ورژرھ پد - کبیر دال مہلہ واسے مہلہ مکسور واسے ہندی مخلوط بہا دفتح بابے فارسی مع دال مہلہ ۹ امت پھر دو گر ۱۳ پر بشرام ۱۰ پر چرن تمام - ۵ پرت جا ما بھین کو - چہ گھا لگ جھو میو + بدن باندھت ہو دھو - ہاتھن مین گھو میو + ڈار دیوری پیچ مین - میر ومن آلی + ڈرھ پٹ کو کٹ کست ہی - موہن بن مالی + سری کرشن بابیک کپڑے کا گھیر وار جا سہ پنے دونون بازوؤن مین اکے باندھے ہوئے پھرتے مین چلے سے کمر کھینچ کر باندھی جسے اسی کھی میرے دل کو پیچ مین ڈالا ہے -

(۲۴ مت)

(۳۳) اَمَرت دھن - بفتح ہزہ وکسر نیم واسے مہلہ ساکن مع تاسے موقوف وضم دال مہلہ مع ہاے مخلوط بنون آخر - چھ چرن ہر چرن مین ۲۴ ماترا - پہلے دو چرن مین ۱۳ پر بشرام ۱۱ پر تمام - پھر ہر چرن مین آٹھ آٹھ ماترا پر دو بشرام اور آٹھ پر چرن تمام - دوسرے چرن اور تیسرے چرن مین باہم گانٹھ - پھر چھٹے چرن کا جزو آخر پہلے چرن کے آغاز پر ردالمجز علی الصدر کے مثل آتا ہے - اُت اکشر سمین زیادہ لانا اور چار خیر چرن مین جملک جانا من بلکہ شرط یون اُتم ۵ اُتم چہر رکھ برہیو - شکر پتر شجرت + چلیو لین مٹھ سی

کی۔ بکٹ بھیم گھربت + بت ہندر۔ لکھ کر نسچر گئے بھجن + چھپے شیلن۔ ات بھو کر من۔ رہو جو بھجن + جنگ شتا بر۔ پائی سو کھتہ گن تہہ + اتم داسا۔ سوت بلا سا۔ آ یو جہہ + اتم داسا مصنف چھند ہودو کا نام جو چکا یہ چھند اور ترجمہ۔ جنوت را چھند سے ہونان نے اپنا پائی اپنا ڈیل ڈول ہیاناک بنا کر سیتاجی کی خبر لینے پہلے اوکی خونک صورت دیکھ کر را چھس بھاگنے لگے اور کثرت خوف سے پہاڑوں میں جا چھپے اور جونیک تھے وہ نہ بھاگے۔ جب سیتاجی نے یہ خوشخبری پائی اور وہ آئے تو نہایت گمن ہو گئیں۔

(۳۴) رولا۔ اسے مہلہ بودا بول۔ پہلے میں ماترا پھر دو گرا۔ امت پر بشرام۔ ۱۳ اپترام سے رام کرشن گو بند بھی سکھ ہوت گھنیر + بیان پر بودا لکھت انت یکنٹہ لیسرو + مرگ تریشا سو کھو۔ تچھات بندھن ہی کو + تاتے چھاڑ لنگ۔ گو سروہری کی صاحب چھند ہودو صاحب چھند ارنب ایسے چھند کو روڈا بودا بولتے ہیں اور زمین دو گرا کی شرط ہوا اور ۲۴ ماترا ہون اور بشرام اسی طرح ہوا و سکورو لا بتاتے ہیں۔ الغرض رولا اور روڈا میں صرف دو گرا کی شرط کا فرق ہو۔ ترجمہ رام اور کرشن کو یاد کرنے سے بہت خوشی اور دنیا میں سرور آخری میں برشت کا مقام ہوتا ہے تعلقا دنیاوی سراب دار ہیچ اور دام رنج میں اسلئے صحبت ہو کر ترک کر کے خدا کی پناہ میں آ۔ اسی کا نام تھودا ہے۔

(۳۵) کاب۔ کاف تازی مع الف و با سے موصدہ شدہ دگیا رہ ماترا پر بشرام اور وہاں ایک لکھ واجب بقول صاحب چھند ارنب۔ ۱۳ اپچرن تمام سہ جہہ کہا بن جہت جہت سو کہا بن جو بن + کہ جو بن بن و جہتہ۔ کہا دھن بن اردو گ۔ تن + تن سو کہا بن گنہ۔ کہا گن گیان ہین چھن + گیان کہ بتیا ہین۔ کہ بتیا سو کاب بن + زندگی بغیر عورت کے کس کام کی۔ عورت بغیر جوانی کے بیکار۔ جوانی بغیر دولت کے نکمی۔ دولت بغیر سندرتشی کے ہیچ۔ سندرتشی بغیر ہنر کے دو کوڑی کی۔ ہنر بغیر سمجھ کے کیا مال۔ سمجھ بغیر علم کے ناجیز علم

(۳۴) سورٹھا۔ سین مہلیج او مہول در اسے مہلہ و تاسے ہندیہ مخلوطا بہا بالف کشیدہ
یہ چھندہ روا چھند کا سکوس ہر برین حساب کہ اسین سہی دو چرن ہوتے ہیں لیکن بشرام اولٹ جاتے
ہیں یعنی اسٹ پر بشرام اور ۱۲ پر چرن تمام دوہا کے آخر چرن پر موافق معمول انپراس ہوتا
ہر اور سورٹھا میں در میان یعنی گیارہ گیارہ مائرا پر انپراس آتا ہر اور آخر میں نثارو۔ اس سے
بھی ثابت ہو کہ جب دوہا کے اخیر خانے توانی سمیت اولٹ کا قبل میں لے گئے ہیں انپراس
چرنوں کے اندر پڑ کر سورٹھا کہلا ہر ایک لطیفہ گویند کا قول ہر کہ لفظ سورٹھا دراصل
سوا دلٹا ہر یعنی وہی دوہا اولٹا ہوا۔ اگرچہ سورٹھ دیش میں اسنے ایجاد پائی لہذا سورٹھا
نام ہوا۔ جیسے ۳۴ کہیں پرس پر نار۔ بار بلوچن پک تن ۴ سکھی سب کرب پرا۔ پنی
پنونیہ بھوپ د ۴ آکھون میں اشک بھرے بدن پر رو گئے کھڑے ہوئے عورتیں
کہتی ہیں۔ کہ اگر سکھی جنک اور دسرت کے واسطے سے مہادیو سب کچھ کر دینگے کیونکہ یہ
دونوں نواسہ پٹشی کے سمندر میں۔ لیکن بطریق شاڈ گیارہ مائرا اور تیرہ مت پر دونوں جگہ
انپراس لاتے ہیں۔ جیسے علامہ میر عبد الجلیل واسطی بلگرامی ۳۴ کمون کمان لو بھید۔ پکا
تیرے چرن گئے ۴ جھانوان چھاتی چھید۔ چھن بچھرت جا کے پرے ۴ میں کمانک او
پیارسے تیرے قدموں کے اوصاف بیان کروں پل بھر جدا ہونے ہی جھادین کے سینے میں
غم سے سورانج سورانج ۴ گئے ہیں۔ یا جیسے ۳۴ آیوری گھنشیام۔ ایک سکھی او چک
کھو ۴ بہت کسی بام۔ دلچیت دکھ دونوں بھو ۴ ایک سکھی نے دفعۃً کہا کہ گھنشیام
آئے ایک عورت خوش ہوتی ہوئی نکلی اور دیکھا کہ گھنشیام ہر اور گھنشیام نہیں ہر۔ (بیان
گھنشیام کے معنی پہلے شاعر نے ابرسیاہ تصور کیے دوبارہ کرشن لے لیے) یہ دیکھتے ہی
اوس عورت کا دکھ دونا ہو گیا کہ ہاے یہ کالی گھٹا اور مشوق نثارو۔ اکثر دن نے دوہا
اور سورٹھا کو از ہم بہت میں شامل کر کے بشرام پر ایک ایک چرن اور باقی کو ایک ایک
چرن مانا ہر اور دونوں کے چار چار چرن بتائے ہیں۔ سورٹھا کو چار چرن چھند بھی کہتے ہیں

(۲۵ مت)

(۳۸) مکتا من۔ بضم سیم وکان تازی ساکن و فوقانی بالف کشیدہ و فتح سیم مع فو
۴ چرن فی چرن ۲۱ مت پھر دوگر۔ ۱۳ پر بشرام ۱۲ پر تمام۔ ۵ ایک دن جہن کی
ایسی ہو بھل رتی + بھول چک نہیں جیت دھرن۔ جو سرت کر پرتی + اگر باست پت
رین دن۔ پوجو جھانڑا منیتی + اتم نشیچو پورہین۔ لمبو درمن جیتی پگنیش جی کا طریقہ
کیا اچھا ہو کہ جو انکو خلوص سے یاد کرتا ہو اسکی خطا دل میں نہیں رکھتے ایسے برصہنی کو چھوڑ
کر رات دن اونکے قدم پوجو اور اتم داس وہ بیشک تمہاری مراد دلی برلائیگی۔

(۲۶ مت)

(۳۹) ال لالا۔ بضم اول۔ دو چرن۔ پہلے ۶ ماترا پھر ۴ مت۔ یہاں ج ہو
پھر ۳ ماترا اور اسکی آغاز پر گرہو۔ ان ۱۳ پر بشرام۔ پھر یون ۱۳ کے۔ ۲ حصے اور
چرن تمام۔ اسی طرح دوسرا چرن بھی سمجھو۔ ۵ رین ہر جج کمہو جج۔ سچ ست سنگت
رین دن + کاٹ بھوکے پھند کو۔ اور نکو ورام بن + اسے دل ہر کو یاد کر اور رشک
کو چھوڑ رات دن اچھی صحبت اختیار کر تعلقات دنیوی کے پھندے کو بغیر رام کے
کوئی نہیں کاٹتا۔ صاحب تحفۃ المند و صاحب چھنڈا رنب ۲۸ ماترا کا ایک چرن بتاتے
ہیں مگر صاحب چھنڈ سارو چھنڈ ہو دھنے ۲۶ ہی ماترا کا ایک چرن رکھا ہے۔

(۴۰) بے تال۔ بے موحہ مع تخفانی مجبول و تاسے فوقانی بالف کشیدہ آخر لام

۴ چرن ہر چرن ۲۳ مت پھر ایک گر پھر ایک لگو۔ ۱۴ پر بشرام۔ ۱۲ پر تمام ۵ کردھیان
باکو باورے۔ مکام لوک پتینگ + برہما دسرن کینرا جب جہ بھنی بڑ بھاگ + بڑ جیب
چیتن جگ جتے۔ بنیا یک سب مین سوے + جہ بار پاوے ویدہ۔ تہ کسکے کم کوے + اے
ہیو توف غرور و شہوت و شوخی کو چھوڑ اور اسکو یاد کر جسکو برہما وغیرہ فرشتے اور کثیر یاد کر کے
صاحب نصیب ہوے اور کل مخلوق میں وہ سہا یا ہو اے اور کارا زبید بھی نہیں بنا سکتے

پھر اور کی کیا طاقت۔ اگر گر لکھ مقدم موخر ہو جائیں تو بھی درست ہو۔

(۲۷ مت)

(۲۱) ہر پیر۔ فتح ماہ سے ہوز و کسرا سے مہلہ و با سے پاری مفتوح آخر دال مہلہ ۲ چرن فی چرن ۲۲ ماہ ترا پھر ایک گر پھر ایک لکھ ۱۶ پر بشرام۔ ۱۱ پر تمام ۵ سن برج بالن کے بچ نمون بھولے سکل سیان ۵ چرن چھون دھائے تب لاٹل۔ پکریو کر آن ۵ برج کی عورتوں کی تقریر سنکر کا خناسب ہو شیاری بھول گئے اور قدم چھونے کو دوڑے تب رادھ کا نے آکر ہاتھ پکڑ لیا کہ ہان ہان۔

(۲۲) سحر سحر۔ چار چرن فی چرن ۲۲ مت پھر ایک ج۔ ۱۶ پر بشرام۔ ۱۱ پر تمام اتم سے مہ سودن گوہر مری کوشب جنت مند ۵ من موہن شری رادھا لکھ۔ گولکیش برج چند ۵ دامو در مادھو گر دھاری۔ کر پابند ٹسکھ کند ۵ سارنگ دھرو پال پتر بھج ۵ ناشود کھ اٹھ پند ۱۲ اور قاتل مہ اور گایون کے بچانے والے اور قاتل مہ اور پھر سمندر کے سونے والے جسودا فرزند دل بھانے والے رادھا کے خاوند گولک مقام کے مالک برج کے چاند دامو در مادھو پہاڑ اٹھانے والے دریائے مہر سکھ بنیا دکماندرا گایان پالنے والے چار بازو والے میری تکیفون اور گناہوں کے پھندوں کو کاٹو۔

(۲۸ مت)

(۲۳) نمبر نمبر۔ بفتح نون و کسرا سے مہلہ و سکون نون مع سکون دال ورا سے مہلہ بھو ۲ ن + ج + ج + ی۔ ۵ سنگھ بلوک نک مرگ درگ اڑ۔ چال کری مد دھاری ۱۰ جانہ آپ جات بنج من مہ پریت کرین ادھکاری ۵ کول کرات بھیل چھل دھبت دیکھ ہومین سکھاری ۵ رام برودھ سکھ بن بچ رہ۔ شتر زندہ کماری ۵ بھکاری داس نے ۱۶ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام کیا ج۔ ترجمہ۔ راجندر کی کمر شیر دیکھ اور آکھین ہرن اور چال مست ہاتھی دیکھ سمجھتے مین کہ یہ ہم مین مین ایسے زیادہ محبت کرتے مین۔ کول کرات سمیل وغیرہ جگلی قومین انکا

حن عیب دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور دشمن راجا کی لڑکی رام کی دشمنی سے آپ ہی آپ خجل بین پھرتی ہے۔

(۴۴) ہرگتھکا کے ہوزباری مہلہ مفتوح و کاف عجبی بابای معروف و نامی فوقانی مفتوح و کات تازی بالف کٹیدہ فی چرن ۲۳ مازا پچر ایک ر۔ ۹ پیرے پریشرام ۱۲ پر چرن تمام سے کن ہون ہنن کر۔ لیودودہ کو۔ آج لگسن نیچے بہاڑے سے ہم لین ہارے۔ رازنامن کیجے بہاڑے کو۔ چہر کو تو۔ یون ہن گزہر بیچے بہاڑے کہین کر۔ چانٹر گہر کو۔ جان گہر کو کیجے۔ اسے سری کشن آج تک کیجی دہی پر ہصول ہنن لیا تہین نے لینے والے آئے جگہ کرنا اچھا ہنن اگر آپ کو وودہ دہی کا چکا پڑا کر یون ہن لے لیجئے ہم اتہہ جوڑ کر کہتے ہن کہ ہماری راہ زو کو اور گہر جانے و بعضی ۱۶ پریشرام اور اچر چرن تمام بناتے ہن بعضی شروع چرن پر ایک ت لانا واجب جاتی ہن۔

(۴۵) لست۔ نفع لام و کس لام دوم و تاس فوقانی۔ فی چرن ۲۴ ست پیرودہ ۱۶ پریشرام ۱۲ پر تمام۔ اتم سے کو دسندہ جن لنگن نشتر۔ مردہ ہی شست پراری۔ چہی کمار مہابل و معاری چین میں کر بسنگھاری۔ بہر ہم پاش پچ ہنسکے جانے۔ لنگارت ہی جاری نا کو سجت میں نشدان۔ وچین پزار تہہ چاری۔ بہ جنہون نے سمندر پہاڑ کر لنگنی (لنگا کی مجسم شکل) کو گہو نشوئے مارا اور کشتی کمار (فرزند راون) کو جو بڑا زور آور تھا ہم بہر میں مارڈالا اور بہر ہم پاش (ایک قسم کی گند) میں پہنچا۔ نے سے فوراً جا کر لنگا جلادی او کو شب و روز یاد کروہ دولت اور دین اور مراد اور نجات دینگے۔

(۲۹ ست)

(۴۶) چلیا لا۔ مضہ جیم فارسی سوم یا سے تختانی۔ دوسے کا ایک چرن انپراسن تک لیکرا دسکے آخر پانچ مانزا اور ملاو۔ ۱۳ پریشرام ۱۶ پر چرن تمام اور کل دو چرن دانش سے بین پی لمن امی گنویہ بل بس مچوہ

توہ نور تہ جہک جہک کر لاڈلے۔ چریا لاکھن کے کت پور تہ + مین
یار کی ملاقات۔ آب حیات جانتی ہوں (اور تجھے لے جاتی ہوں) اسی لاڈلی اوکو
نہ ہر سمجھ کر تیری خوشامد نہیں کرتی تاہم جہک جہک گئے میفادہ اپنی لاکھہ کی جو زبان
کیون توڑتی ہے۔ چڑیالا ہی یہی ہے۔

(۴۷) مریٹ بفتح میم وراے ہلہ مفتوح ومانی مظہر مفتوح ونامی ہندی مشد ولف
کشیدہ فی چرن ۲۶ مت پھر ایک گر پھر ایک لگہ۔ داس سے سن باب فی
ارجن کی نامن نش ہی پر گٹ ہوئے + ار گچر جگت پیو دہر کی بدہ نیت نہ را کہو گو
گر برکتہ ور سے کے جج را کہے بون اکثر کی چوچ + جدہ مریٹ بدہور اکہت
مین کے گچ کی ارج + شوکا مضمون اور الفاظ بالکل بازاری اور کہلا کہلا مالوے کے
عورتوں کی جہاتوں کے مثل پچا پیئے اور گجرات کی ستورات کی پستان کے مانند
بالکل معنی بند اور چھپا ہوا بھی نہیں خوب ہے بلکہ پوشیدگی اور ظہور کے درمیان مین
چاہیے جیسے ہمارا شرمک کی عورتیں چولی مین اپنی چہاتیاں رکھتے ہیں کہ نہ بالکل کھلی
نہ بالکل بند بعضوں نے دس ماترا پر آہٹ پر بشرام پھر گیارہ پر چرن تمام کیا ہے
صاحب چنداڑنب نے لگہ اور گر کی کچھ تیس نہیں کی۔ یہ شرط صاحب
چندہو دہ کی ہے۔

(۳۰ مت)

اب بیان سے چند سویا کی حد میں شامل ہے

(۴۸) چو بولا۔ بفتح جیم پارسی و سوم باے سوحہ مع واو مجہول ولام بالف کشیدہ۔
فی چرن ۲۸ مت پھر ایک گر ۱۶ پر بشرام ۴ پر تمام داس سے پرت ہست شری پت
باسن ہو بل ہو پت سون چہل ہے چہو + سوام کاج ہست شکر دان ہوں۔ رو کہو بروگ
ان سپیو + ہست ہوت اپکار لکھہ تو چو ٹوکت نہ شنگ گہی + پراچا رہوت جانہ تو۔

کب ہوں نہ سا پوچھ کے ؟ اندر کے فائدہ کے لئے سری دشمن نے ہونا ہو کر رہا
بل سے فریب کیا اور فکر نے فائدہ مالک کے واسطے خیرات کی اور اپنی آنکھ کھولی
پس عقلمند کو مناسب ہے کہ ہر اسے فائدہ کے لئے جھوٹ بولنے میں خوف نہ کرے
اور غیر کا نقصان ہوتے دیکھتے تو کبھی سچ نہ بولے۔

(۲۹) چوپیا۔ بفتح جیم فارسی مع داد و باقی پارسی مفتوح و تحتانی شد و بالف کشیدہ فی
چرن ۲۸ مت بعد ایک گر۔ ۱۰ پر پھر پر بشرام۔ ۱۲ پر تمام ۵ پیروپٹ کا نمبر ہے۔ کٹ سو
باند ہے۔ مرلی کہہ پر راجی ؟ سو ہے بن بالا۔ روپ رسالا۔ جل و ہرن چپ چہاجی ؟
جگ اندکھا۔ گوگل چندا۔ نندن بھی مارے ؟ گے گردواری۔ راس ہارے
برندابن سنارے ؟ پیلاد وٹکا کا ندھے پرکت سہر بانلی ہوشون پر خوشناہی
پہلو کا رزمبندہ من عشق انگیز ارسیاہ کے اند بدن چیلاد و بنا کی عیشو نخی مباد گوگر
کے چاندند کے فرزند دافع خوف پہاڑ اٹھانے والے رہس کے صاحب محفل
برندابن کے سیر کر نیوالے کو یاد کیجئے۔ بعضوں نے ۲۶ مازا پھر دو گر لاکرہ پر بشرام
۱۲ چین تمام بنا کر جو بیکی دوسری قسم بتائی ہے جس کا ترجمہ ہاشائین (آن سٹ چوپیا)
ہے۔ گویا مثال میں بھی قسم لکھی ہے لیکن بشرام میں فرق ہے۔

(۵۰) رچرا۔ بضم راء مہلہ و کسیر جیم پارسی در اہلہ بالف کشیدہ۔ دو چرن فی چرن ۲۸
مازا پر ایک گردو جب ۱۶ پر بشرام ۲۸ پر چرن تمام۔ اتم داس کب سے آج رنگین زربت گوگر
الکھہ ارد بن زدو مارا ؟ اکتہ تیت اولکھہ امین برہم انویم انکارا ؟ خدا پیدا فضل و بر خاست
اور بی تعلق اور دہی قائم بالذات آنکھوں کو دور ہے نہ دوسری کو بی صورت نہ آئے
کیسا سہارا انسان و مکی توصیف میں مجبور ہے انتہا نہیں رکھتا دنیاوی اثبات سہارا واحد ہے
برہما ہے صمدی (۵۱) شکھا۔ کسیر شین مجر و کاف تازی بہا مخلوط الف۔ دو چرن
چرن متوالی ۲۸ لکھہ پہر ایک گر۔ ۱۶ پر بشرام ۲۸ پر تمام۔ اتم کب سے گردو ہر برج چست

یدیت سکھ کر بیت سیرین ۴ چرن نمین تہ چعل مدیج کر۔ نت بھج جن ہت بیتش و سیرین
بعضون نے فی چرن ۳۰ لکھ اور ایک گرانٹ ہے بدین فرض ایک چرن ۳۲ مارا کا ہوگا
اور اس پر ستارے تلخا بیکار ترجمہ گوہر و ہن پہاڑ کے اور ٹھانے واسے برج کے مالک حبیب
نزدیک بنشیون کے سترناج آرام بخش دافع مصیبت قدم کمل کے مثل او کمونرپ اور
عزیز ترک کے ہمیشہ یاد کر جو آدمیوں کی مدد کیواسطے اوتار لیتے ہیں۔

(۳۱ مست)

(۵۲) و ہتا۔ وال مہلبا مائے مخلوط مفتوح و تلمے فوقانی شد و بالف کشیدہ۔
دو چرن فی چرن اٹھائیں مت پھر لکھ۔ ۱۰ پر پھر ۸ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام واس سے
سویں لکھ آگے۔ ات ان راگے میں جو رہی کشش چپ ندر ۴ دکھ دیت سولے۔ بن
بن مالے۔ گھٹالہ چوکت نہ آ ۴ شری کرشن کے منہ کے سامنے کثرت محبت سے
میں نے چاند کی وضع کی تو میں کی تھی اسے سکی اب وہی چاند اس کے ہجر میں تجلیت و
رہا ہے سچ ہے دشمن موقع پا کر چوکتا نہیں۔ اسکا نام گھٹا ہی ہے۔

(۳۲ مست)

(۵۳) لیلاوتی۔ ہر دو تھانی معروف۔ فی چرن ۲۸ مارا پھر دو گر ۱۸ پر بشرام ۱۴ پر
تمام۔ اتم ۵ سبہ ندر مور ت شیار مشور اندر مندر سکھ داتا۔ سر مور کچو نا کا فن
کھنڈل۔ بہال تلک گن کھیا نا ۴ بک کش نخنڈن بیت بڑارن۔ سمپت کرنا جن زمانہ
سازنگ بان گرڈ روج کشب۔ کنج بہاری جگت دھاتا ۴ شری کرشن عہدہ
بہرنگ۔ چھوڑ سکھنے واسے عیشون کے مقام باعث آرام سر پر
مور کے پرون کاٹ کان میں بائے مانتے پر بیکار علم و ہنر میں نامی بک دیو اور
کس کے ٹکھن بلائے ناگہانی کے دافع نجات دینوی کے مالک اپنی پکاریوں کو محفوظ
کمان ہاتھ میں گڑ پر سوار سمندر کے سونو واسے برج کی گلیوں کے سیار دنیا کے پاسدار ہیں۔

(۵۴) جل سرن - بحیم تازی مفتوح - فی چرن ۱۰ - پھر پھر دیر پشرام پھر پھر نام -
 اسین ۲۲ ماترا ہوتے ہیں اور تیسوں لگہ - لیکن صاحب چند مہودہ تیس لگہ پیر لیکہ -
 فی چرن بتاتے ہیں - داس ۵۵ سدریو شین رب - امر گھر لیب - لگن سگن گہن - جبیک
 جبیک ہر چلت نکٹ تن - چین رچ چین چین - کھگ اب جہرم - لیک لیک +
 لکھ کہ نکٹ تی - برہ انل ہے - او تھٹ کہنہ کہن نپک تپک + ات سکبت سکبتین
 ادہ کر انہین - لگے جل سرن - ٹپک ٹپک + آفتاب کا جوا میں آتا تھا کہ ہوا رنگ -
 لای بڑے زور شور سے گہنگہور گہنا چھائی دام دم جبیک جبیک کر بکلی کا دکننا شہباز تیز
 پرواز کا شکار پر لیکنا ہے - برق خراق کی ایک جلی ہی عورت یہ سمان دیکھ کر دم کو بوٹی ہو
 سر شکتی ہے - جدائی کی آگ رہ رہ کر دھین بھرتی ہے - کہے تو کیا کہہ سکیوں سے جھپ
 جھپ کر انکھ چمکاتی ہے جب انکھ جھپکتی ہی انٹو ٹپک پڑتے ہیں ایک ندی بجاتی ہے
 (۵۵) پدم اوتی - بفتح بای پاری دوال مہلہ پھر دوششم نامی فوقانی با تھانی مسروت
 ۲۸ ماترا پھر ۱۰ - پیر پیر پیر پیر نام - پیر ایک چرن کو اپہ دگن پیر تقسیم کر دے
 حصے میں رچ نہ آنے بای - تیسرے ترک چند دھین جھان کسی گن کے مخالفت ہو
 اسی حساب سے دیکھو دیکھو اک با ما چہا دہرا - رسک رسیلی مان بھری
 سند رال سیلی تول نویلی - کلب لہا سے جان پری کہنیں مرگ نینی - کو کل بینی
 راجب بدنی چال کری + کچ میں اتنگا لیں سرنگا - تن دت لکھہ رت چرن پری + ای
 عاشقو ایک عورت کو دیکھو جسکی وضع حسین ہے رسیلی ٹھہے میں پری ہوئی خوبصورت
 عجیب طوبی قامت مولا اور سرن کی سی انکھوں والی کو کلاسی آواز کمل سا کھڑا ہاتھی
 کی روش سنانہ چال سخت چھاتیان او بہرے او بھرے خوشن رنگ لباس میں
 نظر آتی ہے بدن کا روپ دیکھ کر کام دیو کی عورت پاؤں پڑتی ہے -

(۵۶) دند کلا - بفتح دال مہلہ سوم دال ہندی چہارم کاف تازی مفتوح - فی چرن (۵۶)

پہر ایک گرا پر پھر پریشرام ۴ ابر تمام سے پہلے پہولن لادین - ہرہ سناوین - لیے ہر ایک
 پہولن کی + ارب سب گن پوری - سواون رووی - ہرن اینکین روگن کی + ہنس لکین کے پاندہ
 لکھ جوگی بدہ - نندین اپنے جوگن کی + ہنہ ہنہ سے سر جاہین - پہاگ سہلین - پھر ہنہ
 لوگن کی + جنگلی لوگ پہل پہول وغیرہ چیزیں لاکر کہتے ہین کہ یہ کہا نیکی لائق ہین اثر
 دار ذائقہ عمدہ بیماریوں کے داغ - اون کو وہ بحر رحمت یعنی رام خوشی سے لیتی ہین ہم
 دیکھ کر عابد اپنی عبادت کو میچ سمجھتے ہین کہ کاش ہم بھی جنگلی ہوتے -

(۵۷) پلو ماوتی - باسے پارسی بوا دھپولہ دیم بالف کشیدہ دوا و مفتوح و نامی فوتانی
 با تھانی معروف - فی جرن ۲۸ ماترا پھر دوگر - ۱۶ پریشرام ۱۶ ابر تمام - رام لال شاہ آبادی
 سے نین ہین کنج سم سہ ہین - مینی ناگن بہونہ کانا + کیرا سکا ادھرب پہل - پشپ کپول
 شکمہ گل جانا - شری پہل ارج سنال کل کر - درین ارکچ بھرنگ سمانا + کٹ سہ جان
 کدل گج و ت گت نارنہوئے عجاب کہانا + انکھہ مچھلی اور مولائی طرح چوٹی ناگن
 ابر و کمان ناک تو تے کی شکل ہونٹہ کندر و رخسار پہول گردن شکمہ چہاتیان ہل کا
 پہل نیچہ اور کلائی دندی سمیت کمل کا پہول پیٹ آئینہ سابل بہونرا سے کاے کمر
 شیر کی رانین کیلے کا تہ بانھی کی سی چال ہے عورت کیلے ہے ایک عجاب خانہ ہر -

(۵۸) کملادوتی - بفتح کاف تازی - ہر جرن میں اٹھائیس ماترا پھر دوگر - ۱۰ پر پھر
 پھر پریشرام پھر پھر تمام سہ جی جی گرد ماری - ہون بلہاری - کروں پکاری
 ابا کہاسی + سچ اور نہاری - منہ پکاری - جن کر باری - جد رانی + سینے پر یہ موری
 کہو ان کر جوری - کرنی توری - جگ چہائی + دل اسرنگہارو - دشت پر مارو -
 سنن تار و سکھدائی + گرد ماری کے جین اون کے تصدق بفریاد و فغان و کو ماو
 کرتا ہوں کہ آپ کو دیکھ کر دین سو چکراب دیر نیچے اسی مالک سے نیچے میں ہاتھ بندہ کرکھتا ہوں
 کہ آپ کا حسن غل دنیا میں نکلنا ہے راکھ ہونکی گروہ کو مار و بدون کو دفع کرو عابدون کو بخا دو

اے سکھ دینے والے۔

(۵۹) درملہ۔ بضم دال مہملہ و کسریم۔ فی چرن ۲۸ مازا پھر ۱۰ پھر ۵ پریشرام ۴ پر
تمام ۵ بجے ترپاری۔ بجے کاری۔ جن من کے پر بھد کھ ہرن + بجے
تری لوچن۔ بہو بھی موچن۔ اچل ستاپری سنگ دہرن + مٹ سوہت گنگا انگ
بھجنگ۔ گل ڈالا شبہ کرن + شیچ سنگ چندا۔ اندکندا۔ رکھشوا تم تم سہرن
مہادیو کام دیو کے قاتل ولہاے مردم کے رنج دفع کرنیوالے تین کہو ن دا خوف
دنیوی کے چھڑیو لے کی بجے پاروتی کو ساتھ لیے ہوئے ماسھے پر گنگا نام جسم
مین سانپ لٹے ہوئے گلے مین کہو پر یو کھالا سدا کام کرنیوالے ماسخی مین چاند کرنیو
خوشیو نخی مینا دآپ کی پناہ مین انم داس مین اونخی حفاظت کرو۔ اسکو دلا بھی کچھ مین
(۶۰) ترہنگی۔ کمرے نو قانیہ وراے مہملہ و باے موحہ مخلوط بہا مفتوح مع
نون ختہ و کاف عجی مع تھانی معروف فی چرن ۳۰ مت پھر ایک گر۔ کبھین ج نہ آئے
پاے ۱۰ مازا پھر آٹھ پھر آٹھ پریشرام پھر چھ پرچن تمام ۵ سجھے جگ جن مین۔
کو بھل من مین۔ ہر سرن مین۔ دن بہرے + جھگر و تہیرو۔ گھیر گھنیرو۔ میر و تہرو۔
پرہرے + موہن بخاری۔ گر برداری۔ کنج بہاری۔ گپ پرے + گوہن کو سنگے
پر بھہ بہرگی۔ لال ترہنگی۔ ارد ہریے + دنیا مین پیدا ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا
کی یاد مین عمر بسر کروہاں جگڑے بہت مین تعلقات کثرت مین اپنے پر ائی کا
دم نہ بہر و جنگل مین منگل کرنیوالے گو برد مین پہاڑ اوٹھانے والے کنھون مین طلبہ
جانے والے موہن کے پاؤں پر سرور و گوہن کی صحبت رکھنے والے مالک
ہر رنگ مین سامنے والے بانکے شری کرشن کو دل سے یاد کرو۔ یہ آٹھون چہن
از روے وزن ایک مین شرایط مین فرق ہے اور وہ ہم نے ہر ایک کے ساتھ بتا دیا
ان شرطون مین بھی اکثر و ن اختلاف کیا ہی لیکن مولف نے بہت صاف کیا ہی ان تراون پر یا تھم کر

اب بیان سے مازاوندک میں چھپند شامل میں

(۳۷)

(۶۱) کڑکھا۔ بفتح کاف تازی وراسے ہندیہ وکاف عربی مع ہائے مخلوط بالمشدہ
فی چرن ۳۳ مازاوندگر۔ آہٹہ مازا پر پھر بارہ پر پھر آہٹہ پر بشرام پھر نون پر چرن تمام سہ چھپہ
کو چہ۔ شری کنت بلونت پر بہہ۔ واس کے کاج۔ سنج و نام چہاڑو۔ روپ زسنگہ۔
بھوہرن کشت ٹپک نچن سون چٹنگ۔ ارچٹ پھاڑو۔ بھکت سنج جان۔ پلاکو کو
راج کو کھاج۔ تہ کال دینہو۔ دیب برہاد۔ شرابجے بے کہین۔ وید ہون گائے کن
جس لینہو۔ لچھی کے شوہر زور اور زسنگہ اپنے بندے کیلئے اپنا مقام چور کر ظاہر ہو
ہرن کشت کو زین پر ٹپک کر ناخن سے اوسکا پیٹ چاک کیا اور برہاد کو اپنا متعقد جانکر
اغوش میں بٹھا کر اوسوقت سلطنت کا کاروبار اوسکو سونپا فرشتے برہاد وغیرہ
چھکارا دیکھی جی مناتے ہیں اور وید نے ہی تعریف کر کے ناموری پائی۔

(۶۲) جھولنا۔ جیم عربی بہا مخلوط مع واو جھول۔ ۷۷ مازا فی چرن۔ ۱۰ پھر پر بشرام
پھر ۷۷ پر تمام ۷۷ پان پیوسے ہین۔ پان چہوسے ہین۔ باس ارہن راہی نہ یروہ پان
این میں۔ نین میں میں۔ ہوہر وروہ گن نام تیروہ برہ ہس ایس جی ہنوی
راکھ ہی کے ہین پان میروہ باہ سندہ کے۔ جھولنا تودہ نک۔ جھولتوہ گوپال گیروہ
مغشوقہ گوپال کا یہ حال ہے کہ پانی بیتا ہین پان چہوتا ہین بستر اور کپڑی پاس میں کھتا
مقام جان میں اور آنکھوں میں اور زبان میں تیرا ہی روپ اور اوصاف حمیدہ اور نام
چہا رہا ہے سوچتا ہے کہ جھکو بھی اس جدائی کا رنج ہے یا ہین کیا میری جان کی کمی یا ہین
جیسے تجھے دیکھا ہے اسی خیال میں کمال ڈانوان ڈول جی۔ سکھدیو جی اور پھارسی داس
نے قین چکھ دس پر بشرام پھر سات مازا پر چرن تمام کیا ہے۔

(۶۳)

(۶۳) مدن ہرا۔ بفتح میم و دال پہلے مفتوح و سوم باء ہوز مفتوح و راء پہلے بالف کیشہ فی چون پہلے دو لکھ پھر ۳۷ ماترا پھر ایک گزرا پھر ۸ پھر ۶ پھر ۲ پر بشرام پھر ۲ پر چون تمام ۵ لکھ آج دگرہائی چہب ادھکاکی۔ بہاگ بھلائی۔ جان پری۔ پھل سکرٹ پھری۔ اٹکات سدن۔ کہہ تہ سن۔ کہہ داس نین۔ سکھہ پور بھری۔ دکھہ دور کری۔ چہب مور پھن کی پیت بن کی۔ چار بجن کی۔ چت اری۔ سدہ بدہ بسری۔ نوئل کلیور۔ سچل ہون دہر براندی بر۔ چب ندری۔ مددن ہری۔ شری کرشن کی وضع مہربانی اور خوبصورتی دیکھ کر اپنی خوش نصیبی معلوم ہوتی ہے صواب کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے وہ مجاہدے جن میں جب اونکے پجاری سامنے آتے ہیں تو وہ دل سے دکھ کہو کر سکھ بھرتے ہیں اور کی کٹ اور زرب لباس اور عمدہ بازو کی چہب دل میں کہجاتی ہے اور ہوش و حواس اوڑتے ہیں اونکا نیاسنہ رنگ جسم دھبے جیسے مقابلہ میں گائے بادل اور سیاہ کمل کی خوبصورت چہب سج ہے اور کام دبو کا غور شکست۔

(۶۴) دیپ مالا۔ دیکھا جو گناہے (نمبر ۱۱ دیکھو) ۵ لکھ کہو جاسنی ست گچ کا منی جلی بن من کو نند لالاہ۔ کے سکھ میں مت بچ سرن کی بل سے چلو گہ سخت شرنگار تھا لالاہ۔ سنگ سکھی پر بن ات پریم سولین میں آئین جوت چب ہوت بالاہ۔ کہد اس کے ایش ڈنگات لینے جلی بھاسنی بہا سے سون دیپ مالاہ۔ وہ شب تاریک میں مت ماتھی کی چال سے جنگل میں کانہا کے ملنے کو چلی ہے گویا کام دیو سونے کی بل آرایش کے تہا لے میں لیچا ہے ہوشیار سکھی ساتھ بڑے محبت میں غرق ہے زیور کی چمک سے عجیب چہب ہے یا مہادیو کے پاس کوئی عورت بہت چراغ لے جاتی ہے۔

(۶۶ مت)

(۶۵) چنچرک۔ بفتح جیم پارسی دیا سے معروف۔ فی چون ۱۲ پھر ۱۲ پھر ۱۲ پر بشرام

۱۰۔ پر تمام ۵ جا کو نہ آواںت۔ جنن جنگ دیو کنت۔ روپ رنگ ریگہ رہت۔ بیا یک
جگ جونی + کچہ پچہ کول روپ۔ باسن ہر لٹو پ۔ برس رام رام کرشن۔ بدہ کلنگ
سوئی + بدہ روپ مادہ ہر مار۔ کرنامی کبٹ بہار۔ رام اوک نام جاس۔ جا ہر ہر ہر ہر کول
شہہ باس تنج شگمان سکھ شل گنج۔ نا کو پد گنج جت۔ چنچریک میر وہ جگانہ اول نہ آخر
نہ مان نہ باپ نہ بزرگ نہ مالک نہ اوسکی کچہ صورت نہ رنگ نہ نشان اور تمام دنیا میں
پہلا ہوا ہے وہی کچہ مجھ بارہ باسن نہ ہر ہر سر رام رام چنڈر شری کرشن بدہ اور
کلنگ ہر اور بدہ روپ مادہ ہر مار کرنامی کبٹ بہار اور رام وغیرہ اویکے سب نام شہر
میں اوسکی پاؤں کل کے مثل ملائم اور خوشبو اور خوبصورتی اور اخلاق کا مسدہن میرا دل
اوسکی کل کا ہونہ ہے۔ صاحب چند ہودہ ہر چرن کے آخر و گر بتاتے ہیں جو کہ چہاں
میں شامل ہیں اور اس مثال میں بھی ایسا ہی ہے۔ اسکا نام چر جری بھی ہے۔ سم برت
چند تمام میں اگر اور مطلوب ہوں تو مارہرہ دیکھو۔

(اروہ سم برت)

(۶۶) اسند۔ بالف مدودہ۔ پہلے اور دوسرے چرن میں ٹیسٹیس^{۲۳} تیس
مت اور ۱۰ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام۔ پھر تیسرے اور چوتھے چرن میں بائیس^{۲۴}
بائیس مت اور ۱۱ پر بشرام ۱۱ پر تمام ۵ دہ بچن چو گئی۔ الی ہر گاہ پوری
پکربانہ جینچہر۔ سک دی چولی موری + جو میو کہہ بھرتک۔ مودات
سرسایو + کہوں کہان لگ اور۔ کر لوج من بہا یو + اہی سکھی میں دہی بیچنے
جو گئی تو کانھا نے میری ڈھینڈی توڑ ڈالی اور ماتہ پکڑ کر کہنی اور میری
انجیا سکادی اور آغوش میں کھینچ کر منہ چوم لیا ایسے بیخود ہو گئے قصہ
کو تاہ جو انکے دل میں آیا وہ کیا۔

(۶۷) آپا نا لکا۔ پہلے چرن میں ۶ ماترا پھر پھر ۲ گر۔ کل ۱۲ ماترا۔ یونہی

تیسرا چرن بھی۔ پھر دوسرے چرن میں ۸ مت پھر پہلے پھر دوگر = کل ۱۲ ماترا
 یونین چوتھا چرن بھی۔ ۵ میری سننے برج چندا کہوں جو کر آند کندا
 بج دیجے جو چل چندا مانو سیکہ حمت نندا اے برج کے جاندا اور خوشی
 کی بنیاد اور نندا کے فرزند میری عرض سن لیجے مین ماتہہ باندہ کہتا ہوں کہ تعلقا
 دینوی اے صاحب چھڑا دیجے اور یہ بات مان لیجئے۔ باقی مار مہرہ دیکھو۔

(بشم برت)

(۶۸) آریا۔ بالف مدودہ وراے ہلکہ مکور وختانی بالف کشیدہ۔ پہلے اور

تیسرے چرن میں بارہ بارہ ماترا۔ پھر دوسرے میں ۱۸۔ پھر چوتھے میں ۱۵ مت
 ۵ جمانت آند اے راس رچو حمت ست برج چندا۔ جگہ درش کہندا
 لیہہ سخن تجہہ ہو پند اے اے سکی شری کرشن نے جہنا کے کنارے دہوم و دام
 رہس تا یم کیا ہے او کو جگہ دیکھو اور کب صواب کرو اور تعلقات دینوی کا دم
 نہ بہرہ و آریا کو گاتہا بھی کہتے ہیں سنکرت میں یہ چند بہت متعلیٰ ہلہا بہان کا
 بیان یون مفصل ہے سنکرت میں اسکے پہلے اور دوسرے چرن کو ملا کر ایک

چرن بناتے ہیں۔ اب یہ پہلا چرن ٹھہرا یعنی $12 + 18 = 30$ ۔ پہلا اول چرن
 کی ماترا ہو مین پھر او سکوارڈ گن تقسیم کر کے سات حصے کرتے ہیں جسکے
 ۲۸ ماترا مین ہو مین باقی پچپن دو ماترا مین ان دو کے عوض آخر میں
 ایک گرلاتے ہیں اب پورے مین ۲۸ ماترا ون کا اول چرن ہو گیا۔ پھر ان
 سات حصوں میں سے حصہ ششم مین یہ شرط ہے کیا تو وہ حصہ ۴
 لکھ ہو یا ایک ج۔ کا یہ پہلے چرن کا حساب ہوا۔

اب دوسرے چرن کا حساب سمجھو۔ کہ تیسرے اور چوتھے چرن کو ملا کر
 ایک چرن بناتے ہیں اور او سکوارڈ چرن ٹھہراتے ہیں یعنی $12 + 18 = 30$ ۔ یہ دوسرا چرن

اترا میں ہومین پھر اوسکو پانچ ڈگن پر بانٹ کر میں مازا میں گن لئے ہیں بعدہ ایک لگبہ پھر ایک ڈگن پھر ایک گراو کے آخر ملائے ہیں اب پورے سنائیس مازاؤں کا دوسرا چرن ہوا۔ اب دونوں چرنوں کی مازا میں ستاون موٹگی یون (۵۰۲۰۰۳۰) اگر ان ستاون مازاؤں میں ۲، ۲، ۲ اور ۳ لگبہ لاؤ تو اسکا نام کلا ہو جائیگا پھر اگر کلا چند کے ۲، ۲ گردن میں سے ایک ایک گر گھسائے جاؤ اور اس ایک ایک کے عوض دو دو لگبہ لاتے اور لگہوں میں جوڑتے جاؤ تو نام حسب تفصیل بدلتی جائیگی۔

(۲) لیلاد (۳) بدہ (۴) لچا (۵) بدیا (۶) چھا (۷) دیہ (۸) گوری (۹) ملا (۱۰) کینیا (۱۱) چھایا (۱۲) کانتی (۱۳) پایا (۱۴) کالی (۱۵) سیدہ (۱۶) ماننی (۱۷) اربسی (۱۸) روہ (۱۹) کسینی (۲۰) دھرن (۲۱) یکشینی (۲۲) شو بھا (۲۳) ہرنی (۲۴) چپتر (۲۵) سنگھی (۲۶) ہسنی۔

اگر آریا کے ۳ و ۴ چرن میں ۴ و ۶۔ اکثر کی جگہ لگبہ اور پانچون کی جگہ اگر کی شرط کر دیں تو اسکا نام جگہن چلا ہو جاتا ہے۔ باقی مارہرہ میں اسکا گنج ہے۔

(جاست چپند)

(۶۹) کند لکا۔ یعنی کاف نازی و سکون نون و فتح وال ہندی و کسر لام و کاف نازی بلف کشیدہ۔ مرکب چند ہی پہلے ایک دو ملا و پھر ایک رو ملا و نو سب ملا کر چھ چرن ہو جائیگا۔ دو کی ۸ مازا میں اور دو لاکے چھانوئی مجتمع ہو کر ایک سو چوالیس کل ہو جائیگا۔ دو کی اخیر حروف کا سرور و لفظا لکھ دیا جاتا ہے اور دو لاکا آخر حصہ لفظا دو ہی کے ابتدائیں عا وہ کینیا ہی اور اس عمل کو گانہہ صاحبہ بتایا ہے لیکن ہم نے ہاشا پور تہو نہیں شگاہلوگ اسکا نام پایا ہے جس سے بنا پکار جو کر سو پاجی پئی کا بگاری آیتو جگہ میں ہوت ہسا جگہ میں ہوت ہسا پخت میں جین اوہ کبان پان مان راگ رنگ

من نہیں بھاوے + کہیں گردھرباں سے ڈکھ کچھ ٹرت نہ ٹارے + کھٹکٹ ہی دزوات
کیو جو بنا سچا رہے + جگ عالم - ہنسائے مضحکہ - چیت دل - کھان طعام - پان شراب -
سمان غرت - باقی ترجمہ پانی ہی - صاحب چھند ارنسب کا قول ہو کہ کنڈکا میں رولا کے
دوسرے چرن کا شروع حصہ اوسکے تیسرے چرن کے آغاز پر بھی لانا چاہیے - اسکو کنڈلی
اور کنڈ لایھی کہتے ہیں -

(۷) چھتری - جیم پارسی مخلوط بہا مفتوح و باے عجی مشد مدع ستمانی ملینہ - مرکب
چھند ہی پہلے ایک رولا پھر ایک آل لالا باہم مجتمع ہوتا ہے - رولا کے چار چرن اور آل
کے دو چرن ملکر چھ چرن ہوتے ہیں پہلے کے چھیا نوے اور دوسرے کی باون ماترائیں
ملکر ایک سواٹا ملینس کل کل چھوٹ چرنون میں ہو جاتی ہیں ۵ دھرو دھیان
گھنشیام سرس سندرنند لالا + مکت مال بک جال تترت پٹ پٹ رسالا + سیکٹ
سور چاپ گرج مرلی دھن راجی + دھروا الگ اترن نگہ اندر بندھن چھب چھا جو +
نیہ مینہ برکھت سدا سوکھ تے تن ہرش من + سکل سکھ او بھت درگن دیکھو سونہ میں سرن
گھنشیام کا دھیان کرو جو ایک کالی گھٹا میں اور موتیوں کا مالا اوس ابر میں سفید بگلے اور
اودکار دلباس پہلی ہو اور مور کے پیرون کا تاج قوس قزح بانسلی کی آواز بادل کی گرج
اور اوکی زلف لکڑا ابرا اور سرخ ناخن بیرہوٹی اور محبت کا پانی ہمیشہ دمان برستا ہو
اوسکو دیکھ کر میں پھولا نہیں ساتا وہی برسات سبکو ہرا کرتی ہو یہ تو عجیب چیز ہیں
میں نے ایسا نہ آنکھوں دیکھا ہی نہ کانوں سنا - بھکھاری داس مصنف چھند ارنسب کہتے
ہیں کہ کاب چھند کے بعد آل لالا لانے سے چھتری بنتا ہے - چھتری کو شٹ پد بھی کہتے ہیں اور
دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی چھ چرن والا چھند - ماترابت چھندون کا بیان یہاں
اسقدر کافی ہو اگر زیادہ ہو س ہو تو مار مرہ دیکھو -

فصل دہم برن برت چھندون کا برتن علی الترتیب

اس فصل تین فی چرن ایک برن کے چھندون سے نیکر ۳۳ برن تک کے چھند
ترتیب ۱۰ ارشد درج ہین بعدہ ترتیب تعدادی کی چوٹ جا بجا خالی دی ہی۔ جو نظر لفظ
ماترا برت چھندون کے آغاز میں درج ہین وہ انہیں بھی سمجھو۔ ایک چرن کی
ماترا میں جان کر لگھ و گر بتا دینے کا قاعدہ بیان بھی وہی ہی جو ذکر ہو چکا۔

نئی بات اس مقام پر یہ ہے کہ سنسکرت میں برن سو یا کی آخر تک ہر پرستار
کے واسطے ایک ایک لقب مقرر ہے لہذا ۲۶۱ القاب ہو گئے ہین وہ ہم بھی برن کی ہر
تعداد کے ساتھ لکھتے جاتے ہین مثلاً ۴ برن کے پرستار سے ۱۶ چھند مکمل کتے ہین
اون سولہون بھید کا نام زبان سنسکرت میں پرتیشٹا۔ ہی یونہی چھیلٹون کو
سمجھ لو۔

(ایک برن کا چھند۔ اس پرستار کو اوتٹا کہتے ہین)

(۱) شری۔ بکسر اول دیا سے معروف۔ ۴ چرن فی چرن ایک گرے شری
دھی + تو + مو + ترجمہ۔ دولت اور عقل مجھکو دو۔

(دو برن = اسکا نام اتیوگتا ہی)

(۲) کام۔ بکات تازی۔ فی چرن دو گر۔ سکھ یو کب سے سو ہی + ناری +
ہلی کی + پیاری + وہی عورت خوب ہے جو خاوند کی پیاری ہو۔ اس چھند کا
استری بھی نام ہے۔

(۳) می۔ منج میم دیا سے ہوز یا یا سے معروف۔ فی چرن ایک لگھ ایک گر۔ ولہ
سے دھی + ہسی + ہسی + لہسی + وہی خندہ مجھکو اتیک یاد ہے۔

(تین برن کا چھند نام)

(۴) ششی۔ بدوشین بمعہ اول مفتوح دوم باتختانی معروف۔ فی چرن
ایک ی۔ اٹم کب سے کھاری + بہاری + کر پالا + دیالا + کھرا کھس کے

دشمن جلسہ جانے والے مہربان رحیم = فعولن - متقارب -

(۵) رمن - بفتح راے مہملہ میم مفتوح بانون - فی چرن ایک س - ولہ ۵
گر جا + گر جا + بھیجیے + بھیجیے + پہاڑ اٹھانے والے کو یاد کیجیے
(۴ برن = پرتشٹا)

(۶) مڈرا - بضم میم و فتح وال مہملہ وراے مہملہ بالف کشیدہ - فی چرن - ی + گر
ولہ ۵ انگاری + ششی دھاری + کر پائیجیے + سکھی دیجیے + کام دیوکم
دشمن چاند ماتھے پر لگائے ہوئے مہربانی کر کے چین دیجیے = مفاعیلن - ہرج -
(۷) دھارا - وال مہملہ بااے مخلوط بالف وراے مہملہ بالف کشیدہ - فی چرن -
ر + گر - ولہ ۵ رام ناما + آشت جاما + مور پیارے + چت لارے + رام کا
نام میرے پیارے آٹھ ہر دل میں رکھ = فاعلاتن - رمل -

(۸) ہمیر - ہاے ہوز باتھمانی معروف آخر راے مہملہ - فی چرن - ت + گر - ولہ
۵ رامابھو + کرودھی تھو + چنتا ہر + پا پڑو + رام کو روٹوغصے سے ہونو فکر
دینوی سے خیال موڑو گناہ کو چھوڑو = مستفعلن - رجز -

(۹) رس - راے مہملہ مفتوح باسین بے نقطہ - فی چرن - بھ + گر - رام شاہ آبادی
۵ رام بھو + کام تھو + مان کہی + ساریہی + رام کو یاد کر شہوت سے دگرز
میری بات ٹھیک ٹھیک جان = مفتعلن - رجز مطوی -

(۵ برن - سو پرتشٹا)

(۱۰) ہنس - بفتح ہاے ہوز مع نون وسین مہملہ باتھمانی معروف - فی چرن - بھ + گر
سکھ یو + چھوڑ ہمارے + آہ کہارے + تو ڈھگ ری ہون + بھان نہ جی ہون
لڈنڈ مجھے چھوڑ دے آخر ہی کیا بات تیرے پاس رہو نگلی بھاگ نہ جاؤ نگلی = فاع فعولن
مقارب اثرم - اسکا نام ٹنگٹ اور ہنس بھی ہو -

(۱۱) کیر-کاف تازی با تھانی معروف آخر اسے حملہ-فی چرن-ی + لگھ + گر-
 اتم-چورام کو + تجو کام کو + دھرو دھیر کو + ہرو پیر کو + رام کو یاد کر وشوٹ
 کو چھوڑ ونیک چلن بنو دکھ در کو دور کرو = فعلن فعل-مقارب مربع محذوف-
 (۱۲) ماریت-اسے ہوز بالف کشیدہ در اسے حملہ بایا سے معروف مع تاسے
 فوقانی-فی-ت + ۲-گر-سکھ یوسے تو پی کھانی + مین یاہ لائی + جو یون
 کھجی ہی + تو پھیرای ہی + ای شیر کیشن مین تیرے پاس اس عورت کو لائی ہون
 اگر یون ہین چھڑیکا تو بھلا پھر آگیگی = فعلن فعلن-مقارب مربع انلم-ہاری
 بھی یہی ہی -

(۱۳) مایا-سیم بالف و تھانی بالف کشیدہ-س + لگھ + گر-اتم-سج کرودھ کو
 دھرو بدھ کو + جب رے ما + بھل ہو سا + غصہ ترک کر عقل پر دھیان دھرو رام کوٹ
 خوب دقت ہو = متفاعلن-کامل-

(۶ برن - گائیتری)

(۱۴) پڈل لیکھا-کبریا سے موصدہ دوال حملہ مشدود مع لام و لام ثانی بایا
 جھول و کاف تازی مخلوط بہا بالف-۲-م-سکھ یوسے تیرے پاچھے کو ہی + واک
 شو بھا جو ہی + اہی جوا دھیادی + پھان کو کیون ہو آوی + تیرے پیچھے کون عورت
 ہی اور سا حسن مین نے دیکھا اوسے کو دل چاہتا ہی کہ کسی طرح وہ یہاں آئے = فعلن
 فعلن-غریب مسدس مخبون سکن-شیش راج بھی اسکا نام ہی-

(۱۵) تلک-بکسر تاسے فوقانیہ فتح لام با کاف تازی-۲-س-از چھن سارے
 ہر کو جو بھیجن + کھل سنگ تجین + سب کا رنج سرین + بھوسندھ ترین + جو خدا کو یاد کرین
 اور جاہلون کی صحبت چھوڑین اونکے سب کام درست ہون اور دنیا کے سندھ سے اونکا
 بیڑا پار ہو = فعلن ۲ بار-غریب مربع مخبون-اسکا نام ڈل بھی ہی-

(۱۶) بیو ما - کجمر باے موحده و میم با و او مجبول دماے ہوز بالاف کشیدہ - ۲ - سکھو بو
 پیارجی مین دھرتے ۔ لاگ میرے گرے ۔ جو کہے سو کروں ۔ پائے تیرے پر
 پیار کی امنگ مین میرے گلے لگجا جو تو کیسگی مین کر دنگا تیرے قدموں پر بہر دھرونگا ۔
 فاعلن فاعلن - غریب مرلیع سالم - اسکو بچو ما بھی کہتے ہیں -

(۱۷) مالشی - سیم بالہ و فتح لام و تاء فوقانیہ باختصانی معروف - دو - ج - و - لہ
 اے اے کہ پھیر + ہما نک + ہیر + پروں تبہ پان + نہ کروں ٹھان + ادھر اپنا
 منہ پھیر کر بلند ذرا دیکھ سے میں تیرے پاؤں پر تاہوں مجھ سے روٹھ نہیں -

(۱۲) سنگھیا ناری - بفتح سین مہملہ و نون غنہ و کات عربی با نا و یائے تحتانی
مخلوط مکسور بالفت تشیدہ - دو - ی - ولہ ۵ کتے رین جاگے + ہمارو نہ سوہین +
جھپے نین دیکھو + او نیندے آجوہین + رات کمان بسر کی ہو آ نکھین چپاتی ہو
خمار آلودہ نظرون سے دیکھتی ہو جوا جبک نیند سے بھری ہین = فعولن فعولن -
مقارب مربع سالم - سوم راج بھی اسکا نام ہو -

(۷ برن - اُشنیک)

(۱۹) سمان - بفتح سین یہ نقطہ وہیم بالف کشیدہ و نون ملن - فی جرن - راج +
 گر - اتم کب سے نام کا درے + اسٹ جام دھیا درے + بول بول سا بچہ رہے
 سا بچہ کو نہ آج رہے + نام کا نام رٹ آٹھ ہر اسی فکر تین رہ اور سچ بولا کرل مشہور
 کہ سا بچہ کو آج نہیں = فاعلات فاعلن - رمل مرع مکفوف مخدوف - یا نہر ج مرع
 اشتر مقبوض - فاعلن مفعولن -

(۲) مد لیکھا۔ بفتح میم۔ دال مملہ ولام بایا سے مجہول و کان عربی مخلوط بہا بالفت کشیدہ۔
فی چرن۔ م۔ س۔ گ۔ گ۔ گ۔ گ۔ یو۔ یو۔ یو۔ یو۔ ہون بہت چاہوں + تو سون بہت بناہوں + ہیری
سون پی پیارو + کیجے نیک نہ نیارو + مین تیری بھلائی چاہتی ہوں تجھے دوستی نہایتی ہوں

تھے میری قسم ای پیارے پیارے عجب سے جدائی اختیار نہ کرنا = فعلن فارع فعلن -
تغارب سدس اثرم محبن مقبوض -

(۸- برن - انشپ)

(۲۱) پرن ماللا - بکسے باے موصدہ و دال مشد و مضموم من فون ویم بالف ولام بالکشدہ
دو-م + ۲ گر- بھکاری داس سے دو جے کو پیو یا سو بھاری + نیسے ناہن شرنگی ہاری
ای ری کیون جوگی بالا + چومان تاچین بدن ماللا + (ایک توجہ دانی نے شایا ہی)
دوسرے اندر کے غصے سے پانی برس رہا ہو گرو ہاری پاس نہیں ہین جو پہاڑ کو چھتری بنا کر
بچالین ای سکھی مین کیونکر جوگی چارون طرف بلیون کا حلقہ گھوم رہا ہی = فعلن
فعلن فعلن فعلن صوت التا قوس غریب - اسکو بچو مالا بھی کہتے ہین - صاحب چھندا
نے اسکو ۱۶ مازا کے برت مین شامل کیا ہی -

(۲۲) پرمانکا - باے پاری مفتوح و کسر رے مملہ و نون مکسور و کاف تازی مع الٹ
ج + ۲ + لگہ + گر - سکھ یوے چھٹے اصول بارہین + ٹٹے انوپ بارہین + رے
ننیک چاہ ہی + کیونہال کاہ ہی + عمدہ بال کھلے ہوے ہین بے مثل مار ٹٹے ہوے ہین
ادھر تو ذرا بھی توجہ نہیں کرتی ہو بتاؤ تو ہسی کسکو نہال کر آئی ہو = مفاعلن مفاعلن -
ہرج مربع مقبوض -

(۲۳) ملککا - بفتح میم و لام مشد و مکسور و کاف تازی بالف کشیدہ - ر + ج + گر + لگہ -
سکھ یو کب سے نیک ہو ت ماس مند + جو لکھے بجات چند + یون لگے اپار جوت +
لکا ملین ہو ت + جب وہ ذرا تبسم کرتی ہی تو چاند آسے دیکھ کر شرمندہ ہوتا ہی اور
اوسکے بدن کا رنگ دیکھ کر چپیلی شرماتی ہی -

(۲۴) سوم - سین بے نقطہ باوا و مجہول آخر میم - ر + ت + ۲ گر - اتم سے کرشن باوہو
گو کلیشا + چکر دھاری جادویشا + رادھکا دھیشا کنتا + گارے سے سے مند مند +

تو یاد کر کے کرشن اور مادھو اور گوکل کے مالک اور چکر رکھنے والے اور جادوؤں کے مالک اور راوہا کے خاوند اور کمند اور نند کے فرزند کو = فاعلاتن فاعلاتن - رمل رمل سلم

(۹ برن - برہتی)

(۲۵) نگلس سرو پنی - بفتح فون وکاف پارسی مفتوح باسین بے نقطہ وسین مملہ
مضموم ورا سے مملہ باو او معروف و با سے عجی و نون با تھتانی معروف - فی چرن قبول
صاحب چھند نو دودھ - ج + ر + ج - ر م شاہ آبادی سے الی تجی نہ سوت لاج +
بگارتی بنو سکا ج + لکھی جو نہ نہیں تیر + تو دھاوتی ہی ہو سے ادھیر + اسی سکھی
شرم سوت بنکر میرے پیچھے پڑی ہی بنا بنایا کام سیرا بگاڑتی ہو جب پیاسے پاس مجھ کو
دیکھتی ہو تو بیتا بانہ دوڑ پڑتی ہو میں اپنے دل کے پیاسے کہ نہیں کھنے پانی - صاحب
چھند سارنے شاید اسکو آٹھ برن میں شامل کیا ہو وہ یوں کہتے ہیں سے بسال
کنج نین کو + سو بھکت مود دین کو + الخ - اسکا نام پانی بفتح با سے پارسی بھی ہے -

(۲۶) اچھیرا - بضم ہمزہ وفتح با سے پارسی وکسر جیم عجی و تا سے فوقانی مشد و مفتوح و
را سے مملہ با لفت کشیدہ م + ت + ی - فی چرن - اٹم سے پانی و شتائین ہتارے +
کھنسا چاروڑا وک مارے + کالی کیسی شمس پر حارے + گاوین چارون وید پکارے +
تو نے بہت گناہ گارون اور بدون کو نجات دی ہو اور کنس اور چاروڑ وغیرہ کو قتل کیا
کالی ناگ اور کیسی اور بکاسر اور بتاسر کے بھگن چارون وید ہیں آپ کے اوصاف
مشہور ہیں - فعلن فعلن فاع فعلن - متقارب ثمن اٹم محبت -

(۱۰ برن - پنکٹ)

(۲۷) امرت گت - بفتح ہمزہ وکسریم و سکون را سے مملہ با را سے فوقانی وکاف
پارسی مفتوح و تا سے فوقانی کمور - فی چرن - ن + ج + ن + گر - کھدیو سے برہمن
کچھ درگ ہیں + بخت لگے سب درگ ہیں + اب ارنیک کیج ہو + چوت ہو + کج ہو

ر شباب آچلا ہی کچھ کچھ آنکھیں بڑبڑھ چلی ہین جنکو دیکھ کر ہرن شرمنده ہین گات او بھرتی
آتی ہو سبکو دیکھ کر وہ محبوبہ خود جھپیتی ہی۔

(۲۸) سینتا۔ لفتح سین مملہ مع نون وضم تحتانی و تاءے فوقانی بالفت کشیدہ۔ س۔
ج۔ گر سکھ دیوے جن جان کا نڈھ کون کھو + نیش دیوس ہی گھر ہی رہو + کیو
سو میں اب مان ہون + کب ہون نہ زوسن ٹھان ہون + ای سرکیشن کہین جانے کو
نکھورات دن گھر ہی مین رہو جو کچھ تم کہو گے مین مانو گی اب کبھی تم سے نہ روٹھو گی۔
متفاعلن متفاعلن۔ جسر کامل مربع سالم۔

(اا برن۔ تر شُٹپ)

(۲۹) ٹیل سُروپ۔ نون بابائے معروف مع لام وضم سین مملہ وراے مہملہ باو او
معروف آخر باے پارسی۔ فی چرن۔ ۳ بھ + ۲ گر سکھ دیوے مانہ شیانم سرورہ رہین
کھنن مین منھین لکھ لاجین + یون جو بھئے درگ تو پھل کا ہی + جو پی کو لکھ چند پچا ہی +
آنکھیں گوسیاہ مکمل ہین جنکو دیکھ کر مولا اور مچھلی شرمنده ہون اگر ایسی آنکھیں ہو مین اور
چاند سا منہ خاوند کلندہ دیکھا تو کس کام کی = فارع فعول فعولن۔ متقارب اترم مقبوض
اسکو دودھک اور سی ہن اور بندھ بھی کہتے ہین۔

(۳۰) سو پر ن پر یات۔ سین مملہ مضموم باو او معدولہ وفتح باے پارسی وراے
مملہ ساکن باون و باے مجہی مفتوح مع راے مملہ و تحتانی بالفت کشیدہ آخر تاءے فوقانی۔
۳ + ۲ گر۔ اُتم۔ جو جو رماکت مادھو مکندا + کیسی بکا بکس کالی بھندا + گوپش
کیشو بر جینا بگندا + میری بھاسیت آند کندا + ای لکھشمی کے خاوند ای مادھو ای بکانت
کیسی بکا بکس بکاسر اور کالی ناگ کے بچکن گوپیون کے وارث ای کیشو برج کے مالک
ای گوپن۔ ای مسرت کی جڑ میری مصیبت کا تو۔ فعلن فعولن فعولن۔ متقارب شمن
انلم الصدر والایتدا۔

(۳۱) اندر بجز ا۔ بحیرہ ہند و نون غنہ و دال مملہ ساکن درائے مملہ موقوف و مفتوح باے
 موحده و جیم تازی مشد و مفتوح درائے مملہ بالفت کشیدہ۔ ۲ ت + ج + ۲ گ۔ سکھدیوسے
 کو ریجھ کے روکن کو نہ دوری + آبھا کچھو آن آج اوری + جارون کون جامن جام جا
 نیسا موز و جن رنگ۔ پاگے + کون ایسا ہی جو گرد ہو کر تلو روکنے نہ وڑے کیونکہ آج
 تمھارے رخسار کا رنگ اور ہی ہی تم چار پہر رات کہیں جاگے ہو اسی سبب سے آنکھیں
 سُرخ ہیں۔

(۳۲) اپیندو بجز ا۔ بضم ہمزہ و باے پاری یا یاے مجہولہ و نون غنہ و دال مملہ موقوف
 باقی معلوم۔ ج + ت + ج + ۲ گ۔ سکھدیوسے کری نہ جو تو مرگ نا بھٹیکو + ترنت
 ہی مان مٹش ششی کو + سروپ تیرے درگ کو جو چاہی + سروج مین گات اتو کہا ہر
 اگر تو متک کا ٹیکا نہ لگائے تو فوراً چاند کا گھمنڈ نکلا جائے اگر کل تیری آنکھوں کا دعویٰ
 کرے تو اسکی یہ مجال کہاں۔ اندر بجز ا اور اپیندو بجز ا کو مرکب کر کے چوڑاہ قسموں کے چھند
 مع اسماء اور بنائے گئے ہیں وہ آپ جاتی کہلاتے ہیں (ار مہرہ) دیکھو۔

(۱۲ برن = جگشتی)

(۳۳) تروٹیک۔ بضم تائے فوقانی درائے مملہ با و او مجہول و تائے ہندی مفتوح
 باکات عربی۔ فی چرن ۴ س۔ سکھدیوسے لکاپن کی دُت جان لگی + تن مان
 ترناپن آن لگی + او گھرے ارنیک لجان لگی + کچھ کام کھتا بہ تان لگی + لکپن
 کی عادتین چھوٹ چلی ہیں نوجوانی آنے لگی ہو ذرا چھاتی کھلجاتی ہی تو وہ شرماتی ہی
 اب عاشقانہ حکایت سنتی ہی تو پسند آتی ہی = فعلن فعلن فعلن۔ متدارک شمن مجنون۔
 اسکو تو تک بھی کہتے ہیں اور عوام ٹھمری۔ لیکن ٹھمری مین انترا زیادہ ہوتا ہی۔

(۳۴) مینا ولی۔ بیم مفتوح با تھانی ساکن و نون بالفت کشیدہ و دال مفتوح و
 لام با یاے حروف۔ فی چرن ۴ ت + ہستو بھلے جے کرین دھرم کے کام + کر بھلے

جو سنین شری گن گرام بد نتر دیکھ کرشن سو بھا لکھے شیا م بد ہوا بھلی جو رے رام کے ہم
وہی ماتھ خوب ہین جو صواب کے کام کرین وہی کان بہتر ہین جو خدا کے اوصاف سنین
وہی آنکھ عمدہ ہی جو کرشن کا سبزہ رنگ دیکھے وہی زبان اچھی ہی جو رام کا نام لیا کرے۔
(۳۵) موتی دام۔ بودا و بھول دتا سے فوقانی بایا سے محروف و دال مملہ۔ ۴۴ ج
فی چرن۔ ۱۳ س۔ ۱۵ تال کے اوپر ہی بگ پانت بد کہ نیل شلا پرست جمات بد
بخمترن انک لیگھن شیا م بد کہ شیا م ہے پر موتی دام ہتھال (ایک درخت نہایت پتھر)
پر بگلوں کی قطار ہی یا کہ نیل گری (ایک پہاڑ کا نام) پر غا بدون کی جاعت ہی سیاہ باد
سے سارے دکھائی دیتے ہین یا کہ سرکیرشن کے سینے پر موتیوں کا مالا لٹکا ہو۔

(۳۶) بھجنگ پریات۔ بضم باے موعده بااے مخلوط و فتح جیم تازی و نون غنہ و
کاف پاری مفتوح و باے عجی مشد و مفتوح۔ وراے مملہ مکسور و تحتانی بالف کشیدہ آخر تاسے
فوقانی۔ فی چرن۔ ۴ سی۔ سکھ دیو۔ ۵ چین پنج پا دین تہین ہونہارین بد سند
ہوے ڈھری پریت دووا دکھارین بد کچھ ہوے نچو این ہی نین ٹیرے بد لکھن تہ کونند
آئند میرے بد جو قت را دھکا اور کرشن موقع پاتے ہین تو ایک کو ایک دیکھنے لگتا ہو
اور اپنی اپنی پوشیدہ محبت انظما کرکرتا ہو اور کچھ کچھ شرمندہ ہو کر ادھاک آ نکھین زبان
حال کہتی ہین کہ سرکیرشن کے نظارے سے ہمیں خوشی ہو = نولن فعلن فعلن۔
مقارب شمن سالم۔ اسکو بھنگی اور بھنگ پریات بلا تشدید باے عجی بھی کہتے ہین۔

(۳۷) سرنگار فی۔ کجبر سین مملہ وراے مملہ مکسور و نون غنہ کاف پاری بالف کشیدہ
وراے مملہ ساکن و نون بایا سے محروف۔ فی چرن ۴ سی۔ سکھ دیو۔ ۵ کیون لجانے ہیے
نیک ہیر داتی بد کون کے سنک مین رین مٹی کتر بد یون سد چین سے نین دوو بگین بد
پران پیارے ہما مونی کے لگین بد دل مین جھپتے کیون ہو ذرا دھرتو دیکھو کے ساتھ
کہان رات کٹی ہو خدا کرے یونہیں چین سے و دون آنکھوں مین نیند نہ آیا کرے ای جان نہ

یہ آنکھیں مجھے بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں = فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن - بحر غریب شبن
سالم - اسکو سرنگنی اور سرگ بنی اور لکشمی بھی کہتے ہیں -

(۳۸) مودک - میم باد او مہول و فتح دال مملہ باکاف تازی - فی چرن ۴۴ -
سکھدیو سے ہوت کہا جو دھو دشریو ہر + ہوت پھنوں چھین چھینا کر + آست اوی گر
سرنگن دھیات + تو کھ کی نہ تو دت پادت + اگر چہ چاند کو ہادیو نے سر چڑھایا پھر
بھی وہ دما دم گھٹتا ہو غروب و طلوع کے وقت پہاڑ کی چوٹیوں پر سر بلند ہوتا ہی پھر بھی
تیرے رنسا رکی وضع کو نہیں پاتا -

(۳۹) کسم پچیرا - بضم کاف تازی و سین محلہ مضوم باسیم و کسر ہائے موحہ و جیم پارسی کسور
وتائے فوقانیہ شد و مفتوح وائے مملہ بالفت کشیدہ - فی چرن (ن + ی) دوبار - داس سے
چلن کیو پل مینہ ڈ بھاری + پر م سگندھا و نکماری + آل تیرہ یوین اداک بہاری +
کسم پچیرا دہ بھواری + اکی کرشن اوسنے اگرچہ مقام موعودہ پر آئے کو کہا ہی لیکن مجھکو براہوت
ہی کہ اوس نازنین کے جسم میں خوشبو ہو اور ومان بھوڑے بہت ہیں کیونکہ رنگ بزرگ کے پھول
ومان ہیں کہیں اوسکو نہ ستائیں -

(۴۰) چاتاک - جیم پارسی بالفت کشیدہ و تائے فوقانی مفتوح باکاف تازی -
فی چرن (ج + ر) دوبار - اٹم کب سے جی جیو بانسری برعیش کی + بھبی کب دھ
پدھ دھی گنیش کی + بھبی اولٹ نندی ویش کی + ٹری سادھ گوڑھ ہو میش کی +
جب شریکرشن کی بانسری بجنے لگی تو گنیش کی عقل و شعور جاتے رہے اور جنا اوس آواز
سے اولٹی بنے لگی ہادیو کا مراقبہ شکست ہو گیا = مفاعیلن - ہرنج مسدس مقبوض -

(۱۳ برن = پرت جگتی)

(۴۱) کندک - فتح اول و ضم سوم - فی چرن ۴۴ - لکھ - سکھدیو سے گھنے
کنج کے پنج میں گنچرین بھوڑے کتی کتی کو کلا ٹھوڑی ٹھوڑے + تہپہ میں نہ تیرے کو نیک

ہو گیاں + بر تھا باوری یا سہی میں کرین مان + گھٹے گھون مین بھو نرے مٹاتے مین جا بیا
کو کلا کو کتا ہی تجھے دراسجھ نہیں اسوقت تیرا بل بکا رہی ایسی ہمار مین کوئی چو کتا ہی اگر
ہم خر لگھ نہوتا تو فعلن فعلن فعلن فعلان۔ متقارب مسیح کہہ سکتے۔

(۱۴ برن = شہ کرا)

(۲۲) بسنت تلک - حرف نیچم سکورت - ت - بھ - ۲ - ج - ۲ - گر - سکھ دیوے آ بھا
او مہر جان پرسون راتے + سوانسا سباس لکھ جھو نرت بھو ز ماتے + مانسی سروپ لکھ دت
لمین ملی + سو ہی رچی مَن برنج سُبزن بلی + اوسکے ہونٹھون کو گل سرخ اور سانسون کو
نغمہ گل جان کر بھو نرے مست گھومتے مین اوسکی مہنی سے چمیلی کھلاتی ہی عورت کیا ہونا
نے سونے کی ایک خوبصورت بلی بنائی ہی - اس پرستار کے بہت چھند مین (مار مہر) دیکھو
(۱۵ برن = ات شکر کرا)

(۲۳) سازنگ - بفتح راے مملہ و نون غنہ و کاف عجمی مکسور مع کاف تازی آخر -
فی چرن - ۵ م - ۸ برن پر شرام - ۷ پر تمام - سکھ دیوے کو جانے دھون کا کے بھو رے -
پیارے میرے آئے ہو + آؤ میٹھو بھیان گو کہیون - کیہون کے مین پائے ہو + باکے آگے باکی
ایسی - میرے آگے میری سی + ٹوٹے لوٹے گاتے یاتے - کی را کھی ہی چیری سی + اسی پیارے
نہیں معلوم کسکے دھوکے تم بیان چلے آئے ہو کسی طرح بیان اگر بیٹھیے نہیں معلوم کس طرح مین نے
آپ کو آج پایا ہی اوسکے آگے اوسکی سی کہتے ہو اور میرے آگے میری سی آپ کے بدن کا
جادو ہر اسی سے تنے مجھے اپنی لونڈی بنا رکھا ہی - متقارب شن مضاعف اثرم مقبوض محبت
مخدوف - یا غریب مجنون سکن اشد - فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع -

(۱۴) چامر - اول جیم فارسی سوم مہم مفتوح درے مملہ آخر - فی چرن - ر - ج - ۱ - ج - ۱ -
سکھ دیوے پھول پھول بھو نرنج کج گنجرین + کو کلا کلاپ کیل کو چتے چتہ ہرین +
باگ مین ہار نیک لگی بسنت کے + چھوڑ دے ایان مان لاگ کٹھ کنت کے + مست

بھونزون کے بھنڈ ہر گنج میں گو بختے ہیں کو کاو ن کے غول خوشی سے چسک کر لوگوں کا
دل بے لیتے ہیں باغ میں بہت کی ذرا آمد دیکھ کر اٹھڑپ اور ٹھٹھا چھوڑ کر خاوند کے
گلے لگجا۔ فاعلات - فاعلات فاعلن۔ رمل شمن محمد و مٹ۔

(۴۵) نشپا لکا۔ کسبرون و شین مجہد و باے عجمی بالفت کشیدہ و کسر لام و کاف تازی
بالفت کشیدہ۔ بچہ۔ ج۔ س۔ ن۔ ر۔ فی چرن۔ اتم داس کب ^{۱۲}نیشتر آربند مکھ سٹ
ست جانیے * بال سچار مکھ قول کر مانیے * انگ دت چمپ بر چال گجیکھے * بین پک
مان در لال چل دیکھیے * آنکھ مکمل کے مثل ہیرہ چاند سا بال ریشم کے پتھے بدن چمپی چال
ہاتھی کی سی آواز پیپے کے مانند۔ غور چھوڑ کر اکی پاری آنکو پکڑ دیکھ۔

(۴۶) من سنہنس۔ بفتح میم و کسر نون و فتح باے ہوز و نون ساکن و سین مملہ آخر۔
فی چرن۔ س۔ ۲۔ ج۔ بچہ۔ ر۔ سکھ یو ^{۱۳}کب ہون اچانک آسے کے ات ہو چلے *
تب تے اچیت پرے منون کرت ہو چھلے * آنچرا اوگھار دکھاسے کے چھل سون ہو *
ترچھے جی مسکائے کے کچھ تین کیو * عاشق کبھی ادھر ہو نکلا تھا جب سے بے ہوش پڑا ہو گیا
کسی نے بھایا ہو انچل اٹھا کر فریب سے تو نے اپنی نگات دکھائی ترچھی نظر سے مسکرا کر
اوس پر تو نے کچھ کیا ہو۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ کامل مسدس سالم۔

(۴۷) مالنی۔ نون بانتھانی معرود۔ ۲۔ ن۔ م۔ ۲۔ ی۔ ہ۔ پر شبرام۔ ب۔ پر تمام۔
سکھ یو ^{۱۴}گت ات گزیلی۔ بان سوہی سیلی * ہر سن سبجیلی۔ دیکھیے دیوہیلی *
نن کسم گپے ہین۔ کیون نہ سوہی نرا گے * کت نش درگ۔ لاگے۔ کون کے بھاگ جاگے *
چال مستانہ وضع رسیلی چھپ چھپ کر نہتے ہو ماتھ پاؤن بے تابو آنکھیں کسم کے مانند
لال لال ان سے محبت کیون نہ ظاہر ہو رات کو کسان آنکھیں لگی ہین کسکے نصیب جاگے ہین
(۱۶ برن = اٹھی)

(۴۸) چنچل۔ بفتح ہر دو جیم پارسی حرف دوم نون۔ فی چرن۔ ر۔ س۔ ج۔ ر۔ ر۔

لکھ سکھ یو ۵ کنج کنج مین لکھی پر سون پانت بھانت بھانت ۶ بھو نرنج گنج مین
انیک بھانت پانت پانت ۶ باوری سچار دیکھ کر کچھ نہ توہ گئی ان ۶ یا بھنت کے
دنان کنت سون کرے جو مان ۶ کچھ مین بھو لون کی قطار مین دیکھ کر بھو نرون کے
جھنڈ عجیب طرح سے گونجتے ہین ای لکھڑ ذرا خیال کر تھکھو کچھ عقل نہیں اسی سبب سے
تو موسم بہار مین خاوند سے دون کی لیتی سی۔ اسمین اور چار چھ مین ایک آخری لکھ کا
فرق ہو۔

(۴۹) پنچ چار۔ بفتح باے فارسی ونون نیم غنہ وجیم عجی۔ ج۔ ر۔ ج۔ ر۔ ج۔ گر۔
سکھ یو ۵ جو دھائی ہو سوچیت مین رُساس اس پاس ہو ۶ پروس کی تیان
سون کمون نہ ریت اس ہو ۶ اٹان مین جٹھانیو منو پر چند آگ ہو ۶ ہسار ہو گو نہ بانہ
نامہ نند جاگنو ۶ مفاعلن مفاعلن مفاعلن۔ ہرن شمن مقبوض۔ ترجمہ۔
اجی دانی جاگتی ہو اور ساس ہین کمین ہو ہسائیون سے بھی بگاڑی کوٹھے پر جٹھانی
بڑی غصہ درہی اسی صاحب ہین مین شہر و میرا تھ نہ کھینچو ورنہ نند جاگ پڑگی۔ اسکو
ناراج اٹھی اور نار آ بھی کہتے ہین اگر غور کرو تو یہ پچھل چھند کا ہی معکوس ہو۔

(ء ا برن = ارتضا)

(۵) روپ مالا۔ رائے ملہ باوا و معروف و باپاری مفتوح و نیم بالہ و لام بالہ
کشیدہ۔ ر۔ س۔ ۲ ج۔ بھ۔ گر۔ لکھ۔ ۱۰ پر شہرام۔ ۷ پر تمام۔ ۱۱ تم کب ۵ رام کے
گن گاؤ مور لکھ۔ لوک پالک جان ۶ دشت بھینج سن رجن چیت ویکرگان ۶ داس
کے سب کام پورن۔ موہ بادھک مان ۶ وید پادوت بھینا مہین۔ تاہ کو آران ۶ دنیا
کے مربی رام کو جان کرای نادان اونکے اوصاف بیان کر جو بدون کے شکست دینے والے
عابدون کے خوش کرنے والے ہین اونکو روٹ بندے کے کام پورا کرنے والے تعلقا کے
قاطع وید بھی اونکا بھید نہیں پاتے اونکو یاد کر۔

(۸۰ ابرن = دھرت)

(۱۵) چرچری - بفتح ہر دوہیم پاری و درائے مہملہ و آخر تختانی معروف - رس
۲ ج - بھ - ر - ۱۰ پر بشرام - ۸ پر تمام سکھ دیو - نیک جو بن کے گئے تن - مین نہ روپ
اوت ہی - جو بن سرورہ مال مین پھر اور پھول نہ ہوت ہی - جو سنو کچھ نہ تو تم -
سو کما کہ بیجی - دیکھیے مین بچار جو - چار ہو سکی کجیے - جب ذرا جو بن تو ہلتا ہی
تو پھر تن بدن مین جسٹن نہیں رہتا جیسی کل کی سا مین توڑنے سے دوسرا پھول نہیں
تم میری بات سنکر دھیان نہیں دیتے پھر تے کمر کیا فائدہ اپنے دل مین سوچو جو بہتر
ہو وہ کرو -

(۵۲) بفتح میم و جیم تازی و سکون دوم درائے مہملہ دیاے معروف - م -
بھ - م - س - م - ۹ پر بشرام - ۹ پر تمام - سکھ دیو - کو جانے دھون کیسے بھان لگ
آئے ہو پنی کا کے کا بے - راتے راتے ماتے سے درگ - دو ویرات شو بھا سا بے -
جا کے ہی مین لاگے ہو تم - جاگے ہو نش جا کے لینے - لے آون مین دا ہی کو مین - کی
ہو سون سب پوری کینے - بد نہیں معلوم کیون اور کے واسطے آپ یہاں تک آئے ہیں
دو دن آنکھیں سرخ اور ست بہت بھاتی ہیں جسکے واسطے شب بیداری کر کے سینے سے
لگے ہو کیسے تو مین اوسیکو لے آون دل کا حوصلہ کمال لیجیے - فعلن فعلن فعلن فاعل فعلن
فاعل فعلن فعلن - مقارب شمن مضاعف اثر م مقبوض محبت -

(۱۹ ابرن = است دھرت)

(۵۳) گرما - بفتح کاف تازی و درائے مہملہ مضموم و فون بالفت کشیدہ - فی چرن -
۶ بھ - گر - رام شاہ آبادی - پن پو دھر چار منو ہر ناگر نزل ہی - چنچل نیک
سو کو کل بین پرین سی کو ل ہی - رام کم مین تو جو بن ست دھرے شیچ انجل ہی - اسی
پر یا کے نہ کنتھ لگیو تہ چو ن نش پھل ہی - او بھری چھایتون والی انیس دلہر چا ایک

شفاف جسم رکھنے والی شوخ و دیدہ کو کلا کی سی آواز رکھنے والی کمل کے مانند نازک شباب میں مست عمدہ پوشاک پہنے ہوئے۔ ایسی پارسی کے گلے نہ لگے تو اس شخص کی زندگی بے فائدہ ہو۔ فارغ فعل فعل فعل فعل فعل فعل۔ تقارب اثرم مقبوض محذوف لیکن ہفت رکنی خلاف اسماء۔

(۲۰ برن = کرٹ)

(۵۴) گیت۔ کاف پارسی بیاض معروف آخرت سے فوقانی۔ فی چرن۔ س۔ س۔ بھ۔ ر۔ س۔ لکھ۔ گر۔ سکھ۔ یو۔ جو کو جو سو کو نہ مو نہ گور ہو بل دور تین پھلگ راور سے ہر ہون ڈرات یہے بلوک بسور تین پد کر ہون کہوتب کون او تر نند مانوگ ہڑ رنگ راور سے تن کو کہون تنگو جو موتن لاگ ہر پد جو کہنا ہو وہ دور سے کہو میرے بدن کو ہاتھ نہ لگاؤ آپ کے پاس ڈرتی اور سسکتی ہوئی رہو نگلی جب نند خفا ہوگی تو او کو کیا جواب دو نگلی کیونکہ کچھ نکچھ آپ کے بدن کا رنگ میرے بدن میں لگ جائیگا صاحب ہو دھنے ۱۲ پر بشرام اور آٹھ پر چپرن تمام کیا ہو۔ اسکو گیتا اور ہر گیت کا بھی کہتے ہیں۔ متفالن متفالن متفالن متفالن۔ کامل مٹن سالم۔

(۵۵) دند کا۔ بفتح دال مہملہ مع نون و کسر دال ہندی و کاف تازی بالفت کشیدہ (ر + ج) ۳ بار پھر ایک گر پھر ایک لکھ۔ سکھ۔ یو۔ میں کہیو کہ آج شیاام شیاام ادنٹھ میں کمان لگی لکیر پد آرسی ہمار کے انگو چھپے پھمار کی گلاب نیر پد موسیمپ آسے کے سمو سکھین ہون کیو کچھوک کھیال پد نیک لون بسور سون کچھو رہو اتی چتو سکے نہ لال پد میں نے کہا کہ او شریکیشن آج ہونٹھون میں سیاہی کیونکر لگی آئینہ دیکھ کر اسکو گلاب سے دھویئے اتنے میں میرے پاس سکھوں نے اگر کچھ چھیر چھاڑکی اسلئے کرشن جی میری طرف نہ دیکھ سکے اور نہ جواب دیا۔ ۵ فاعلات رمل مکفوت اگر آخرین بھی لطین عربی کف مانو۔ اسکو گوتا کا بھی کہتے ہیں۔

(۲۱ برن = پُرکرت)

(۵۶) مدرا - فتح تیسیم و کسردال حملہ و اسے بے نقطہ بالفت کشیدہ۔ بقول صاحب چھند
 مودودہ۔ فی چرن۔ ۷۶۔ رام شاہ آبادی ۱۵۷۵ء کی رات تے برہانل چاہت ہی
 تن بارن + ستیل ہند سنگن ہسیر لگی تہ کو ہی پر چارن + دھاسے پری ات آنکھ سو
 سار تھ جان بھجاون کارن + آنسن بھسے گھٹت موراجھاگ نے کاہ کری اچبارن +
 ادھر جدائی کی آگ بھڑک کر بدن جلایا چاہتی ہر نسیم سحری مسکو اور بھڑکانے لگی
 اودھر آنکھ لپٹاے جسم سے اپنا بچاؤ اور اس سے دیدار معشوق کا فائدہ جانکڑ بچھانے کو
 دوڑی مگر میری قسمت سے اشکون نے روغن کا کام کیا اسے کھٹی پھرتی دروہی اور
 تیار بیکار رہی۔ سکھ دیو جی اور بھکاری دسکشیہ وزن لکھا ہی نہیں۔ اسکا نام جھیل
 بھی ہے۔

(۲۲ برن = اُگرت)

اب یہاں سے برن سو یا کی حد میں چھند محبوب ہیں

(۵۷) مہندرا - فتح تیسیم دنون ساکن و کسردال حملہ و اسے بے نقطہ بالفت۔ فی چرن
 ۷۶ بھ پھر ایک گر سکھ دیو ۱۵۷۵ نیک رسکات نہ کاہ کئے کچھ ایسے بھسے آمنت مہا +
 جانم کو تو جاہنی چور لون آوت ہو یہ آہ کہا + جاگئی با جہی آئے یہ نور دیور دارن ہی
 رسہا + آئے کالھ کچھ موس گھال ہو جاؤ ابی ہر چھوڑو ہما + لوگون کی بدنامی سے بھی تم
 نہیں ڈرتے ایسے ڈھیٹ ہوے ہو اس ڈھب سے آتے ہو جیسے کوئی چور آئے آخر یہ بات
 کیا ہی دیکھو پازیب کے بچنے سے دیور جاگ پڑیگا اوسکا فزان برا ہی کل پھرتی بہانے سے
 آنا آج چلے جاؤ اُت اوہ کا مٹا مجھے چھوڑو۔ بھکاری داس اور سکھ دیو نے اسی کا نام
 مدرا بتا دیا ہی اور مندر اکانام ہی اور ڈا دیا ہی۔ فارغ فعل فعل فعل فعل فعل فعل
 فعل۔ متقارب اثرم مقبوض محذوف شاذہ رکئی۔ اسکا نام سندرا اور مانسی بھی ہے۔

(۲۳ برن = بکریٹ)

(۵۸) مَسْت گیند - بفتح سیم و تاءے فوقانی مشدود و فتح کاف فارسی و تحتانی مفتوح مع نون ساکن و وال مملہ موقوف - فی چرن - ۷ بجم - ۲ گز - ناصر ۷ کام کو رنگ کرو و مدھ کو ترگیان کے بان سون مار گرائے ۷ منیہ کا لون لگائے پھلی بدھ ست کی سیکھ مین آن پہائے ۷ اچھیا جراتے کرے کو نرا پن پریم کے پاوک آن پکائے ۷ ایسے کباب بنائے کے ناصر بایشو ہوت کباب کے کھائے ۷ (بایشو وشن دیوتا کے ماننے والے) اسکے طریق مین علی العموم گوشت حرام ہی ترجمہ - جو کئی شہوت کے ہرن اور غصے کے کبوتر کو عقل کے تیرے شرکار کرے اور محبت اتھی کا نمک لگا کر اچھی چال سے صدا کی سیخ پر چڑھائے اور خواہش دنیوی کو جلا کر کو ملا بنائے پھر اخلاص دلی کے چولھے پر اُسکو بھونے تو ایسے کباب بنا کر کھانے سے اسی ناصر بایشو بنتا ہی - اِسکو سبھا - بشی - بجری - المتی اور اندب بھی کہتے ہین - فحولن آخر مین سالم باقی مثل سندر -

(۵۹) چکور - بفتح جیم پارسی و کاف تازی بادا و مجول آخر اے مملہ - ۷ بجم - پھر گز پھر گز سکمد یو ۷ ناہک بھونہ ترچھ کہ ڈارت ناہک ہی کو پنچاوت نین ۷ ناہک سے نہ لجاوت ہوا ت ہی ستراہٹ کے کہ ہین ۷ پائین پیار و پر و چٹے نہ ریتک سیان ہیے مہ ہی نہ ۷ جو بن دیوسن یے رہ ہین جو کما کون جائت ہو کچھ بین ۷ ناحق ابر و پر بل لاتی ہوا در ناحق آنکھیں بدلتی ہو - اور ڈیر مٹی باتون سے مجھے ناحق دن کرتی ہو وہ پیارا تمھارے پاؤن بھی پڑا جب بھی تنے تو جہ نہ کی نکو ذرا بھی شور نہیں یہ جو بن کیا مدون تک رہیگا اگر عقل ہی تو خود ہی سمجھ سکتی ہو - اِسکا نام سبد صا بھی ہی -

(۲۴ برن = ست کرت)

(۶۰) کریٹ - بحکم کاف تازی در اے مملہ مع یاءے معروف آخر تاءے ہندیہ - ۷ بجم سید مبارک محدث بلگرامی ۷ کاٹھ کی بانگی چٹون چھبھی چپ کاٹھ توں جھانکی رہیال

گو اچھن + دیکھی ہو نکھی سی چو کھی سی کورن او چھے پھرن او بھرے جت جا چھن +
 مار یو نیھیر ہے مو سبارک ہو سبے کجراے مرگا چھن + کاجر دے ری نہ اوری سہاگن
 آنگری تیری کیگی کٹا چھن + جب توکل جھروکے سے جھانک رہی تھی تو تیری بانگی تون
 کا غصا کے دل میں چھپ گئی تھی اور جب سے وہ مجیب لگا ہ شوخ آغون نے دیکھی ہو تو
 وہ مست و دیوانہ وار پھر رہے ہیں تیری سیاہ غالی آنکھوں نے بلا تصنع دل زخمی کیا کہ
 اسی سہاگن تو کا جل نہ لگا ورنہ تیری اوگلی کٹا نیگی کیونکہ آنکھ پھری کسے تیر ہو۔

(۶۱) گنگو دوک - فتح کاف فارسی و نون ساکن و کاف عجمی با واد و مجول و فتح و ال
 مملہ آخر کاف تازی - ہ - ر - داس - ہادی آسے کے میر نوآین میں بین کے گھاؤ
 کیونکرے گھاوری + اپنی تت ہون ایک ہی یا کھیو کون کیونکرے بات پھیلاوری +
 داس ہون کاغہ داسی بنامول کی چھانڑو نیھو سی بنش بنش واری + گیان سیکھان
 تا سو جدی رکھیے پھیجے جاہ پر نکس ہن باوری + تم بنے فائدہ میرے گھر اگر باتوں سے
 زخمی کرتی ہو جو میرا مطلب تھا وہ میں نے ایک بار کہہ دیا پھر اسکو طول کون دے میں بھر کر
 کی درم ناخریدہ لوٹدی ہون میں نے اپنے کل خاندان کو ترک کیا ہوا ایسے شخص کو نصیحت
 بیکار ہو جو کہ ٹھیک جنونی معلوم ہو۔

(۶۲) دو ملا - بضم و ال با واد و معد و لہ و کسریم و لام بالف کشیدہ - ہ - س - گنگی لال
 چھاپ رسال بلگرامی باد فزوش آنکھیاں نکمہ چاہتیں دیکھیے کوچین شردن
 سو بین سنائے ہون + ادھر ادھر ان رسال چھین ہے چاہے ہے میں لگائے رہوں +
 بھج چاہن گرے کی ہیل بنون گر چاہن کچ پر چھائے رہوں + سب انگ اڑ توئے نگ
 بنا تر سین کب تو رسائے رہوں + آنکھیں چاہتی ہیں کہ چہرہ تیرا دیکھیں کان چاہتے ہیں
 تیری آواز سنیں ہونٹھ ہونٹھون کو چاہتے ہیں سینہ چاہتا ہے کہ تیرے سینے میں چھان
 بازو چاہتے ہیں کہ گلے کی جیل خجاؤن ماتھ چاہتے ہیں کہ چھاتی پر پڑے دیں - انھیں

میرے کل اعضا تیرے اعضا کے بغیر ترستے ہیں میں انکو کب تک ترسا تا رہوں۔ بعض نسخہ
میں تیرے چرن کے انپلس کی جگہ (پرسائے) آیا ہو اور وہ متعدی ہو یعنی چھلانا
لہذا غوب معنی نہیں جیتے۔ ۸ فعل متحرک اثنائی۔ متدارک مجنون شمن المضاعف۔
اسکو چند رکلا بھی کہتے ہیں۔ صاحب چھند مودود نے اسکا نام مادھوی بتایا ہو لیکن
صاحب نسخہ چھند ارنب دو ملا کے آخر ایک گرا اور بڑھا کر اسکا مادھوی نام بتاتے ہیں
والثانی ہوا لامح۔

(۶۳) مہا بھجنگ پریات۔ بفتح میم و مائے ہوز بالف کشیدہ۔ باقی معلوم۔ ۸ ی۔
داس کب ۵ تمھیں دیکھیے کی مہا چاہہ باڑھی ملا پنی پجاری سر باہی سمری جو بہری پیٹھ
نیاری گھٹا دیکھ کاری بہاری بہاری ری جو ۱۰ بھی بال پوری سی دوری پھرے
آج باڑھی دشا اپس کا دھون کرے جو ۱۰ بھتا میں گنسی سی بھنگو ڈسی سی چھری سی
مری سی گھری سی بھرے جو ۱۰ تمھارے دیکھنے کی اوسکو نہایت آرزو ہو ملاقات کی فکر
میں رہتی ہو اور آپکی تعریف اور یاد کرتی ہو کالی گھٹا دیکھ کر نہنا بیٹھی ہو بی بہاری بہاری
رشتی ہو وہ عورت دیوانی سی آج پڑی پھرتی ہو اسکا حال تباہ بہت طول ہو گیا ہو
خدا خیر کرے مصیبت میں گھری ہوئی جیسے کالو سجات زار و ناتوان قریب الموت
گھڑیاں گن رہی ہو۔ ۸ فعل ن بار متقارب شمن المضاعف جیسے ذون ۵
کتاب محبت میں انحضرت دل تباؤ کہ تم لیتے کتنا سبن ہو ۱۰ کہ جب آن کر تلو دیکھا
تو وہ ہی لیے دست افسوس کے دو ورق ہو ۱۰ اسکو چند رکڑا بھی کہتے ہیں۔

(۲۵۔ برن = آت کرت)

(۶۴) ملا بفتح ہمزہ و میم مفتوح و لام بالف کشیدہ۔ ۸ س۔ پھر گرہ بنت بدیاوئی
۵ مگر ڈھچ کوٹ نجین چھپ سون سر سپرہ انک دوسے برت نارے بد کر
سندھ بانہ بہت منور گچ سچک چکین گھونگر وارے بد کٹ بھانت کے سرچاپے

پت پت مہا چلاؤتِ کارت بہ من بھول نہ تاہ سدا یدہ تین رت سووت جاگت
 پت سنبھارے ہر کرورون کا دیوا اسکے حسن سے شرما تے ہیں دو آنکھیں لال کمل
 کے مثل ہیں باہنیں ماتھی کی سوند کے مانند سڈول سیاہ بال چکنے گھونگھر والے۔
 کمر کے ہوتے ترکش لگا ہوا تیر و کمان لیے ہوئے۔ زرد و دھوا کا نڈھے پر جیسے بجلی
 کی چمک۔ ایسے گھنشیام کو ہوشیاری سے ایدل کسی وقت نہ بھول = آٹھ فعلن
 متحرک انسانی اور ایک فاعل آخر میں۔ غریب مخبون اخذ مگر نور کن خلاف استعمال۔
 اسکا نام سندری بھی ہے۔

(۲۶ برن = ات کرت)

(۶۵) سکھ۔ بضم سین مملہ و کاف تازی مخلوط بہا مفتوح مع دال مملہ آخر۔
 فی چرن۔ آٹھ س۔ پھر ۲ لگے۔ واس ۵ مہا گن بنت کی واس بڑھی یکے جب ریچھ
 کے دان جواہر گن بنت تے پن دانہ جس بھیل جات و کنت کے باہر ہر جم المتی
 سون ات نیہ بنا ہے نے بھونر بھور سکا ٹی مین جاہر ہر بھونرہ کوات اور کینہ
 سو باس مین مالتی یون بھئی ماہرہ جب سخی خوش ہو کر جواہر دیتا ہو تو اہل نہر کی قدر
 بڑھتی ہو اور اہل نہر سے سخی کی ناموری بید بھیلی ہو جس طرح چنبیلی سے محبت کر کے
 بھونرہ عشق مین مشہور ہوا اور بھونرے کی عزت کرنے سے خوشبو مین چنبیلی کا مذکور ہوا۔
 یہاں سو یا تمام ہوا اور چھ بیون سنکرت کے پرستار کے القاب کا اختتام ہو۔

(۲۷ - برن)

یہاں سے چند دندک بھید مین شامل ہیں

(۶۶) گسمتیک۔ کاف تازی وسین مملہ و نون ضوم و فتح میم باسین
 مملہ ساکن و تاء فوقانی مفتوح و فتح باے موحہ و کاف تازی ساکن۔ فی چرن۔
 ۲۹۔ واس کب ۵ کبھی شہ بہت شری نند ان جی نکسے بن تے مہا گن سنگ بڑ

ہر ساتھ ارجو تین کے ماتھن یاہ پر باہ دھرتے گلہ دست پھیرے ہر جو کے ہر اسے کو پڑ
تیر تلاس کرد اتمان کے داس ابی و چت پائے تے کیلکلی ہین سنو گشت تبکی گمشدہ کی
سین سکر + اسی سکھی شری سند لال جب ہنگل سے عورتوں کے ساتھ رونق افروز ہوے
تو اوندکے ساتھ اون او بھری چھاتی والیوں کے ماتھن میں اس طرح گلہ سے پھرتے تھے
گویا مادیو کے ہر اسنے کو (جو کہ مادیو کے دشمن ہین) بہت تیز دھونڈ نکالے اور کامیو
(یعنی شہوت) کی اجازت پا کر کامیو کی فوج گویا جمع ہوئی ہو چنکے ماتھن میں گلہ تینوں
کے تیر ہین = ۹ فعلن متحرک اثنائی - بحر غریب مخبون مگر نور کن خلاف استمال

(۲۸- برن)

(۶۷) قعی دھرتے بفتح میم دماے ہوز بایاے معروف و دال مملہ بایاے مخلوط مفتوح
۴ خراے مملہ - فی چرن - ۱۴ تومر - آٹھ آٹھ برن پر ۱۲ بشرام - ۴ برن پر ۱۴ - (تومر =
گلہ + گر) یا یون سمجھو کہ (ج + ۴) بار پھر (ج + گر) ایک مرتبہ = فی چرن -
لیکن اول آسان اور دوم مشکل و بد بین ہی - اتم مہاکب سے گرے سروج مار ہی -
کبول ہو سدا حار ہی - سبھو فر پانت بار ہی - برعیش ہی - پسی سکھو ماتھ ہی - چھری پر سون
ماتھ ہی - انا تھ کوسنا تھ ہی - ریش ہی - سینگر نکتر تھ ہی - دھرتے پور پچھ ہی - جی سرتن لچھ
سریش ہی - انوپ روپ انگ ہی - لکھے ٹھری انگ ہی - سنگوال بال سنگ ہی -
سبیش ہی - گلے میں کل کے پھولون کا مالا گال سدا ول بال بھو زون کی قطار برن کے
مالک ماتھ پر ٹیکا پھولون کی چھری ماتھ میں تمیون کے وارث لچھمی کے خاوند خلیے منہ
کے آگے چاند پہنچ ہی مور کے پروں کا ٹکٹ سر پر ہمیں جواہر جڑے ہوے دیوتاؤں کے
پادشاہ برن کا من بٹیل جنگو کامیو دیکھ کر بے رون ہو اچھے گوالون کے لڑکے ساتھ وہ
کیسا بناؤ ہی -

(۲۹- برن)

(۶۸) کبسدھا وحصہ۔ بفتح باے و وحدہ وسین مہملہ مضمووم و وال مہملہ با ماے مخلوط
 بالفت کشیدہ و وال مہملہ با ماے مخلوط مفتوح آخر ماے مہملہ۔ ۹-س۔ ۲-لگہ۔ ۱۱-م شاہ آبادی
 ۵ اک کامن او بھت کلپ لٹا کے سمان تزاگ پہ باگ بن ہو سن سوہست +
 کلا کرت نین کپول گلاب چیلی سے دنت سو چمبک گات ہی ٹوہست + ادھر کند
 رو کچ نازنگ سے تنک چوچ سی ناک کپوت سو کنتھ ہی سوہست + رت راج سمان
 چلو سن موہن دیکھ دیرے آیکھ کو مگ۔ جوہست + ایک عجیب عورت طوبی قاست
 باغ میں عوض پر دلبری کر رہی ہو جسکی آنکھیں کسل کے مانند گال گلاب کے پھول
 دانت چیلی کی کلی دکھائی دیتے ہیں لال لال ہونٹھ کند رو چھاتیان نازنگی سی ناک
 توتے کی چوچ گلابو تر کا سار ولف نریر۔ ای دلہا آپ باد بہاری کی طرح چلیے
 وہ دیر سے آپ ہی راہ تاک رہی ہو۔

(۳۱- برن)

(۶۹) مَن مہرن۔ بفتح میم و کسرون و ماے مفتوح و فتح راے مہملہ مع فون آخر۔
 پہلے تیس اکثر لاؤ خواہ لکھ خواہ گر بھر آخر میں گر ملاؤ۔ ۱۶ پریشرام۔ ۱۵ برن پرچرن تام۔
 موہن سلطا پوری ۵ پیاری رت رنگ پچہ جنگ جیت بیٹی پرات۔ اناک جھٹن
 کو اناج بکست ہو + آنکی دیکھی کچن ٹھن باجو بند دیکھو۔ نو پرکھن بیندی بھال کولست ہڑ
 موہن سکب نین انجن ادھر بیری۔ تنگ کھن دکول کزن پھول پلست ہو + پاچھے پرے
 یاتے تان بھونہن کٹا جھن یے۔ بار بار بندن سون بار کست ہو + پیاری رات کی
 مزہ دینے والی عاشق کے ساتھ حسن کی فوج لیکر لڑی اور صف جنگ کو جیت بیٹی۔
 وقت صبح بدن کے سپہ سالارون (اعضا) کو اس فتح کا انعام بخشی ہو یعنی محرم پستان
 کو دی بازو بند بانہون کو بازیب پاؤن کو قشقہ پستانی کو غنایت کیا سرمہ آنکھوں کج
 گلوری ہونٹھون کو لہنگا کو لون کو کرن پھول کا فون کو خلعت دیا پھر بھوین تان کرت چھی

آخرین - ۱۶ پر بشرام - ۱۵ پر تمام - نہال کب ساکن نگو ماضلع کا پورے موربن تیرا
 کرین گھوم گھن گھیرا کرین بھیک ہوا بھیرا کرین بھونٹیں ہون + دھروا دھمک
 بارگھن کی گھمک چار - چلا چمک چونک اندر نہ پٹھی ہون + صکب نہال سانج سوار ہو
 سنگار آج - سانج ہی سے بیرگان سو تن آٹھی ہون + پون اب تو لا کرے
 کو نہ حاروپ کھولا کرے - پیہا پیہا بولا کرے پیاسے پاس آٹھی ہون + بھگل سے ہو
 کو کا کرین بادل جھوم جھوم کر گھیرے رہین منڈک شور چاڑھتے ہین تو چائین مین بھوین خن
 رکھے ہوئے ہون رعد کی گرج باد لون کی گمک خوب جو بجلی کی چمک سے چونک کر
 اب نہ بھاگوں گی سو لون سنگار سجر شام ہی سے دشمنی ٹھان کر سوتون سے کشیدہ ہوگی
 ہوا چلا کرے کو نہ صا ہوا کرے پیہا پی پی چلایا کرے میری پا پون سے ین تو اپنے پیہا
 لڑائیں پٹھی ہوئی مزے اور اہی ہون مجھے کسی کا ڈر کیا ہو۔

(۳۲ - برن)

(۳۲) گنڈلنی - بضم کاف تازی و سکون فون و فتح دال ہندی و کسر لام و نون بایا
 معروف - اکتیس حروف بلا قید پھر ایک لگھ - ۱۶ پر بشرام - ۱۶ برن پر چرن تمام - دیانہ
 عظیم آبادی سے گنڈ کی کلی سی دنت پانت کو مدی دیسی - پنج پنج میسی بکھیا اکی سی
 گرک جات + ہیری تیون رچی سی لکھی ترچھی سی - ایسی انکھیان دی پھری سی
 پھرک جات + رس کی ندی سی تھاہ دیانہ کو نہ دیسی - چکت اری سی رستہ ڈری کی
 سرک جات + پھندین پھنسی سی بھر بھج مین کسی سی - تاکے میسی کر بے مین سدھائی
 سی ڈھرک جات + داتون کی تبتی چیلی کی کلی ایسے شفاف جیسے چاند دریاں
 درمیان مٹی کی رکھ گویا آب حیات بھرا ہوا ہو اسپر پان کارنگ خدا کی صنعت ترچھی
 نظرون سے گھورتی ہو تو مچھلی کی طرح آنکھیں پھرک جاتی ہین عورت کیا ہو ایک
 مزے کی ندی ہو جسکی تھاہ دیانہ کو نہ ملی چونک چونک کر ہٹ مین بھری ہوئی

نظر سے غلطی میں بار بار بالون کی شکمیں کستی ہو کہ تنے لڑائی میں کیوں چھپا دیا اور
ظاہر ہو کہ بالچھری پڑے رہتے ہیں۔ اس جزا و سنرا سے مراد صبح کا سنگار ہی۔ اسکو
گھنا کچھری بھی کہتے ہیں۔

(۷۰) سِل۔ بفتح سین مملہ و لام مکسور مع لام۔ فی چرن ۲۸ حرف بلا قید لکھ و گر۔
پھر ایک ر۔ ۱۶ برن پر بشرام۔ ۵ پر تمام۔ سید نظام الدین احمد بلگرامی چھاپ مدھنا
عرف میران مدھنا ایک کلف ماہ کے وصف میں کہتے ہیں ۷ کو کو کے چند کے
مرنگ انک و کھیت۔ کو کو کے چھپا چھپ بھوتل پر کاس کی ۷ کو کو کی اندھکا پر ہو ہی
سو پکھیت۔ کو کو کے کا لمان کلنک آنیاس کی ۷ مدھنا یک کے سار ہر ہو کر تار۔
تا ہی کی سنواری بھامان کا غف کے بلاس کی ۷ تا ہی دن تے پرے چھید چھاتی
چھپا کر کے۔ وار پار دیکھیت نیلتا اکاس کی ۷ کو کو کی کتا ہی چاند کے گو دین خرگو کش
دیکھتے ہیں کو کو کی کتا ہی زمین کے عکس کا سایہ اوسمیں چھپا ہو کو کو کی کتا ہی چاندنی چٹکی
رات کا اندھیا راجا ندپنگیا ہو وہی کلف بکر دکھائی دیتا ہو کو کو کی کتا ہو کہ اندر کے
کہنے سے اسنے دھوکا دیا تھا اسی بُرائی کا داغ لگا ہو مدھنا یک کتا ہو کہ خدا نے
چاند کا اصل الاصول نکال کر کرشن کی مغل کی عورتیں بنائیں پھر جبدن سے جہان جہان
اصل الاصول نکالا و مان و مان چاند کے سینے میں سوراخ پڑ گئے اون سوراخوں کی
راہ سے آسمان کا نیلارنگ وار پار دکھائی دیتا ہی یہ کلف ماہ نہیں ہی راہلیا نام
ایک حسین عورت شوہر وار پر اندر عاشق تھے چاند نے بخاطر اندر مرغ بکر آدمی راستے
بانگ دی تاکہ اہلیا کا خاوند صبح کے دھوکے جنگل کو چلا جائے اور اندر کا مقصد برائے
خدا نے اس فریب دہی پر چاند کو کلنک لگایا صاحب چھند مودود دھ آٹھ آٹھ برن پر
۳ جگہ بشرام اور ۷ برن پر سل کا ہر چرن تمام بتاتے ہیں۔

(۷۱) مہمک۔ بفتح میم و ناے مفتوح مع کاف۔ ۲۸ حرف بلا قید پھر ایک م۔

صحبت سے ڈری ہوئی عاشق کے پھندے میں پھنسی ہوئی آغوش میں کسی ہوئی جسکی
سسکار بھرے آجیات کی نشانی ڈھلکتی ہو۔ اس میں اکثر دن کے۔ اور ن پھر
پھر پر بشرام کیا ہو اور ۶ برن پر چرن تمام کیا ہو۔

(۷۳) برن جل ہرن بفتح با سے موحده ورا سے مملہ آخر نون و جیم تازی مفتوح
مع لام و فتح نا ورا سے مملہ بنون آخر ۳۲ حرف بلا قید۔ ۱۶ پر ایک لگھ واجب اور
و مان بشرام پھر تیلے پر ایک لگھ واجب اور و مان چرن تمام۔ پھر ن کب ۵
آئل امار آرنہ کو برن بار۔ بہا چل بدرم نہار سے تول تول پگیندا اور گلاب گل لالہ
گلاباس آب۔ جائین چو جاو ک جاکو جات جھول جھول + پھرن پھبت تیلے پان
لالائی تول۔ اینگر بھرے سے ڈول اُڑت جھول جھول + چاندنی سی چند رکھی دیکھو اوٹھی
برج چسند۔ چاندنی بھونگل چاندنی سی پھول پھول + عمدہ گلنار اور لال گل کا ٹھنڈ
اور کندر و اور مو لگا اپنی برابر ی میں دیکھتے ہیں گیندا اور گلاب اور گل لالہ اور گل عباس گل
رنگ اور مہار اور ہلے کا پھول ان سب کی جان نکلتی ہو اسکے تلون میں ایسی
سُرخ ہو جیسے ڈول میں جوش کھاتا ہوا شجر۔ ای برج چند چاندنی سی مسرہ
چاندنی کے بھونے پر گل چاندنی کے شل پھول اوٹھی ہو۔ اسکو روپ گھنا کشری بھی
کستے ہیں۔

(۷۴) میں کسیت۔ سیم ہاتھانی معروت و نون ملن و کاف تازی ہاتھانی مجھول
وناسے فوقانی آخر۔ (ج + ۵ بار۔ بعدہ ایک لگھ پھر ایک گڑ آٹھ آٹھ پر ۳ بشرام۔
آٹھ پر چرن تمام۔ رسال کب بلگرامی ۵ کھری جوشیام گات کی۔ نہ جانوں کون تیا
کی۔ اینک اینک بھانت کی۔ بھانت بھینٹ ہو گئی + ہو ہو ہین ساتھ کی۔ بھانوی
ہو گات کی۔ اینک چور ماتھ کی۔ متو کی مون گر گئی + گئی نہ جات بھانسی۔ بجات جات
کاسنی۔ نہ ڈیٹھ ہوت ساسنی۔ دیال ہوئے ہو گئی + رسال میں جو یکے۔ مثال بھونہ مور کے

چٹاک چت چور کے۔ چٹاک پٹ دی گئی۔ ایک سبزہ رنگ عورت خدا معلوم کس قوم کی عجیب وضع کی مجھے اتفاقاً مل گئی بہت عورتیں اسکے ساتھ تھیں اور سکا بدن سا پنے میں ڈھلا ہوا قسم قسم کی چوڑیاں پہنے ہوئے اپنے دل کی خوشی کر گئی دور کے پکڑو تو پکڑی بنجائے شرمائی جاتی ہی آنکھ سامنے نہیں کرتی مہربان ہو کر نکلیوں سے دیکھ گئی۔ رسیلی آنکھیں ملا کر یاری رسال آنکھیں ملا کر بڑی بڑی بھون مٹ کر بٹ سے دل چپ کر کر پٹ سے پٹ بند کر کے چل دی۔ اس رسال کا لفظ بطریق ایہام واقع ہو۔ پہلے چرن کا انپراس سبب و او معدولہ فتح کے ساتھ ہما فنیہ ہی جیسے فارسی میں انشام ضمتہ کا قافیہ فتح کے ساتھ بہت آیا ہو دیا ہی یہ بھی ہے۔ مفاعلن۔ بحرین مقبوض شمس المضاہف

(۳۵ - برن)

(۷) پلٹ - فتح بابے پارسی و لام مشد و مفتوح آخر بابے موحده مفتوح - فی چہرن بنیتہ ۳۱ اکثر خواہ لگہ خواہ گر - ۱۷ برن پر بشرام - ۸ اپر چرن تمام - اتم داس کب بدایونی جاکی اور دیکھے نیک تیک چھن چکے کو بن سون - تہ کی چھتیاں مانہ لاگت جم سلا کے ہین* پھری سی تھہرین مانہ پھیر سا گرنج - مرتکب جیا ون کو پوش ستم ہلا کے ہین پکھنجن اور چکورن کی کہاں گت ستم کی - چپلائی سون چپلا کے پرت جہان پھلا کے ہین کہیں کب اتم چپل چلا کے ہین ہلا کے - کرین کام ہلا کے کہا میں ہین ابلا کے ہین جبکی طرف وہ کیلی آنکھوں سے دیکھے اور سکے سینے میں سلاح کے مثل نظر چھتی ہو اور سکے گورے کھڑے پر آنکھ یوں دکھائی دیتی ہو جیسے نہر لبین میں مچھلی تیر رہی ہو اور س عورت کے دیدے مردون کے جلانے کو آب حیات کے مثل ہین مولا اور چکورون کی کیا طاقت کہ اوس سے آنکھ ملا میں اور سکی شوخی دیکھ کر بجلی بھی تر پتی ہو وہ شوخ اور چالاک دیدے غضب کے ہین آنکھیں تو عورتون کی کہلاتی ہین مگر کام بہادر ون کے کرتی ہین اس نزاکت پر یہ تہمتی انھیں کا کام ہو - سویا اور دندک بکت کہلاتے ہین -

وعدائی کے اندرونی ہندسوں کے بعد کی عبارت سے جو ہم صدر عبارت تکلمہ میں لکھ چکے ہیں سمجھ لے۔ باقی رہا نوان چھند یعنی آگم وہ آگے ہم بیان کرینگے۔ مارہرہ میں ہر ایک چھند کی مثال جدا جدا بھی لکھی ہو۔

(۴۶ - برن)

(۷۶) شنگھ - چہرہ معلوم - تعریف معلوم - اس کب سے چرن سرن ہون
سداتا ہ کھو کر پاسندھ کو پال گو بند ای دودو ویشن جو ای مادھو ویشیام نبھ
اوشیو شنگھ اس سرن ہو ای اس کو ای بد سرنی ہر دوی ہوسے ہمیں پال ہی آچو
جانکی سوے شوشن بشبھر ویشن جو ای رگھو ویشن جو ای پو پھو ویشن جو ای
ای تر اس کو ای بد سرن بدت جاس سنار کے پنج میں سرید اییش ہی دیو ویشن کو
دھرم جو ای پالو ویشن جو ای مار بوہ جو گنو ویشن جو ای دید میں ای بدھجن کرے
چرت میں تہا کو نت ہی وان ہی سہ مہ کو کوک کو کیش کو ای کر م جو ای گھا بو ای
نیا بو ای تار بوہ سو بھنو کیون ہون ای بھید میں ای جو آپ کی حفاظت میں آتا
ای دریائے رحمت ای گو پال ای گو بند ای دودو ویشن جو ای مادھو ویشیام جی
ای بذات خود قائم ای کھ دینے والے او سپر آپ مہربانی کرنے میں اندا اس آپ کی
پناہ میں آیا ہی۔ دل میں ترس کھا کر اپنا جانکر ہماری پرورش و ہی کر گیا جو جہان کا
مالک اور رب اور ویشن جو اور رگھو اور رام جو اور پھو اور کوکھ دفع کرنے والا اور
تکلیف کھونے والا ہی۔ جسکی شہرت جہان میں ہی وہ دیوتاؤں اور اونکے بادشاہ
کا مالک ہی او سپر فرض ہی پرورش کرنا زندہ کرنا مار ڈالنا وہ چارون دید میں مذکور
ہی۔ او سکودل میں ہمیشہ یا دیجیے تمام عالم اور عالم کے مالکوں کی کارروائی کرنے والا
اوسکا کام ہی مارنا اور ظاہر کرنا اور نجات دینا پھر میں وہ بیان کر کے اوسکا
بھید کیونکر پاسکتا ہوں۔

(۵۱- برن)

(۷۷) آگم۔ چہرہ اور تعریف تکملہ میں مذکور ہے۔ کب اتم دس بدایو نی سے
 برنت سکودید چارون جسی تاہ کیون بھویسے کوٹ بادھا مٹین دوش سارے کٹین
 رام کو نام لے نام لے اور ہین بھانت نامکت ہی ۔ آگ جگہ بیج باس جا کو دھرو دھینا
 تا کو سد انیم سے پریم سے بھاو بیزاگ سے گیان سے مان سے تیاگ کے کام کرو دھاد کو
 سادھتا بھکت ہی ۔ شمن مکھ دین گلین پاپ نانا کر لا ما گھور کا لاکسا لاکھو، کال
 کو جال کا مین اوکھاڑین آہنکار کی بل پاتی نیو اکت ہی ۔ امرت بھنین رمانا تھ
 پاتھو ج سے پاد پوجو نہیں تا پ سنتا پ کلیشا د ابا بشا دھا پادھی پرما دو
 نزا جن کو کوٹ کو بھکت ہی ۔ جسکے اوصاف چارون ویدین ہین او سکو بھو لنا کیسا
 او سکی یا و سے کرورون آفتین ملتی ہین سب گناہ معاف ہوتے ہین اسلیے رام رام
 کیا کرو بجات کی اور کوئی صورت نہیں۔ جو کل میں سایا ہوا ہو او سکو ہمیشہ بطریق کلیف
 مقررہ اور خلوص دلی اور اپنے سلسلے اور تجویز اور تخصیص سے تارک الدنیا ہو کر ازرو سے
 مکاشفہ و قدر دانی اور شہوت و غصہ وغیرہ سے چشم پوشی کر کے یاد کرو درویشان کامل
 کی راہ یہی ہے۔ اس راہ سے مالک دوزخ کا حوصلہ بہت کرتے ہین طرح طرح کے
 گناہ دفع ہوتے ہین اور مصیبت عظیم کی تکلیف اور زمانہ موجودہ مہنی کجاگ کے پھندے
 کاٹتے ہین غور کے درخت کو وہ لوگ بیخ و بن سے اوکھیرتے ہین یہی بزرگون کا قول
 ہے۔ اندر کہتے ہین کہ لچھی کے مالک کے کل سے پاؤن پوجو ابھی تکلیف اور مصیبت عظیم
 اور دکھ وغیرہ جو نارجم کے مثل ہین اور بیخ دلی و تمست و غفلت و ہیدایش سیکڑون
 بار بگشتی ہے۔ جو کملہ کی عبارت بخوبی سمجھ لیکادہ یہ نکتہ بھی با جائیگا کہ ۳۲ برن کے
 بعد سے یہاں تک ایک ایک رکن بڑھتا گیا ہے چونکہ رکن ۳۲ برن کا ہوتا ہے لہذا
 ہر ایک کے درمیان سے دو دو برن کے چھند نکل کر درمیانی نمبر گئے ہو گئے اور کم نہیں ہوئے

سم برت جھنڈا سقدھتھوڑے نہیں زیادہ مطلوب ہوں تو مار مہرہ پر ماتھ صاف کرو۔

(اردو سم برت)

(۷) بیگوتی۔ بائے موحده باتحتانی مجھول وفتح کاف پارسی دوا و مفتوح و تاء فوقانی باتحتانی معروف پہلے اور تیسرے چرن میں ۳ س۔ ایک گر۔ پھر دوسرے اور چوتھے میں ۳ بھ۔ دو گر۔ اس ۷ بنگو اور ہزارنگ کیون ہی ۶ باڑہ گئی بکوا گھی دوسے ۶ سگر و تن سید سٹون ہی ۶ توے ڈر آ و ت بیگوتی ہوئے ۶ یہ بطریق سوال و جواب کے واقع ہی۔ ترجمہ۔ (س) تیرے ہونٹھون کارنگ کیون اور گیا ہی (ج)۔ دو گھری تک ایک سکھی سے میں بکواس کرتی رہی۔ (س)۔ تیرا تمام بدن پسینے پسینے کیون ہو گیا۔ (ج) میں تیرے خوف سے ابھی دوری چلی آتی ہوں

(۹) پھدرا برا کھڑ۔ بائے موحده مخلوط بہا مفتوح و دال مہملہ مشد و ساکن آخر سے مہملہ موقوف و کسر بائے موحده ثانی و اسے مہملہ بالف کشیدہ و تاء سے ہندی بائے مغلوی موقوف۔ پہلے اور تیسرے چرن میں ۷ ج۔ پھری۔ پھر دوسرے اور چوتھے میں ۲ بھ ۲ گر۔ اتم کب ۷ دیولیش مکند یا درویشا ۶ مادھو کیشو کرشن دوار کیشا ۶ کوثر گبند گو کلیشا ۶ شری دامو در موہنا بر حیشا ۶ دیوتا و ن کے مالک اور مکند اور ید و منشیون کے سردار مادھو کیشو کرشن دوار کا کے مالک دنیا کے حاکم گامین پالنے والے گوکل کے وارث خداوند محبت سے بچپن میں بندھنے والے لوگوں کے دل بھانے والے برن کے ایش یعنی حاکم و سردار و مالک۔ اسکا پہلا اور تیسرا چرن بروزن۔ مفعول مفاعلن مفعول۔ بحر ہرج مسد اس اربع مقبوض مخدوف ہی۔ اس وزن پر فارسی دار و دین اکثر شویان این جیسے نلدن فیاضی و گلزار نسیم دیاشنکر وغیرہ

(ششم برت)

(۸) سور بھ۔ بفتح سین مہملہ و سکون و او و اسے مہملہ مفتوح و بائے موحده مخلوط بہا

ساکن۔ پہلا چرن۔ س + ج + س + گھ۔ پھر دوسرا چرن۔ ن + س + ج + گر۔ پھر تیسرا
چرن۔ ر۔ ن۔ بھگر۔ پھر چوتھا چرن۔ س + ج + س + ج + گر۔ سکھدو۔
ات ہی جمھانت۔ انکرات۔ بد کہت شترات بات ہو + جو کچھ سوچ ہو کیسے + تب
ہین نواسے دگ سو نہ کھات ہو + بہت ہی جماہیان اور انگڑائیان لیتے ہو اور بات
کرتے ہو بے زبان رکھڑاتی ہی۔ اور جو یون ہین بھی کوئی بات پوچھیں تو اسی وقت
جھپ کر قسمیں کھانسنے لگتے ہو۔ یہاں کیا۔ اسین دوسرے چرن کو چونے چرن کے
ساتھ ہمقافیہ کیا ہی باقی دو کا انتہر اس چھوڑ دیا ہی۔

چلتے چلتے ایک بات اور سن لو کیدار بھٹ وغیرہ جمہور علما کا اتفاق اسی پر ہو کہ
چھند سب دو قسم کے ہین اول ماترا کے شمار والے جنکو ماترا برت کہتے ہین دوم
حروف کی تعداد والے یعنی برن برت۔ یہی دونوں قسمیں ہم فصول گزشتہ میں
بیان بھی کر چکے۔ لیکن بھاسکر اچاریہ کا قول ہو کہ سب چھند تین اقسام کے ہین۔

۱۔ گن برت ۲۔ ماترا برت ۳۔ برن برت۔ چنانچہ ہلایدی اوسکی شرح میں بعبارت
سنسکرت یوں کہتے ہین۔ چھند ستر بدھم۔ گنتر۔ ماترا۔ برن۔ بھید
او مار یا دو وکی تین بیتا لیا د تو ایتن چو لکا د + ترجمہ
چھند تین طرح کے ہین اول گن بھید دوم ماترا بھید سوم برن بھید گن میں آریا وغیرہ
اور ماترا میں میتالی وغیرہ اور برن میں چو لکا وغیرہ شامل ہین۔ پگل کا بیان
اس قدر بس ہو۔ اللہ بس باقی ہو س +

قاعدہ نوزدہم فرہنگِ مصطلحاتِ علم عروض و نیکل ترتیب وار

اس قاعدہ سے مین و تفصیلین ہین۔ اول مین عروض کے وہ الفاظ ہین جنکے لغوی معنی سے مضامین کتاب کے ساتھ درج نہیں ہوئے اور نہ وہ ان اصطلاحی معنوں کو لغوی معنوں سے مطابقت دی۔ یا بطریقِ اجمال ذکر کیا اور بہانِ مفصل بیان ہوئیگی اور لغوی کو اصطلاحی معنوں سے مطابقت کیا جائیگا۔ فصل دوم مین سنکرت اور بھاشا الفاظ کے وہ معنی ہین جو شید شوہم مہارہد اور امرکوش وغیرہ مین ہین۔

فصل اول لغات متعلق عروض

(الف)

(ابتدا) بالکسر و سکون مودہ ت نامہ فوتاتی سکورو وال مہلہ بالفت کشیدہ۔ آغاز ہر چیز۔ اور مصرع دوم کے شروع کا کرک۔ بقول سنی اول مصرع اول کا نام صدر رکھا تو شروع مصرع دوم کا نام ابتدا رکھیا تاکہ اصطلاحاً تافرق باقی رہے۔ ممکن تھا کہ صدر کو ابتدا اور ابتدا کو صدر کہہ دیجئے۔ (اجزأ) بالفتح جزاء کی جمع ہر جسکے معنی کسی چیز کا ٹکڑا۔ اسباب داوتا دو فواصل کو ہوا سٹل کہتے ہین کہ وہ ارکان کے ٹکڑے اور جسز ہین۔

(اذا لہ) بالکسر و ذال سجدہ۔ دامن دھا کرنا اور پھیلا نا۔ و تد مجموع آخر کے دوسرے متحرک کے بعد ایک ساکن بڑھا دینے کو دامن پھیلا نے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔ اسکا مادہ ذیل کر جسکے معنی دامن۔

(اسباع) بحیر اول وسین مہلہ و بائے مودہ بالفت آخر غین مجبہ۔ تمام کرنا۔ باقی تسبیح مین دیکھو۔ (اصم) بفتح اول و صاد مہلہ مفتوح۔ بہر شخص جسکی فارسی کر اور ناشوا ہو۔ دائرہ منکسہ کی ساتوین بحر کا نام ہوا سٹل ہو کہ اسکے آغاز پر و تد مفروق ہو اور وہ ان ہی۔ لہذا اگر ان کی صم سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(اصول) بالضم اصل کی جمع جسکی فارسی پنج اور ہندی جڑا۔ وہ کرک حسین کچھ

تغیر نہوا ہو وہ دس ہین جنکو مہول افاغیل کہتے ہین سب بحرین انھین سے پیدا ہوئی ہین جسطرح
بج سے سارا درخت قیام پذیر ہوتا ہو۔ کبھی یہ لفظ بحر سالم کی صفت بنتا ہوں جس سے اور ازلان
مستخرج ہوں۔ یہاں بھی وہی نسبت ہو جو بحر کے ساتھ بیان کی۔

(اضمار) بالکسر و مضاف مجہد آخر اے حملہ۔ چو پائے کی کمر بتلی کرنا اور بھوکا رکھکر لاغسر
کر دینا تاکہ چالاک ہو جائے اصطلاحاً متفاعل کے متحرک دوم کو ساکن کرنا چونکہ یہ متحرک متفاد کے
متحرکات ثنائیہ کا وسطی حشر تھا بدین سب کمرے نشیبی ہوئی اور اس کے ساکن کرنے سے رکن
میں جُستی آگئی کیونکہ پہلے سب ثقیل تھا اب خفیف ہو گیا لہذا یہ نام پایا۔

(اعشی) بفتح اول و سکون عین مہملہ و فتح شین معجمہ بالف مقصورہ کشیدہ۔ بمعنی شبکور۔
عرب کے ایک عظیم الشان چندھے شاعر کا لقب ہے جسے متقارب مقصور و مخدوف میں اکثر اشعار
کہے ہین۔

(افاعیل) افعال کی جمع کثرت ہے جو کہ ارکان کا نام ہو۔

(افعال) بالفتح فعل کی جمع ہو اور ارکان کا نام اس سے کہ خلیل نے فاعیلین و لام پر وض
کی بنیاد رکھی۔

(امثال) بالفتح مثل بالکسر و سکون ثانی کی جمع ہے (مثل دیکھو)

(انفکاک) بحیر اول و سوم۔ آپس سے جدا ہونا اور کشادہ ہونا۔ کسی بحر کے اجزا کا دوسری
بحر کے جزا سے کلنا گویا اس سے کھل کر جدا ہونا ہے۔

(ایقاع) بیاضے مروف مع فاف و عین مہملہ۔ واقع کرنا۔ اصطلاحاً وہ آواز جہین حرف
ہوں یا نہوں مگر حرکات و سکونات کے سبب سے ایک نسبت اور آثار چڑھاؤ اور گھٹ بڑھ کا
انتظام اوسمین ہو جیسے ہندی میں لا اور دھن۔ مسلم ثانی ابو نصر فارابی کہتا ہے کہ ایتقاع
هو المطلق علی التخمید فی انزمنہ محد و ذہ المقادیر والنسب یعنی
ایقاع اطلاق کیا جاتا ہے نمون پر اوں زمانوں میں جنکی مقدارین اور نسبتیں مجدد ہین۔

بابی موصدہ

(بتر) بالفتح و سکون فوقانی مع رائے ہملہ - دُم جانور کاٹ لینا - اہم مردم بریدہ کہو لہ تعالیٰ
 اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ اَلَا بُتْرٌ خدمت سے رکن کا جزو آخر گزرتا ہی اور قطع سے
 بھی ساکن آخر اور انھیں دونوں سے ہمز مرکب ہو گیا جزو آخر اور ساکن آخر کے سقوط کو
 دُم بریدہ ہونے سے مثل ٹھہرا کر یہ نام رکھا۔

(بحر) بالفتح و حائے خطی ساکن - سمندر - اور وزن مقررہ شعر کا نام ہوا اسلئے ہر کہ جس طرح
 سمندریں وسعت و قیمن ہوتا ہی اسی طرح بحر شعر میں بھی غور کرنے سے اور اوزان بکھلتے جاتے
 ہیں یا جیسے سمندر در و درم جان اور صدف و مقسام حیوان سے لبالب ہر یون ہیں بحر شعر بھی انداز
 گونا گوں سے مہمور ہی - بقول سیفی جب کوئی دریا سے اعظم میں گرے تو میران و سرگردان ہو جا
 اسی طرح جو کوئی بحر شعر میں دخل دے تو مترود و تخیر ہو کہ انداکیر ہمیں کیسے کیسے تغیر ہیں اور
 عجیب عجیب اوزان - مولف کہتا ہو کہ جب کوئی جہاز سمندریں پڑتا ہی تو اسکو روانی ہوتی تہ
 یونہی جب سیفہ کلام بحر شعر میں واقع ہوتا ہی - یعنی موزون ہو جاتا ہی تو شعر کے نسبت اکثر
 زیادہ روانی آجاتی ہی شاید اس تشبیہ سے وزن شعر کو بکھر کہا ہی۔

(بری) بفتح اول درائے مہملہ مکسورع تھلانی شدہ - یعنی پاک و نیرار - چونکہ عمل معاقبہ
 سے پاک رہتا ہی اسیلئے رکن کا یہ نام رکھا۔

(بسیط) بالفتح بیسلی اور کچھی ہونی چیز اور جو شے کہ غیر مرکب ہو - بحر کا نام اس سے ہے
 رکھا کہ اوسمیں ہر مستغفل کے شروع پر اسباب خفیفہ گسترہ ہیں اور رکن کا نام اس باعث
 سے ہو کہ وہاں خماسی اور سباعی باہم مرکب نہیں ہوتے۔

(بنا) بحر اول و تخفیف نون - مکان کی نیو - کذا فی اللطائف - استعمال بحر کو اس
 کہتے ہیں کہ وہ اوزان مستعملہ کی بنیاد ہی۔

(ہمیت) کا لفظ میتوت بروزن قیلولت سے ہی - اسکی معنی رات کا ثنا - اعلیٰ

صحرانشین کا گھر اکثر خیمہ نہیں ہوتا ہے پس بیت شعر یعنی بالون کے گھر سے تشبیہ دے کر یہ نام رکھا۔ ابو العلاء معری کہتا ہے **الْحُسْنُ يَطْهَرُ فِي الْبَيْتَيْنِ رَوْقَهُ** + **بَيْتٌ مِنَ الشَّعْرِ يَكُونُ مِنَ الشَّعْرِ** + خوبی کا رواج دو بیتوں میں یعنی دو گھروں میں ظاہر ہوتا ہو ایک بیت شعر میں ایک بیت شعر یعنی بالون کے گھر میں۔ شعر بآفتح بال اور شعر بآکسر یعنی کلام موزون۔

تاک فوقانی

(تمام) یہ تشبیہ سیم۔ تمام و کامل۔ بیت کی قسم اس جیسے کہ اوہ کے ارکان و اڑے کے موافق کامل ہو رہے ہیں اور انہیں کسی زحاف کے باعث نقصان نہیں ہوتا اور تعداد ارکان میں نقص یا زیادتی نہیں ہوتی۔

(تجہیق) بروزن تفصیل حرف دوم حائے حطی و روم با ی موصدہ جمع کرنا۔ بقول شارح خزیمہ رکن سابق کے ساتھ و تہ کا پہلا متحرک جمع ہوتا ہے اس لیے یہ نام ہے۔ (تخلیج) بآفتح۔ زقار اور قطع کرنا۔ کھڑائی اقاموسس۔ و تہ کے ساکن اور سب اول کے ساکن کو قطع کرنے ہیں اس لیے یہ اسم رکھتے ہیں۔

(تحنیق) دوم خاصہ بمعہ روم فون۔ بروزن تجہیق۔ بقول صاحب حدائق المعجم گلابی صدر اعضا ہو اور یہ عمل بھی شروع و تہ میں ہوتا ہے اس لیے یہ نام ہے۔ مولف کہتا ہے کہ متحرک اول و تہ کو ادیس کے مقابل کے تعلق کی وجہ سے ساکن کرنے میں گلاب گھوٹنے سے تشبیہ ہوئی کیونکہ گلاب بھی سر اور دھڑ دونوں سے تعلق رکھتا ہے لہذا یہ نام ہے۔ اس لفظ کے لغوی معنی گلاب گھوٹنا۔ (تخیل) بروزن تفصیل خیال کرنا اور کسی کو خیال میں ڈالنا۔ اصطلاحاً حاروح میں سخن اثر کرنا جیسے مرثیہ سننے سے انقباض یا مدح و مضحکات سے انبساط یا دشنام سے ہتھانچا

پیدا ہو و امثالہم۔

(ترقیل) بروزن و معنی تعظیم اور دامن کھینچنا۔ پورا ایک سبب خفیت آخر رکن پر برصا۔

تو گویا رکن عظیم ہو جاتا ہے اور آخر میں بڑھتا ہے۔ یہ تشبیہ دہن کھنجر بڑھتا ہے۔
(تشبیہ) تشبیہ - تمام اور دراز کرنا۔ عرض و ضرب میں ایک ساکن بڑھانے سے
 تامی اور درازی آگئی بدین علت یہ نام دیا۔

(تشکین) تشکین - ساکن کرنا اور آرام دینا۔ وجہ مناسبت ظاہر ہے کہ متحرک ساکن
 ہو جاتا ہے اور جنس سے آرام پاتا ہے۔

(تشیث) تشیث - پرانہ کرنا۔ جن کے بعد تشکین ہوئی تو گویا سب اور تہ و تدوین میں اپنے
 تعلقات سے پرانہ لگی ہو گئی۔

(تعریہ) تعریہ - بر وزن تفتیل۔ عریان کرنا۔ تشبیہ و اذالہ و ترفیل سے چھٹا بنزلہ عریانی ہے۔

(تفاعیل) تفاعیل کی جمع۔ اسکی وجہ وہی ہے جو افعال و افاعیل میں بیان ہو چکی۔ یہی تفاعیل
 تفاعیل بگڑ کر ہندوستان میں شاید اول نول بگلیا ہو یعنی عثمان ہیو وہ جیسا کہ سپہ فیل نے اپنے
 باپ کو دیوانہ بھڑک کر کہا تھا کہ افاعیل تفاعیل کہتا ہے اور اسکا ذکر قاعدہ اول میں آچکا ہے۔
(تفکیک) تفکیک - آپس سے جدا کرنا۔ اسکی باقی تعریف انفکاک میں دیکھو۔

(تقطیع) تقطیع کرنا۔ اس سے الفاظ اور اکثر الفاظ کے حروف جدا جدا کیے جاتے ہیں۔
 بدین علت یہ نام رکھا گیا۔

نمای مثلثہ

(شرعم) بفتح سین۔ سامنے کے دانت جڑ سے اوکھڑ جانا۔ کدانی المیزان الافکار و المنتخب و المقام
 چونکہ فعلوں کے اول و آخر کا اسقاط ہوا اس لیے گویا اس کے دانت بالکل اوکھڑ گئے۔ صاحب
 شجرۃ العروض نے اسکے معنی دندان پیشین شکستن بتائے اور بالفتح لکھا مگر کتب لغات میں بفتح سین
 پایا جاتا ہے۔

(تلم) بفتح تاء۔ رخہ ہونا اور برتن اور لب شمشیر کا کنارہ ٹھکستہ ہونا جسکو کرنا کہتے ہیں اور
 بفتح زلفہ کرنا صاحب نہایت الراغب کا قول ہے کہ یہ سن مشکوّم سے ہے جسکے معنی دندان ٹھکستہ

بہر صورت فای نقولن کے سقوط کو تلوار کے کر جانے یا دانت ٹوٹنے سے تشبیہ ہی

جیم تازی

(جَبّ) بہ تشدید باے موجد فصی کرنا۔ آخر کے سبب خفیفین کے سقوط کو نصبتین کے دور کرنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(جحف) بفتح جیم تازی و سکون حاء حطی۔ بے بھاگنا اور نقصان کرنا۔ آخر کا سبب بالکل اور سبب کے ماقبل کا پورا تندرے بھاگنے سے رکن میں نقصان کامل ہوا اور اس نام کے قابل ہوا۔ اسمین بڑے بڑوں نے دھوکے کھائے ہیں اور اسی منی پر بغلط اول حاء حطی اور دوم جیم تازی تصور کیا یہ خلاف کتب لغات ہو۔ کما صرح فی عروض الغیث والمنتجب۔ اور ایسا یعنی اول حاء حطی اور دوم جیم تازی بنتین اور ہی منی پر ہی صاحب صراح کہتا ہے جحف بالحق سہر کہ دروے چوب و فی نباشد دواز پوست و حرم بود۔

(جدع) بالفتح و سکون دال جملہ۔ ناک اور کان اور ماتھ کاٹ لینا۔ دو سبب متوالی کے گرانے کو ناک کان کاٹنے سے تشبیہ ہے۔

(جدید) بروزن فیل۔ نئی چیز۔ یہ بحر نو احوادث ہی بدین وجہ یہ نام ہے یہ ذکر اسکے آخر میں آچکا ہے۔

(جذع) بفتح اول و سکون ذال معجمہ۔ ستور کو چار اندہ دینا اور دو اونٹوں کو ایک رستی میں باندھنا۔ بحیر اول درخت کی پیڑی جسکی فارسی تنہ ہے۔ بفتح تین وہ پیل اور گھوڑا جسکو تیسرا سال لگا ہوا اور وہ اونٹ جس کو پانچواں سال شروع ہو۔ دو سببوں کو ایک زحاف سے گرانے میں دو اونٹوں کو ایک رستی میں باندھنے کے ساتھ تشبیہ ہوئی۔

(جحم) بفتح تین بکری کے دونوں سینگ ننونا اور لڑائی میں مرد کا بے نیزہ ہونا اور عمارت کا بے کنگرہ ہونا۔ رکن کے حرف نجم و اول کا گرا نا گویا گو سفند کے دونوں بینگون کا ننونا ہے۔

حاء حطی

تلفظ میں سرعت ہوتی ہے۔ یا یہ کہ دائرے میں دھنکے دھنکے اور بائیں اسباب ہیں بدین باعث تند و دونوں طرف گھوڑکی مثل بھرتا ہے۔ بحر محل کا نام ایسے ہو کہ اوسمیں مہر مغول کے تند مغرور و بزرگ تلفظ ہوتا ہے تو گویا سینے کے زور سے وزن چلتا ہے۔

(خبل) بالفتح و باے موحده افساد عقل یا عضو اگر دخول سے اسکو مجموعہ توخیول کے معنی ماتھ پاؤں کاٹ ڈالنا۔ رکن کے ساکن چارم و دوم کے گرانے کو فساد عقل و عضو سے تشبیہ دیکر یا ماتھ پاؤں کاٹنے سے مشابہ کر کے یہ نام رکھا۔

(خبن) بفتح اول۔ پنج سے کوئی پڑا کاٹ کر نکال ڈالنا اور دونوں سرے باہم جوڑ دینا تاکہ کوتاہ ہو جائے۔ سب اول کا ساکن گرا کر اوسکے باقیل کو اوسکے بعد کے پاس لانے سے دیکر جوڑنے سے مثال ہوئی اور رکن ذرا چھوٹا ہو گیا اور جامہ کوتاہ نہ کر کے تشبیہ ہوئی۔

(خرپ) بفتح و فحیتین۔ دونوں کان پھاڑنا اور خراب کرنا۔ شروع رکن و آخر رکن کے حروف گرانے کو دونوں کان پھاڑنے سے یا بالکل خرابی رکن سے یہ تشبیہ ہوئی۔

(خرم) بفتح اول سکون رائے مملہ دونوں تھنوں کے درمیان کی دیوار سمین بلان پہنتے ہیں کاٹ ڈالنا اور بقول جوہری ایک طرف کا تھننا کاٹنا۔ شروع رکن کا حرف گرانے کو یا تھننا کاٹنا ہو لہذا یہ نام رکھا۔

(خرل) بالفتح و سکون زائے مجملہ۔ بریدہ ہونا اور پشت ٹوٹنا۔ رکن کی دوسری حرکت بریدہ ہوئی اور چوتھا ساکن ٹوٹ گیا بدین تشبیہ یہ نام ہوا۔

(خرم) بفتح اول و سکون زائے مجملہ۔ حلقہ ہو و یوارک یعنی تہترین ڈالنا اور اوسمیں نکیل باندھنا اور یہ لفظ خرامہ کبیر اول سے ماخوذ ہے جسکے معنی حلقہ ہو۔ رکن کے آواز میں دو حرف یا چار حرف بڑھا دینے کو حلقہ ہو اور اس حلقے میں نکیل ڈالنے سے تشبیہ دی۔

(خسروانی) بقول صاحب برہان بردزن فرد گمانی منسوب غبیر و ایک راگ کا نام ہے جسکو باریک تصنیف کیا تھا اور وہ ایک مثنوی خسرو کی دعا و ثنا ہے بقول تہی اور یہ لکھن

تیس مشہور راگون سے علیحدہ ہے۔ مولف کہتا ہے کہ اگر یہ لفظ خسرو سے منسوب ہے تو کبیر اول
چاہی بخصیورت بروزن مزدکانی غلط ہے کیونکہ خسرو کسری کا بدل ہے۔ صاحب مروج الذهب
کے نزدیک ایک سرو دکانام ہے منسوب بخسروان جسکو راہ خسروان بھی کہتے ہیں۔

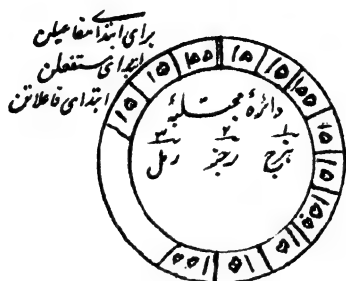
(خفیف) بروزن فیعل بمعنی سبک۔ خلیل ابن احمد کہتا ہے کہ اس بحر کے ارکان کل سباعت
سے سبک واقع ہوئے اس لئے یہ نام ہوا کیونکہ تہ مجموعی اور مفرد فی ارکان کے گرد اگر دو سباعت
خفیفہ ہیں بدین لحاظ تلفظ میں سبک ہر شمس بن قیس کا قول ہے کہ بڑے بڑے نام اس بحر میں سما جاتا
ہیں بدین سبب اسکا نام خفیف رکھا۔ جسطرح ۵ ان عبد الرحمن قال
جھیلا + بروزن فاعلان مس تقع لن فعلان۔ وبن عبد الحمید بات
بتیلا + بروزن فاعلان مفاعیلن فعلان۔ بتحقیق کہ عبد الرحمن نے قول نیک
کہا اور ابن عبد الحمید نے حالت عجز و انقطاع میں رات کا ٹی۔

(خلع) بفتح اول کپڑے اتار لینا۔ سقوط ساکن سبب اول و اسقاط ساکن و تد مجموع
آخر کو کپڑے اتار لینے سے یہاں تشبیہ ہے۔

دال مہملہ

(دائرہ) پہرہ نوالی چیز اور خط گرد۔ کذا فی الغیث۔ مولف کے خیال میں اسکو خط محیط
کہتے ہیں اور دائرہ وہ جگہ جو خط محیط اور مرکز کے درمیان میں ہوا اور مرکز سے او خط تک
جتنے خط نکالے جائیں وہ باہم برابر ہوں۔ کذا فی تحریر اقلیدس۔ اصطلاح عروض میں جگہ
جس میں بحر کے ارکان یا اجزاء لکھے جائیں تاکہ اجزاء کا مقابلہ رہے۔ یہ مقابلہ تدوین ہو سکتا
ہو لہذا دائرہ نام ہے اکثر متقدمین اور اقل متاخرین اجزاء کے ارکان کے متحرکات و سواکن
آپس سے جدا کر کے متحرک کی جگہ ایک دائرہ خرد بشکل ٹاسے ہوز اور ساکن کے مقابل ایک
خط عمودی خرد بشکل الف ہر دائرہ عروضی میں لکھتے ہیں اور انہیں علامات سے
نک بحر کر لیتے ہیں۔ مثلاً دائرہ مجتلبہ کو جس کے ارکان مفاعیلن اور مسقف علین

فاصلاتن میں ہر شکل ذیل باتے ہیں۔



ای ہوز اکثر اظہار حرکت کے واسطے آتی ہر جیسے ثانی سے ثانیہ یا ثالث سے ثالثہ وغیرہ بحالت وقف لہذا متحرک کے مقام پر اے ہوز مافی ہوی الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہر بدین سبب ساکن کے مقابل الف کی شکل جانی ہر ہم نے بیان دواثر میں تھیر گا ان علامات ہر دوار و مدار رکھا اور نہ نافع ہیں۔

(س) بالفتح کنبہ و نا پید ہونا۔ چونکہ رکن سے کئی حروف اور حرکت گرا دیتے ہیں لہذا اس سقوط کو نا پید ہونی سے تشبیہ ہو۔
راے مہملہ

ربیع بالفتح اول و سکون موعده۔ زرہ کا چوہرت بنا اور چار چار میں ایک ایک بار اونٹ کو پانی دینا۔ اول ساکن سبب اول رکن سے گزانا۔ و دوم و تہ کا متحرک اول ساقط کرنا۔ سوم و تہ کے متحرک دوم کو ساکن کرنا۔ چہارم سبب آخر حذف کرنا۔ یہ سبب چار عمل ہوئے بدین شمار اس نام سے موسوم کیا۔

(رجز) اول و دوم مفتوح۔ اس کے چھ معنی ہیں۔ اول ایک مرض ہر جس سے اونٹ کے پاؤں میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے بقول خلیل بجر کا نام اس سبب سے رکھا کہ اس میں اول و دوم ہیں پھر ایک و تہ اور یہ الزام پہلے سکون پیدا کرتا ہے پھر حرکت یوں ہیں اونٹ کا پاؤں بھی مرض مذکورہ سے تہم تہم کر کا پنتا ہے۔ دوم ہر دوج سے خرد تر ایک شے ہے جو اونٹ پر کسر کھینچتا ہے

ہیں چونکہ عرب میں اس کے آیات بہت کوتاہ یعنی منظر تک اکثر استعمال میں بریں ہیں اسکو درج
سوم علامہ نقشبند خراجیہ میں کہتے ہیں کہ یہ اونٹ کے پچھلے دھڑاؤں میں ایک مرض ہے اس مرض
کے اواخر اکثر زخاف قطع کرتے ہیں اور منظر دھنوک لاتے ہیں لہذا اس نام سے موسوم کیا۔ چہارم
ابن قیس کہتا ہے کہ لڑائیوں میں اپنے فائدہ انی اوصاف اور بہادری وغیرہ کے اشعار بقابلہ عریض
اسی بحر میں پڑتے ہیں اور ادسوقت آواز کو اضطراب و جنبش ہوتی ہے اور اس کے معنی بھی جنبش
اس لئے یہ نام ہے۔ پنجم بقول سنوی و ابن قلع یہ لفظ جن البعید سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ سے وقت
اونٹ ضعیف کا پ گیا۔ پس گویا یہ بحر بھی کوتاہی شطر کے سبب سے لرزان ہے۔ ششم سہیلی
کہتا ہے کہ اس لفظ کو مرحض الجلی سے لیا ہے یعنی رجاہ سے میں نے اونٹ کا بوجھ برابر کر دیا
جب اونٹ کا ہوج ایک طرف زیادہ کھسکتا ہے تو دوسری جانب کنبلی میں تہر لگا کر بوجھ برابر کر دیتا
ہیں اور کنبلی کو رجاہ بالکسر کہتے ہیں چونکہ اس بحر میں ایک طرف دوسریوں سے بوجھ الگ پڑتا تھا
لہذا اس میں وتد لگا کر برابر کیا بدین سبب یہ نام دیا۔

(رفع) بالفتح اوٹھانا اور ستر کا رفتار میں تیزی کرنا مانگتے اور چلتے وقت۔ رکن کے دو اسباب
خفیفہ سے ایک کے اوٹھالینے میں تیزی ہو جاتی ہے اس لئے یہ نام رکھا۔

(رکض النخل) بالفتح بذریعہ میزائیر لگا کر گھوڑی کو مانگنا ایک پاؤں سے یا دونوں پاؤں
سے اس بحر کی روانی مختلف ہوتی ہے اس واسطے یہ نام رکھ دیا۔

(رکن) بضم اول مکان کے پچھوت کی دیوار جس پر مکان کی بنیاد ہوتی ہے۔ سطح
اصول افاعیل سے بیت کی بنیاد ہوتی ہے۔

(رمل) بفتح اول و سیم مفتوح۔ دڑنا اور پوی جانا۔ پس روانی کے سبب بحر کا یہ نام کیا
خلیل کہتا ہے کہ یہ لفظ رمل بفتح اول و سکون دوم سے بنا ہے جس کے معنی چٹائی بننا اس بحر کے
رکن میں ایک تہ در میان و سبب ہے اور کل ارکان کے روسے و سبب در میان و وتد کے گویا
چٹائی کی طرح بنے ہوئے ہیں۔ بقول بعض رمل ایک قسم کا راگ ہے اور وہ اس وزن میں واقع ہوتا ہے

بعض کہتے ہیں کہ اس لفظ کو رملان سے ماخوذ کیا ہے جسکے معنی اونٹ کا دوڑنا اس بحر میں ہر رک کے آخر کا سبب خفیف ہر رک کے اول کے سبب خفیف سے ملا ہوا ہی بدین تعلق اس کے ترن میں سرعت اور شبابی ہوتی ہے اور اس شبابی کو اونٹ کے دوڑ سے تشبیہ دی ہے۔

زرای معجمہ

(زحاف) بالکسر۔ گر جانا۔ کذا فی المنتخب۔ اسنوی نہایت الراجب میں فرماتے ہیں کہ یہ لفظ بکر اول واحد ہی سے لیا گیا ہے کہ زحف یعنی اول کی جمع ہے۔ ابن قیس حدیث القیم میں کہتا ہے کہ لفظ زحف اسی سے نکلا ہے زحف اپنی اصل سے دور ہو جانا جیسے عرب میں سحر زحاف اس تیر کو کہتے ہیں جو نشانے سے علیحدہ کرے اسکے باعث فرج اپنی اصل سے دور اور علیحدہ ہو جاتی ہے اس لئے یہ نام ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ زحف البعیر سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ نے تھک کر سستی سے زمین میں رگڑ کر اپنا پاؤں کہینچا یہاں دیر نہایت منعف و سستی ہے کہ گنت اپنی اصل کے رکن زحاف میں آجاتی ہے جسکو عوام کہتے ہیں۔ صاحب قوس کہتا ہے کہ زحف دراصل بمعنی قرب ہے اور دو حرفوں کے درمیان سے ایک حرف کا گر جانا کہ وہ دونوں قریب ہو جائیں جیسے فاعلاق میں غضب آنے سے الف گر کر فاعین قریب ہو کر مفعولن ہو جا۔ بقول قاضی سیفی عرفیہ عادت ہے کہ ایک تفسیر کو بھی زحاف کہتے ہیں زحف نہیں کہتے ہیں اور زحاف کی جمع زحافات کہتے ہیں مولف کہتا ہے کہ اس جمع یعنی زحاف کو بجائے واحد یعنی زحف کے مستعمل کرنا ویسا ہے جیسے حر کو حوری کے مقام پر لاتے ہیں اور زحافات منہی الجمع کو بجائے زحاف یعنی جمع کے لانا ویسا ہی جیسے حوران کو بجائے حور کے۔ فارسیوں نے ایسی دست درازیاں بہت کی ہیں غافنی آفتاب کے وصف میں کہتا ہے **۱** ای رنگ آمیز این گہرہ + ای از تو گدازشش صورہ + صور خود جمع ہے۔ یا جیسے صائب **۲** ہر چند صائب بیروم سامان نو سیدی کم + زلفش بدستم میدہر سر رشہ الہا + آمال خود اہل کی جمع ہے۔

(زال) بفتح تین ناقص ترین ہونا اور اہل کابے گوشت ہونا اور درہم کا وزن میں کم ہونا

جیسے عرب کہتے ہیں نہلت الدراہم یعنی درہم ناقص ہو گئی۔ زحاف کا نام اس واسطے رکھا کہ رکن کے اواخر میں تین بار علی التوالی نقصان آتا ہے اسی نقص کو نقص سرین سے تشبیہ کی وزن میں بھی کی آجاتی ہے یعنی مفاعیلن سے فاعل رہ جاتا ہے بدین کی نقصان درہم سے مثال ہے بحر محدث کا نام بدین علت رکھا کہ اس کے رکن میں فاصلہ صغریٰ و میان اور سبب خفیف اور اوڑھ ہین گویا کہ سہاری ہے اور دو نورانین پتلی ہیں۔

سین مہملہ

(سالم) بکسر سم۔ چٹکارا پانے والا۔ رکن اور بحر کا نام اس لئے ہے کہ زیادت و نقصان اور زحاف و فروع سے انکو چٹکارا ہے۔

(سبب) بفتح سین۔ بمعنی رس یعنی رسی۔ خیمے میں ہی ضرور ہی اس لئے بیت کے جزو کا یہ نام رکھا۔ اور ایک حرف مع ساکن سبب ہے اور دو حرف متوالی متحرک گران بدین سبب اول کو خفیف اور دوم کو ثقیل سے موصوف کیا۔

(سر لبع) بروزن کریم۔ دوڑنے والا اور جلدی کرنے والا۔ اس لفظ کو سرع بکسر سین و فتح راہ سے بنایا ہے جسکے معنی شافتن۔ لہذا فی الصراح سبب خفیفہ و اتاد سے مقدم آنے کے سبب وزن اور ترنم میں ہرعت آجاتی ہے اس لئے بحر کا یہ نام رکھا۔ خلیل کہتا ہے کہ سبب کا اتصال اتاد سے ہوا اور اس اتصال سے ارکان ہرعت کے ساتھ زبان پر جاری ہو جو بدین وجہ یہ نام رکھا۔ (سعد الشارحین) سب شمع کرنے والوں میں نیک اور عمدہ۔ مؤلف نے مفتی سعد اللہ مراد آبادی صاحب میزان الاختار شراح معیار سے مراد رکھی ہے۔

(سلخ) بفتح اول کمال کہینچا۔ مسلوخ کہاں کہینچی ہوئی بکری۔ فاعل لاتن مفروق سے چارون اور تین حرکتیں اور دو سکون کہینچ لئے تو گویا بالکل اسکی کہاں کہینچی۔

(سلیم) سادہ اور درست اور معنی سالم۔ رکن و تد مجموعی اول و ارکان مفروق اواخر پانچ پاس سے ایک قسم ترتیب ہے اور اس ترتیب وزن میں دوسری آگئی اور بے ترتیبی چٹکارا ہے اور اس بحر محمد کا نام رکھا۔

ستین معجمہ

(شتر) بفتح اول و تاء فوقانی مفتوح و راء مہمل ساکن۔ تے اوپر کے پلکون کا پھر جانا اور پٹ جانا اور نیچے کے ہونٹ کا پٹ جانا۔ میم مفاعیلین کے سقوط کو اوپر کے پلک کے پھرنے اور پھٹنے سے اور اسقاط یا مفاعیلین کو پلک زیرین کے انقلاب و انشقاق سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(شجرہ) بسہ فتح۔ بمعنی درخت۔ چونکہ رباعی کے بارہ بارہ اوزان میں علمدہ علمدہ مفعول کو ایک کی سیخ اور مفعولن کو دوسرے کی جڑ قائم کر کے باقی فروع کو شاخوں کے مثل لکھ کر درختوں کے شکل پر لکھتے ہیں اس واسطے شجرہ کہا۔

(شعر) بالکسر باب نصر نصر اور کرم بکرم سے ہے کما صرح فی القاموس اس کے لغوی معنی دریافت کرنا اور جاننا اور پانا جانا۔ اصطلاح شعرا سے عرب میں وہ کلام جس میں وزن حقیقی اور قافیہ ہو۔ منطقین کے نزدیک وہ کلام جس میں تمثیل ضرور ہو پھر خواہ وزن مجازی ہی رکھنا ہو ایقاع کی طرح۔ چونکہ اسکا صاحب ایسے نوع کلام کو پاجاتا ہے جس پر دوسرا قادر نہیں لہذا یہ نام ہوا۔

(شقیق) بالفتح۔ وہر و وقاف و یا سے معروف۔ برادر اور ہر خبر کے دو نیمہ میں سے ایک حصہ۔ کذا فی المنتخب۔ بحر متدارک کو بحر تقارب کے ساتھ دائرہ میں رہنے سے برادر کے ساتھ تشبیہ دی یا فاعولن کے نیمہ دوم سے پیدا ہونیکے باعث یہ نام دیا۔

(شکل) بالفتح۔ یہ لفظ شکل بالکسر سے ماخوذ ہے اس کے معنی وہ سی جکا ایک سر اور چار پا کے دست میں اور ایک سر اور اس کے پاؤں میں باندھیں تاکہ ہباگ نہ سکے اسکو ہندی میں سندھان بالفتح کہتے ہیں۔ فاعلاتن کے الف اول و نون کے سقوط کو دست و پائین سندھان بند جانے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا اور بقولے شکلیہ بضم اول یہ لفظ نکلا ہے جس کے معنی سرخی و سیاہی سے مختلط رنگ۔ چونکہ ہبا کے دو ساکنوں کے

سقوط کا اختلاف ایک رکن میں ہوا لیکن علیحدہ علیحدہ مقام پر اس لئے دو مختلف رنگوں کے اختلاط سے تشبیہ دی۔

صاد مہملہ

(صحیح) تندرست اور عیب سے پاک۔ عروض و ضرب کا نام اس لئے ہے کہ باوجود جواز کے علت نقصان سے دو وزن سالم اور پاک رہتے ہیں۔

(صدر) سینہ و بالائی ہر چیز و پیشگاہ خانہ۔ بیت کا رکن اول بمنزلہ پیشگاہ خانہ ہے اس لئے یہ نام ہے۔ مولف کہتا ہے کہ اگر تمام بیت کو جسم فرض کر دو تو رکن صدر بجائے سینہ ٹھہر گیا۔ کیونکہ اوپر ہوتا ہے بدینو جہ صدر کہا۔ اور ایک رکن محکوم کا نام اس سبب سے ہے کہ فاعلان میں تین جزو ہیں جو صدر اسمین فاعل ہے اوسمیں حکم معاقبہ اسقاط کا عمل ہوتا ہے۔

(صغیر) بفتح اول و یاے معروف۔ کالی موی چیز اور وہ لکڑی کہ کبری کے بچے کے منہ میں لگائی جائے تاکہ دودھ پینے نہ پائے۔ بحر مضارع سے اس بحر کو قطع کیا لہذا یہ نام دیا اور دوسرا فاعل لا تن مفروق اسکو التباس مضارع سے بچاتا ہے تو گویا چوب دنان بزغالہ کے مانند ہے کہ دودھ نہ پینے دے۔

(صغیر) بمعنی خرد و کوچک۔ اس بحر میں ہر تہ کو کوچک ترین اجزائے اسباب خفیفہ کہیں ہوئے ہیں اور ارکان مفرد فی دونوں طرف سے رکن مجموعی کو دباے اور تنگ کئے ہوئے ہیں۔

(صلح) بفتح اول و سکون دوم۔ جڑ سے کان او کہیڑ لینا اور ناک کاٹ لینا و تہ مفروق آخر رکن آخر کو بالکل نکال لینا گویا جڑ سے ناک

ناک کان علیہ کرنا ہے۔

ضادِ عجمہ

(ضرب) بالفتح۔ بقول اسنوی معنی قنات خیمہ ہے۔ چونکہ قنات قبۃ خیمہ سے نیچے ہوتی ہے اور یہ رکن بھی بیت کے آخر ہوتا ہے بدین تمثیل یہ نام ہے۔ لیکن نصیر المحققین اس سے منکر ہو کر فرماتے ہیں کہ اس کے معنی مثل ہیں۔ پس یہ رکن عروض کے مثل ہے اسوجہ سے ضرب کہلایا۔

طائے مطبقة

(طرفین) طرف کا تثنیہ معنی دو کنارہ و دو طرف۔ فاعلاتن میں دونوں طرف ساقبہ اپنا عمل کرتا ہے بدین وجہ یہ نام ہے۔

(طمس) بالفتح ناپید کرنا اور کسی چیز کا نشان مٹا دینا۔ و تد مجموع کے دونوں متحرک گرانے سے گویا اسکو ناپید کر دیا اور اسکا نشان مٹا دیا۔

(طویل) بالفتح دیا سے معروف۔ بمعنی دراز۔ چونکہ عربی میں یہ بڑے دائرہ کا کج ہے بدین وجہ یہ نام ہے یعنی اس دائرے کا ایک ایک سالم مصرع چوبیس حروف کا ہوتا ہے۔ بعض عروضی سمجھتے ہیں کہ اپنے دائرہ میں یہ سب بحرون سے طویل ہے۔ اس معنی سے کہ کبھی مجرد اور شطور اور منہوک ہین آتی۔

(طے) بفتح اول و تشدید تھمائی۔ نامہ یا جامہ کو لپٹنا۔ اور کسی چیز کو پوشیدہ کرنا جیسے کہا جاتا ہے۔ طوی الحدیث یعنی بات کو چھپایا۔ جو تھے ساکن سب کو گرا نا گویا اسکو لپٹنا اور چھپانا ہے اسوجہ سے یہ نام رکھا۔

عین ہمسہ

(علیق) بالفتح ویای معروف۔ بمعنی کسہ و آزاد و برگزیدہ۔ بحر سدا رک کا نام اس لیے ہے کہ یہ پرانی بحر ہو مگر ترک کی ہوئی اور آزاد۔ یعنی خلیل نے اسکو استخراج کیا مگر دائرے سے آزاد کر دیا اور صرف ایک بحر شقارب کا دائرہ بنا کر اسکا نام منفردہ ایجاد کر دیا۔ محقق کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ خلیل ابن احمد نے اسکو پایا مگر شعر عربی اس میں پائے قولہ خلیل آن را غریب در کف و متسق نام نہادہ است و اندکے شعر تازی بران بحر عبد خلیل یافتہ اند۔

(عجھر) بفتح و کسر اول و ضم جیم۔ بمعنی سرین۔ ضرب کو اس لیے کہتے ہیں کہ اگر رکن اول کو صدر بنی سینہ ٹھہرایا ہو تو رکن زیرین کو سرین کہنا مناسب ہو۔

(عرج) بفتح تین۔ لنگڑا ہونا اور لنگڑا بن جو اصل خلقت میں ہو اور غروب کے وقت آفتاب کا مغرب کو بھٹکانا۔ و تد مجموع کے متحرک و دم کے سقوط کو تنگ ہونے سے تشبیہ دے کر یہ نام رکھا۔ مولف کہتا ہے کہ جب متفعلن سے لام نکالو تو اسکا عین نون کی طرح بھٹکے گا جو کہ آخرین ہو گیا آفتاب کا غروب کے وقت مغرب کو بھٹکانا ٹھہرا بدین تشبیل یہ نام ہوا۔

(عروض) بفتح اول و واو معروف۔ اسکے گیارہ متنے ہیں۔ اول یہ بروزن رسول کریم بمعنی عروض ہے یعنی شعر اوپر پھیلا ہوا اور صلہ اسکا محذوف ہے یعنی عروض علیہ جیسے مشترک فیہ سے مشترک صاحب فتح الجلیل کو یہ تامل ہے کہ عروض علیہ در حقیقت اوزان میں نہ عروض اسکا جواب سعد الشارحین نے یہ دیا ہے کہ اشعار کو اوزان پر عرض کرنا بعینہ اس کے فن پر عرض کرنا ہے۔ دوم عروض بمعنی ناہیہ یعنی طرف ہے اور یہ علم بھی اکثر علوم کی نواہی میں سے ہے۔ سوم وہ ناقہ صعبہ جو فکا لاندہ گیا ہو یوں ہیں یہ فن بھی اصرع ہے۔ چہارم وہ راہ جو دریاے خیال میں ہو پس عیلم بھی طریقہ سلوک عرب ہے اور ہمارے

دردن سے لوگ شہرون اور گاؤں کو پہنچ جاتے ہیں یونہی عروض کی راہ سے
 بخور و اوزان مل جاتے ہیں۔ نیچم وہ بلینڈی جس پر دو چھپرے قائم کیا جاسے عرب اور سپر کنبل
 تان کر خمیہ بنا لیتے ہیں جس طرح ہندوستان میں کنجیر یا بنجار سے بیت گھر کو کہتے ہیں گھر کے
 ایسے بلینڈی ہر دور پر۔ ششم ہنوی نہایت المرغب میں اور علامہ صفدی غیت نیچم میں
 کہتے ہیں کہ عروض چوب دو دامن خمیہ کی ہیں یہ مصراع اول مصراع دوم کے درمیان
 کا رکن ہوا ایسے اذروے تشبیہ یہ نام ہوا لیکن نصیر الحفقیں فرماتے ہیں کہ میں نے کتب لغات
 میں یہ تفسیر نہیں پائی اور یہ سمجھتا ہوں کہ عروض ضرب کا معارض و مقابل کی بدین صفت
 رکن کا یہ نام رکھا مولف کتاب کہ اسمین در اصل سنی چہارم و پنجم و ششم کا تعلق ہے۔ ششم و ہفتم
 جو سیر کرنے والوں کو راہ میں بنجاسے یونہی یہ علم بھی اپنے طالبوں کے معارض و مقابل
 ہوتا ہے۔ ہفتم عروض کے کا ایک نام ہوا خلیل ابن احمد بصری نے یہ علم کے میں ایسا کیا اس
 تبرگ و وہی نام رکھ دیا۔ نہم برسا ہوا بدل اور یہ علم بھی برابر بندہ کے مثل نفع رسان ہو۔
 مولف کتاب کہ جس طرح بادل سے سمندر کو تعلق ہوا ویسے طرح اس علم سے بھی بھڑکھڑ کو
 ربط کی بدین رعایت معنوی یہ نام ہے۔ دہم اسکے سروف اصلی (عروض) ہیں اور دہم عرض کے
 مننے کشف و ظہور اور اس علم سے بھی وزن تقیم و سلیم شکستہ ہوتے ہیں۔ یا دہم عروض نام
 ہونے کا یہ سبب ہے کہ اصول و ارکان کا اسمین معارضہ کیا جاتا ہے۔

(عریض) کفیل۔ بہن یعنی چوڑا اور بزرگالہ مادہ یکسا کہ نہر سے جہت ہونے کو چلائے۔
 مقلوب بحر طویل کا نام اس واسطے ہے کہ رکن سباعی رکن خماسی پر مقدم ہونے سے بحر کا سینہ
 چوڑا ہو گیا اور جسم زیرین کوتاہ۔

(عصب) بفتح اول و سکون صاد و مملہ تعصیب سے ماخوذ کیا ہوا جسکے منے فاقہ دیکر کر
 پتلی کر دینا اور پسینا اور حرکت سے باز رکھنا اور باندھ دینا۔ مفاعلتن کے لام کی حرکت نکالنے
 سے گویا رکن فاقے سے باریک میان ہو گیا یا چلنے سے باز رہا اور بستہ ہو گیا۔

(عَضْب) بفتح اول و سکون ضا و مہمہ۔ بکری کا سینک۔ توڑا لٹا اور فیتھین بکری کا خود شکستہ شاخ ہونا۔ کذا فی المنتخب۔ بقول فیہ المحققین اندرونی سینک بکری کا جسکو سر و نکتے ہین ٹوٹ جانا۔ میم مفاصلین کے استقاط کو کہ حرف اول ہر شاخ بڑکی شکستگی سے تشبیہ دی۔

(عَقَص) بفتح اول و سکون قاف مع صاد مہملہ۔ گھونگر دالے بال ہونا۔ عن منتخب۔ اور عَقَص وہ بزرگ جسکے سینک پر ہم یا کانون پر لپٹے ہوں۔ کذا فی المیار و المسندان۔ سنا علین کے لام کے سکون اور نون کے سقوط کو سینک کے پٹے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔ یا بال میں گھونگر پٹنے سے مثال دی۔ کیونکہ دونوں چیزیں پس سرہین اور رکن میں بھی پس رکن عمل ہو۔

(عَقْل) بالفتح۔ اونٹ کا زانو عقل سے باندھنا۔ عقل بالکسر وہ رسی جس سے زانو و ساق شتر کو باہم باندھیں تاکہ بھاگ نہ سکے۔ مفاصلین کا لام ساکن کر کے گرا دینے کو عقل سے باندھنے کے ساتھ تشبیہ دی ہو۔ کیونکہ لام درمیانی بجائے زانو و ساق ہو۔

(عَلَت) بکسر اول و لام مشد و مفتوح۔ یعنی بیاری۔ و تدو فاصلہ کے تفسیر کو بیاری سے مشابہت دیکر یہ نام رکھا۔

(عَمِيق) بفتح اول و یای معروف۔ ژرف یعنی گہری چیز۔ مقلوب مدید کا نام سوا رکھا کہ اول رکن خماسی اور آخر رکن سباعی آنے سے وزن کا پیش تنگ اور آخر وسیع و عمیق ہو گیا۔

غین معجب

(غایت) کسی چیز کی انتہا۔ چونکہ بنا کا عدم اختلاف ضرب میں واقع ہوتا ہو اور ضرب انتہائی بیت ہوا۔ ایسے یہ نام ہو۔

(غریب) یعنی نادیر غرابت سے ماخوذ ہے جسکے معنی ندرت و قلت۔ بحر متدارک

نا در و قلیل مستعمل العرب ہی بدین سبب یہ نام بھی رکھا۔

فا

(فاصلہ) یعنی ستون خمیہ اور بقول بعض وہ چوب جو کہ دو دامن خمیہ میں فصل اور جدا کی کرتی ہے۔ اشارہ خنزریہ کا قول ہو کہ کل تحركات کو ساکن سے جدا کرتا ہو اس سے فاصلہ نام ہوا۔ پھر حروف کی کسی کی وجہ سے ایک کی صفت صغریٰ اور حروف کی زیادتی کے باعث سے دوسرے کی تعریف کبریٰ ٹھہری۔ صغریٰ خرد و کبریٰ بزرگ۔ جب فاصلہ کبریٰ کے عوض صرف فاصلہ بضاً و محمہ کہا جاتا ہے تو یہ مراد ہوتی ہے کہ صا و مہملہ والے فاصلہ صغریٰ سے اسکو حروف میں فصل اور زیادتی ہے جس طرح رسی سے بیخ زیادہ مضبوط ہے اور بیخ سے ستون۔ اوسے طرح سب سے سبب حروف کے تندر زیادہ کم اور تندر سے فاصلہ سعد الشارحین کہتے ہیں کہ وجہ تخفیف لفظ و حرفی کی اسم سب کے ساتھ اور سہ حرفی کی اسم و تندر کے ساتھ اور سہ حرفی سے زیادہ کی فاصلہ کے ساتھ وہ ہے کہ رسی کبھی ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی جڑ جاتی ہے یہی حال سب کا ہے کہ کبھی ثابت رہ جاتا ہے اور کبھی بسبب زحاف کے اس کے حرف دوم میں تغیر آ جاتا ہے۔ اس کے برخلاف و تندر کہ اس کے لیے علت خاص مقرر ہے جیسا کہ قاعدہ ہشتم میں مذکور ہوا اور ظاہر ہے کہ بیخ کنگر پھر نہیں جڑتی۔ رہا فاصلہ وہ انھیں دونوں میں شامل ہے۔

(فروع) فرع کی جمع ہے جس کے معنی درخت کی شاخ کہو کہ تعالیٰ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فُرُوعُهَا فِي السَّمَاءِ جب ارکان سالمہ اور مجرور سالمہ کو اصل کہا تو ارکان مزاحف و اوزان مزاحف کو فرع کہنا مناسب ہو کہ وہ جڑیں ہیں اور یہ اونکی ڈالیاں۔

(فصل) جدا کرنا اور جدا ہونا اور قطع کرنا۔ چونکہ اسمین بنا کے موافق عدم اختلاف عروض میں واقع ہوتا ہے اور عروض مصرعین کا فاعل ہے۔ ایسے یہ نام رکھا۔ یا غایت کے حکم سے اسکو جدا کیا لہذا یہ نام دیا۔

(تک) بالفتح اول و تشدید دوم۔ گتھی ہوئی دو چیزوں کو آپس سے جدا کرتا۔ باقی انفکاک میں دیکھو۔

تاف قرشت

(قبض) بالفتح نیچے سے پکڑنا اور گرنگی یہ سبط کی نقیض ہے اور تیز ہانکنا۔ رکن سے ساکن پنجم لے لیتے ہیں اس لیے یہ نام ہے۔ مولف کہتا ہے کہ ساکن پنجم کے کمال ڈالنے سے رکن بقیہ میں روانی آ جاتی ہے اس روانی کو تیز مانکنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(قریب) بالفتح بمعنی نزدیک۔ یہ بحر بحر مضارع سے قریب قریب ہی بیٹے اسکے اور اسکے ارکان ایک ہی ہیں فرق فقط تقدیم تاخیر کا ہے یا بقول بعض زمانہ قریب سے مستخرج ہوئی لہذا یہ نام ہے۔ (قصر) بالفتح و صا و مملہ۔ کوتاہ کرنا اور کوتاہی۔ جیسے قَصْرُ الْحَصَى چھڑی کو کوتاہ کرنا اسوی کہتا ہے کہ قصر بمعنی روکنا۔ لہذا فی المنخب۔ آخر سبب آخر کے ساکن نکالنے اور اسکے ماقبل کو ساکن کرنے سے رکن میں کوتاہی آگئی اور حرکت سے رہ گیا بدین وجہ یہ نام رکھا۔

(قصم) بالفتح و صا و مملہ۔ ایسا توڑنا کہ جدا ہو جائے۔ قصم نیہ دندان شکستہ۔ فی البصرح۔ و فبقتین دانت ٹوٹنا۔ لہذا فی عروض النیث۔ نصیر المحققین فرماتے ہیں کہ قصم دس کبریٰ کو کہتے ہیں جسکے سینک کا اوپری پرت جو کہ سخت ہوتا ہے ٹوٹ گیا ہو اور وہ شخص جسکا اکلاد آدھا ٹوٹ جائے۔ مولف کہتا ہے کہ اگر محقق کی تحقیق کو صراح سے ملاؤ تو یہ لفظ بالفتح صحیح ہے۔ منافعتن کا پہلا حشر یعنی میم کے نکالنے کو سینک کا پرت ٹوٹنے سے یا آدمی کا اکلاد پرت ٹوٹنے سے تشبیہ دیکر اس اسم سے موسمی کیا۔

(قصیدہ) بالفتح دیاے معروف۔ وہ مغز گندہ اور گاڑا ہو۔ شعر کا وہ حصہ جو پندرہ بیت سے کم ہو۔ شعر زیادہ ہونے کے سبب مغز گندہ سے تشبیہ ہے۔

(قطع) بالفتح کاٹنا اور کلا گھوٹنا اور بریدہ اندام ہونا۔ ساکن و مذمحموس کے سقوط کو اور متحرک ماقبل کی تسکین کو بدن کاٹنے اور کلا گھوٹنے سے تشبیہ دی۔ سیفی نے خوب کہا کہ

یہ زحاف و تھکے ساکن کو کاٹ لیتا ہو اور تدریج ہی لہذا و تدرک کے واسطے یہ زحاف مناسب ہو۔
(قسط) بالفتح و غا کے بیٹے نقطہ ساکن بیوہ چٹنا اور چھیلنا اور کاٹنا اور ستور کا آہستہ
چلنا۔ مفاہلتی سے جب فو لن رہ گیا تو گویا بیوہ بالکل ٹپن لیا اور لام کی حرکت گرائی تو گویا
ستور کی حرکت جاتی رہی اور آہستہ چٹنے لگا۔ بدین وجہ اسکو قطف کہا۔

(قلیب) بالفتح و یا سے معروف۔ وہ پرانا کنواں جسکی جگت نہو۔ بجر کا نام اس لیے رکھا
کہ اول و دوم ارکان کے آغاز پر و تدرق آئے۔ دزن بنے سرکا ہو گیا جیسے بے جگت کا
کنواں۔ یہ بجر بجر ہم کی مقلوب ہر مینے مفاہلتی ادھر کا اودھو گیا ہو کیا خوب ہوتا کہ قلیب
بمعنی مقلوب آجاتا مگر ارقم نے صراح و قاموس میں ایسا نہیں پایا لہذا مینے وجہ اول صحیح تین
کہا **ف ع س ر ب**

(کامل) جو چیز کہ تمام اور پوری ہو۔ دائرہ موقوفہ کی دوسری بحر مبنی کہتا ہو اس بحرین
حرکتیں بہت تھیں اس لیے یہ نام ہوا اپنے اسکے ایک فارسی مصرع میں مینے متحرک ہن اگرچہ
بحر وافر میں بھی ایسا ہی ہو مگر دافر کے سب متحرک متعل نہیں۔ بعض کہتے ہن کہ اس بحر کی
ضربین عربی میں نو طرح آتی ہن اس لیے اسکو کامل کہا۔ بقول بعض جسطرح اس بحر کو دائرے
میں وضع کیا ہو اسی روش پر یہ کامل متعل بھی ہو بدین وجہ کامل سے موسوم کیا۔

(کبیر) بمعنی بزرگ۔ بجر کا نام اس لیے ہو کہ اوائل و وارکان میں و مفعولات علی التواتر
آواز کو ہش بیل کرتے ہن اور اس سے وزن بڑا معلوم ہوتا ہو۔

(کسف) بفتح اول و سین حملہ ساکن۔ علامہ زنجیری قسطاس میں اور فیروز آبادی
قاموس میں اور سنگا کی مفتاح میں کہتے ہن کہ اسکے سنی کاٹنا ہو اور سنوی نہایت الرغب
میں کہتا ہو کہ اسکے منے وز کا دور ہونا کذا فی میزان الاقمار صاحب منتخب کہتا ہو کہ اونٹ کے زانو کاٹنا
اور کپڑے کو بھاننا اور تارے کا چھینا۔ و تدرق و آخر کا دور لے کر کلا کلا لیتے ہن اس لیے یہ نام ہو
یا تاوی مفعولات کے سقوط کو اونٹ کے زانو کاٹنے سے تشبیہ دی ہو۔

(کشف) بفتح اول وسکون شین معجمہ۔ پرودہ و حجاب دور کرنا۔ **یَقَالُ کَشَفْتُ الشَّيْءَ** یعنی میں نے اس چیز کا پرودہ دور کر دیا اور برہنہ کیا۔ صاحب منتخب کہتا ہے کہ کثا وہ اور برہنہ کرنا اور دُم اس کا پیچیدہ ہونا۔ تائی مفعولات کے سقوط سے گویا رکن بے پرودہ ہو گیا باہین تشبیہ یہ نام ہوا یا تائے مفعولات دراز اور آخر میں تھی اور سکتے سقوط کو مکتوف سے کی دُم اپنے سے تشبیہی (کفت) بفتح اول وسکون فاعل تائی ووقوف۔ مضبوط پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لینا اور روکنا اور مانگنا اور تیز چلنا **وَفِي الْحَدِيثِ الْكَفْتُ حَيْثُ كُمُ بِالْيَسْلِ** یعنی نے روک اپنے ترکوں کو رات کے وقت۔ لہذا فی الصراح۔ وبنہم اول یعنی چیز دراز و حاشیہ پیراہن۔ من متعب۔ بحر مستوحش کا نام اس لیے ہو کہ اسکے تین تین منخرک کو ایک ایک ساکن نے اپنے طرف کھینچ لیا ہے۔ یا ایک ایک رکن میں دو دو بار فاصلہ صغریٰ آنے سے ارکان اسکے دراز ہیں۔

(کفت) بفتح و تشدید فا کہ سیکوٹھہر لینا اور حاشیہ و دامن جاہ کو سینا تاکہ کوتاہ ہو جاوے جیسے کہتے ہیں **كُفْتُ الثَّوْبَ** یعنی حاشیہ جامہ کو سی لیا اور بصارت کا دور ہونا۔ ہنوی کہتا ہے کہ رکن مکفوف کو جامہ مکفوف سے تشبیہ ہو کیونکہ دامن سی لینے سے جامہ کوتاہ ہو جاتا ہے۔ یا حرف ہفتم ساکن سبب کے گرانے کو بصارت دور ہو جانے سے تشبیہ ہے۔

(کم) بالفتح۔ کسی چیز کی مقدار و اندازہ جہین ابعاد ثلثہ یعنی طول و عرض و عمق شامل ہو اور اپنی ذات میں قابل قسمت ہو اور اسکی مقدار کی دریافت وزن یا عدد یا پیمائش سے تعلق رکھتے جیسے کل اشیا سے ذوالجسم۔

(کیفت) بالفتح۔ چگونگی اور کسی شے کی کیفیت اور ایسا ایک وصف ہو کہ اسکی شدت و ضعف تعلق سے تعلق رکھے اور اپنی ذات میں قسمت پذیر نہ ہو جیسے حرارت و برودت اور مزہ اور بواور رنگ اور اثر اشیا اور علم و جبل انسان وغیرہ۔

لام

(لین) بیائے معروض یعنی نرمی۔ اصطلاحاً وہ وا اور بای تختانی جنکے ماقبل فتح ہو جوں

فور و طور اور عیب و غیب وغیرہ۔ چونکہ دونوں قسم کے حروف ماقبل مفتوح ہونے سے نرم
بولے جاتے ہیں اس لیے انکا نام لین رکھا۔

میم

(مستدارک) بضم اول و فتح تائی فوقانی و دال مہملہ مع الف کشیدہ و رائے مہملہ مکسورہ۔
دریا بندہ و پیوند شونده۔ یہ متدارک سے ہے جسکے معنی پاجانا و پلجانا۔ بحر غریب کو اس لیے کہتے ہیں کہ
اوسکے اسباب اوتاد کو پاگئے ہیں اور اوس سے پیوند ہو گئے۔ یعنی کہتے ہیں کہ ابوالحسن نے اس
بحر میں شعر پائے اور اسکو ادن بحرون سے ملا دیا جو کہ خلیل نے استخراج کی تھیں۔ یا دائرہ مفردہ
میں ملا دیا اور یہ نام بتا دیا۔

(مستدانی) بر وزن متدارک۔ نزدیک ہونے والی شے۔ یہ دو توائ و دوئی سے ماخوذ ہے اول
بمعنی نزدیک آمدن اور دوم نزدیکی چونکہ اسکو بحر متقارب سے دائرے میں نزدیکی کے واسطے
یہ نام بھی متدارک کا رکھا گیا۔

(مستق) بضم اول و تائی فوقانی مشد و مفتوح و سین مہملہ مکسورہ۔ فراہم آنے والی اور تمام
ہونے والی چیز۔ یہ انسان سے ہے کہ قولہ تعالیٰ وَاللّٰهُمَّ اِذَا التَّسْوِیٰۃُ یعنی قسم ہے
چاند کی جب کہ پورا ہوا۔ ظاہر ہے کہ بحر متدارک کے بعد بحر متقارب کے دائرے میں فراہم آئی
ہو اور دائرہ تمام ہو گیا ہے یعنی پھر کوئی بحر اسکے ساتھ جمع نہ ہوئی۔

(متشاکل) بر وزن متدارک۔ ہموگیر مانند اور مشابہ ہونے والی شے۔ یہ متشاکل سے ماخوذ ہے
جسکے معنی ایک دوسرے کے مثل ہونا۔ یہ بحر بحر قریب کے مانند ہے یعنی متشاکل میں فاع لاتن
آخر واقع ہے اور قریب میں اول باقی کل ارکان و دونوں کے یکساں ہیں اس لیے یہ نام ہے۔
(مستفق) بضم اول و تائی فوقانی مشد و مفتوح و فائی مکسور و قاف مفتوح یا ناسے زدہ۔
اتفاق کرنے والی چیز۔ دائرے کا نام اس لیے ہے کہ اس میں دونوں بحرون کے ارکان خفاکی
ہونے میں و ترکیب و تدوین میں سبب اسبب اعدا و تفتن ہیں۔

(مستقارب) بروزن متدارک۔ باہم دیگر نزدیک ہونی والی چیز۔ اس بحر تین ہر رکن خاصا ہی۔ انداز سب ارکان چھوٹے اور کوتاہ ہیں بدین علت نزدیک نزدیک واقع ہیں۔ اس لیے یہ نام ہر یاد دو دو وسم کے درمیان ایک ایک سبب خفیف کا فاصلہ ہر بدین وجہ اتادین قربت ہر یاد دو دو سبب خفیف کے درمیان صرف ایک ایک وسم مجموع ہر بدین جہت اسباب میں تقارب ہر یاد اتاد کی نزدیکی اسباب کے ساتھ اور اسباب کا قرب اتاد کے ساتھ ہر بدین وجہ یہ نام ہوا۔

(مستفاطر) بروزن متدارک۔ تقاطر سے ماخوذ ہر جسکے معنی گروہ گروہ آنا اور پے درپے قطرے ٹپکنا۔ عرب میں بولتے ہیں تَقَطَّرَ الْقَتُومُ یعنی گروہ گروہ آئے۔ متقارب کے ساتھ اس بحر کو گروہ ہونے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔ یا ایک متقارب کے ساتھ اس بحر متدارک کا دوبارہ ملنا گویا پے درپے قطرے ٹپکنا ہو۔

(متسم) بضم اول و تاء فو قانی مفتوح و سم اول مشد و مکسور۔ تمام کرنے والا۔ وزن کا نام بدین وجہ رکھا کہ اس کے عروض و ضرب بلکہ تمام ارکان سالم ہوتے ہیں۔ اس سلامتی کو تسم سے تشبیہ دی۔

(مثلث) بضم اول و فتح تاء مثلث و لام مشد و مفتوح۔ وہ چیز جس میں تین عدو شامل ہیں وزن کا نام اس لیے ہو کہ اوسمیں تین رکن ہوتے ہیں۔ نظم کا نام اس واسطے کہ اس میں تین مصرعے ہوتے ہیں۔

(مثل) بالکسر مانند۔ چونکہ اصول افاعیل یا مشترک فعل باہم مانند ہیں لہذا یہ نام ہو۔ (شمن) بروزن مثلث۔ ثنائیہ سے ماخوذ ہر جسکے معنی آٹھ بیت میں آٹھ رکن ہونے سے یہ نام ہوا۔

(مثنیٰ) بروزن مثلث آخر الف مقصورہ۔ اثنان سے بنا ہر جسکے معنی دو۔ تمام بیت میں دو رکن ہونے سے وزن کا یہ نام رکھا۔

(مجٹھ) بضم اول وجیم تازی ساکن و تاسے فوقانی مفتوح مع ثنائے سہ نقطہ۔ جرٹ سے اوکھیری ہوئی چیز۔ خبر کا نام اس سب سے ہو کہ گویا اسکو خبر خفیف سے اوکھیرا ہو کیونکہ خفیف میں سس تفع لن در میان دو فاعلان کے ہو اور اس میں مقدم پس در میان سے اوکھیر کر شروع پر رکھ دیا ہو۔ محقق کہتے ہیں کہ میرے نزدیک عربی میں اسکو سوا مجز و کے استعمال نہیں کرتے اور مجز و کیا ہو گویا جرٹ سے اوکھیرا ہو اور ن ہی اس تسلسل سے اسکا نام مجٹھ رکھا۔

(مجتلبہ) بوزن متفقہ۔ اجتلاب سے ماخوذ ہے جسکے معنی کھینچنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا۔ دائرے کا نام ہوا وسطے ہو کہ اسکو دائرہ مختلفہ سے کھینچ کر لے گئے ہیں یعنی منفاہلین اسکا بحر طویل سے اور متفعلن بحر سبیط سے اور فاعلان بحر مدید سے لے اورے ہیں۔ بقول بعض جلب بفتح اول و سکون دوم و ہم فتح دوم کثرت کے معنے پر ہو اور اس دائرے کی بحرون کے فروغ بکثرت متعل ہیں اسلیے مجتبلیہ کہا۔

(مجزو) بفتح اول و سکون جیم عربی و زائے مجہ مضوم و واو معروف۔ جزو کی ہوئی شے۔ وزن سے ایک حصہ یعنی ایک جزو آخر بحال ڈالتے ہیں اس لیے وزن کو مجز و کہتے ہیں۔ (محدث) دوم حال۔ جملی بروزن مجٹھ۔ نئی پیدا کی ہوئی چیز۔ اخفش نے متدارک کو نیا پیدا کیا اسلیے یہ نام ہو۔

(مخضرم) بضم اول و حاء حطی مفتوح و ضا و مجہ ساکن و رے مملہ مفتوح۔ مخضرمہ سے ہو جسکے معنی قطع کرنا۔ فیروز آبادی نے اسکے سب حروف مملہ بھی کہے ہیں یہ اور مخضرم بخامی مجہ و ضاد مجہ دونوں ایک ہیں۔

(محقق طوسی) بترکیب اضافی۔ علامہ مقام خواجہ نصیر الدین محمد بن طوسی علیہ الرحمہ کا لقب ہے بروز شنبہ یازدہم جمادی الاول سنہ پانصد و نو و ہفت ہجری مقام جہر و متعلقہ قم من مضافات طوس میں پیدا ہوئے اور ہفتاد و پنج سالگی میں انتقال فرمایا نصیر ملت دین بادشاہ کشور فضل بدیگانہ کہ چوا و مادری زمانہ نژاد بدسال شتصد و ہفتاد و دو ہجری الحجہ *

بروز ہجرت و بعد ازیں یہ پانچ واسطوں سے حکیم ابوعلی سینا کے شاگرد ہیں ان کے مشہور
مذہب اور اکثر علوم کے عالم تھے بہت کتابیں منقول و منقول میں تصنیف فرمائیں ان میں سے
اون کی ایک کتاب علم عروض میں بھی معیار الاشعار نام مشہور و معروف ہے۔

(مختصر) اول مضموم و خائے مجہد ساکن و رائے ہجرت منقول و بدنامی فوقانی آخر میں ہجرت۔
نئی باہر نکالی ہوئی چیز۔ یہ اختراع سے ہے۔ متدارک کا نام اس لیے ہو کہ خلیل کے بعد ان
نے فعلوں کے اجزائے اسکو نیا باہر نکالا۔

(مختلف) دوم خائے مجہد بروزن متفقہ۔ اختلاف کہنے والی شے۔ دائرے کا نام اس سبب
سے ہے کہ اس کے ارکان خماسی و سباعی ہونے میں باہم مختلف ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کے
سجرون کے ارکان سباعی باہم مختلف یعنی مفاعیلین متغیلین فاعلاتن ہیں۔ مولف کی رائے
میں سبب اشتراک خماسیات اس کے سباعی ارکان کل دو دائرے مختلف ہیں لہذا یہ نام ہے۔
(مختصر) بروزن مختصر و بجائے مختصر۔ انھیں کہتا ہے اس میں جرت دوم خائے مجہد و سوم ضا و مجہد
ہو اور یہ ماخوذ ہے آب مختصر سے جو کہ کثیر و وسیع ہے پس شاعر مختصر وہ ہیں جو کہ جاہلیت و اسلام
کے زمانے کو بکثرت پانچکے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بعضی گوش بریدہ ہے یعنی وہ شاعر کہ زمانہ جاہلیت
سے زمانہ اسلام کی طرف قطع ہو کر آگئے۔ صمی کہتا ہے کہ وہ شخص جسکی وفات جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی ہو اور حضرت کوکلان سالی میں دیکھا ہو اور
اسلام نہ لایا ہو لیکن ابن شہین طبقات میں لکھتا ہے کہ صمی نے غلط کہا کیونکہ لبید و جعدی
دونوں مختصرین شاعر ہیں اور صفات مذکورہ نہیں رکھتے تھے۔ بعضوں کے نزدیک وہ شخص
جسکی نصف عمر زمانہ جاہلیت میں اور نصف اسلام میں گئی ہو۔ کما صراح سعد الشاعری
یہ اور مختصر بجائے حطی و ضا و مجہد دونوں لفظ ایک ہیں۔

(مدنی الطبع) لفظ تین و کسرون مع تحتانی مشد و باضمتہ و طائے حطی مشد و مفتوح بابا ہی مشد
ساکن۔ یہ لفظ مرکب مدینہ سے منسوب ہے۔ ایسی ذات جسکی صفات میں یہ بات ہو کہ سب سے نفیر

اوسکا گزارہ ہو سکے اس لیے انسان کو کہتے ہیں کیونکہ ایک آدمی کی حاجت اس عالم میں دوسرے سے متعلق ہر ایسے اجتماع کثیرہ کو مدینہ کہتے ہیں۔ کہذا فی الانحلاف۔

(مدید) بروزن فیل کھینچی ہوئی جیر اور مینہ دراز۔ بحر کا نام اس لیے ہے کہ اسکو طویل سے کھینچا ہو۔ بقول بعض دو دوسب اوسکے ارکان سباعی کے اطراف میں کھینچے ہوئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اوسکے ارکان سباعی کے گرد ارکان خماسی کھینچے ہوئے ہیں یا بالعکس۔ اسلئے اسکو مدید کہا۔

(مذیل) بضم اول و ذال معجمہ ویاء معروہ۔ دراز کرنے والی شے۔ یہ اذالہ سے ہے اور اذالہ ذیل سے جبکہ معنی دامن اور دامن زمین تک لٹکانا اور جو چیز کہ زمین پر کھینچی ہوئی چلے۔ بحر مستحضر کا نام اس لیے ہے کہ اوسمیں وہ ارکان سباعی آغاز پر ہیں جنکے درمیان و تد مفروق ہے اور اسباب خفیفہ اطراف میں پس گویا وہ سبب و تد مفروق سے علیحدہ ہو کر ٹٹک پڑے ہیں۔ (مرقبہ) بروزن مفاعلت۔ ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور یہ رقیب سے مانوڑ ہے اور رقیب منازل قمر سے ایسی منزل کا نام ہے کہ جب وہ طلوع کرے مشرق کی طرف تو اوسکی منزل مقابل مغرب کی جانب غروب کرے اور منازل قمر سب اٹھائیں ہیں۔ چونکہ فاعلاتن فاعلاتن کے تن فادر میانی کے نون اور الف میں سے کسی ایک کا سقوط اور ایک کا ثبوت واجب ہوتا ہے اس لیے اس سقوط و ثبوت معا کو ایک منزل کے طلوع اور ایک منزل کے غروب سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا یوں ہیں مفاعیلن کے یا و نون کی تشبیہ بھی سمجھ لو۔

(مرج) بروزن ثلث۔ وہ چیز جس میں چار اعداد شامل ہوں یہ ربع سے ہے۔ بیت مرج میں آخر تک چار ہی رکن ہوتے ہیں اسلئے یہ نام ہے۔

(مردقہ) بضم اول و فتح رائے ہملہ مع دال مہملہ مشد و مفتوح و فاء مفتوح بابائے زدہ۔ درپے آیا ہوا اور وہ شخص جو کسی کے پیچھے سوار ہو یہ ردف بالکسر سے ہے۔ قافیہ مردقہ میں مردو علت بے فاصلہ روی کے پیشتر واقع ہوتے ہیں۔ لہذا سوار مذکور سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

اور ردیف ایک کو کب کا نام جو سطر طرز کے قریب واقع ہو پس حروف علت کو اوسی کو کب سے
شائبہ کر کے مردفہ کہا جیسے کار و بار کا الف و نور ظہور کے وا و اور اسیر ظہیر کے تھانی حروف
ردیف ہیں اور یہ سب قافیہ مردفہ ہیں۔

(مرکن) بضم اول وفتح رائے مہملہ مت کاف تازی مشدہ و مفتوح آخر نون ساکن یعنی
پستان بزرگ اور وہ ناقہ جسکے تھن بڑے بڑے ہوں۔ کذا فی الصراح۔ بحر مثل مستحدث کا نام
اس لیے ہو کہ اسکا ہر مصرع خلاف قاعدہ ایک رکن زیادہ رکھتا ہو گیا و اسکا تھن بڑھ گیا۔
(مراحت) بضم اول و زای مجہد و کا حلی مفتوح۔ گری ہوئی چیز اور اپنی اصل سے دور
ہوئی شئی۔ یہ زحافات سے ہی جسکا ذکر ہو چکا۔

(مستشراو) بضم اول و سکون سین مہملہ و تازی فوقانی و زای مجہد مفتوح۔ جو چیز کہ زیادہ کی گئی
ہو۔ چونکہ آخریت یا آخر مصرع ایک چیز بڑھاتے ہیں یا سنی بڑھواتے ہیں بدین جہت اس
جزء کا نام ہے۔

(مصحح) بروزن مربع سخن با قافیہ۔ صحیح بالفتح سے ماخوذ ہے جسکے سننے کو تریاقمری کی
آواز اور اونکا بولنا تحقیق یہ ہے کہ اگر قافیہ نثر میں درمیان فقرہ و آخر فقرہ ہوں تو وہ منثر
مصحح ہے اور اگر صرف فقرے کے آخرین ہوں تو وہ کلام صحیح ہے اور اگر نظم میں درمیان شعر بھی ہوں
تو وہ کلام مستط ہے اور اگر صرف آخرین ہوں تو اس کلام موزون کو مستطی کہتے ہیں۔

(مسدس) بروزن مربع۔ وہ شئی جس میں چیزیں چھ شامل ہوں۔ یہ سدس سے بنا ہے جسکے
معنی چھ۔ بیت میں چھ رکن اور نظم میں چھ مصرعے ہونے سے یہ نام دونوں کا ہوا۔

(مستمط) بروزن مربع۔ تاگے میں گوندھے ہوئے موتی۔ مستط بالکسر سے ہے یہ وہ تاگا حسین
موتی یا پوتھ پروئی ہو۔ وہ بیت حسین تین یا چار جگہ ایک قسم کا قافیہ ہو اور وہ نظم حسین تین
مصرعے سے لیکر دس مصرعے تک ہوں۔ تین مصرعے والی نظم مثلث ہے۔ چار والی مربع۔ پانچ
والی مخمس۔ چھ والی مسدس۔ ساتھ والی سبع۔ آٹھ والی ثمن۔ نو والی متع۔ دس والی مشر

الفرض یہ آٹھوں سہم کی قسین ہیں۔

(مشاکل) بضم اول و شین مجہد مع الالف کشیدہ و کسر کاف تازی مع لام ساکن۔

مانند اور ہنشل ہونے والا۔ یہ مشاکلت سے ہو چکے منہ ہنشل ہونا۔ باقی تشاکل میں دیکھو۔

(مشتبہم) بضم اول و سکون شین مجہد و تازی فوقانی مفتوح و بای موحہ مکسور دما سے

منظرہ مفتوح بامای زدہ۔ دائرے کا نام اس واسطے ہے کہ اسکے ارکان مفروقہ یعنی مس تفعیل

و فاع لاتن ارکان مجموعی مستفعلن و فاعلاتن سے ملفظین مشتبہ ہیں۔

(مشطور) مکفول۔ نصف گرایا ہوا۔ شطر بالفتح سے ہو چکے منہ پارہ نصف اور ایک

چیز کو دو نیمہ کرنا۔ عرب کہتے ہیں اُخْلِبْ حُلْبًا لَكَ شَطْرُكَ دوہ لے دو دھک تیرے

واسطے نفع کا حصہ ہو۔ وجہ ظاہر ہے کہ جب ایک بیت کو نصف کر کے ایک حصے کو پوری بیت

سمجھتے ہیں تو اس پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔

(مصرع) بکسر اول و سکون صا و جملہ و رائے مفتوح باعین بے نقطہ۔ صرع بفتح اول

و کسر اول سے مانگو ہو۔ جسکے منہ زمین پر گرا دینا اور درخانہ کو دو طاق کرنا۔ کذا فی المنتخب

صرع و مصرع و مصرعہ اسکے صنف آہ منی کو اڑون کا ایک پٹ۔ بیت یعنی گھر کے واسطے پٹ

ضروری اور بیت شعر کے لیے مصرع واجب اور جس طرح ایک پٹ سے دروازے کی محافظت نہیں

ہو سکتی اس طرح ایک مصرع سے بیت ادھوری رہتی ہے۔ مقرر بضم اول و فتح دوم و ثانیہ

و فتح سوم تصریع سے ہو چکے منہ پتکپ دینا اور بیت کے مصرع اول میں بھی قافیہ لانا۔ کہذا

فی الصراح چونکہ مصرع مشدد میں توافق وزن و توافق قافیہ و تغیر رکن عروض کی شرط ہے

لہذا مصرع اول میں خود و نحو قافیہ ہو جائیگا اور مصرع مشدد کہلائیگا گویا دروازے کے

دو پٹ پورے ہو جائینگے۔

(مضارع) بضم اول و شین مجہد مع الالف کشیدہ و کسر کاف تازی مع لام ساکن۔

یہ بحر شریع میں از روی رکن بحسب نہج سے مشابہ ہے اور دونوں سہم الامل ہیں اور بنائے

مجز و لندایہ نام ہے۔ خلیل نے نہایتین کہا ہے کہ بحر مقتضب سے مشابہ ہے کہ دونوں میں و تدفوق
ہو اور بحر خفیف سے مشابہ ہے کہ دونوں میں و تدفوق اور تد مجموع ہو۔ سنی کتا ہے کہ
بحر منسرح سے و تدفوق ہونے میں مشابہ ہے ان وجہوں سے یہ نام ہوا۔ مؤلف عسر
کرنا ہے کہ دائرہ مشتبہ کی کل بحرین و تدفوق اور تد مجموع پر مشتمل ہیں پھر سب
میں مشابہت باہمی ہوگی منسرح کی خصوصیت بیکارہی ان یہ کہہ سکتے ہو کہ بحر مشاکل
سے اپنے دونوں ارکان میں مشابہ ہے لیکن مشاکل عرب میں غیر متعمل ہے بدین وجہ
و بہ اول مقول ہے۔

(مضا عف) بروزن مزاحف۔ دو چند اور زیادہ کی ہولی چیز۔ یہ نفع بالکسر
سے ہے۔ وزن کو دو چند ان یا زیادہ کرتے ہیں اس لیے یہ نام ہے۔

(مطر و) بضم اول و طاء طعی مشد و مفتوح و کسر ای مطلق مع دال ابجد مستقیم اور یک
و تیرہ پر رہنے والا اور ایک دوسرے کے پیچھے ہونے والا۔ یہ اطراد بالکسر و شد سے ہے
شاذ کی ضد اس لیے ہے کہ عام طور پر مستقیم رہتا ہے۔

(مطلع) بفتح اول و سکون طاء مطبقہ و لام مفتوح مع عین مہملہ آفتاب اور ہر چیز کے
نکلنے کی جگہ یہ طلوع بالضم سے ہے۔ ایک نظم مقررہ کا پہلا شعر اسو اسطے ہے کہ و مان سے اس
نظم نے گویا طلوع کیا۔ رکن اول مصرع دوم کو اس لیے کہتے ہیں کہ دوسرا مصرع اس مقام
سے شروع ہوا ممکن تھا کہ مصرع اول میں یہ نام رکھتے لیکن اصطلاحاً فرق رکھا جیسا کہ
ابتدا میں۔

(معا قیہ) بروزن مراقبہ۔ ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔ یہ عقب بفتح سے ہے جس کے معنی سپر و
آمدن۔ لکن فی المنتخب و الصراح۔ دو اسباب خفیفہ کے و وزن ساکنون کے ثبوت و سقوط
مٹا کا نام اس لیے ہے کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہیں

(معقد) بروزن مثلث۔ مضبوط بندھا ہوا۔ مصرع اول مصرع دوم سے اس میں بی و لفظاً

وابستہ ہو اس واسطے یہ نام ہو۔

(مفاعیل) مفعول کی جمع کثرت ہو یا فی افعال میں دیکھو۔

(مقتضب) بضم اول و سکون قاف و فتح تائی فوقانی و ضا و جیمہ۔ کاٹا ہوا اور تراشا ہوا۔ یہ اقتضاب سے ہو جسکے معنی بریدن۔ اس بحر کو بحر منسرح سے تراشا ہو اس لیے یہ نام ہے کیونکہ دونوں کے ارکان ایک ہیں نقط تقدیم و تاخیر کا فرق ہے۔ بقول بعض اقتضاب سخن معنی التجال سخن ہے یعنی بدیہہ کہنا اس کا وزن بھی بدیہہ ہوتا ہے یعنی نہایت روان۔ محمد ابن قیس کہتا ہے کہ اسکو بحر منسرح کے رکن سوم یعنی مفعولات سے قطع کیا ہے لہذا یہ نام دیا ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ منسرح کا پہلا رکن قطع کرو تو مقتضب مجز و پیدا ہو گا پس مجز و اور مقتضب کے ایک ہونے ہیں یعنی جزو کردہ شدہ و قطع کردہ شدہ لہذا یہ نام رکھا۔

(مکافئہ) بروزن مفاعلۃ۔ پورے لینا اور ایک دوسرے کی یاری کرنا۔ کف بالفتح سے ہو جسکے معنی کسی چیز کو لے لینا اور نگاہ رکھنا۔ لہذا فی الصراح۔ دو سب کے ساکنوں کو متا اگر ادینا یا متا بجال رکھنا یا ایک کا سقوط اور ایک کی بجالی۔ یہ تین حکم ہوئے پس تینوں احکام معاقبہ اور مراقبہ کا مجموعہ ہیں اور اوس حکم مجموعہ کا نام مکافئہ رکھا گیا۔ دونوں کو پورے لینا ہے اور یہ مکافئہ اونکے احکام کی محافظت و نگہبانی کر رہا ہے لہذا اس نام سے موسوم کیا۔

(ملع) بروزن مرث۔ روشن اور درخشان کیا ہوا اور سونا چاندی چڑھانے سے چمکانا ہوا ایک زبان کی پوری نظم میں دوسری زبان کا ایک مصرع یا ایک بیت یا زیادہ ملا دیا گیا یا اس نظم کو چمکانا اور ملع کرنا ہے۔

(منشعرعہ) بضم اول و نون ساکن و تائی فوقانی مفتوح ذرا سے معجبہ کسور و عین مہملہ مفتوح یا تائی زوہ۔ باہر کھینچی ہوئی چیز۔ یہ انشعرع سے ہو جسکے معنی باہر کھینچنا اور اوکھڑ جانا اور کھینچنا اسکا مادہ نزع ہے۔ چونکہ دائرہ سالمہ سے دائرہ مزاحفہ کو باہر کھینچتے ہیں اس لیے یہ نام ہے۔

منتظم بضم اول و سکون نون و تاء فوقانی مع ظا منقوطه مفتوح پر و یا ہوا اور جو چیز کہ درست ہو گئی ہو متدارک کا نام اس لئے ہے کہ خفش نے اسکو دائرہ متقارب میں پرو دیا اور اس سے دائرہ درست ہو گیا۔

(منتقص) بروزن منتظم کم کی ہوئی شے۔ انتقاض سے ہے جسکی معنی کم کرنا اور کم ہونا بکنافی الصراح۔ عروض و ضرب میں نقصان پہنچنے سے یہ نام رکھا۔

(منسج) بضم اول و سکون نون و سین مہملہ مفتوح و کسر یک مہملہ مع حاکم علی برہنہ و تیر و یہ السجل سے ہے جسکی معنی آسانی و روانی اور مفارقت اور جاکسی باہر تاروں کے دوست فعلین کو مفعولات درمیانی آپس سے جدا کرتا ہے لہذا یہ نام ہی قبول ہوا اسکی ہر رکن کو آغاز پر دو دوسب خفیف ہیں اور اس سے اوپر آسانی اور روانی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ ایک ایک ایک معر انتہا ایک ایک رکن کا ہوتا ہے گویا اصل سے بالکل ہٹ ہو گیا اور جامہ اصلی سے نکل آیا۔

(منعکس) بروزن منترعہ۔ بازگو نہ ہونیوالی چیز۔ انعکاس بالکسر ہی جسکی معنی بازگو اور ایک جسم صاف میں دوسری صورت کا نمودار ہونا۔ دائرہ مستحدث کا نام اسوقت رکھا کہ دائرہ مشتبہ کے برعکس ہی نیچر مشتبہ کی ہر بحر میں دو دو تدبیر جمع ہیں اور ایک ایک تدبیر مفروق اور منعکس کی ہر بحر میں ایک ایک تدبیر جمع اور دو دو تدبیر مفروق۔ یا تلفظ کی رو سے دائرہ مشتبہ کے ارکان اس میں کہائی دیتی ہیں اسوجہ یہ نام رکھا۔ (منفردہ) بروزن منترعہ جو چیز کہ تنہا ہو۔ انفراد بالکسر سے ہے جسکی معنی تنہا ہو جانا خلیل نے پیشتر صرف بحر متقارب کا یہہ ارہ بنایا تھا اسواسطے یہ نام بتایا تھا۔

(منہوک) کسقول ملاغری سے گلا یا ہوا۔ انہاک بالکسر سے ہے جسکی معنی ضعف و لاغر کر دینا اور عقوبت کرنا جیسے بولتے ہیں خنک شد الحسی یعنی لاغر کیا اور کھو گیا ہے بعض کہتے ہیں منہک الصرع سے ہے یعنی جھاتی میں جب قدر وودہ تنہا پہنچ لیا۔

وزن کا نام اس واسطے ہو کہ وافی سدس سین اس میں موبی رکن رہ جاتے ہیں اس نقصان
ارکان کو لاغری سے یا چار رکن نکل جانے کو بالکل دودھ کنج یعنی تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔
(موازین) بوزن مغایل میزان کی جمع ہے جس کے معنی ترازو چونکہ ارکان کے شمار کے
اجزائے جاتے ہیں لہذا یہ نام ہے۔

(مواضع) بضم اول و کسرین مہلج العین مہملہ۔ وسعت اور فراخی رکھنے والی چیز جس
بڑے کو معنی کشادگی اس بکر کے مدد میں سب کے بعد فنا علیہ معنی موجود ہے بدین بابہ
رکن میں وسعت لگئی ہے اور بحر کشادہ چین ہو گئی ہے۔ اس واسطے کہ نام رکھ دیا۔
(موتلفہ) بروزن مترفعہ الفت رکھنے والی شے۔ ایسا لگتا ہے جو کچھ معنی باہم
ہوتا اس دائرہ کو سب ارکان یکساں ہیں یعنی ہر ایک میں تدمج اور فاصلہ معنی ہوتا
باہم سو افقت ہے بعض کہتے ہیں اس کے رکن مکرر ہیں اور اجزائے مکرر باہم متلف ہو
ہیں اسلئے موتلفہ نام ہوا۔

(موقد) بضم اول و فتح واو و حاء عطلی مشد و کسور آخر وال مہملہ۔ وحدت رکھنے
یعنی ایک ہونی والی شے۔ وجہ مناسبت ظاہر ہے کہ شعروں کا بھج میں ایک ہی کن ہوتا ہے۔
(موقور) کہ مفعول بمعنی تمام چونکہ خرم سے بچے ہوئے رکن میں کوئی حرف ناقص نہیں
بلکہ اس کے سبب جزو فور یعنی تمامی کے ساتھ موجود ہیں لہذا یہ نام ہے۔

(مہمل) بضم اول و ہر دو لام ساکن و مائے اول مفتوح و دوم کسور یعنی تیز اور تار
مفتوح۔ یہاں اقلین شاعرین بعبیہ کو فی کالقب اس واسطے کہ اس نے ایک شعر میں جو کہ
جو کمال مضمون (اہلیات) کا لفظ کہا دونوں سے لہذا تو غل فی الکراخ مجید ہر
جہلیت آثار سالکا و صلب لایہ جو قوت کہ جو باون کے ہر مق کے
قطع میں او میں سے بد قوم نے نہ بالغہ کیا قریب تھا کہ میں خون کا عوض لیں یا مالک ہو کر
جسٹل کے بعد ہر قبیلہ قلب میں ہے ایک شخص کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ مہمل القیس

سامون کا نام ہے۔ کہذا فی القاسوس۔

نون

(نحر) بالفتح او نٹ کو کشتہ کرنا اور سینے کو چیرنا اور زخمی کرنا۔ کہذا فی الصراح۔ سیفی کہتا ہے کہ مفعولات سے صرف سبب باقی رہ گیا تو گویا رکن کو بالکل کشتہ کیا بدین مثلاً یہ نام دیا۔ سوف کے قیاس میں مفعولات سے پہلے لات کو گرایا چھو کو۔ لہذا کن کے سینے میں دو زخم لگے اور او نٹ کو بھی اس طرح نحر کر کے تین اسلئے یہ نام ہو۔ (نصیر تحقیقین) تحقیق کر نیا لون کے مدوکار۔ راقم الحروف نے محقق طوسی کا اکثر یہی نام لیا ہے۔

(نقرہ) بفتح اول و سوم۔ نقر بالفتح سے ہے اور نقر کے معنی مرغ کا دانہ چبنا اور بار بار دنگلی مارنا از صراح و منتخب۔ سدا شارحین کہتے ہیں کہ نقر بالفتح دزال مرغ کا دانہ چبنا اور اس سے مراد ناخن یا مہر یا رناتار وغیرہ پر تاکہ آواز نکلاو اور سب جمع نقراتھیں (نقص) بالفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی۔ ایک حرکت اور ایک حرف کو سقوط سے گویا رکن میں نقصان آیا اس لئے یہ نام بتایا۔

واو

(وافر) کہہ نا۔ یعنی بسیار۔ و فور بضمین سے ہے جسکے معنی تمام ہونا اور زیادہ ہونا دائرہ متلفہ کی پہلی بحر کا نام اس واسطے رکھا کہ حرکات تاسمین بہت ہیں قبول بفضل شاعر بسیار بحر میں بہت ہیں لہذا یہ نام ہے۔ بحر سحر شامہل کا نام اسلئے ہے کہ اوس میں اسباب خفیفہ وافر ہیں۔

(وافی) بروزن کافی۔ تمام و بسیار۔ بیت کا نام اس واسطے ہے کہ اوس کا ایک مصرعے کے تمام ارکان ارکان دائرہ کے ہمعد و ہونے میں۔ یا اس بحر کو کافی عام ہے اور نام خاص اور عام بہت ہوتا ہے۔ علامہ زعفرانی قطاس میں بحرین۔

کل مصراع استونی دائرۃ فهو التام و اذا المیأت
 الا شقاص علی جمیع جزئہ الاخیر فهو الوافی۔ یعنی جو مصراع
 کہ مشتمل ہو جمیع اجزائے دائرہ پر باعتبار عدد اور سلامت ارکان کے
 دو تمام ہے اور اگر مخدو ہو تو وافی ہے۔

(دو تہ) بالفتح و تاءے فوقانی مفتوح آخر ذال مہملہ۔ یعنی میخ ہے۔ میخ کی تہ
 ضمیمہ میں درکار ہوتی ہے اس لئے سب کے ساتھ جزو بیت کا یہ نام رکھا۔ چھوڑ دین
 جگہ متحرک باقی اس جمع تہ اور سکون مجموعہ اور جبکہ متحرک کو نہیں علی گئی اور فرق تھا اور کوثر کیا
 (وزن) بالفتح و زاءے معجمہ۔ سنجیدگی اور تولنا۔ شعر کے متحرکات و سواکن
 کے نظام کو ارکان تسلیم کرنا اور تابع کرنا گویا اس کا تولنا ہے۔

(وقفص) بالفتح و قاف و صاد مہملہ۔ گردن توڑنا۔ فاصلہ صغریٰ کے متحرک و دم کو
 ساکن کر کے کرنا گویا اس کی گردن توڑنی ہو۔ بقیاس مولف متعاطلین میں ہم کو بحر حرف
 تہا ہر اور سر کے بحر گردن ہوتی ہے بدین جہت سقوط ناگو گردن شکی سے تشبیہ و تکریر نام رکھا
 (ہائے ہوز)

(دہتم) بالفتح و تاءے فوقانی۔ دانت جڑ سے توڑ ڈالنا۔ بسیدین خفیفین متوالی آخر میں
 ایک پورا سبب و ایک حرف اور ایک حرکت کو کرنا گویا رکن کا دانت جڑ سے
 توڑنا ہے بدین قیاس یہ نام ہے۔ یا مفا علیٰ سبیلین مع حرکت میں باقبل کمال انبساط
 دانت توڑنے کے ساتھ تشبیہ ہے بدین رو کہ علین کی خبر میں بیان یا تختانی لگی تھی۔
 (ہرج) بالفتح اول و زاء معجمہ مفتوح مع حیر تازی ساکن۔ کمان کا کرکنا تیر چلنے وقت
 اور آواز رعد اور آواز خوش اور سرود و ترانہ کی ایک قسم ہے۔ کذا فی الصراح و المتحف۔

بقول محمد بن تیس ہرج کے معنی آواز کا ہلانا اور ہیر ناجکو عربی میں ترعید و رندہ ہونے
 شکر کی بالکسر کہتے ہیں اور غنای عرب ترعید و ارکثر اسے بحرین ہوتی ہیں لہذا یہ نام

سیفی کہتا ہے کہ اس بحر میں اول و تدبیر جمع ہے اس کے بعد دو سبب خفیف اور یہ التزم
تصوت اور آواز ہلانے اور پہرے کی واسطے محمد و مساوی بحر بدین ترتیب یہ نام بحر سیفی
کہتے ہیں کہ ہنج در اصل کلام متقارب کو کہتے ہیں اور اس کے ارکان کے اخیر میں دو سبب
تقارب ای ہیں اس تقرب سے یہ نام رکھا۔

فیروز آبادی قاموس میں کہتا ہے کہ الخرج محرکۃ من الاغانی و فیہ تنہ
و صوت مطرب و صوت فیہ الخج و کل کلام مندارک متقارب
یعنی ہنج بالتحریک نمون کے اقسام سے ایک قسم ہے اور اس میں غم ہوا اور آواز
اوردہ آواز جو میٹھ جائے اور جو کلام کہ پی در پی اور قریب قریب تکرار معنایہ
لفظیہ المحققین علیہ الرحمہ ارشاد کرتے ہیں کہ ہنج آواز با غم کو کہتے ہیں پس اس بحر کو
حسن و خوبی کی وجہ سے بدین نام نامور کیا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ المعانی والاصول
علی محمد والد الطاہرین

فصل دوم لغات متعلق پشگل (اکرت) الف ممدودہ و کاف ممدودی
مہملہ ساکن و قافی فوقانی موقوف یعنی صورت
یہ گری سے بنا ہے۔

(الف)

(آپا تا کا) الف ممدودہ و با پارسی بالف (آگم) کیسا آنا منتہر شاستر یعنی علم و عوت
کشیدہ اور تائے فوقانی بالف کشیدہ و کلا (اتند) خوشی
و کاف تازی بالف تحت الثری کی شی۔ (ایچترا) متبلون۔ ایک تار کا نام جسکے
دارایا (دوم رای مہملہ مالک بزرگ۔ قریب جبرک ہے۔

(اتیرکتا) بفتح ہمزہ و تائی فوقانی شد کسور (اوام) از او بڑا زبردست - بڑی رستی -
 و توفانی مخلوط مع دو معدول و سکون کتائی (اروہ) برابر کا حصہ یعنی نصف -
 و تائی فوقانی بالف کشیدہ - اکی ایل تیو (ارن) سمندر -
 کہتا بہا مخلوط ہے - ات بمعنی بزرگوار (ارنو) سمندر
 او کہتہ بمعنی بانی ترکبت یعنی جان بزرگ (اُشٹی) ایہ اُشٹ ہی منسوب - اُشٹا دیکھو -
 و مبالغہ - (اُشٹنگ) بضم ہمزہ و سکون شین معجمہ و
 (اُست شکر) ات معلوم شکر بمعنی شکر کہ نون آخر کاف تازی - اگ اور پ اور
 ایک ملک کا نام - کنگری - نہایت شیرین - جلد کام کرینوالا -
 (ات و ہرت) ات بفتح ہمزہ و کتے (اکثر) اسکا دو کثر ہے احرف نفی -
 فوقانی - و ہرت بکسر وال مہل مع اُف مخلوط کثرت جو چیز یا ہوجا کل کے معنی و دائمی قائم
 و راسی مہلہ ساکن و تائی فوقانی موقوف با حروف ہجی -
 مستعمل اور صابر - (اگن) بفتح ہمزہ و سکون کاف پاری و تائی
 (اُست کُرت) بضم ہمزہ و تائی فوقانی ساکن بمعنی آتش -
 و کس کاف عربی و را مہلہ کسور و تائی فوقانی (اُل لالا) بہت سیخ یہہ ہا شاہ ہے -
 شد و - کات ڈالنا - عمدہ باتیں کرنا - (امرت و ہن) آب حیات کو مثل آواز
 (ات کُرت) بفتح ہمزہ و کس تائی فوقانی و کسر صد اسے شیرین -
 کاف تازی و راسی مہلہ ساکن و تائی فوقانی (امرت گت) آخر حرف نفی - مرت موت
 موقوف بڑی تدبیر - گت چال آب حیات کو مثل چال یعنی رفتار و شوں
 (اُشٹا) بفتح ہمزہ و تائی فوقانی شد کسور (املا) بے میل چیز یعنی صاف -
 و شین معجمہ ساکن و تائی ہندی بالف کشیدہ (اُلسار) بے سروالا - سر کے پیچھے چلنے والا
 اُشت بضم اول ایک تخم کا نام - بڑی مہلی ان بفتح اول و ضم نون کیلے پیچو دوڑنا -

(انسپراس) ایک قسم کے برنوں کی ترتیب نام سے موحده
 کرنا جسکے سہارے میں غیر چلین۔ ایک صنعت (بڈل لیکھا) نیز برن بڈل کی اصل
 کا نام بہاشانین بجای قافیہ شمول ہے۔ وراثت سے۔
 (انسٹر) بفتح اول و سکون نون و فتح تاء (بڈن) باللم بجلیون کا حلقہ۔

فوقانی مع راے مہلہ بمعنی فرق۔ (بریت) کوئی چیز قائم کرنا۔ وارہ۔
 (آن بھلا) بعد کوئی چیز دینے والی (برج بہاشا) کبیر اول و سکون راے
 (انشٹ) اسکی اصل انشہ ہے۔ برتنی کا ہندو و حیم ناری سنسکرت میں اسکی اصل
 نام جو علم کی دیوی ہے۔ برج بہاشا ہے۔ برج کبیر و بمعنی ابنوہ

(اندر کجرا) بحر بمعنی الناس اندر کا تہیا کر و غلط و شمول۔ بہاشا بفتح موحده مع آ
 وہ ہیرے کا ہے اور بقول بعض رق کا۔ مخلوط و شین معجمہ بالف کثیدہ بمعنی آواز گنگو
 (اوپنید کجرا) شین کا ہیرا۔ اسکی اصل برج اصطلاحاً ہائندوستان میں ایک مغربی
 آب اندر کجرا آب اندر سے مراد بہان شین، اٹاٹے کا نام جو چوراسی کوئیکے گروترین
 (اودوشٹ) خواہش کیا ہوا کسی شے کو اوسلین کمی بن شامل ہیں جیسے پرندہ این
 اصل قرار دیکر اوس کے دوسری چیز نکال لینا اور ستہرا اور گوکل وغیرہ۔ اوسی برج کی
 اصل الاصول۔ زبان کو برج بہاشا کہتے ہیں۔

(اوکتا) بضم اول و او موحده و کاف تازی (برن) قوم اور ذات اور سن حروف
 ساکن و تاءے فوقانی بالف کثیدہ۔ جان (بروا) اسکی اصل مرد و بفتح و اوپنید
 بولی ہوئی بات۔ اور یہ لفظ دروست نہا ہے جسکی ہر جگہ

(اہت) بفتح اول و کسر ثاءے ہوز و شین و خت کی ایک قسم ہے۔

(اہینر) اسکی اصل اہیر ہے (برہتی) کبیر اول و سکون براہیند و فتح
 گواہی قوم۔ ہوز و تاءے فوقانی یا تھانی سولہ

بزرگ خان عورت - بری - (دیتال) ایک پہلوان کا نام جن
 (بزرگ) دنیا - چھوڑنا - پانی چھوڑنا شیطان - دربان - اسکی اصل تیتا
 برن کی قسم - لک ہے اور دیتا لک -
 (بکڑھا دھو) زمین سنبھالنے والا - (بیکوئی) بہت تیز چلنے والی -
 (بست تلک) بیمار کا ٹیکا - باسے پارسی
 (بشرام) محنت موقوف ہونا یعنی آرام (پاوا کلک) پاؤں کا وہ دین والا
 (بشم) غیر برابر اور طاق - (پٹاکا) علم کا پھیرا -
 (بکرت) کبیرا سے سوجھ و کاف ناری (پد) پاؤں رکھنے والا چوتھا حصہ کہو
 کسور ورا مہل ساکن آخر فوقانی - (پدو ہری) پاؤں رکھنے والی -
 نہ ہے اور بکار کسور کے معنی انجام اور پورا ہونا (کس کے مثل ایک میل کس کا بار
 بدنتا - (پریم پد) درجہ اعلیٰ اور وصل حقیقی -
 (بھو) زیادہ محبت دار اور محبت اور بزرگ (پر قلی) سہارا دینا - سب - جانتا -
 (بجن) بمعنی کنایہ صفت کی قسم جو (پرستار) سب کو کا جگل پہلا و
 لکھنا بنجا کہتے ہیں اور لفظ کی فوت کی (پر یا) پیاری
 ایک قسم - (پر چلیا) روشن کرنیوالی جلائیو
 (بمنٹ) بانٹنا اور تقسیم کرنا - یہ بہا شاپ ہے -
 (بہید) قسم و نوع و فرق - (پر مانکا) شمار رکھنے والی شے -
 (بہجک بات) سانپ کا چلنا - (پرٹشٹا) بفع اول ورا مہل ساکن
 (بہد بڑا ٹھہ) راجا کا ماہی - اچھا راجا - کسری فوقانی دشمن معجم ساکن و با
 (بیال) سانپ ہر جانور مودی - ہندی مالف کشیدہ - عزت ایک جگہ قائم ہو
 (پرٹ چکٹی) بکھراؤں ورا مہل ساکن آخر
 حوا مزادہ ماتھی -

مفتوح و در اسے ہملہ باد او مسروق -

(لوہی ماوتی) پہل والی -

تاسے فوٹانی

(تال) ماتونگ بجانا۔ اہل موسیقی کی اصطلاح

مین دو تین ماترا کا وقت - یہ تڑسے

بنای جکی سنی پٹنا -

(تاشنگ) کان کا ایک زیور -

(ترہنگی) تین جزر کہنے والی شے -

(تروٹک) توڑنے والا۔ یہ تڑٹ سے

ہے جسکے سنی توڑنا -

(ترسٹپ) بکسر اول و در اہملہ کسود و ستم تاسے

ہندی مت تاسے فارسی جو چیز تین جگہ سے

غیر برابر ہو -

(تک) بضم اول و کاف تازی لفظی ہستی -

(تک) وہ ٹیکا جو ماتے سے ناک تک سیدھا

کہنچین -

(تومر) ایک ہتھیار جسکو گرز کہتے ہیں -

حسیم تازی

(جات) گردہ - جو چیز کہ پیدا ہو -

(جیت ہنگ) شہسوم کا ناش ہونا اور سنا -

(جگتی) بفتح اول و کاف پارسی مفتوح و تاسے

تاسے فوٹانی جگتی کا قائم ہونا باقی جگتی میں کہو -

(کرکرت) بکسر اول و در اہملہ مفتوح و کسر کاف

تازی و در اہملہ ساکن مع تافوٹانی - عادت

(کیرن کلکا) گلابازی

(لیٹ) شیر ہلچلنا اور کونما و آواز ٹرہنا -

(پہل بنکم) پہلا انگ ماریو الا جیسے بندر یا پندک

(پست) اسکی اہل بلایا مشد و نواد مفتوح ہر

بمعنی رنگ و درخت یہی بگو کر پالو بنا ہے -

(پند) گولاجسم -

(پنج چامر) پانچ چنور -

(پینکت) سطر بندی میں پانت مشہور ہے -

(پنگل) اسکے چودہ سنی ہیں ۱۱ سانپ کی

ایک قسم ۱۱ بندر ۱۱ نو نمیتوں میں سے کوئی

نمت ۱۱ ایک سنی یعنی ولی کا نام ۱۱ زہر

ستارہ ۱۱ ریخ تار اسے جو چیز کہ چراغ کی لوکا

رنگ رکھے ۱۱ نبض کی ایک قسم ۱۱ قانون کی

۱۱ تارس کا درخت ۱۱ میو کی قسم ۱۱ ایک

درخت زہر وار ۱۱ ایک ساز کا نام ۱۱ ایک

سانپ کا نام جسکا باپ کشت بفتح کاف تازی

شدن معجمہ مشد و کسود و فتح بای فارسی اور ان کا

نام کہ زو ہے بفتح کاف تازی احوال ہملہ مشد

فوتانی معیاب معروف - زمین -
 (جل ہرن) پانی کھینچنے والا -
 (جل وہر ملا) گھنگور گھٹائین -
 (جک) اسکی اصل یک بفتح تحتانی ہے
 مختلف معنوں پر ایک لفظ کا بار بار آنا -
 (جھولنا) جھولا -
 (جمیوت) بادل گھاس کی خوشبو اڑنے چٹا -
 (جپانک) ایک ملاکشہو جہاں نام پہنچا -
 (جپامر) جنور
 (چرن) پاون شاخ درخت -
 (چرچری) راگ کی ایک قسم دل لگی
 گہونگر والے بال -
 (چکر) بفتح اول سکون کاف تازی آخر مد
 فوج کا قلعہ - کہار کا جاک - ایک ہتھیار نقش -
 (چکور) ایک طار کا نام جسکا شق چاند پر ہوتا ہے
 تثنی واس سے جرجو گر لاج کشوری ہے
 ہمیش کہہ چند چکوری -
 (چلیا لا) چولی پہننے والی - یہ بہا شاہی
 (چیمپک) پھونسا -
 (چیمیل) ہولتیر ہنیر بکلی - دولت - غیر ثابت

یہہ چھ سے بنا ہے جسکے معنی چلنا -
 (چندر کلا) چاند کا سولہواں حصہ - دکن
 ور بڑ ملک کا ایک بابا -
 (چور) بفتحین بمبئی چارہ بڑی گاؤ کی دم -
 (چوٹی) چار پاؤں رکھنے والی چو پائی ہی
 بھی ہے -
 (چوسا) چار پاؤں رکھنے والا - یہہ دونوں بیج
 بہا شاہین -
 (چہند) خواہش دید -
 (چہپی) چھ پاؤں والا شٹ پدا سکی اہل ہے -
 دال مہلہ ہندی
 (دائڈ) آخر وال ہندی - دائڈا -
 (دوت) دوتی -
 (دور پد) ثابت قدم -
 (دور ملا) بڑی چیز دن ملا ہوا -
 (دکھدالی) بفتح اول و کاف مخلوط بہا
 دوال مہلہ بالف کشیدہ و ہمزہ با تحتانی معروف
 دکھہ دینے والا -
 (دکھد برن) اول مفتوح و کاف عجمی بابا
 مخلوط ساکن و دال مہلہ موقوف جلا نیو الا حرف
 (دوٹڈ) اول مفتوح و دم نون ساکن آخر دال ہندی

دندا۔

(ونڈک) ایک جنگل کا نام

(ونڈکلا) لاشی کا حصہ بنے دندا۔

(ونڈکا) سوم دال ہندی کسو چھام گاندھی

بھنی دندا کلا۔

(دو دوا) دو جگہ سے قطع کیا ہوا بقول بعض

دو دیا ہے اصلاً۔

(دو دوا) دو سے ملا ہوا۔

(دو ہن) بفتح اول دوا ہوز منقوع وفتح نون۔

(دو ہاری) اوٹھانے والا۔

(دو ہتا) رکھنے والا اسکی اہل بہر نام چہا شا۔

(دو ہارا) بہت پانی برسا۔ گہر کا سورج۔ گردہ

(دو ہرت) دال مہلہ باکا مخلوط کسور و رای

مہلہ ساکن آخر نامی فوقانی۔ ارام۔ کوئی چیز اوٹھا

لینا چھپہ۔

(دو ہر کہہ) درخت کی پل۔ دو ہار کا سر۔

(دو ہیک) چراغ۔

(دو ہیل) چوہن کی قطار۔

(دو اڑل) سار کی گت۔ اس گت کو دوڑاؤ۔

بھی کہتے ہیں۔

را ب مہملہ

(رام) دل لینے والا۔

(راجیو گن) کسل کے درختوں کا ذخیرہ

جہنڈ۔

(رچرا) شیریں اور صبح اور خوبصورت عورت۔

(رس) شیریں ذائقہ دار پانی تریق چیز۔

(رمن) کھیلنے والا۔

(روڈا) بو اور بھول و دال ہندی بالف کشیہ

بڑا گنگر۔ روڈا یہی مشہور ہے۔

(رولا) پانی۔ آنولا کا درخت۔

(روپ مالا) خوبصورتی کا مار۔

سین مہملہ۔

(سارنگ) ہیلیا یعنی میر شکار۔

(سان ناسک) حرف سوم مضموم و ششم

کسور ناک کے ساتھ ملفظ رکھنے والا۔

(سیرتی) سپر یعنی ماہ تختانی اسین سمبندہ

یعنی نسبتی۔ اسکا ترجمہ چاندنی۔

(سپر پریات) اچھے بہتر ٹھکانا۔ گڑکی

جال۔

(سپر تشٹا) بغم اول و فتح بای پارسی کسر

نای فوقانی و شین مہملہ ساکن و نامی ہندی

بالف کشیدہ۔ تریف کرنا اور عزت۔

(سویا) ایک اور چڑھا حصہ۔

(سوم) چاند۔

ششین معجبہ

(شبہ گت) اچھی چال۔

(شتری) دولت۔ جن بزرگ۔ خداوند۔

(شترنگارنی) حسین۔ جھالی۔

(شترکرا) شکر لقب تین اور ایک ملک کا نام۔

(شش) چاند۔

(شکھا) چوٹی۔

(شکلہ) نافتوس۔ اسکو ہندی میں سین کہتے ہیں۔

کاف تازی۔

(کاما) کام دیو کی عورت جکا نام رتہ

راے مہلہ و کسری تازی فوقانی ہے۔

(کاب) زہرہ نارہ۔ شاعری۔

(کرن) گوش۔

(کرتال) بفتح اول و ک مہلہ مفتوح و تانے

فوقانی بلف کشیدہ مع لام لکڑی کا بابا جاجو

نال پر تالی کے عوض بکامین۔

(کرز) سوج کی کرن باقی اور شعاعین

(کرنا) نورسون میں ایک رس ایک

نام لطف یتیم۔ مہربانی۔

(ست کرت) بفتح اول و تازی فوقانی

سکین و کاف تازی کسور آخر تازی فوقانی

پوشا اور خاطر داری۔

(سدا و ہر) امرت رکھنی والا چاند کا لقب ہے۔

(سرسی) ابدار۔ رس رکھنے والا۔

(سرسک و ہرا) پورنکار

(سکھدانی) بروزن دھندانی۔ آرام دین والا۔

(سکھد) بضم اول و کاف تازی غلوٹ بہا

مفتوح آخر وال مہلہ یعنی سکھدانی۔

(سطل) آبی۔

(سنان) باعلان نون۔ برابر یہ ستم مرکب ہے۔

(سہم) جفت اور برابر۔

(سٹن) مٹنے والا۔

(سٹن) بضم اول و نون نیم غند و کاف

پارسی و کاف مہلہ بلف کشیدہ۔ و کسری بضم

اول و کسری بضم اول و کاف تازی کسور و کاف

تازی بلف کشیدہ و کاف تازی بلف کشیدہ

(سٹن) بضم اول و کاف تازی بلف کشیدہ

(سٹن) بضم اول و کاف تازی بلف کشیدہ

(سٹن) بضم اول و کاف تازی بلف کشیدہ

(سٹن) بضم اول و کاف تازی بلف کشیدہ

(کرٹ) تاج شاہی۔

(کرٹ) کھیل دل لگی۔

(کرٹ) بکسر اول درجہ کے سوار کا تو فانی

ستور لاکھ اٹھائیس ہزار برس کا زمانہ ست جنگ

نتیجہ بنایا ہوا۔

(کرٹ) گھاٹا مٹی میں مٹی یاد لائیکے مٹی بننا

اسکے زبان اور دھڑکا بدون مایہ خلط کھتی ہیں۔

(کرٹ) سمجھتا (ستلن) گل رنگارنگ۔

(کرٹ) تلفظ کی وقت کی پیمائش کھابھی ہے۔

(کرٹ) غنچہ گل۔

(کرٹ) ماتی (سبزی پد ماتی)۔

(کرٹ) لگا (علقہ) کندلیا ہی ہی ہے۔

(کرٹ) گیند (گیند)۔

(کرٹ) گوٹھا خانہ۔ اسکی اصل کوٹھ ہے۔

(کرٹ) کیر (بیاسے معروف ایک ملک کا نام)۔ گوشت تونا۔

کافناری

(کافناری) بفتح ختانی و فوقانی کمور شد

و در ای مہلہ با ختانی معروف۔ وید کا ایک شتر

(گد) کہا ہوا کہنے کے لائق۔ فقرہ نشر

(گمر) طاقت ور۔ بہت بڑا۔

(گمر) اولیٰ را عملہ دوم را ہندی طائر دن

بادشاہ کا نام جکا باپ کشت نلم اور مان کا نام

بننا بفتح بای موصوہ و کسٹون و فوقانی با بفتح

اسکی شکل طامس یا شتر مرغ کے مانند ہر سانپ

اسکی خوراک عظیم الجثہ ایسا کہ ذہن میں نہ سماو

بقول بعض یہی مرغ ہر خ کا قد و قامت تنہا

بڑا ہے کہ ایک پتھر میں کئی ماہی و کچھ پر چھو تو

قصہ و انوار نے اسکو طیار کیا ہے۔ وشن دیوتا

کی سواری کر پڑتی ہے۔ یہ اور بیگل برادر

علانی اور با ہم دشمن ہیں۔ انکی عداوت کا

طبل ایل نقشہ مار مہر وین اند کو رہے۔

(گرن) اسکی اصل گنر بفتح کاف پارسی

غنے و رای ہندیہ ہے جسکی معنی گروہ و شداو

(گنگا وک) گنگا جل۔

(گو بال) گایان پانچ والا کہنیا جی کا لقب

(گو کا) بفتح اول و ضم ثالث و الف مضمر

کاف تازی شد و کیدہ الف۔ جالی اور جھوکا

اسکی اصل گوا کش ہے۔

(گیت) بیاسی معروف گانا۔

لاہم

(لکھہ) تیز اور چھوٹا۔

(لکنت) خوبصورت۔ مار ڈالا۔ آری معنی عدد۔ یہ کاہن کا لقب ہے۔

(لیدلا کر) کیلنے والا۔ (مرکٹی) مکڑی۔ بندریا۔

(لیدلاوتی) کہیل اور تماشوالی عورت۔ (مرٹھا) اسکی اصل مہاراشٹر ہے

جسکی سنی بڑا فساد ہی۔ (مکنا من) دانہ مروا رید۔

(ملکا) چمیلی۔ (مندر) بفتح سوم ایک پیار کا نام اور

بکسر سوم مکان و شہر۔ (من موہن) دل لینے والا۔

(منور مان) دل لبھانیوالی عورت۔ (منور مہ) دل لبھانیوالا۔

(من ہنس) وہ منہ جو دل میں چلا

جائے ذکر خفی۔ (من جرمی) ملائم۔ موتی۔ ایک خست

کی بیل۔ تلسی۔ (مندرا) بکسر سوم۔ مکان کا حصہ۔

(من ہرن) دلبر۔ (موتی دام) موتی کا کالا۔

(مودک) ایک باجا خوش کرینوالا لہو

وہ شخص جسکے مان باپ مختلف قوم کے ہوں

(مول من) اصل جواہر۔

(موتی) بفتح اول مثال غلوٹ پیا مشد

مکسور و کھانی غلوٹ بالف کشیدہ انکشت وسطی

اور وہ عورت جسکو شہوت و شرم برابر کی ہو

(مرا ر) بضم اول دراصل ہلہ بالف کشیدہ خورا

مہلہ مرا دشمن مر ایک یو کا نام جسکو کرشن

(مہی) زمین۔ یہ مہر کی جگہ کی معنی کھان۔
 (مہا بھنگیہات) بڑا بھنگیہات۔ بلتے
 بھنگیہات دیکھو۔
 (مہی) دھیر پہاڑ زمین اور ہٹاؤ لاشیں لگا
 (مہک) خوشبو۔
 (میر) بیابان مجھول پہاڑ۔
 (میناؤلی) میناؤنکی قطار۔
 (من گیت) کامیو۔
 (نون)

(ہاککا) افسوس کی کلمی۔
 (ہاریت) ایک منی اور ایک درخت کا نام
 (ہت برت) برت کا نفع کرنا باقی
 (ہرش) چوٹا اور راکش کی ایک قسم۔
 (ہرید) دشمن دیونا کا پاؤں۔
 (ہرگیکھا) دشمن کا راگ۔
 (ہٹل) تحریک۔
 (ہکلاس) خوشی۔ اصل اسکی اُلس اور
 اُلسکی اصل اس ہے جسکی معنی کہیلنا
 (ہہنی) ہنس طائر کی مادہ
 (ہیر) سانپ اور ہیر یعنی لباس۔

خاتمہ

واذا بلغ الكتاب الى هذا
 الضاب فلتختم خذراً
 عن الاطباء حامدين
 لله على انعامه الوافر الشامل
 وشاكرين له على احسانه
 المتقارب الكامل مصلين
 على بنيان مطلع قصيدة
 الوجود ومقطعها في عالم

(ناری) عورت یہ نرس منسوب ہے جسکی معنی
 (نرا چکا) خدنگ۔ یہ تاراج سے ہے
 اکا علامت تائیت۔
 (نرندر) اسکی اصل نرا نندر ہر نر مرد
 انیدر بادشاہ۔ شاہ مردان۔
 (نشالکا) نش رات۔ پاک کا حفظ
 کتنہ رات کاٹنی والی عورت۔
 (نشٹ) جو چیز دیکھ نہ پڑی معنی غائب
 (نگس سروپی) سانپ کی شکل کہنہ والی
 (نیل روپ) کالا رنگ کہنہ والا
 ہاے ہوز
 (ناری) دل لیند والی بیہوشی کی معنی لینا

شہود و اہل بیتہ العارین المنتظم بہم نظم الملئہ والذین

قطعة

الایایما النظر هذا کتاب کله تبرمذاب

حوی فی طہ علم اشرفا بارفع شانہ لا یستراب

لہ لفظ یفوق الذر نظاما ومعنی لا یفارقہ الصنوا

فارجوکم دعاء الخیر وعافیۃ متی نفع الکتاب

لعل اللہ یغفر لی ذنوبی ویرحمنی اذا قام الحساب

بسم

